دکن ریڈیو

جلد ۱۰ شمارہ (۱)

نشرگاہ حیدرآباد کا

پندرہ روزہ رسالہ

یکم تا ۱۵ آذر ۱۳۵۵ ف

۲ تا ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۵ء

چندہ سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنے

سلطان العلوم سلطان الشعرا
اعلحضرت بندگان اقدس شہریار دکن و برار
خلداللہ ملکہ و سلطنتہ

ہم اپنے سننے والوں کی خدمت میں فصلی نئے سال کی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ہمارے پروگرام کا پرچہ آج تک " پروگرام بلیٹن" حیدرآباد کا "آواز" "نظام نامہ" "نظام الیعل جیسے ناموں سے یاد کیا جاتا تھا۔ یہ اس لئے تھا کہ ہم نے اسے کوئی نام نہیں دیا تھا۔ اب اس کا نام " نوا" رکھا گیا ہے چنانچہ نوا کا اولین شمارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔

نوا کی جو خصوصیات "نوا" ہونے سے پہلے تھیں وہی کم و بیش اب بھی نظر آئینگی۔ لیکن ظاہر اور باطن دونوں کے اعتبار سے اسکے مستقبل کو ماضی سے بہتر بنانے کے لئے ممکنہ کوششیں جاری ہیں۔

اس شمارہ کا سب سے پہلا پروگرام نئے سال سے متعلق ہے۔ اس روز کی تقریریں، گانے اور بیشتر اجزا اسی تقریب کے متعلق ہونگے۔

نئے سال کا مشاعرہ خاص طور پر قابل ذکر ہے اس کا موضوع امن اور انسانیت قرار دیا گیا ہے اور توقع ہے کہ چھ سال کی حیات سوز جنگ کے بعد امن اور آشتی کی باتیں اور وہ بھی ممتاز شعرا کی زبانی یقیناً دلچسپی سے سنی جائینگی۔

بچوں کا پروگرام

استاد اور ماموں جان استاد اور ماموں جان ہر منگل کو بچوں کے پروگرام میں بات چیت کرتے ہیں۔ کبھی انکی جیت اور انکی ہار تو کبھی انکی شکست اور انکی فتح۔ مگر بچو تم ان دونوں کی باتوں سے کچھ فائدہ بھی اٹھاتے ہو اگر اس پر کبھی سوچا نہیں ہے تو اب سوچو۔ اس پروگرام میں جہاں ہنسی مذاق ہوتا ہے وہیں کام کی باتیں بھی سنائی جاتی ہیں۔ اگر تم نے اس کو صرف مذاق جانا تو سمجھو ماموں جان کی ساری محنت اکارت گئی نئے پروگراموں میں استاد کو ہندوستان کی تاریخ پڑھائی جائیگی۔ ریلوے اسٹیشن کی سیر کرائی جائیگی۔ وہ اپنے بچپن کی کہانی سنائینگے۔ تم خود بھی لکھ کر ان سے کیا سننا چاہتے ہو۔

فلمی معمے ہر ہفتہ کو ایک فلمی معمہ اور پچھلے فلمی معمے کا حل سنایا جائے گا۔ اس پروگرام میں تمہارے سوچنے
ی قوت تیز ہوگی تم کو نئے نئے الفاظ معلوم ہوں گے۔

بچوں کا ریڈیو کلب۔ نئے سال کا تحفہ ماموں جان کی طرف سے ہم نے تمہارے لئے ایک ریڈیو کلب بنایا
ہے اس میں جلد شریک ہو جاؤ اپنی مشکلیں ماموں جان کو بتلا کر ان سے آسان کروالو۔
ہر ہفتہ کو ریڈیو کلب کی خبریں ہر مہینہ اس کا ایک پروگرام اور سال میں ایک کانفرنس کی جائے گی۔
جن دوستوں اور بچوں نے ریڈیو کلب کے لئے تحفے دینے کا وعدہ کیا ہے ان کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں
ہم ہر قسم کا تحفہ خوشی اور شکریہ کے ساتھ لیں گے اور ان سب کو ایک خاص کمرہ میں جمائینگے تاکہ آنے جانے
والوں کو بتا سکیں کہ بچوں کا ریڈیو کلب بچوں کو بھی پسند ہے اور بڑوں کو بھی اس کو ترقی دینے کی
سب ہی کوشش کر رہے ہیں۔
اگر محبت کرنے والوں کی محبت اسی طرح بڑھتی گئی تو کیا تعجب ہے کہ آئندہ ریڈیو کلب میں
عجائب گھر، چڑیا خانہ، کھلونہ گھر، کتاب خانہ وغیرہ بھی بن جائے۔
بتاؤ تو سہی تمہاری سالگرہ کس تاریخ ہوتی ہے۔ اس دن ہم تمہیں ریڈیو پر مبارکباد دینگے۔
تمہیں کونسا ریکارڈ پسند ہے ہم جمعرات کو وہ ریکارڈ بجائینگے۔
تمہارے مشغلے کیا ہیں۔ وہی مشغلے دوسروں کے ہوں تو ہم ان سے تمہیں ملا دینگے۔

فیچر ڈرامے

جمعہ ۷ر آذر کو صبح عورتوں کے پروگرام میں فیچر پروگرام "جل ترنگ" پیش کیا جائے گا۔
۸ر آذر کو رات کے دس بجے سید محی الدین احمد کا لکھا ہوا ڈرامہ "زندگی کے کھیل" نشر کیا جائیگا
جمعہ ۱۴ر آذر کو صبح عورتوں کے پروگرام میں زاہد رضوی صاحب کا لکھا ہوا فیچر "دھوا" سنیئے۔
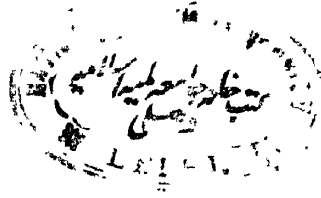
چند قابل ذکر اجزا

نیا سال

یکم آذر ۱۳۵۵ف ہمارے لئے حیات بخش پیغام لا رہا ہے۔ نئی زندگی کے ساتھ نئی تمنائیں وابستہ ہو رہی ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر شہری اس سال کا نظام العمل مرتب کر رہے ہیں یہ نیا دن پچھلے سالوں میں آتا رہا لیکن جنگ کی تباہ کاریوں سے نوع انسانی کی مسرتیں پھیکی پڑ چکی تھیں۔ چونکہ ابھی ابھی دنیا نے اس مہلک جنگ کے اختتام سے اطمینان کا سانس لیا ہے اس لئے نیا سال دوگنی مسرت اور دوہری عید کا باعث ہے۔ آئیے یکم آذر کی اس مسرت میں شریک ہوں۔ نیا سال کے عنوان پر ایک دلچسپ تقریر یکم آذر کو رات کے آٹھ بجکر دس منٹ پر سنئے ۔

سونے کا مستقبل سونا بڑی دلچسپ شئے ہے مرد عورت یکساں سونے کی چمک سے متاثر ہیں۔ سماجی زندگی میں سونا بڑا اہم عنصر ہے اس طرح معاشی زندگی میں سونا ایک ایسی قوت ہے جسکو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس طلائی قوت کا بازار کے آتار چڑھاؤ میں بڑا عمل دخل رہا ہے اور رہیگا۔ جنگ کے بعد سونے کی قیمتیں بڑھتی گھٹتی رہتی ہیں کیا اس سے معاشی زلزلہ پیدا ہوگا کیا یہ سونے والی ذہنیت ختم ہوگی یا یہی دنیا تک باقی رہیگی سونے کے مستقبل پر ایک عالمانہ تقریر سے آپ آگاہ ہوں گے

جوہر کی قوت

سائنس نے فکری انقلاب پیدا کیا ہے۔ اب ذرہ کو ناچیز اور بے مقدار نہیں کہا جا سکتا۔ ذرہ کی قوت غیر محدود بن چکی ہے صرف اس پر قابو پانا ہے۔ اگر سائنس دانوں نے جوہر کی چھپی ہوئی طاقتوں پر قابو حاصل کر لیا تو پھر انسانیت بڑی حد تک اسکی برکتوں سے فیض پا سکے گی۔ جوہری بم وہ انقلاب آفریں ہتھیار ہے جس میں اگر ترمیم کی جائے تو ہر گھر کو برقایا جا سکے گا۔ "جوہر کی قوت" ۵ ار آذر کو معلومات آفریں تقریر سن کر آپ اسکی حقیقی طاقت کا اندازہ لگا سکیں گے۔

بچوں کا پروگرام

پیارے بچو نیا فصلی سال مبارک اس سال کا تحفہ بچوں کا ریڈیو کلب ہے۔

ریڈیو کلب میں شریک ہونے کی چند شرطیں۔

(۱) اپنا پورا نام و پتہ لکھ بھیجو۔

(۲) فیس کے طور پر ایک کہانی یا ایک تقریر۔ پانچ لطیفے یا پانچ پہیلیاں یا پانچ معمے بھیجو۔

(۳) روزانہ ان بچوں کو نشرگاہ حیدرآباد کا پروگرام سنایا کرو جن کے پاس ریڈیو نہیں ہے۔

(۴) اپنے ریڈیو کے پاس ہمیشہ ایک کاپی اور پنسل تیار رکھو تاکہ ماموجان کچھ لکھوائیں تو فوراً لکھ سکو۔

نئے سلسلے:۔

تین نئے سلسلے پروگرام میں شریک کئے گئے ہیں۔

(۱) بچپن کی کہانی۔ پہلی کہانی آنربل نواب ظہیر یار جنگ بہادر سنائیں گے۔

(۲) حیدرآباد کے وزیر اعظم پروفیسر عبدالمجید صدیقی کی لکھی ہوئی تقریریں۔

(۳) "دنیا کی کہانی" دنیا کب بنی اور کسطرح بنی، اور کیوں بنی۔

استاد

استاد ہر منگل کو نئی نئی اور مزیدار باتیں سنائیں گے۔

ریکارڈ:۔ ہر جمعرات کو تمہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ سنائیں گے۔

فیچر:۔ ہر چہارشنبہ کو فیچر ہوگا۔

چند مختصر معلومات

(۱) ہر چہارشنبہ کو ریکارڈوں کے ساتھ فلمی کہانی سنئے۔

(۲) ہر جمعہ کو تلاوت کلام پاک اور ہر منگل کو شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک نشر ہونگے۔ وقت ساڑھے آٹھ بجے صبح۔

(۳) مختلف اوقات اسٹوڈیو آرکسٹرا نئی نئی طرزیں بجائیگا۔

(۴) ہر چہارشنبہ کو ۹ بجکر ۴۵ منٹ سے یوروپین موسیقی کا پروگرام ہوگا۔

(۵) صبح میں بھی مقامی اور بیرونی فنکار موسیقی نشر کریں گے۔

نیا سال

فصلی نئے سال کی مبارکباد قبول کیجئے۔ نئے سال کی مناسبت سے ہم نے پہلی آذر ۱۳۵۵ف کے پروگرام میں ایک ایسے مطرب کو شریک کیا ہے جس کا گانا آپ کو پسند ہے۔

پہلی آذر کی پہلی نشر نئے سال کے کورس سے شروع ہوتی ہے۔

باہر کے فن کار

جمعہ ۷ ر آذر اور اتوار ۹ ر آذر کو کولاپور کی مس بدماوتی شالگرام اپنا استادی، نیم استادی اور عام پسند گانا سنائیں گی۔ مس شالیگرام سے استادی خیال سنئے ٹھمری، دادرا، گیت اور غزل ان سب میں کشش اور مزہ ہے ہندوستان کے مشہور استاد اللہ دیا خان کے گھرانے کی گائیکی کولہاپور والی سردار بائی کارہو گیکر کو ۱۱ ر اور ۱۴ ر آذر کو سنئے ۱۵ ر کو دہلی والے پریم تیرا کا گانا سنئے

مقامی فن کار

مقامی مرد فن کاروں میں بابو پراؤ ذاکر علی، روشن علی لہانو بابوراؤ خواجہ محمود بیگ کشن لعل اور عورتوں میں شنکرا بائی۔ نورجہاں بیگم اور بابو بائی کے نام قابل ذکر ہیں۔

پروگرام

شنبہ پہلی آذر ۱۳۵۵ف

۶ر اکتوبر ۱۹۴۵ء

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ "مسرت سال نو" کورس

۸-۴۰ باپوراؤ۔ استادی گانا۔

۹-۰ خبریں

۹-۵ عام پسند گانا۔

۹-۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵-۰ باپوراؤ — استادی گانا

۵-۲۰ ذاکر علی۔ غزلیں

۵-۳۵ عام پسند گانا۔

۶-۰ تلنگی نشریات

'نیا سال مبارک' آرکسٹرا

'تلنگی ادب ۱۳۵۴ف میں' تقریر

وددان وتسوم

'نیا سال' نظم خوانی

۶-۳۰ باپوراؤ۔ خیال

۶-۴۵ ذاکر علی۔ گیت اور غزل

باپوراؤ۔ ٹھمری۔ ساوری صورت بائے غذا۔

۷-۱۰ عام پسند گانا۔

۷-۳۰ بچوں کا پروگرام

'نیا سال مبارک' قاضی محمد عبدالغفار۔

نیا ترانہ

بچوں کا ریڈیو کلب۔ تقریر یامنوجان

کہانی ریکارڈوں کی زبانی۔

پہیلا فلمی معمہ سنو اور جواب بھیجو

"آؤ نیا ترانہ گائیں" بانسری

۸-۰ ذاکر علی۔ گیت

۸-۱۰ 'نیا سال' تقریر محمد فضل الرحمن

۸-۲۵ کلیریونیٹ۔ رائنا

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۵۰ تلنگی میں خبریں

۹-۰ انگریزی میں خبریں

۹-۱۵ عام پسند گانا

۹-۲۵ مشاعرہ۔

(ممتاز مقامی شعرا حصہ لیں گے)

۱۰-۳۰ ترانہ دکن

یکشنبہ - ۲ر آذر ۱۳۵۵ف

مطابق ۷ر اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ ایس - بی مانے استادی گانا

۸ - ۴۵ سید احمد - گیت - بیڑا کون لگائے پار

غزل - جب سے مرنے کی جی میں ٹھانی ہے (جوش)

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ شنکرا بائی - ٹھمری اور غزل

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ ایس - بی مانے - خیال

۵ - ۲۰ سید احمد - غزلیں

۵ - ۴۰ وینکٹ راؤ - مرہٹی پد اور بھجن

۶ - ۰ مرہٹی نشریات

موسیقی (ریکارڈ)

اخباری تبصرہ

موسیقی (ریکارڈ)

تقریر

موسیقی (ریکارڈ)

۶ - ۳۰ شنکرا بائی - ٹھمری - میں توسے ناہی بولوں

غزل - دہر میں نقش وفا وجہ تسلی نہ ہوا (غالب)

۶ - ۵۰ ایس بی مانے - خیال

۷ - ۵ - سید احمد - گیت - پپیہا بولت ہے اس پار

غزل - حسن کافر شباب کا عالم (جگر)

۷ - ۲۰ وینکٹ راؤ بھاؤ گیت

۷ - ۳۰ بچوں کا پروگرام

خطوں کے جواب

ہماری نگری (ریکارڈ)

کام کی باتیں سنو

دنیا کی کہانی (پہلا ورق) تقریر

وحید یوسف زئی

گانا - عامر

۸ - ۰ سید احمد - دادرا - کاہے مارے نیناں بان

۸ - ۱۰ "اپنی باتیں" (سلسلہ تقریر) آغا حیدر حسن

۸ - ۲۵ ستار - جاشوا -

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ شنکرا بائی - ٹھمری - مورے مانے ناہی گھنشام

غزل - برقیاں ٹکو میری خاک آخر دل نہ بن جائے (اقبال)

۹ - ۳۵ سید احمد - گیت -

۹ - ۵۰ آرکسٹرا -

۱۰ - ۱۰ اسکاؤٹس کا خاص پروگرام -

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن -

دوشنبہ ۳ر آذر مطابق ۸ر اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ روشن علی - استادی گانا -

۸ - ۵۰ دو گانوں کے ریکارڈ -

۹ - ۰ خبریں -

۹ - ۵ عام پسند گانا۔
۹ - ۳۰ ترانہ دکن۔

شام دوسری نشر

۵ - ۰ روشن علی۔ خیال۔
۵ - ۲۰ زاہد علی۔ غزل۔
ظالم کے اعتبار میں لذت ہے کیا کروں
(والاشان حضرت شجیع)
غزل۔ سنگ در دیکھ کے سر یاد آیا
۵ - ۳۵ عام پسند گانا
۶ - ۰ فارسی نشریات
موسیقی (ریکارڈ)
اخباری تبصرہ
موسیقی (ریکارڈ)
"سال نو" تقریر۔ آقا محمد علی۔
موسیقی (ریکارڈ)
۶ - ۰ روشن علی۔ خیال
۶ - ۵ زاہد علی۔ گیت۔ تو پریم نہ کرنا دا ان
غزل۔ جذب آزما کے دیکھ لیا (داغ)
۷ - ۵ عام پسند گانا۔
۷ - ۳۰ بچوں کا پروگرام
خاموش نگاہیں۔
"بچپن کی کہانی" آنریبل نواب ظہیر یار جنگ بہادر کی زبانی۔

"یاد نہ آ گزرے زمانے"
بچپن۔ نظم۔
پیچھے رہا ہے بچپن (ریکارڈ)
۸ - ۰ زاہد علی۔ فلمی گیت
۸ - ۱۰ سونے کا مستقبل۔ تقریر۔ ڈاکٹر انور اقبال قریشی
۸ - ۲۵ بلبل ترنگ۔ خلیل
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ نئے نغمے۔ (ریکارڈ)
۹ - ۲۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۳۵ عام پسند گانا۔
۹ - ۵۰ روشن علی۔ ٹھمری
۱۰ - ۵ عام پسند گانا۔
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

سہ شنبہ۔ ۴ر آذر مطابق ۹ر اکتوبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک مع ترجمہ
۸ - ۴۰ لبانو باپوراؤ (بھجن)
۹ - ۰ خبریں
۹ - ۵ نور جہاں بیگم۔ ٹھمری اور غزل
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ لہانو باپور اؤ ۔ استادی گانا
۵ - ۲۰ عبدالعزیز ۔ غزلیں
۵ - ۴۰ نورجہاں بیگم - ٹھمری -
مرلیا باج رہی مدہ بن میں
غزل ۔ شب غم بے سحر نہ ہوجائے ۔
۶ - ۰ تلنگی نشریات
مشاعرہ
۶ - ۳۰ لہانو باپور اؤ ۔ مرہٹی بید او ربھجن
۶ - ۵۰ عبدالعزیز ۔ غزلیں
۷ - ۱۰ نورجہاں بیگم ۔گیت ۔ شام نہ ابتک آئے سکھی ری
غزل ۔ ہمارے ہجر میں کیسے حال دل خراب تھا ۔
(امیر مینائی)
۷ - ۳۰ بچوں کا پروگرام
ست نارائن ۔ بھجن
استاد نے دنیا کا سفر کیا
"لوٹ لیو من دھیر" ہارمونیم ۔
۸ - ۰ عبدالعزیز ۔ غزلیں
۸ - ۱۰ "پراسرار روشنی" ۔ تقریر
محمد عبدالرحمن خان
۸ - ۲۵ بانسری ۔ شنکر راؤ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ نورجہاں بیگم کا گانا سنئے
۹ - ۲۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۳۵ لہانو باپور اؤ ۔ استادی گانا
۹ - ۵۰ دت راؤ پروتیکر ۔ ستار
۱۰ - ۵ نورجہاں بیگم ۔ عام پسند گانے
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

چہارشنبہ ۵ آذر مطابق ۱۰ اکتوبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ مادھو راؤ ۔ استادی گانا
۸ - ۴۵ روح اللہ حسینی ۔گیت ۔ دھوکا ہے سنا سکھی ری
گیت ۔ باغ میں کوئل کوکو بولے
۹ - ۰ خبریں ۔
۹ - ۵ زہرا بائی دہلی والی ۔ ٹھمری اور غزل
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ مادھو راؤ ۔ نیم استادی گانا
۵ - ۱۵ زہرہ بائی دہلی والی ۔ ٹھمری
کون گلی گیو شام
غزل ۔ رات بھر مجھکو غم یار نے سونے نہ دیا
۵ - ۳۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۵ - ۴۵ زہرہ بائی دہلی والی ۔گیت ۔ آجا سجن آجا تو
غزل ۔ موسم گل میں عجب رنگ ہے میخانہ کا (حالی)

۶ - ۰ مرہٹی نشریات
موسیقی (ریکارڈ)
اخباری تبصرہ
موسیقی (ریکارڈ)
تقریر
ریکارڈ

۶ - ۳۰ "ہمایون" فلمی کہانی ریکارڈوں کے ساتھ
۷ - ۱۵ زہرہ بائی دہلی - دادرا - لاگی ناہی چھوٹے
غزل - اچھے ہیں وہی جو غم فردا نہیں کرتے
۷ - ۳۰ بچوں کا پروگرام
"اخبار کا دفتر" شاہد صدیقی کا لکھا ہوا فیچر
[illegible] مادھو راؤ - مرہٹی پد -
[illegible] "پائیدار امن کے امکانات" - تقریر
ہارون خان شیروانی
۸ - ۲۵ سارنگی - امیر بخش
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں -
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں -
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں -
۹ - ۱۰ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)
۹ - ۵۰ جنگ اور افراط زر - انگریزی تقریر - سی بی تاراپور والا
۱۰ - ۰ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ ۱۶ آذر مطابق ۱۱ اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ سگن راؤ - استادی گانا
۸ - ۴۵ کنہیا لعل - گیت - ریت پریت ہے پیت نگر کی
۹ - ۰ خبریں -
۹ - ۵ عام پسند گانا -
۹ - ۳۰ ترانہ دکن -

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ سگن راؤ - استادی گانے -
۵ - ۱۵ کنہیا لعل - غزلیں -
۵ - ۳۵ عام پسند گانا -
۶ - ۰ کنڑی نشریات
اسٹوڈیو آرکسٹرا
اخباری تبصرہ
ریکارڈ
نیا سال مبارک - تقریر - یس ہنس گی کر -
ریکارڈ -
۶ - ۳۰ سگن راؤ - استادی گانا -
۶ - ۴۵ کنہیا لعل - دادرا - دف کاہے کو بجائے
غزل - آرزو ہے وفا کرے کوئی (داغ)
۷ - ۵ عام پسند گانا -
۷ - ۳۰ بچوں کا پروگرام
"یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ" -
۸ - ۰ کنہیا لعل - ٹھمری -

۸ - ۱۰ قرآن مجید کے ترجمے۔ تقریر ڈاکٹر امیر علی خان

۸ - ۲۵ ہارمونیم۔ وینکٹ راؤ۔

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں۔

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں۔

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں۔

۹ - ۱۵ عام پسند گانا۔

۹ - ۲۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۳۵ سگن راؤ۔ استادی گانے۔

۹ - ۵۰ فلمی دوگانے (ریکارڈ)

۱۰ - ۰ عام پسند گانا۔

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۷ آذر مطابق ۱۲ اکتوبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۲۰ تلاوت کلام اللہ مع ترجمہ۔ قاری عبدالباری

۸ - ۴۵ نعت۔ خواجہ محمود بیگ۔

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۱۵ فارق احمد اور ساتھی۔ قوالی۔ ٹھمری

کا تم سے کہوں میں رب کے کنور۔

نغمہ۔ اس شان سے وہ آج پئے امتحان چلے

۹ - ۳۰ مس پدماوتی شالیگرام کولہاپور والی۔

استادی گانا

۹ - ۵۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا۔

خواتین کے لئے

(اس پروگرام کے لئے خواتین تقریروں، نظموں اور فیچر کے مسودے روانہ فرماسکتی ہیں)

۱۰ - ۰ پدماوتی شالیگرام۔ عام پسند گانا۔

۱۰ - ۳۰ مفید معلومات۔

۱۰ - ۴۰ سعیدہ مظہر۔ نظمیں

۱۱ - ۰ "خواتین اور روزگار" تقریر۔

۱۱ - ۱۰ عالم نسواں

۱۱ - ۲۰ جل ترنگ۔ فیچر پروگرام

۱۲ - ۰ ترانہ دکن۔

شام دوسری نشر

۵ - ۰ مس پدماوتی شالیگرام۔ کولہاپور والی۔ استادی گانا

۵ - ۲۰ خواجہ محمود بیگ۔ غزلیں

اک برق تجلی نے میری تعمیر کے ٹکڑے کر ڈالے (امجد)

غزل۔ اس ادا سے وہ جفا کرتے ہیں (داغ)

۵ - ۴۰ فاروق احمد اور ساتھی۔ قوالی۔ نغمہ اور غزل

۶ - ۰ عربی نشریات

موسیقی (ریکارڈ)

اخباری تبصرہ

تقریر

ریکارڈ

۶ - ۳۰ خواجہ محمود بیگ۔ ٹھمری۔ پی کی بولی نہ بول۔

غزل - آج اوس بزم میں طوفان اٹھا کے آئے (مومن)

۶ - ۵۰ فاروقی احمد اور ساتھی - قوالی -

۷ - ۱۰ مس پدماوتی شالیگرام کولہاپور والی - عام پسند گانے

۷ - ۳۰ بچوں کا پروگرام -

" یہہ زمیں یہہ فلک " (خاص پروگرام)

۸ - ۰ فلمی گیت -

۸ - ۱۰ " زمین کے برقی غلاف " تقریر

ڈاکٹر حاجی غلام محمد

۸ - ۲۵ کاسٹ ترنگ - حسن محمد

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں -

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں -

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں -

۹ - ۱۵ آرکسٹرا کی گت -

۹ - ۳۵ خواجہ محمود بیگ - دادرا - کیسا جادو ڈارا

غزل - ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی (اقبال)

۹ - ۴۰ مس پدماوتی شالیگرام - استادی گانا -

۹ - ۵۵ خواجہ محمود بیگ - گیت اور غزل

۱۰ - ۱۰ مس پدماوتی شالیگرام - عام پسند گانے -

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

شنبہ ۸ آذر مطابق ۱۳ اکتوبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ بالو بائی - استادی گانا -

۸ - ۴۵ اسدعلی مرزا - غزلیں

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ کشن لعل - ٹھمری اور غزلیں

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ بالو بائی - استادی گانا

۵ - ۲۰ اسدعلی مرزا - گیت اور غزل -

۵ - ۳۵ کشن لعل - دادرا - پیا نا ہی آئے -

غزل - مجھے بھی عشق میں پامال ناز رہنا ہے (معین)

۶ - ۰ تلنگی نشریات

عورتوں کا پروگرام

۶ - ۳۰ ملہار راؤ - بھجن

۶ - ۴۵ بالو بائی - ٹھمری

۷ - ۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۷ - ۱۰ کشن لعل - گیت - پی بن ساون سونا

غزل - بلندی حد سے بڑھی تقدیر تماشا کر نہ سکے

(حزیں)

۷ - ۳۰ بچوں کا پروگرام

ریڈیو کلب کی خبریں

" امبوا پہ پنچھی باورا " (روف)

حیدرآباد کے وزیر اعظم (سلسلہ)

تقریر پروفیسر عبدالمجید صدیقی

" امید ان سے کیا تھی "

پہلے فلمی معمے کا حل اور دوسرا معمہ سنو

فلمی گیت

۸ - ۰ سریلے نغمے (ریکارڈ)

۸ - ۱۰ اعلان بعد میں
کیا جائے گا۔

۸ - ۲۵ کارونیٹ رأنا

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ کشن لعل عام پسند گانا

۹ - ۲۵ بالوبائی۔ استادی گانا

۹ - ۴۰ کشن لعل ۔ عام پسند گانے

۱۰ - ۰ ڈرامہ ۔ زندگی کے کھیل

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

یکشنبہ ۹ آذر مطابق ۱۴ اکتوبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ مس پدماوتی شالیگرام۔ استادی، عام پسند گانا

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ تصدق حسین۔ ٹھمری و دادرا

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ مس پدماوتی شالیگرام کولہاپوروالی۔ استادی موسیقی

۵ - ۲۰ رحیم الدین ۔ غزلیں

۵ - ۲۵ تصدق حسین ۔ خیال و ٹھمری

۶ - ۰ مرہٹی نشریات
ریکارڈ
اخباری تبصرہ
ریکارڈ
تقریر

۶ - ۳۰ پدماوتی شالیگرام ۔ بھاؤ گیت ۔

۶ - ۵۰ رحیم الدین ۔ گیت اور غزل ۔

۷ - ۵ تصدق حسین ۔ خیال و دادرا

۷ - ۳۰ بچوں کا پروگرام
خطوں کے جواب
راجہ کی کہانی ریکارڈوں کی زبانی
کام کی باتیں سنو ۔
کاہے ہوت اداس ۔
"سائنس کیا ہے" تقریر ۔ حبیب احمد فاروقی
سارنگی

۸ - ۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۸ - ۱۰ اعلان بعد میں
کیا جائے گا ۔

۸ - ۲۵ ستار ۔

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں ۔

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں ۔

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ گانے کا اعلان سنئے۔

۹ - ۲۵ پدماوتی شالیگرام۔ استادی وعام پسند موسیقی

۹ - ۴۵ تصدق حسین۔ عام پسند گانے

۱۰ - ۱۰ پدماوتی شالیگرام۔ عام پسند موسیقی

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن۔

دوشنبہ ۱۰ آذر مطابق ۱۵ اکتوبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ امان اللہ۔ استادی گانا۔

۸ - ۴۵ پنچھی کے گانے۔ (ریکارڈ)

۹ - ۰ خبریں۔

۹ - ۵ ایم۔ اے رؤف - عام پسند گانے

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ امان اللہ۔ خیال

۵ - ۱۵ نسیم بائی۔ ٹھمری۔ ناہیں پرت موہے چین
غزل۔ ہجوم تجلی سے معمور ہو کر۔

۵ - ۳۵ ایم۔ اے رؤف عام پسند گانا۔

۶ - ۰ فارسی نشریات

ریکارڈ

اخباری تبصرہ

ریکارڈ

تقریر

۶ - ۳۰ امان اللہ ٹھمری۔

۶ - ۴۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۶ - ۵۰ نسیم بائی۔ دادرا۔ پیت را لکھو نہ را لکھو۔
غزل۔ تغافل میں بھی ان کی ہوشیاریاں ہیں۔

۷ - ایم۔ اے۔ رؤف عام پسند موسیقی

۷ - ۳۰ بچوں کا پروگرام
"تارے اور ستارے" (ننھوں کا خاص پروگرام)

۸ - ۰ نسیم بائی۔ غزل۔

۸ - ۱۰ موجودہ مسائل (سلسلہ) قاضی محمد عبدالغفار۔

۸ - ۲۵ بانسری۔ شنکر راؤ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ ریکارڈ

۹ - ۲۵ ایم۔ اے رؤف۔ عام پسند گانا۔

۹ - ۴۰ نسیم بائی۔ ٹھمری اور گیت

۱۰ - ایم۔ اے رؤف - عام پسند موسیقی

۱۰ - ۱۰ نسیم بائی۔ عام پسند گانا

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن۔

سہ شنبہ۔ ۱۱ آذر مطابق ۱۶ اکتوبر۔

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ شریمد بھگوت گیتا معہ ترجمہ۔

۸ - ۴۰ کشن پرشاد - بھجن۔

۹ - ۰ خبریں۔

۹ - ۵ سردار بائی کار دگیکر کولہاپور والی

استادی اور عام پسند گانا

۹ - ۳۰ ترانہ دکن۔

شام دوسری نشر

۵ - ۰ کرناٹک موسیقی

۵ - ۳۰ خواجہ محمود بیگ - عام پسند گانے

۵ - ۴۰ سردار بائی - استادی گانے۔

۶ - ۰ تلنگی نشریات۔

دسہرہ - تقریر۔ سی۔ پیچ رنگاچاری

دسہرہ - نظم خوانی

دسہرہ مبارک عام پسند گانے

۶ - ۳۰ کرناٹک موسیقی

۶ - ۵۰ خواجہ محمود بیگ - عام پسند گانے

۷ - ۱۰ سردار بائی کار دگیکر کولاپور والی

۷ - ۳۰ بچوں کا پروگرام

بھجن - موہن لعل

بچپن کی کہانی استاد کی زبانی

ریکارڈ

۸ - ۰ کشن پرشاد - بھجن۔

۸ - ۱۰ غذا کے مسائل۔ تقریر رضی الدین احمد۔

۸ - ۲۵ سارنگی - قائم حسین خان

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں۔

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں۔

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں۔

۹ - ۱۵ دسہرہ - تقریر۔

۹ - ۲۵ خواجہ محمود بیگ - عام پسند گانے۔

۹ - ۴۰ سردار بائی - استادی اور عام پسند گانے۔

۱۰ - ۱۰ خواجہ محمود بیگ، عام پسند گانے۔

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن۔

چہارشنبہ ۱۲ آذر مطابق ۷ اکتوبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ کملا بائی - نیم استادی گانے۔

۸ - ۴۵ ابراہیم خان - گیت - مت جاؤ پردیس

گیت - ندیا دھیرے بہو۔

۹ - ۰ خبریں۔

۹ - ۵ شریف خان - عام پسند گانا۔

۹ - ۳۰ ترانہ دکن۔

شام دوسری نشر

۵ - ۰ کملا بائی - ہلکی استادی موسیقی۔

۵ - ۱۵ ابراہیم خاں - غزلیں۔

۵ - ۳۰ شریف خان - عام پسند موسیقی

۶ - ۰ مرہٹی نشریات۔

ریکارڈ۔

اخباری تبصرہ

ریکارڈ

تقریر

۶ - ۳۰ "شیریں فرہاد" فلمی کہانی ریکارڈوں کے ساتھ۔

۷ - ۱۵ شریف خان - عام پسند موسیقی۔

۷ - ۳۰ بچوں کا پروگرام۔

"بچوں کی کانفرنس" فیچر نوشتہ مرزا ظفرالحسن

۸ - ۰ شریف خان - عام پسند گانا

۸ - ۱۰ اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

۸ - ۲۵ قانون۔

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں۔

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں۔

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں۔

۹ - ۱۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۹ - ۴۵ انگریزی نظم خوانی۔

۱۰ - ۰ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن۔

پنجشنبہ - ۱۳ آذر مطابق ۱۸ اکتوبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ نگاری بائی - استادی و عام پسند گانے۔

۹ - ۰ خبریں۔

۹ - ۵ میٹھے گیت - (ریکارڈ)

۹ - ۳۰ ترانہ دکن۔

شام دوسری نشر

۵ - ۰ نگاری بائی - استادی گانا۔

۵ - ۲۰ شیخ احمد - غزل - کیا کرگیا اک جلوہ مستانہ کسی کا

غزل - آہ کو چاہیئے اک عمر اثر ہونے تک۔

۵ - ۳۵ شیخ داؤد - عام پسند گانے۔

۶ - ۰ کنڑی نشریات۔

ریکارڈ۔

اخباری تبصرہ

ہندوستان کے مشہور شعرا - تقریر۔

۶ - ۳۰ نگاری بائی - ٹھمری - بنی والے شام۔

غزل - جفا کی ان بتوں نے یا وفا کی۔

۶ - ۴۵ محفل ساز۔

۷ - ۵ نگاری بائی - خیال۔

۷ - ۲۰ شیخ احمد - گیت

۷ - ۳۰ بچوں کا پروگرام

یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ۔

۸ - ۰ "سنار کی کہانی" ریکارڈ۔

۸ - ۱۰ اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

۸ - ۲۵ ہارمونیم - لچھمن راؤ۔

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں۔

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں۔

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں۔
۹ - ۱۵ نبگاری بائی۔ ٹھمری اور غزلیں
۹ - ۴۵ انوری بائی (الکٹرک ریکارڈ) عام پسند گانے
۱۰ - ۰ نبگاری بائی استادی گانا۔
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن۔

جمعہ ۴ ارآذر مطابق ۱۹ ر اکتوبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ تلاوت کلام اللہ معہ ترجمہ قاری عبدالباری
۸ - ۴۵ نعت۔ ولی اللہ حسینی
۹ - ۰ خبریں۔
۹ - ۵ عبدالرحمن اور ساتھی۔ قوالی۔
۹ - ۲۵ سردار بائی کارگیکر کولاپور والی
عام پسند موسیقی
۹ - ۴۵ گیت مالا۔ (ریکارڈ)
خواتین کیلئے۔
(اس پروگرام کے لئے خواتین
تقریروں، نظموں اور فیچر کے
مسودے روانہ فرماسکتی ہیں)
۱۰ - ۰ سردار بائی کارگیکر کولاپور والی
استادی اور عام پسند موسیقی
۱۰ - ۳۰ مفید معلومات
۱۰ - ۴۰ مسز سردار علی۔ نظم۔

۱۱ - ۰ افسانہ۔ مسز رشید قریشی
۱۱ - ۱۰ عالم سنواں۔
۱۱ - ۳۰ "ودھوا" فیچر۔ نوشتہ زاہد رضوی
۱۲ - ۰ ترانہ دکن۔

شام دوسری نشر

۵ - ۰ عبدالرحمن اور ساتھی۔ قوالی۔
۵ - ۲۰ سردار بائی کارگیکر۔ عام پسند موسیقی۔
۵ - ۴۰ کنہیا لعل ——— عام پسند گانے
۶ - ۰ عربی نشریات۔
ریکارڈ۔
اخباری تبصرہ۔
ریکارڈ۔
تقریر۔
۶ - ۳۰ محمد عبدالرحمن اور ساتھی۔ قوالی۔
۶ - ۵۰ سردار بائی کارگیکر۔ عام پسند موسیقی
۷ - ۱۰ کنہیا لعل ــ عام پسند گانے۔
۷ - ۳۰ بچوں کا پروگرام۔
"دھوپ چھاؤں" چھوٹے لڑکوں اور
لڑکیوں کا ملا جُلا پروگرام۔
۸ - ۰ عبدالرحمن اور ساتھی۔ خمسہ۔
۸ - ۱۰ اعلان بعد میں کیا جائے گا۔
۸ - ۲۵ شیشہ ترنگ۔ حسن محمد۔
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں۔

٨ - ٥٠ تلنگی میں خبریں ۔

٩ - ٠ انگریزی میں خبریں ۔

٩ - ١٥ ٹھمریاں اور دادرے
(ریکارڈ)

٩ - ٢٥ کنہیا لعل ۔ گیت

١٠ - ٥ سردار بائی ۔ عام پسند گانا ۔

١٠ - ٣٠ ترانہ دکن ۔

شنبہ ۔ ۵ آذر مطابق ۲۰ اکتوبر

صبح پہلی نشر

٨ - ٣٠ اونکار ۔ استادی گانا ۔

٨ - ٤٥ ذاکر علی ۔ گیت اور غزل ۔

٩ - ٠ خبریں ۔

٩ - ٥ سرسوتی بائی ۔ ٹھمری اور غزل ۔

٩ - ٣٠ ترانہ دکن ۔

شام دوسری نشر

٥ - ٠ اونکار ۔ استادی گانا ۔

٥ - ٢٠ پریم شرما دہلی والے ۔
عام پسند گانا ۔

٥ - ٤٠ سرسوتی بائی ۔ دادرا ۔
موہے چین نہیں دن رین ۔
غزل ۔ بہار کے صدقے میں آ نوجوانی (میکش)

٦ - ٠ تلنگی نشریات ۔
ستار ۔ جاشوا ۔
"ورنگل پندرھویں صدی میں" تقریر
پروفیسر آر ۔ سبا راؤ ۔

اقتباسات ۔

٦ - ٣٠ ذاکر علی ۔ گیت اور غزل ۔

٦ - ٥٠ پریم شرما دہلی والے ۔
عام پسند گانے ۔

٧ - ١٠ سرسوتی بائی ۔ گیت
اس بستی سے بھاگ مسافر
غزل ۔ نگاہ مستانہ کچھ جھکی سی جاتی ہے (ماہر)

٧ - ٣٠ بچوں کا پروگرام ۔
ریڈیو کلب کی خبریں ۔
ساون کے نظارے ۔
ادب کیا ہے ۔ تقریر ۔ فیض محمد ۔
بھارت ماتا ۔
دوسرے معمہ کا حل اور تیسرا معمہ ۔ سنو ۔
فلمی گیت (آرکسٹرا)

٨ - ٠ اونکار ۔ بھاؤ گیت ۔

٨ - ١٠ "مادہ کی ساخت (سلسلہ)
"جوہر کی قوت" تقریر
ڈاکٹر مہدی علی

٨ - ٢٥ کلاریونٹ رائٹنا ۔

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں۔
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں۔
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں۔
۹ - ۱۵ پریم شرما دہلی والے۔
عام پسند گانے

۹ - ۴۵ سرسوتی بائی۔ ٹھمری۔
نیر بھرن کیسے جاؤں
غزل۔ نکتہ چیں ہے غم دل اسکو سنائے نہ بنے۔
۱۰ - ۵ پریم شرما دہلی والے۔ عام پسند گانے۔
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن۔

مطبوعہ
عہد آفریں برقی پریس حیدرآباد دکن

دکن ریڈیو

جلد (۸)　　　　　　　　شمارہ (۲)

نشر گاہ حیدرآباد کا

پندرہ روزہ رسالہ

۱۶ تا ۳۰ آذر ۱۳۵۵ ف
۲۱ اکتوبر تا ۴ نومبر ۱۹۴۵ء

چندہ سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنے

[illegible] میٹر
۷۳۰ کیلو سائیکل
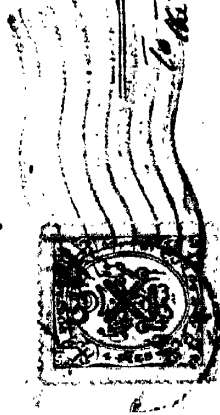
عہد آفریں برقی پریس
حیدر آباد دکن

نوائے

"نوا" کے نام سے ہمارے پندرہ روزہ پروگرام کے رسالہ کی دوسری اشاعت آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ ہماری سب سے بڑی کامیابی اور کارکردگی یہ ہے کہ آپ ہمارے پروگراموں سے محظوظ ہوں۔ ہم اگر اپنے پروگراموں سے آپ کو خوش اور مطمئن نہ کر سکے تو ہماری محنت بیکار ہوئی۔ نت نئے پروگراموں سے اگر آپ لطف اٹھانا چاہتے ہوں تو پہلے نوا کی ورق گردانی فرمائیے۔ اپنی پسند کے پروگرام ان کی نشر کی تاریخ اور وقت نوٹ کر لیجئے اور سنیئے۔ پروگرام چاہے پسند آئے یا نہ آئے دونوں صورتوں میں ہم کو اپنی رائے سے مطلع کیجئے تاکہ اگلے پروگراموں کی ترتیب میں آپ کی رائے سامنے رہ سکے۔

راگ رنگ

دہلی نے آریاؤں کی آمد سے اس وقت تک نہ صرف راجدھانی بلکہ فنون لطیفہ کے مرکز کی حیثیت سے خود کو زندہ جاوید شہرت کا مالک بنا رکھا ہے۔ دہلی اور اس کے اطراف و اکناف کے علاقوں میں دور دور تک سریلے موسیقاروں کے نغمے ہمیشہ گونجتے رہے ہیں۔

دہلی والے محمد صدیق کا گانا ضرور سنیئے۔

کانپور والے حفیظ احمد خان کو نہ بھولیئے۔

پریم شرما بھی گا رہے ہیں۔

رادھارانی میرٹھ والی کو بھی سنئے

یہ حیدرآباد ہے

بیوبائی۔ محسن خان۔ شیلا بائی۔ زہرا بائی۔ کنھیالال۔ کملابائی۔ لہاتو یا یورا ؤ ذاکر علی۔ نسیم بائی۔ معین قریشی۔ کشن سل۔ شنکر بائی۔ خواجہ محمود بیگ اور نور جہاں بیگم کو سنیئے۔

تقاریر

مدرس کی شخصیت

یہ امر مسلمہ ہے کہ مدرس قوم کا معمار ہے۔ قومی زندگی میں وہ بڑی اہم شخصیت کا مالک ہے۔ شخصیت سے مراد گوشت کا لوتھڑا نہیں بلکہ وہ کردار ہے جو علمی تبحر اور اخلاق سے بنتا ہے۔ زمانہ شاہد ہے کہ معلم نے علم واخلاق سے گرتوں کو سنبھالا ہے۔ وحشی قبائل کو قوموں کا امام اسی نے بنایا ہے۔ اس نے جس کسی چیز تارفضیلت رکھی دنیا نے اس کا لوہا مانا۔ وہ بھی کیا دن تھے جبکہ استاد شاگردوں میں اپنا پورا کمال منتقل کر دیتے تھے۔ اسی طرح شاگرد بھی حصول علم میں اپنے آپ کو استاد میں فنا کر دیتے تھے۔ اب نہ وہ استاد رہے نہ وہ شاگرد لیکن استاد کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا۔ "مدرس کی شخصیت" پر ایک تقریر ۱۲ ار آزور کو سنئے۔

(۲) **میرا سفر** آنے جانے کے ذریعوں کی کمی اور فرسودگی کی وجہ سے جنگ کے زمانے میں سفر جس قدر تکلیف دہ اور پریشان کن ہوگیا تھا اس سے اکثر سننے والے واقف ہیں۔ لیکن جنگ کے زمانہ میں مصروف جنگ اور جنگ زدہ ممالک میں ہزاروں میل کا سفر در پیش ہو تو کیسے حالات سے سابقہ رہتا ہے؟ وہی لوگ واقف ہوسکتے ہیں جن کو اس کا تجربہ ہوا ہو۔ خان بہادر اشفاق احمد خاں صاحب معتمد باب حکومت سرکار عالی سے ۷ ار آزور کو ان کے تاریخی سفر کا حال سنئے۔

(۳) **صحافت** موجودہ دنیا میں صحافت کو دنیا کا آٹھواں عجوبہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ یہ عجوبہ اس لئے ہے کہ اسکی بدولت قوموں کی نشاۃ ثانیہ ہو رہی ہے۔ صحافت قومی زندگی کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ پس ماندہ قومیں پست احساسات کا اظہار کرتی ہیں۔ مائل پرواز اقوام اپنے ترقی پرور جذبات کو ظاہر کرتی ہیں۔ احساسات کی ترجمانی کا بہترین ذریعہ صحافت ہے۔ صحافت قوم کی آواز ہے اور قوم کی آواز پر مملکتیں لبیک کہتی ہیں۔ آزاد اقوام میں اس پیشہ کی جس قدر نشو ونما ہو اتنا ہی قومی ترقی آگے بڑھتی ہے۔ صحافت بجائے خود ایک درسگاہ ہے۔ اس موضوع پر ۸ ار آزور کو ایک علمی تقریر ہوگی۔

(۴) **وکالت** ایک دلچسپ پیشہ ہے۔ اس آزاد پیشہ نے جہاں سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنایا وہاں اس نے سماجی ترقی میں کافی حصہ لیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ہمارے سماجی نظام میں آزاد پیشوں کو بہت کم اہمیت حاصل تھی لیکن جیسے جیسے سماجی شعور جاگ رہا ہے ان کے وقار میں اضافہ ہو رہا ہے۔" وکالت پر ۱۹ ار آزور کو ایک تقریر سنیئے۔

(۵) **ظرافت** ہماری سماجی اصلاح میں ظرافت کو بڑا دخل رہا ہے۔ ایک ظریف ادیب سماج

کے تاریک گوشوں کو اس طرح پیش کرتا ہے کہ فوراً ذہن ان کی اصلاح کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ اخباری ظرافت ایک مشکل فن ہے۔ ہر کوئی اخباری ظریف نہیں بن سکتا۔ "اخباری ظرافت" کے عنوان پر ۲۰ آذر کو تقریر ہوگی۔

(۶) حالی کا اسلوب شعری

مولانا حالی جدید شاعری کے امام ہیں۔ انہیں نئی شاعری کا باوا آدم کہا جائے تو بجا ہے ان کے کلام کی سلاست بے مثل اور روانی بے نظیر ہے ان کا کلام سادگی اور خلوص کا مجموعہ ہے مولانا حالی نے شاعری کے میدان میں جو نئی شاہراہ نکالی وہ آج بھی ہمیں منزل کی طرف لے جاسکتی ہے۔ "حالی کے اسلوب شعری" پر ۱۲ آذر کو تقریر سنئے۔

عزیز بچو

بچپن کیا ہے تم کو اس وقت معلوم ہوگا جب تم بچے نہیں رہو گے۔ اگر بڑے ہونے کے بعد تمہیں نشر گاہ حیدر آباد کے پروگرام یاد رہے اور تم نے اپنے بچوں کو ان کا کچھ حال سنایا تو سمجھو ہماری محنت چیز ہوئی۔

اتوار کو خطوں کے جواب اور فلمی کھچڑی

منگل کو —— تاریخ ہند کا سبق اور نظمیں استاد سے۔

جمعرات کو —— بچوں کی پسند کے ریکارڈ —— مگر وہی بچے اپنی پسند کے ریکارڈ سن سکتے ہیں جنہوں نے ریڈیو کلب کی فیس بھیجدی ہے۔ جاگا سویا پایا سویا سو کھویا۔ جلد اپنی فیس بھیجدو۔

ادھر ادھر سے

"مشہور آدمی" خاص پروگرام ۲۰ آذر کو۔

"دھوپ چھاؤں" چھوٹے بچوں کا پروگرام ۱۲ آذر کو۔

"تارے اور ستارے" —— ننھوں کا پروگرام ۲۴ آذر کو۔

"دیوانی ہانڈی" —— بچیوں کا پروگرام ۲۸ آذر کو۔

"دیوالی" —— خاص پروگرام ۳۰ آذر کو۔

بچپن کی کہانی

—— جس کا بچپن گزر گیا ہے وہ اس کو یاد کر کے افسوس کرتے ہیں کیوں بڑے ہو گئے۔ جانتے ہو بچپن کی کہانی کیسی ہوتی ہے۔ ۲۸ آذر کو نواب معین نواز جنگ بہادر سے سنو۔

فلمی معمے

ہر ہفتہ کو پچھلے معمہ کا حل اور اگلا معمہ سنایا جائے گا۔ کاغذ پنسل تیار رکھو۔ ماموں جیسے جیسے فلمی معمہ سناتے جائیں لکھتے جاؤ۔ اس کا حل سمجھ میں آجائے تو اسی وقت ماموں جان کو لکھ بھیجو۔ وہ ریڈیو پر تم کو تمہارا نام اور صحیح حل سنائیں گے۔ بھولنا مت۔

نظمیں

امیر احمد خسرو اور شاہد صدیقی کی نظمیں ضرور سنو۔

فیچر اور ڈرامے

۱۸ اکتوبر کے پروگرام میں رات کے ۹ بجکر ۴۵ منٹ سے محمد فضل الرحمن کا لکھا ہوا ڈرامہ "کارخانہ" پیش کیا جائے گا۔

۲۱ اکتوبر — ساڑھے گیارہ بجے دن عورتوں کے پروگرام میں سرور فاطمہ کا لکھا فیچر نشر ہوگا۔ عنوان ہے۔ "عورت کا دل"

۲۸ اکتوبر — کو ساڑھے گیارہ بجے دن عورتوں کے پروگرام میں نفیس فاطمہ کا لکھا ہوا فیچر "تاشاد" پیش کیا جائے گا۔ اسی دن رات کے دس بجے ایک ڈرامہ بھی نشر ہوگا۔

ایجاز کارے

نثری تقریر

ابوظفر عبدالواحد صاحب

ادب میں لفظوں کا بے ضرورت استعمال اسراف میں داخل ہے چست پوشی کی طرح چست نگاری میں بھی ایک خاص بانکپن ہے۔ جھول اور ڈھیلا پن لباس کی طرح اسلوب کو بھی ناس کر دیتا ہے۔ آرٹ وہی جو حشو و زوائد سے پاک ہو۔ شکسپیر کا جہاں گیر مقولہ ہے کہ " ایجاز فراست کی جان ہے " میں عرض کروں گا کہ ایجاز نہ صرف فراست بلکہ ادب اور آرٹ کی جان ہے۔ ادیب وہی جو اطناب سے بچے اور اجمال کو ملحوظ رکھے۔

میں فی الوقت ایجاز کاری کی ایک صنف کے کچھ نمونے آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ایجاز و اختصار کا ایک خاص اہتمام فرنگی ادیبوں کے ہاں عام ہے۔ اس قسم کی ایجاز کارانہ تزئین کو اصطلاح میں ایپی گرام کہتے ہیں۔ ایجاز کاروں سے میری مراد یہی ایپی گرام ہیں ایجاز کاروں میں اختصار نگاری کے علاوہ اسلوب کی اور بھی نزاکتیں سمو دی جاتی ہیں یہ سب چیزیں اجمال کے سانچے میں ڈھل کر نثر کو شعر سے بھی زیادہ دلکش اور جاذب توجہ بنا دیتی ہیں۔

والٹر پیٹر انگریزی ادب کا ایک صاحب طرز نثر نگار ہے جس سے آپ غالباً نا آشنا نہوں گے۔ پیٹر نے ایک مرتبہ آسکر وائیلڈ سے کہا تھا کہ " تم یوں گاہ و بے گاہ شاعری کیوں کیا کرتے ہو۔ نثر کیوں نہیں لکھتے نثر نگاری شاعری سے کہیں مشکل ہے۔" وائیلڈ کو پیٹر کا یہ مشورہ کچھ اس قسم کی نثری شاعری کے بارے میں تھا جو صاحب طرز ادیب ایجاز کاروں پر صرف کرتے ہیں۔ بعد کو والٹر پیٹر کے مخلصانہ مشورے کے خد و خال کا وائیلڈ نے بغور مطالعہ کیا۔ اور " نشاۃ جدیدہ " پر پیٹر کے مضامین پڑھ کر اتنا رکھا کہ اپنے دل و دماغ کے دھارے نثر کی طرف بہا دیے اور بالآخر کار ایجاز کاری کی صنف میں وہ مقام پیدا کیا کہ اس کا دعویٰ آج بھی ارباب ذوق کے نزدیک ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ وہ ایک جگہ کہتا ہے کہ میں نے سارے نظام ہستی کو ایک فقرے میں اور

کل کائنات کو ایک ایجاز کارے میں نظر بند کیا ہے۔" اردو والے دریا کو کوزے میں بند کیا کرتے ہیں۔ دریا کو کوزے میں بند کرنا محض ایک استعارہ ہے جس کا لغوی حیثیت سے پورا اترنا لازمی نہیں۔ لیکن ایجاز کارے میں کائنات اور کائنات کی لطیف ترین شئے یعنی زندگی سماتی اور سموئی جاسکتی ہے۔ مجھے یہ ثابت کرنے کی ضرورت نہیں۔ پیش کئے جانے والے ایجاز کارے خود اس کا ثبوت پیش کریں گے۔

غرضکہ ایک چابک دست ادیب ایجاز کاروں کے ذریعہ زندگی کی حقایق کو اپنی تیز نگاہی شدت احساس، طنز کاری، ظرافت اور لطیف تضاد کے ساتھ سمو کر کچھ اس طرح پیش کرتا ہے کہ وہ انسانی کلام میں ابدی صداقت کی شان آجاتی ہے۔ ایجاز کاری کی یہ خاص صنف ابھی ہمارے ادیبوں کی نگاہ کرم کی محتاج ہے۔ فضل الرحمٰن صاحب نے اپنے ایک ڈرامے "رسم آئندہ زمانہ" میں البتہ اس طرف کچھ توجہ کی ہے۔ ان کے اس ڈرامے کی اشاعت سے کچھ پہلے اپنے ایک ڈرامے میں (جسکا مقصد یہ تھا آسکر وائلڈ سے لیا ہے) میں نے بھی بقدر حوصلہ کچھ شوق کیا تھا لیکن ابھی تک اس کھیل کے چھپنے کی نوبت نہیں آئی۔ دیکھئے کب توفیق ہوتی ہے۔

اسکے علاوہ آسکر وائلڈ کے ایجاز کاروں کو اس کی مختلف تصانیف سے اکٹھا کرکے ایک خاص ترتیب اور اہتمام کے ساتھ اردو میں منتقل کرنے کا بیڑا ابھی میں نے اٹھایا تھا۔ بہت کچھ سامان جمع ہو چکا ہے۔ وہیں سے کچھ ایجاز کارے اس وقت آپکی ضیافت کے لئے پیش کرتا ہوں اس میں شک نہیں کہ میں نے وائلڈ کے دیئے سے دیا جلایا ہے لیکن ایک چیز بدیہی ہے کہ یہ ایجاز کارے محض ترجمہ نہیں ہیں انہیں ترجمانی کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔

اپنے دوست کی ایک اچھی کوشش کا حوالہ میں ابھی دے چکا ہوں۔ بے محل نہ ہوگا اگر "آئندہ زمانہ" کے کچھ ایجاز کارے توضیح مطلب کی خاطر وائلڈ کے ایجاز کاروں سے پہلے پیش کئے جائیں۔ تفہیم کا فطری طریقہ بھی یہی ہے کہ مانوس سے نامانوس کی طرف رخ کیا جائے۔

ہندوستان میں آج کل دیہات سدھار۔ تعلیم بالغان۔ اور ناخواندگی کے خلاف جہاد کی تحریکیں بڑے شد و مد کے ساتھ جاری ہیں۔ اس کار نیک کے ساتھ مخلص کارکن کچھ حماقتیں بھی کر رہے ہیں۔ غرضکہ دیس کے ان سب کاروبار کو نظر کے سامنے رکھکر فضل الرحمٰن کے ایجاز کاروں کی اس پہلی مشق کی بہار دیکھئے۔

"رفاہی تحریکیں آج کل بہت عام ہو رہی ہیں۔ ہر شخص دوسرے کو سدھارنا چاہتا ہے۔ شہر والے گاؤں والوں کو۔ گاؤں والے شہریوں کو۔"

"گوبر سے ہمارے دیہات کی رونق ہے۔ اسے نکال دیجئے تو پھر گاؤں میں کوئی ندرت باقی نہیں رہتی۔"

جہالت دور کرنے کے لئے سب سے پہلے تعلیم یافتہ طبقہ کو تعلیم دلانے کی ضرورت ہے"۔
شہریوں کے شائستہ کاروبار اور مشاغل کے بارے میں یہہ چند ایجاز کارے بھی دلچسپی کے ساتھ پڑھے جاسکتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

" دنیا کا سفر نہایت مفید مشغلہ ہے۔ آپ دولتمند ہیں تو آپ کو سیاحت ضرور کرنی چاہیئے اور پردیس میں سب کچھہ گنوا دینے کے بعد آرام کی زندگی بسر کرنے کے لئے وطن سے بہتر کوئی جگہ نہیں ہے"۔

" گالیاں دینا رذیلوں کا کام ہے۔ اور مار پیٹ شریفوں کی عادت"۔
" سچ وہ جھوٹ ہے جو آپ کہتے ہیں۔ جھوٹ وہ سچ ہے جو آپ کا دشمن کہتا ہے۔"
" آجکل سب اپنے حقوق جتاتے ہیں۔ کوئی اپنا فرض ادا نہیں کرتا۔"
" آپ کو اپنے حیوان ہونے پر فخر کرنا چاہیئے ہم میں سے اکثر حیوانیت کے درجے تک بھی نہیں پہنچتے"۔

" علم سے آدمی روپیہ نہیں کما سکتا بلکہ باپ دادا کی کمائی ہوئی دولت بھی گنوا سکتا ہے۔"
" مشقت ان لوگوں کے لئے مفید ہے جو محنت مزدوری کرتے ہیں۔ دماغی کام کرنیوالوں کے لئے مشقت زیبا نہیں"۔

" میں کسی فلسفہ پر عقیدہ نہیں رکھتا۔ جس زمانے میں میری تربیت ہوئی کسی قسم کا بھی عقیدہ رکھنا توہمات میں داخل تھا۔"

" لیجئے اب زندگی اور سماج کے بارے میں کچھہ چلتے ہوئے ایجاز کارے سنیئے۔ اس مرقع میں نرناری سبھی شامل ہیں"۔

" زندگی کی یہ چند حقیقتیں ہیں۔ شادی صبر کرنے کے لئے۔ اولاد جبر کے لئے۔ اور بن بیاہی زندگی شکر کے لئے"۔

" اعلیٰ تعلیم مردوں سے زیادہ عورتوں کے لئے مضر ہے۔ ان پڑھ عورت سوسائٹی میں جانے سے ایسا ہی گھبراتی ہے جیسا کہ پڑھی لکھی عورت گھر میں رہنے سے"۔
" کوئی کمال بے مشق کے حاصل نہیں ہوتا حاضر جوابی لڑکیوں سے اظہار محبت کرنا اس زمانے کا بڑا کمال ہے جس کے لئے برسوں ریاضت کرنا پڑتی ہے۔"
" تنہا ناچ صرف عورت کے لئے زیب دیتا ہے۔ مرد تنہا ناچے تو صنعت کا تماشہ۔"
" ماں اپنی بیٹی میں کوئی شوخی نہیں پاتی۔ اور نہ شوہر کو بیوی میں کسی قسم کا حسن نظر آتا ہے۔"
" کہتے ہیں کہ مرد بلاوجہہ عورتوں کی تعریف نہیں کرتے۔ یہ ناحق کا حسن ظن ہے۔ اظہار محبت تو

شرفا عورتوں سے دوستانہ گفتگو کرنے کا بھی سلیقہ نہیں رکھتے۔

"نوجوانوں میں ایک عیب ہے کہ بوڑھے ہو جاتے ہیں۔ بوڑھوں میں یہ خوبی ہے کہ وہ مر جاتے ہیں۔ یہ نہ ہوتا تو دنیا کبھی ترقی نہ کرتی۔"

"اپنے متعلق کچھ کہنا بڑا ہی نازک مسئلہ ہے۔ چند ایک ایجاز کارے اپنے پیش کرتا ہوں۔ انھیں اپنے طور پہ آنکیئے۔"

"لوگ پاپ کو برا کہتے ہیں۔ یہ ان نیائے ہے۔ پاپ نہ ہو تو پن کیسے ظاہر ہو۔"

"حسن میں خوبی ہے۔ خوبی میں حسن نہیں۔ اور چاہت... چاہت میں نہ حسن ہے نہ خوبی... چاہت کا دیوتا آپ نے نہیں سنا۔ اندھا ہے۔

مرد و زن قدرت کی شرارت کے دل کش نمونے ہیں۔ دونوں مل کر بشر ہیں اور یہی بشریت کا اقتضا ہے۔

عورتیں شوق سے گھروں کی رانیاں بنیں۔ شوق سے گھروں کو مندر اور چاہت بھرا بنائیں مگر کیا ہی اچھا ہو کہ اپنے سوامیوں کی خواہشات کو اچھوت نہ ہونے دیں۔

تاریخ کی اس منزل پر بھی تمدن کا روپ بڑی حد تک مردانہ ہے اور اس نئی گرہستی میں عورت کو وہ مقام نہیں ملا جس کا وہ خود کو حقدار بتاتی ہے۔ بڑی ضرورت ہے کہ تمدن میں زنانہ پن پیدا ہو۔

آنسوؤں سے ہنسی کی تعمیر ہوتی ہے۔ روتے گھر بستے ہیں۔

آسکر وائیلڈ نے اپنی ایک مشہور کتاب کے دیباچے میں چند ایک ایجاز کارانہ جملے اپنے زمانہ کے فن کاروں اور نقد نگاروں پر چست کیے تھے۔ کچھ جملے اس دیباچے کے یہاں پیش کرتا ہوں۔ آجکل کے نام نہاد ادیبوں اور ادب کے سوداگروں پہ کچھ ایجاز کارے اپنے بھی دیتا ہوں۔ دیسی اور دساوری دونوں مال کا اپنے طور پر اندازہ کیجئے۔

وائیلڈ کہتا ہے۔

(فن کار اور نقاد)

"ناقد وہ جو فنکار کے نقوش سے متاثر ہو کر اپنے الفاظ میں حسن کی روئداد بیان کرتا ہے۔"

"اچھی سے اچھی اور بری سے بری تنقید ایک طرح کی آپ بیتی ہے۔"

"فنکار اخلاقی ہمدردی سے نا آشنا ہوتا ہے۔ اخلاقی ہمدردی حسن بیان کی دشمن ہے۔"

"اختلاف رائے اس امر کی دلیل ہے کہ فنکار کا فن اپنے اندر کس بل۔ جدت۔ اور جان رکھتا ہے۔"

"کوئی فن کار کچھ ثابت کرنا نہیں چاہتا۔ جو چیزیں ثابت ہیں۔ ثبوت کی محتاج ہیں۔

جب ناقدوں میں نوک جھونک اور اختلاف ہوتا ہے تو فنکار اطمینان کا سانس لیتا ہے۔ (باقی)

پروگرام

یکشنبہ ۱۶ آذر مطابق ۲۱ اکتوبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ گیت سنسار (ریکارڈ)
۹ - ۰ خبریں۔
۹ - ۵ محمد صدیق دہلی والے۔ عام پسند گانے۔
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ نیلا بائی۔ استادی اور عام پسند گانا۔
۵ - ۲۵ محمد صدیق دہلی والے عام پسند گانے۔
۵ - ۴۵ بدیع الزماں خاں - خیال۔
۶ - ۰ "مرہٹی نشریات
ریکارڈ۔
۶ - ۳۰ محسن خان - فلمی گانے۔
۶ - ۵۰ بدیع الزمان خان - خیال۔
۷ - ۰ محمد صدیق - عام پسند گانا۔

۷ - ۲۰ شیلا بائی - بہاؤ گیت۔
۷-۳۰ تا ۸ بچوں کا پروگرام
خطوں کے جواب سنو۔
فلمی کھچڑی سنو۔
۸ - ۰ محمد صدیق غزل
۸ - ۱۰ مدرس کی شخصیت - تقریر
مرغوب الدین
۸ - ۲۵ ہارمونیم - وینکٹ راؤ۔
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ شیلا بائی - خیال اور بہاؤ گیت
۹ - ۴۰ محمد صدیق - عام پسند گانا
۱۰ - ۰ "منکت" (غنائیہ)
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

دوشنبہ ۷ آذر مطابق ۲۲ اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ مانکی بائی - استادی اور عام پسند گانا
۹ - ۰ خبریں
۹ - ۵ پریم نترا دہلی والے - عام پسند گانا
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ عبدالکریم خاں و نثار حسین خاں (ریکارڈ)
۵ - ۱۵ اکرام الدین - ٹھمری -
اپنے پیا کے میں سنگ چلی
غزل - غم عشق نبی سے گھر تیرا آباد کرتے ہیں
۵ - ۳۰ مانکی بائی - ٹھمری اور غزل
۵ - ۵۰ پریم نترا دہلی والے - عام پسند گانا
۶ - ۰ فارسی نشریات
موسیقی (ریکارڈ)
حضرت خواجہ بندہ نوازؒ - نظم - معظم علی
موسیقی (ریکارڈ)
۶ - ۳۰ اکرام الدین - خمسہ
مظہر اعجاز آمد نرگس جادوئے تو
غزل - نظر میں وہ جیب سے سمائے ہوئے ہیں
۶ - ۵۰ مانکی بائی - بھجن اور غزل
۷ - ۱۰ پریم نترا دہلی والے - عام پسند گانا
۷ - ۳۰ تا ۸ بچوں کا پروگرام
"خواجہ بندہ نوازؒ" تقریر قاری عبدالباری
قوالی
"خواجہ صاحب" نظم
قوالی
۸ - ۰ مانکی بائی - خیال
۸ - ۱۰ میر اسقر - تقریر
خان بہادر اشفاق احمد خاں
۸ - ۲۵ کانسرت ترنگ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ خاص پروگرام
نذر عقیدت بدرگاہ حضرت
خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمتہ اللہ علیہ
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

سہ شنبہ ۸ آذر مطابق ۲۳ اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک مع ترجمہ
۸ - ۴۰ کیسر سنگھ - بھجن
۹ - ۰ خبریں
۹ - ۵ بیگاری بائی - خیال اور غزل۔
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ امبا پرشاد - خیال - جیت کلیان -

۱۵ – ۶ بہادری بیگ۔
غزل۔ آہٹ پہ کان در پہ نظر بار بار ہے
غزل۔ ملا کے آنکھ نہ محروم ناز رہنے دے
۵ – ۳۰ کیسر سنگھ۔ بھجن
۵ – ۴۵ امبا پرشاد خیال
۶ – ۰ تلنگی نشریات
"شہر حیدرآباد میں دودھ کی رسد"
تقریر ڈاکٹر وینکٹ رام نرسیا
محفل شوق
۶ – ۳۰ نیگاری بائی۔ ٹھمری اور غزل
۶ – ۵۰ جہانگیر علی بیگ۔ گیت
دہو کا ہے سنسار سکھی ری
گیت۔ ساجن آج چھائی گھٹا
۷ – ۵ نیگاری بائی۔ دادرا
غزل۔ کوئی دن گر زندگانی اور ہے (غالب)
غزل۔ رحمت نے مجھکو مائل عصیاں بنا دیا
۷-۳۰ تا ۸ بچوں کا پروگرام
"استاد نے ہندوستان کی تاریخ پڑھی"
۸ – ۰ نیگاری بائی۔ خیال
۸ – ۱۰ "صحافت" تقریر
بدرالدین خان شکیب
۸ – ۲۵ کلار یونیٹ راگنا
۸ – ۳۰ اردو میں خبریں
۸ – ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ – ۰ انگریزی میں خبریں
۹ – ۱۵ نیگاری بائی۔ ٹھمری
۹ – ۳۰ محمد خان۔ طبلہ

۶ – ۲۵ نیگاری بائی۔ ...
۱۰ – ۰ نگار خانہ۔ ڈرامہ
نوشتہ محمد فضل الرحمٰن
۱۰ – ۳۰ ترانۂ دکن

چہارشنبہ ۱۹ آذر مطابق ۲۴ اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۸ – ۳۰ بہاریہ گانے (ریکارڈ)
۹ – ۰ خبریں
۹ – ۵ محمد صدیق دہلی والے
ٹھمری اور غزل
۹ – ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ – ۰ منر سنندا دیوی۔ ہلکا استادی اور عام پسند گانا
۵ – ۲۵ محمد صدیق دہلی والے۔ عام پسند گانے
۵ – ۴۵ منر سنندا دیوی۔ بھاؤ گیت
۶ – ۰ مرہٹی نشریات
ریکارڈ۔ تبصرہ۔ ریکارڈ
"تجدید معاشرہ"
تقریر۔ جے۔ ڈی پٹیل
۶ – ۳۰ نیا ترانہ۔ فلمی کہانی
ریکارڈوں کے ساتھ
۷ – ۱۵ منر سنندا دیوی۔ ہلکا استادی گانا

۷-۳۰ تا ۸ بچوں کا پروگرام

جمہور آدمی (دفاعی پروگرام)

۸ - ۰ محمد صدیق دہلی والے - غزل

۸ - ۱۰ "وکالت" تقریر محمد عبدالروف

۸ - ۲۵ ستار - جاشوا

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۹ - ۴۵ انگریزی تقریر

۱۰ - ۰ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۱۰ - ۴۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ ۲ آذر مطابق ۲۵ اکتوبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ شکنتلا بائی - خیال - ٹھمری اور غزل

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ حفیظ احمد خاں کانپور والے

عام پسند گانا

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ منتخب ریکارڈ

۵ - ۳۰ حیدر علی - غزل

محبت کا وہ نقصہ تا بلب لایا نہیں جاتا (فغاں)

غزل - آنکھوں کا معاملہ ون صورت دیکھا

۵ - ۳۵ شکنتلا بائی - خیال

۵ - ۵۰ حیدر علی - گیت -

برہا کا روگ لگا میرے من کو

۶ - ۰ کنٹری نشریات

اسٹوڈیو آرکسٹرا

تبصرہ

ریکارڈ

"اٹا مک بم" (بات چیت)

نوشتہ پدم ناتھ

ریکارڈ

۶ - ۳۰ حفیظ احمد خان کانپور والے

ٹھمری اور غزل

۶ - ۵۰ شکنتلا بائی - ٹھمری

دیکھے جیا بے چین

غزل - کسی نے پھر نہ سنا درد کے فسانے کو

۷ - ۱۰ حفیظ احمد خان کانپور والے

عام پسند گانا

۷-۳۰ تا ۸ بچوں کا پروگرام

یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ

۸ - ۰ حیدر علی - گیت

گیت نہ سن ساجن میرا

۸ - ۱۰ اخباری ظرافت - تقریر

میر حسن الدین

۸ - ۲۵ شنکر راؤ - بانسری

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ حفیظ احمد خان کانپور والے
عام پسند گانا

۹ - ۴۰ تحکنسلا بائی
استادی گانا

۹ - ۵۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا - گت

۱۰ - ۵ حفیظ احمد خان کانپور والے - عام پسند گانا

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۱۲ آذر مطابق ۲۶ اکتوبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ تلاوت کلام پاک - مع ترجمہ
قاری محمد عبدالباری

۸ - ۴۵ نعت - حبیب اللہ

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ علی بخش اور ساتھی - قوالی

۹ - ۲۵ محمد صدیق دہلی والے
عام پسند گانا

۹ - ۴۵ احمد زمان خان - نعتیہ غزلیں

ساعت خواتین

۱۰ - ۰ راد ہا رانی میرٹھ والی
عام پسند گانا

۱۰ - ۳۰ مفید معلومات

۱۰ - ۴۰ فلمی گانے
(ریکارڈ)

۱۱ - ۰ "بچوں کی تربیت" - تقریر

۱۱ - ۱۰ عالم نسواں -
نظمیں

۱۱ - ۳۰ "عورت کا دل" فیچر - نوشتہ سرور فاطمہ

۱۲ - ۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ راگ رنگ (ریکارڈ)

۵ - ۲۰ احمد زمان خان - نعتیہ غزلیں

۵ - ۳۵ علی بخش اور ساتھی - قوالی

۶ - ۰ عربی نشریات
ریکارڈ - تبصرہ - ریکارڈ

۶ - ۳۰ رادھا رانی - عام پسند گانا

۶ - ۴۵ علی بخش اور ساتھی - قوالی

۷ - ۵ محمد صدیق - عام پسند گانا

۷-۲۰ تا ۸ بچوں کا پروگرام
"دھوپ چھاؤں"
چھوٹے لڑکوں اور لڑکیوں کا پروگرام

۸ - ۰ محمد صدیق دہلی والے - عام پسند گانا

۸ - ۱۰ حالی کے شعری سانچے - تقریر
ابو ظفر عبدالواحد

۸ - ۲۵ سارنگی - امیر بخش

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ ارکسٹرا
۹ - ۲۵ علی بخش اور ساتھی - قوالی
۹ - ۴۰ رادھارانی
عام پسند گانا
۹ - ۵۵ محمد صدیق دہلی والے۔
عام پسند گانا
۱۰ - ۱۰ رادھارانی
عام پسند گانے
۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

شنبہ ۲۲ آذر مطابق ۲۷ اکتوبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ لے۔ بی۔ او نکار - استادی گانا
۸ - ۵۰ غزلیں (ریکارڈ)
۹ - ۰ خبریں
۹ - ۵ حفیظ احمد خاں کانپور والے۔
عام پسند گانا
۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ زہرہ بائی جے پور والی - ٹھمری
اور غزل
۵ - ۲۰ لے۔ بی۔ او نکار - راگ خام کلیان
۵ - ۵۰ حفیظ احمد خاں کانپور والے
عام پسند گانا

۶ - ۰ تلنگی خبریات
بچوں کا پروگرام
۶ - ۳۰ زہرہ بائی جے پور والی۔ دادرا اور غزل
۶ - ۵۰ حفیظ احمد خاں کانپور والے
عام پسند گانا
۷ - ۱۵ زہرہ بائی جے پور والی - غزل
حشر میں پھر وہی نقشہ نظر آتا ہے مجھے۔
غزل - آغاز شوق یاد دلایا بہار نے
۷-۳۰ تا ۸ بچوں کا پروگرام
ریڈیو کلب کی خبریں
بھیلو اری - نظم امیر احمد خسرو
کھیل کیا ہے - تقریر احمد حسین
دیکھا کر و بھگوان - موہن لعل
تیسرے معمہ کا حل اور چوتھا معمہ سنو
جیون آشا یہ ہے
۸ - ۰ حفیظ احمد خاں - عام پسند گانا
۸ - ۱۰ "اپنی باتیں" تقریر آغا حیدر حسن
۸ - ۲۵ بلبل ترنگ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ چیکوسلوواکیہ کا یوم آزادی
(خاص انگریزی پروگرام)
۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

یکشنبہ ۲۳ آذر مطابق ۲۸ اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ کنہیالعل - ٹھمری اور غزل
۸ - ۴۵ حبیب الدین - گیت اور غزل
۹ - ۰ خبریں
۹ - ۵ رادھا رانی میرٹھ والی
عام پسند گانا
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ استادی گانے (ریکارڈ)
۵ - ۳۰ کنہیالعل - دادرا اور غزل
۵ - ۴۵ حبیب الدین - گیت اور غزل
۶ - ۰ مرہٹی نشریات
ریکارڈ
تبصرہ
ریکارڈ
"اعلیٰ تعلیم کا مقصد" - تقریر
ریکارڈ
۶ - ۴۰ رادھا رانی
عام پسند گانا
۶ - ۵۰ کنہیالعل - بھجن اور غزل
۷ - ۱۰ حبیب الدین غزلیں
۷ - ۳۰ تا ۸ بچوں کا پروگرام
خطوں کے جواب سنو
فلمی کھچڑی سنو
۸ - ۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۸ - ۱۰ افسانہ - ابراہیم جلیس
۸ - ۲۰ ہارمونیم
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ رادھا رانی
عام پسند گانا
۹ - ۴۰ کنہیالعل - گیت
۹ - ۵۵ حبیب الدین - غزلیں
۱۰ - ۱۰ رادھا رانی
عام پسند گانے
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

دوشنبہ ۲۴ آذر مطابق ۲۹ اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ "ستار" (ریکارڈ)
۹ - ۰ خبریں
۹ - ۵ حفیظ احمد خان کانپور والے
عام پسند گانا

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ کملا بائی - استادی اور عام پسند گانا

۵ - ۲۰ جنید محی الدین - غزل

بہ جبر دل جو کسی وقت آہ کرتا ہوں

غزل میں کسی اور سے کیوں شکوہ بیداد کروں

(حضرت جلیل)

۵ - ۳۵ کملا بائی - بجاؤ گیت

۵ - ۴۵ جنید محی الدین - غزل

کہاں نہیں ہے تماشا تری خدائی کا

گیت - اڑ جا پنچھی

۶ - ۰ فارسی نشریات

موسیقی (ریکارڈ)

تبصرہ

موسیقی (ریکارڈ)

برائی کا انجام - فیچر

نوشتۂ آقا محمد جعفری

۶ - ۳۰ حفیظ احمد خان کانپور والے

عام پسند گانا

۶ - ۵۰ بسم اللہ اور پارٹی کی شہنائی

۷ - ۵ حفیظ احمد خان کانپور والے

عام پسند گانا

۷ - ۳۰ تا ۸ بچوں کا پروگرام

"تارے اور ستارے" (ننھوں کا پروگرام)

۸ - ۰ جنید محی الدین - گیت

دنیا نئی رسیا نئی ساجن

۸ - ۱۰ "اس مہینے کے رسالے" تقریر

۸ - ۲۵ کلاریونیٹ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ کملا بائی - استادی اور عام پسند گانے

۹ - ۴۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا - گت -

۹ - ۵۰ کملا بائی - عام پسند گانے

۱۰ - ۵ حفیظ احمد خان کانپور والے

عام پسند گانے

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

سہ شنبہ ۲۵ آذر مطابق ۳۰ اکتوبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ شری مد بھگوت گیتا معہ ترجمہ

۸ - ۴۰ بھجن (ریکارڈ)

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ رادھا رانی میرٹھ والی - عام پسند گانا

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ لہانو بابوراؤ - خیال

۵ - ۲۰ سید ذاکر علی - غزلیں

۵ - ۴۰ لہانو بابوراؤ - بھجن اور مرہٹی پد

۶ - ۰ تلنگی نشریات

تلنگی شاعری میں رومان - تقریر
کے لکشمی رنجم
تلنگی میں گانا و سنگیت راجو
۶ - ۳۰ رادھارانی میرٹھ والی
عام پسند گانا

۶ - ۵۰ سید ذاکر علی گیت اور غزل
۷ - ۱۰ لہانو بابو راؤ - خیال -
۷-۳۰ تا ۸ بچوں کا پروگرام
"استاد نظمیں سنتے اور سناتے ہیں"
۸ - ۰ ذاکر علی - گیت
۸ - ۱۰ "موجودہ مسائل" تقریر
قاضی محمد عبدالغفار
۸ - ۲۵ ستار
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ رادھارانی
عام پسند گانا
۹ - ۳۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا - گت
۹ - ۴۰ رادھارانی
عام پسند گانے
۱۰ - ۰ اصطلاحات کی بحث
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

چہارشنبہ ۲۶ر آذر مطابق ۱۳ر اکتوبر

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ گیت مالا (ریکارڈ)
۹ - ۰ خبریں
۹ - ۵ نسیم بائی - ٹھمری اور غزلیں
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ نسیم بائی - دادرا اور غزل
۵ - ۲۰ اختری بائی فیض آبادی (ریکارڈ)
۵ - ۴۰ نسیم بائی - گیت اور غزل
۶ - ۰ مرہٹی نشریات
ریکارڈ
تبصرہ
ریکارڈ
فیچر
۶ - ۳۰ "رتن" فلمی کہانی ریکارڈ کے ساتھ
۷ - ۱۵ نسیم بائی - غزلیں
۷-۳۰ تا ۸ بچوں کا پروگرام
(فیچر)
۸ - ۰ نسیم بائی - اسٹوڈیو آرکسٹرا
۸ - ۱۰ ریڈیو کی ڈاک - ندیم
۸ - ۲۵ بانسری
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

٩ - ۰ انگریزی میں خبریں

٩ - ١٥ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

٩ - ٤٥ حالات حاضرہ

انگریزی تقریر عباس جعفری

١٠ - ۰ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

١٠ - ٣٠ ترانہ دکن

پنجشنبہ ۲۷ آذر مطابق یکم نومبر

صبح پہلی نشر

٨ - ٣٠ رام لکشمی بائی

خیال اور غزل

٩ - ۰۰ خبریں

٩ - ٥ کشن لعل - ٹھمری

کیسے کٹے چھوری رین -

غزل - سر بسجود ہوتے ہی لطف نماز آگیا

٩ - ٣٠ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

٥ - ۰۰ رام لکشمی بائی - استادی گانا

٥ - ١٥ معین قریشی - غزلیں

٥ - ٣٥ کشن لال - دادرا -

بہت دن بیتے سیاں کو دیکھے -

غزل - دار ایسے تیری نظر کے ہیں -

٦ - ۰ کنڑی نشریات

ریکارڈ

تبصرہ

ریکارڈ

"دیوالی" تقریر - بی - بی - الگیکر

٦ - ٣٠ رام لکشمی بائی

ٹھمری اور غزل

٦ - ٥٠ معین قریشی - گیت اور غزل

٧ - ١٠ کشن لعل - گیت

ہم روئیں دن رین سکھی ری

غزل - کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی (ختم

٧ - ٣٠ تا ٨ بچوں کا پروگرام

یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ

٨ - ۰ معین قریشی - غزل

٨ - ١٠ منتخب کلام - سکندر علی وجد

٨ - ٢٠ سارنگی

٨ - ٣٠ اردو میں خبریں

٨ - ٥٠ تلنگی میں خبریں

٩ - ۰ انگریزی میں خبریں

٩ - ١٥ فلمی دوگانے

(ریکارڈ)

٩ - ٤٠ اسٹوڈیو آرکسٹرا

٩ - ٥٠ کشن لال - دادرا - گیت

جھوٹی پریت کی ریت جگت میں

١٠ - ١٠ رام لکشمی بائی

عام پسند گانا

١٠ - ٣٠ ترانہ دکن

جمعہ ۲۸ آذر مطابق ۲ / نومبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ تلاوت کلام پاک مع ترجمہ -
قاری محمد عبدالباری

۸ - ۴۵ نعت - ولی اللہ حسینی

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ محمد خاں اور ساتھی - قوالی

۹ - ۲۵ روشن علی
خیال

ساعت خواتین

۱۰ - ۰ شنکرا بائی - ٹھمری اور غزلیں

۱۰ - ۳۰ مفید معلومات

۱۰ - ۴۰ خورشید اور کرشن دلوی (ریکارڈ)

۱۱ - ۰ " اقبال اور عورت " تقریر
لطیف النساء بیگم

۱۱ - ۱۰ عالم نسواں
گھریلو زندگی

۱۱ - ۲۰ " ناشتا " فیچر نوشتہ نفیس فاطمہ

۱۲ - ۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ محمد خاں اور ساتھی قوالی

۵ - ۲۰ شنکرا بائی - دادرا اور غزل

۵ - ۴۰ روشن علی
ایک اچھوپ راگ

۶ - ۰ عربی نشریات
ریکارڈ - تبصرہ - ریکارڈ

۶ - ۳۰ محمد خاں اور ساتھی - قوالی

۶ - ۵۰ شنکرا بائی - ٹھمری
جے موہن شام مراری
غزل - اف یہ تیغ آزمائیاں تو بہ جگر

۷ - ۱۵ روشن علی - ٹھمری

۷ - ۳۰ تا ۸ بچوں کا پروگرام
" دیوانی ہانڈی " مسز شمیم زہری کا لکھا ہوا پروگرام بچیوں کے لئے

۸ - ۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۸ - ۱۰ " حیدرآباد " (سلسلہ)
تقریر عابد علی خاں

۸ - ۲۵ گلاس ترنگ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ روشن علی
استادی گانا

۹ - ۳۰ شنکرا بائی - دادرا
بالم نیا ڈگمگ ڈولے ری
غزل - دل کی قسمت میں غم تمہارا ہے
(دو الاشان حضرت شجیع)

۹ - ۴۵ " نقش ثانی "
عاقل علی خاں کا لکھا ہوا ڈرامہ

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

شنبہ ۲۹ آذر مطابق ۲ نومبر

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ ٹھمریاں سنئے (ریکارڈ)
۹ - ۰ خبریں
۹ - ۵ بیو باتی
ٹھمری اور غزل
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ خواجہ محمود بیگ - ٹھمری -
سانچی کہو مو سے بتیاں
غزل - ابن مریم ہوا کرے کوئی (غالب)
۵ - ۲۰ اناجی - گیت
۵ - ۳۵ بیو باتی
دادرا اور غزل
۶ - ۰ تلنگی نشریات
فیچر پروگرام
۶ - ۳۰ خواجہ محمود بیگ - دادرا
موہے مرلی کی ٹیر سنا جا
غزل - آپ کی آرزو کئے ہی بنی (فانی)
غزل - بیانی کامیاب آئے نہ آئے
۶ - ۵۵ اناجی - بھجن اور گیت
۷ - ۵ بیو باتی - گیت اور غزل
۷ - ۳۰ تمام بچوں کا پروگرام
ریڈیو کلب کی خبریں -

کا ہے ہوت اداس - عامر
بچپن کی کہانی - نواب معین نواز جنگ بہادر
بچپن - نظم شاہد صدیقی
"حیدرآباد کے وزیر اعظم" (سلسلہ)
تقریر - پروفیسر عبدالمجید صدیقی
تیسرے ممہ کامل اور چوتھا ممہ سنو
۸ - ۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۸ - ۱۰ "اصلاحی ادب" تقریر
رشید قریشی
۸ - ۲۵ ہارمونیم - وینکٹ راؤ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ بیو باتی
غزلیں
۹ - ۳۰ شعرائے جامعہ عثمانیہ کا مشاعرہ
جامعہ عثمانیہ سے راست نشر
یہ مشاعرہ اقامت خانہ (ب) جامعہ عثمانیہ کے
زیر اہتمام منعقد کیا جا رہا ہے جس میں جامعہ عثمانیہ
سے تعلق رکھنے والے بیشتر شعرا حصہ لینگے۔
۱۱ - ۳۰ ترانۂ دکن

یکشنبہ ۳۰ آذر مطابق ۳ نومبر

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ خیال اور گیت

۹ - - ۰ خبریں

۹ - ۵ نورجہاں بیگم - ٹھمری اور غزل

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - - ۰ کرناٹک موسیقی

۵ - ۴۰ نورجہاں بیگم - ٹھمری

موری سدھ بسرائے

غزل - ناکام تمنا بھی ہوں مجبور وفا بھی

۶ - - ۰ مرہٹی نشریات

ریکارڈ

"دیوالی" تقریر پروفیسر ماڑھے کر

ریکارڈ

۶ - ۳۰ کرناٹک موسیقی

۷ - ۱۰ منگلا ہارڈیکر

بھجن

۷ - ۳۰ تا ۸ بچوں کا پروگرام
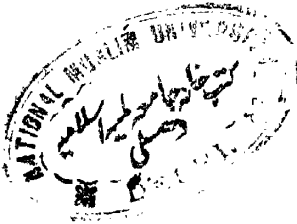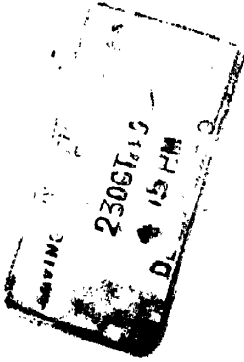
خطوں کے جواب سنو

"دیوالی" خاص پروگرام

۸ - - ۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۸ - ۱۰ "دیوالی" تقریر

۸ - ۲۵ گمبوز

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۵ نورجہاں بیگم

دادرا اور غزل

۹ - ۳۵ منگلا ہارڈیکر - بھجن

۹ - ۵۰ کے - یل سہگل (ریکارڈ)

۱۰ - ۱۰ نورجہاں بیگم

ڈھولک کے گیت

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

ڈکن ریڈیو

نوا

جلد (۸) شمارہ (۳)

نشرگاہ حیدرآباد کا

پندرروزہ رسالہ

یکم تا ۱۵/ دے ۱۳۵۵ف
۵ تا ۱۹/ نومبر ۱۹۴۵ء

۴۱۱ میٹر
۷۳۰ کیلو سائیکل

چندہ سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنے

جنرل والاشان شہزادہ نواب معظم جاہ بہادر شجاع

دیوالی دیوالی ہر سال آتی ہے لیکن اس دفعہ چھ سال بعد نئی چمک دمک اور سندرتا کے ساتھ آئی ہے۔ جنگ ختم ہو چکی گو اس کے تھوڑے بہت اثرات روشنی پر پابندی کی صورت میں ابھی تک فضا کو کجلا رہے ہیں دیوالی کی سماجی دلچسپیوں کا حال یکم دسمبر کو سنیے۔

لطیفہ گوئی لطیفہ گوئی ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔ بات میں بات پیدا کرنا اور دلوں کو موہ لینا ایک فن ہے۔ جب لطیفہ گو کی زبان چلتی ہے تو دل بے اختیار ہو جاتا ہے۔ ۴ دسمبر کو لطیفہ گوئی کے عنوان پر تقریر سنیے۔

اجنٹا کے امتیازات اجنٹا عہد رفتہ کی حسین یادگار ہے۔ بے جان پتھروں میں جاندار شخصیتوں کو پیش کر کے سنگ تراشوں نے فن سنگ تراشی میں جان ڈال دی ہے۔ ان پتھروں میں اس معاشرت کی نقاشی ہے جسکو اگر محفوظ نہ کیا جاتا تو آج اسکی عظمت کا پتہ بھی نہ چلتا۔ اجنٹا کے آثار گذرے ہوئے دنوں کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ حسن اجنٹا کا امتیازی نشان ہے۔ "اجنٹا کے امتیازات" کا ذکر ۸ دسمبر کو غلام یزدانی صاحب ماہر آثار قدیمہ سے سنیے۔

حضرت یوسف صاحبؒ شریف صاحبؒ دکن کی سرزمین ہر اعتبار سے زرخیز رہی ہے۔ اس مردم خیز خطے نے زندگی کے اکثر شعبوں میں دوسروں کی رہنمائی کی ہے۔ اردو شاعری نے یہیں جنم لیا۔ اور آج اردو اسی کے سہارے پروان چڑھ رہی ہے۔ اسی خاک سے

روحانی رہنما اٹھے۔ جنکے فیض کے سرچشمے ابھی تک جاری ہیں۔ حضرت یوسف صاحب اور حضرت شریف صاحب نے بھی روحانیت کے اسی گہوارہ میں آنکھیں کھولیں۔ انکی بیٹھکیں علم و عرفاں کی درسگاہیں ہوتی تھیں وہ چلتے پھرتے مکتب تھے۔ ۸ دسمبر ان بزرگوں کے بارے میں ایک تقریر نشر ہوگی۔

عیدالضحیٰ

یہ قربانی کی عید ہے۔ عیدالضحیٰ ہر سال یہ درس دیتی ہے کہ کوئی قوم ایثار و قربانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ زندہ قوموں نے گھر بار لٹا کر ہی سرخروئی حاصل کی ہے اور آج بھی قومی سربلندی کا راز ایثار ہی میں پوشیدہ ہے۔ جب عید کی حقیقی سرتیں قربانی سے وابستہ ہیں تو کیوں نہ وقت آنے پر جان و مال کی قربانی کی جائے۔ ۱۲ دسمبر کو عید قرباں پر تقریر ہوگی۔

دودھ کی مہم

دودھ شیرخوار بچوں کی فطری غذا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ بچے جو اپنی ماں کے دودھ پر پرورش پاتے ہیں۔ لیکن یہ نعمت بہت کم بچوں کے حصہ میں آتی ہے اسی لیے اوپر کے دودھ کی اہمیت پہلے کی بہ نسبت اب بہت بڑھ گئی ہے۔

ہمارے شہر میں دودھ کی فراہمی کے لیے جو مناسب انتظامات کیے جا رہے ہیں ان کا حال مسز حسین علی خان سے ۱۲ دسمبر کو دن کے گیارہ بجے سنئے۔

پچپن کے بعد

ملازمین کی زندگی میں پچپنواں سال بڑا اہم سال ہوتا ہے دفتر خدا حافظ کہتا ہے۔ ہاتھ پیر جواب دے دیتے ہیں۔ ذہن عافیت کی خبر لاتا ہے۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو باقی ایام کے لیے ایک لائحۂ عمل رکھتے ہیں۔ اور اس پر عمل کر کے اپنی بقیہ زندگی کو مفید اور خوشگوار بناتے ہیں۔ ۱۳ دسمبر کو غلام احمد خاں صاحب سے سنیئے پچپن کے بعد کیا کیا ہوتا ہے۔

حیدرآباد کے چند دلچسپ مقامات

حیدرآباد ہندو مسلم تہذیبوں کا سنگم ہے۔ یہاں کے آثار عمارتوں غرض ہر چیز پر انہی ثقافتوں کے نشانات ملیں گے۔ باہر سے آنے والوں کو یہاں کی یکا نگت فوراً اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ ۱۴ دسمبر کو ان دلچسپ مقامات کا مختصر حال نشر ہوگا۔

ایجاز کارے

نشری تقریر ابوظفر عبدالواحد صاحب

(بسلسلہ گذشتہ)

انگریزی کے ایک نقاد ادیب (م - آرنلڈ) کا مشہور مقولہ ہے کہ ادب زندگی کی تنقید ہے زندگی کی تنقید کے لیے کوئی سانچہ بدرجۂ اتم موزوں کہا جا سکتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایجاز کارہ یا ایپی گرام ہے۔

آسکر وایلڈ نے (جیسا کہ میں ذکر کر چکا ہوں) ایک جگہ دعویٰ کیا ہے کہ اس نے سارے نظام ہستی کو ایک فقرے میں اور کل کائنات کو ایک ایجاز کارے میں نظر بند کیا ہے زندگی اور مسائل زندگی کو اس اختصار کے ساتھ قلم بند کرنا واقعی کمال ہے۔ اس لیے بے محل نہ ہوگا اگر اس کی تصانیف سے مختلف ایجاز کاروں کو اکٹھا کر کے ہم مختلف ابواب کے تحت مسائل حیات کی تقسیم اور تجزیہ کر سکیں۔ اس سے وائلڈ کے کمال اور دعوے کا ہمیں بہتر اندازہ ہو سکے گا۔

اسی خیال کے مدنظر میں آسکر وائلڈ کے ایجاز کاروں کو مختلف مقامات سے چن کر بلحاظ موضوع الگ الگ شقوں میں پیش کر رہا ہوں تاکہ زندگی مسائل زندگی اور سماج کے متعلق آسکر وائلڈ کی تنقید اور ان کے بارے میں اسکے مسلک اور زاویہ نگاہ کا بھی آپ کو صاف و صریح اندازہ ہو سکے۔

پہلی شق میں عام اور روزمرہ کی حقائق کو انوکھے انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ ایجاز کارے ایک طرح کے چٹکلے ہیں جن میں لطف زبان اور لطیف مزاح کے سوا کوئی خاص بات نہیں جو دعوت فکر کا سامان بن سکے۔ لیکن پھر بھی ہے خاصے کی چیز۔

پہلا ایجاز کارہ ہی بڑے مزے کا ہے اور اپنے آنے والے ساتھیوں کی غمازی کرتا ہے
اس خنق کے ایجاز کاروں کو میں نے عام حقایق کا عنوان دیا ہے۔ اب کلید یہ ایجاز کارہ
سنیے۔ اس کے بعد اس پاٹن کے اور بھی ساتھی آئیں گے۔

حقائق کی نٹ کھٹ بازیگروں کا کھیل ہے۔ اسی کا تناؤ جتنا زیادہ ہوگا اتنا ہی یہ
تماشہ نظر فریب ہوگا۔

زندگی کا پہلا فریضہ یہ ہے کہ انسان جہاں تک بن پڑے بناوٹی بنے۔ دوسرا فریضہ
کیا ہے یہ ابھی تک کسی نے معلوم نہیں کیا۔

لوگ اس چیز کے دینے میں بڑے فیاض ہوتے ہیں جس کی خود انھیں ضرورت ہے۔

آج کل لوگ ہر شے کی قیمت جانتے ہیں مگر قدر نہیں جانتے۔

جذبات سے فائدہ یہ ہے کہ وہ ہمیں گمراہ کر دیتے ہیں۔ اور سائنس سے یہ فائدہ
ہے کہ ہم جذبات سے عاری ہو جاتے ہیں۔

صداقت صداقت نہیں رہتی اگر ایک سے زیادہ کا اس پر ایقان ہو۔

—— بوڑھے ہر ایک چیز مان لیتے ہیں۔ ادھیڑ ہر چیز پر شبہ کرتے ہیں۔ جوان ہی سب کچھ
سمجھتے اور جانتے ہیں۔

—— ادھیڑ خود کو پاتے ہیں۔ وہ انسان ہی کیا جو تھوڑا بہت ڈانواں ڈول نہ ہو۔ سگریٹ
ایک بھرپور آرٹ کا بھرپور نمونہ ہے۔ ہر کش وہ دلکشی رکھتا جس سے دل سیر نہیں ہوتا۔
یہی تو انسان چاہتا بھی ہے۔

—— زود رس کم سنی جوانی کا رس ہے وہ جوہن ہیں جن کی نگاہیں زود رس نہیں۔

—— عشق کی ابتدا خود فریبی۔ اس کی انتہا آشنا فریبی۔ یہ ہے وہ عریاں حقیقت جسکو
جدید لغت میں "رومان" کہتے ہیں۔

—— بچے ماں باپ کو چاہنے سے ابتدا کرتے ہیں۔ بڑھ کر وہ ان کا محاسبہ کرنے لگتے
ہیں۔ کبھی کبھار انہیں معاف بھی کر دیتے ہیں۔

—— امتحانات ایک سرے سے دھوکے کی ٹٹی ہیں۔ جو بھلا مانس ہے اسے آنکنے
کی ضرورت نہیں وہ سب کچھ جانتا ہے۔ اور جو بھلا مانس نہیں اس کے لیے کچھ نہ جاننا ہی بھلا۔

—— انسان جب کبھی احمقانہ حرکت کرتا ہے اس کی نیت ہمیشہ نیک ہوتی ہے۔

—— کبھی یہ نہ کہو کہ زندگی میں کچھ باقی نہیں رہا۔ اس سے سدا یہ گمان ہوتا ہے کہ تم میں

کچھ باقی نہیں رہا۔

دوسری شق کا عنوان میں نے "بزناری" رکھا ہے اس لیے کہ اس عنوان کے تحت میں آنے والے ایجاز کارے معرکہ خیر و شر کے وو زبردست اداکاروں سے متعلق ہیں۔ قدرت کی یہ سب شعبدہ بازی پھیکی ہی رہتی اگر یہ مائل شر بندے آدم و حوا کی بجائے دنیا کے اسٹیج پر اپنا اپنا پارٹ ادا کرنے کے لئے بطور خاص بھیجے نہ جاتے۔ وائلڈ کی ایجاز کاری یہاں اپنے شباب پر نظر آتی ہے ملاحظہ ہو۔

—— عورتیں بس زینت کی جنس ہیں۔ کہنے کے قابل کوئی بات ان کے پاس نہیں ہوتی۔ لیکن کہنے کا ڈھب ضرور دل کش ہوتا ہے۔ عورتیں ذہن پر مادے کی فتح کا نشان ہیں۔

—— عورتیں تعضب کی عمل آشنا ہوتی ہیں مرد اس معاملے میں پھسڈی ہوتا ہے۔ چاہت کے وقت ہمیں بیاہ برات کی سدھ نہیں ہوتی۔ اس کی پہل سدا عورت کی جانب سے ہوتی ہے۔

—— عورتیں حملے سے خود کو اس طرح بچاتی ہیں جس طرح اچانک اور انوکھی رضا جوئی سے حملہ آور ہوتی ہیں۔

—— عورتیں ہم میں چاہت پیدا کرتی ہیں۔ اس امانت کے واپس لینے کا بھی انہیں حق حاصل ہے تم کہوگے یہ بالکل سچ ہے۔ لیکن یہ بھی جانتے ہو کہ بالکل سچ کوئی چیز نہیں۔

—— یہ امریکی عورتیں پھر اپنے دیس ہی میں کیوں نہیں رہتیں۔ سدا یہی کہتی ہیں کہ ان کی جنم بھومی عورتوں کے لیے بہشت ہے ...... وہ سچ کہتی ہیں جب ہی حوا کی طرح بہشتی بننے کے نت نئے جتن کرتی ہیں۔

—— امریکی لڑکیاں اپنا حسب نسب چھپانے میں استاد ہیں۔ لیکن انگلستان کی سندریاں کب کم ہیں۔ وہ بھی اپنا ماضی چھپانے میں لاجواب ہیں۔

—— عورتیں مردوں کی خامیوں سے عشق رکھتی ہیں۔ خامیاں ہماری سلامت رہیں تو وہ سب درگذر کر دیں گی حتیٰ کہ ہماری خوبیاں بھی۔

—— بیاہی زندگی میں تین سے صحبت رہتی ہے اور دو سے کچھ نہیں۔

—— شکر رنجی اور غلط فہمی متاہلانہ زندگی کی بنیادیں ہیں۔

دوشنبہ - یکم دی ۱۳۵۵ف مطابق ۵ نومبر ۱۹۴۵ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ - "نوید صبح" ریکارڈ

۹ - خبریں

۹ - ۵ - زہرہ بائی دھلی والی۔

ٹھمری - لگت کرجوا میں چوٹ۔

غزل - زباں سے شکوہ کھلے کبھی نہ صدائے نالہ دراز ہو۔

۹ - ۳۰ - ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - غلام صدیق - پوریا - پیارے بانیو تیرو ذکرتا۔

۵ - ۲۰ - زہرہ بائی دھلی والی۔

دادرا - تیری کٹیلی نگاہوں نے مارا

غزل - عید آئی ہے مئے ہوش ربا دے ساقی۔

۵ - ۳۵ - اسٹوڈیو آرکسٹرا

۵ - ۴۵ - غلام صدیق - درگا - تو جن بول مراری کرشن بنواری

۶ تا ۶-۳۰ فارسی نشریات

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ

"فخر البلاد حیدرآباد" تقریر محمد محمود

۶ - ۳۰ - زہرہ بائی دھلی والی

غزل - یہ کیسا تیری محفل کا نیا دستور ہے ساقی۔

گیت - آجا سجنی آجا تو

۶ - ۴۵ - ابراہیم خاں - ٹھمری اور گیت۔

۷ - عام پسند گانا۔

۷ - ۱۵ - زہرہ بائی دھلی والی

غزل - ہستی کو محو کردے ہستی کا راز ہو جا۔

گیت - پیتم ناہیں آئے سکھی ری ساون بیتا جائے

۷ - ۳۰ تا ۸ - بچوں کا پروگرام

ریڈیو کلب کا پہلا خاص پروگرام

۸ - دادرا اور غزل

۸ - ۱۰ - دیوالی - تقریر رام نواس شرما صاحب

۸ - ۲۵ - سارنگی امیر بخش

۸ - ۳۰ - اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ - تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ - "پسند اپنی اپنی" سننے والوں کے منتخب کیے ہوئے ریکارڈ۔

۱۰ - ۳۰ - ترانہ دکن

نشری تقریریں

آپ کن عنوانات پر تقریریں سننا چاہتے ہیں - ہمیں لکھ بھیجیے۔

جہاں تک ممکن ہوسکے گا ہم پروگرام کی ترتیب میں آپکے مشوروں سے مدد لینے کی کوشش کریں گے۔

سہ شنبہ ۲ اردی بہشت ۱۳۵۵ف مطابق ۶ نومبر ۱۹۴۵ء

صبح
پہلی نشر

۸ - ۳۰ - شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک ترجمے کے ساتھ
۸ - ۴۰ - بھجن کے ریکارڈ
۹ - خبریں
۹ - ۵ - حبیب سلطانی - عام پسند گانے
۹ - ۳۰ - ترانۂ دکن

شام
دوسری نشر

۵ - بالو بائی - ملتانی - کون دیس گئے پیا مورا رے
۵ - ۱۵ - عام پسند گانا
۵ - ۳۰ - مومن اور غالب - غزلیں ذاکر علی
۵ - ۴۵ - حبیب سلطانی - عام پسند گانے
۶ - تلنگی نشریات
اسٹوڈیو آرکسٹرا - "بچہ کی تعلیم" تقریر
بی - شیشیا - فلمی گانے
۶ - ۳۰ - بالو بائی - گوڑ سارنگ
۶ - ۴۵ - حبیب سلطانی - عام پسند گانے
۷ -
۷ - ۱۵ - بالو بائی - بھوپالی
۷ - ۳۰ تا ۸ - بچوں کا پروگرام
"استاد نے ڈرامہ کیا" یک شد دو شد
۸ - ذاکر علی - غزل
۸ - ۱۰ - "تعلیم" تقریر محمد اعظم
۸ - ۲۵ - ہارمونیم - لکشمن راؤ
۸ - ۳۰ - اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ - تلنگی میں خبریں
۹ - انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ - اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۳۰ - بالو بائی -
ٹھمری - دھیرے جگا لائی لے موڑ راجہ -
۹ - ۴۵ - حبیب سلطانی - پشاور والے - عام پسند گانے -
۱۰ - ذاکر علی - گیت
۱۰ - ۱۵ - حبیب سلطانی - عام پسند گانے
۱۰ - ۳۰ - ترانۂ دکن -

سُننے والوں کا مشاعرہ

اواسط بہمن میں سُننے والوں کے لیے ایک طرحی مشاعرہ کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ مصرعۂ طرح یہ ہے :—

اب تک بھی ہے دَرپردہ وہی صبح وہی شام

ہمارے سننے والوں میں جو حضرات طبع موزوں رکھتے ہیں وہ اس طرح پر غزلیں لکھ کر مہتمم نشرگاہ حیدرآباد یا درنزل خیریت آباد کے پتہ پر روانہ فرما سکتے ہیں۔
جو غزلیں اس طرح وصول ہونگی انکا انتخاب اچھے ناشروں سے نشر کرایا جائیگا۔

چہار شنبہ ۳ ردی ۱۳۵۵ف مطابق ۷ رنومبر ۱۹۴۵ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ - پہاڑی موسیقی

۹ - خبریں

۹ - ۵ - کنہیا لال - ٹھمری - دادرا اور غزل

۹ - ۳۰ - ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - کنہیا لال - ٹھمری اور غزل

۵ - ۱۵ - عام پسند گانا

۵ - ۳۰ - ایک شوقین فنکار

۵ - ۴۵ - کنہیا لال - غزل اور گیت

۶ - مرہٹی نشریات

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ

نظمیں - مسٹر کمانکر

۶ - ۳۰ - فلمی کہانی

۷ - ۱۵ - کنہیا لال - ٹھمری اور گیت

۷ - ۳۰ تا ۸ - بچوں کا پروگرام

موسموں کی کہانیاں - خاص پروگرام

۸ - اسٹوڈیو آرکسٹرا

۸ - ۱۰ - افسانہ - عاقل علی خاں

۸ - ۲۵ - کلاریونٹ

۸ - ۳۰ - اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ - تلنگی میں خبریں

۹ - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ - یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۹ - ۴۵ - سماجی خدمت - انگریزی تقریر - تیج نراین

۱۰ - یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۱۰ - ۳۰ - ترانۂ دکن

صبحِ نو

یہ نظم سکندر علی صاحب وجد نے پچھلے نشری مشاعرہ میں سنائی

بزمِ تاریک وطن کو روشنی درکار ہے
شمع کے مانند جلنے کا زمانہ آگیا

موتیوں کی طرح عیش قعر دریا تابہ کے
مضطرب موجوں میں پلنے کا زمانہ آگیا

رہبروں نے ترک کر دی ہمرکابی موت کی
زندگی کے ساتھ چلنے کا زمانہ آگیا

کر رہا ہے وقت خود تکذیب اوہام کہن
ہر تصور کے بدلنے کا زمانہ آگیا

خلعت تہذیب حاضر ہو رہا ہے تار تار
اک نئے سانچے میں ڈھلنے کا زمانہ آگیا

ہو گیا ہے آگ تپ تپ کر غلاموں کا لہو
اب سلاسل کے پگھلنے کا زمانہ آگیا

اہلِ زنداں کو مبارک ہو فروغ صبح نو
قید ذلت سے نکلنے کا زمانہ آگیا

پنجشنبہ ۴ دی ۱۳۵۵ف مطابق ۸ نومبر ۱۹۴۵ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ - ہنگاری بائی۔

خیال دیس کار - سن لیجو بنتی ہماری ۔

غزل - کسی نے پھر نہ سنا درد کے فسانے کو

۹ - - خبریں

۹ - ۵ - حبیب سلطانی پشاور والے - عام پسند گانا۔

۹ - ۳۰ - ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - - بسم اللہ اور ساتھی - شہنائی (ریکارڈ)

۵ - ۱۵ - ہنگاری بائی - خیال ملتانی - کون دیس گیو۔

۵ - ۳۰ - روح اللہ حسینی - گیت

۵ - ۴۵ - حبیب سلطانی پشاور والے - عام پسند گانا۔

۶ - - کنڑی نشریات

استوڈیو آرکسٹرا - تبصرہ - ریکارڈ

ہندوستان کے مشہور شعرا - تقریر

داداچاریہ کا کے ۔

۶ - ۳۰ - ہنگاری بائی - ٹھمری - ڈگمگ ڈولے موری نیا۔

غزل - اُف یہ تیغ آزمائیاں توبہ

۶ - ۴۵ - روح اللہ حسینی - غزل

۷ - - حبیب سلطانی پشاور والے - عام پسند گانا۔

۷ - ۱۵ - اسٹوڈیو آرکسٹرا -

۷ - ۳۰ تا ۸ - بچوں کا پروگرام

یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ -

"چور کی داڑھی میں تنکا"

۸ - - حبیب سلطانی پشاور والے - عام پسند گانا۔

۸ - ۱۰ - لطیفہ گوئی - تقریر - مرزا فرحت اللہ بیگ

۸ - ۲۵ - بانسری - وینکٹ رام

۸ - ۳۰ - اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ - تلنگی میں خبریں

۹ - - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ - ہنگاری بائی -

خیال بسنت - گرج گرج گھن چھائی بدریا

ٹھمری - جاؤ کدر ناہی بولو ہم سے

۹ - ۳۰ - کمال محمود نظمیں

۱۰ - - حبیب سلطانی - عام پسند گانے

۱۰ - ۳۰ - ترانۂ دکن

کنڑی پروگرام

کنڑی پروگرام ہفتہ میں ایک دفعہ جمعرات کے روز شام کے چھ بجے سے ساڑھے چھ بجے تک نشر ہوتا ہے۔

آپ اس ہفتہ وار پروگرام میں خبریں، تقریریں، فیچر اور کرناٹک موسیقی سن سکتے ہیں

جمعہ ۵ ردی ۱۳۵۵ف مطابق ۹ نومبر ۱۹۴۵ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ - تلاوت کلام پاک مع ترجمہ قاری عبدالباری صاحب

۸ - ۴۵ - نعت - خواجہ محمود بیگ

۹ - . - خبریں

۹ - ۵ - محبوب بخش اور ساتھی - قوالی

غزل - ہو جائے غریبوں پہ عنایت کی نظر بھی

غزل ہے پیش نظر تار نگہ کوئے محمد -

۹ - ۳۵ - حبیب سلطان - پشاور والے -

عام پسند گانا -

خواتین کے لیے

۱۰ - مس سوشیلا وردھیراج پونا والی -

استادی گانے -

۱۰ - ۳۰ - مفید معلومات

۱۰ - ۴۰ - سعیدہ مظہر - نظمیں

۱۱ - . - بچوں کی نگہداشت - تقریر

۱۱ - ۳۰ - عالم نسواں

۱۱ - ۳۰ - فیچر -

۱۲ - . - ترانہ دکن -

شام دوسری نشر

۵ - . - محبوب بخش اور ساتھی - قوالی

۵ - ۱۰ - ڈی پی مانند - بھجن

۵ - ۲۰ - مس سوشیلا وردھیراج -

استادی گانے -

۵ - ۴۵ - حبیب سلطانی - عام پسند گانے -

۶ - . - **عربی نشریات**

ریکارڈ - تبصرہ - ریکارڈ - تقریر

۶ - ۳۰ - محبوب بخش اور ساتھی - قوالی

میرا دل اور مری جان مدینہ والے -

قبلہ و کعبہ ایمان رسول عربی

۶ - ۵۰ - سوشیلا وردھیراج - پد اور بھاؤ گیت -

۷ - ۱۰ - محمد علی نعتیہ غزلیں -

۷ - ۳۰ تا ۸ - **بچوں کا پروگرام**

دیوانی ہانڈی - بچوں کے لیے پروگرام -

۸ - . - حبیب سلطان پشاور والے عام پسند گانا -

۸ - ۱۰ - اعلان بعد میں کیا جائے گا -

۸ - ۲۵ - ستار - [illegible]

۸ - ۳۰ - **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ - **تلنگی میں خبریں**

۹ - . - **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۲۵ - سوشیلا وردھیراج - استادی گانے

۹ - ۴۵ - حبیب سلطانی - عام پسند گانے

۱۰ - . - سوشیلا وردھیراج - بھجن اور بھاؤ گیت -

۱۰ - ۱۵ - حبیب سلطانی - عام پسند گانے -

۱۰ - ۳۰ - ترانہ دکن -

شنبہ ۶ / دی ۱۳۵۵ ف مطابق ۱۰ / نومبر ۱۹۴۵ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ - مانکی بائی - خیال - جون پوری

۸ - ۴۵ - عبدالرشید خاں -
ٹھمری و غزل

۹ - ۰ - خبریں

۹ - ۵ - جی یم درانی - عام پسند گانے

۹ - ۳۰ تزانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ - مانکی بائی - خیال - ملتانی

۵ - ۱۵ - عبدالرشید خاں - دادرا اور غزل

۵ - ۳۰ - جی یم درانی لاہور والے -

۶ - ۰ - تلنگی نشریات

بچوں کا پروگرام

۶ - ۳۰ - مانکی بائی - خیال - بھوپالی -
غزل - نہیں منت کش تاب شنیدن داستاں میری

۶ - ۵۰ - عبدالرشید خاں - ٹھمری - و غزل

۷ - ۱۰ - جی یم درانی - عام پسند گانے

۷ - ۳۰ تا ۸ - بچوں کا پروگرام

ریڈیو کلب کی خبریں - گانا معین الدین
کہانی - باسط علی طاہر ڈاکٹری کیا ہے
تقریر ڈاکٹر عبدالحی - چوتھے معمہ کا حل اور
پانچواں معمہ سنو

۸ - ۰ - مانکی بائی - غزل -

۸ - ۱۰ - مزاحیہ نگاری - تقریر یوسف ناظم

۸ - ۲۵ - بلبل ترنگ - خلیل

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ - تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ - جی یم درانی - عام پسند گانے

۹ - ۳۰ - مانکی بائی - دادرا اور غزل

۹ - ۴۵ - عبدالرشید خاں - ٹھمری اور غزل -

۱۰ - ۰ - مانکی بائی - خیال اور غزل

۱۰ - ۱۵ - جی یم درانی - عام پسند گانے

۱۰ - ۳۰ - ترانۂ دکن

عورتوں کا پروگرام

ہر جمعہ کو دن کے دس بجے سے
بارہ بجے تک خواتین کے لیے پروگرام
نشر ہوتا ہے - یہ پروگرام عورتوں کیلئے
ہوتا ہے اور اس میں زیادہ تر عورتیں
ہی حصہ لیتی ہیں -

ہمارے سننے والوں میں سے جو
خواتین اس پروگرام میں حصہ لینا چاہتی
ہوں وہ مہتمم نشر گاہ حیدرآباد سے
مراسلت کر سکتی ہیں -

یکشنبہ ۲ ردی ۱۳۵۵ف مطابق ۱۱ نومبر ۱۹۴۵ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ - سوشیلا وردھراج پونہ والی استادی گانے

۹ - ۰ - خبریں

۹ - ۵ - نسیم بائی - ٹھمری - بن دیکھے ناہیں لاگے جیا
غزل - کشمکش ہائے جنوں سے دل جو یوں گھبرا گیا -

۹ - ۳۰ - ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ - سوشیلا وردھراج - استادی گانے

۵ - ۲۰ - زاہد علی - عام پسند گانا

۵ - ۳۵ - نسیم بائی - دادرا -
پت راکھو نہ راکھو تمہاری مرجی
غزل - چلے دو قدم اور قیامت اٹھا دی

۶ - ۰ - مرہٹی نشریات
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ -
تقریر - ریکارڈ -

۶ - ۳۰ - زاہد علی - دو گیت

۶ - ۵۰ - مس سوشیلا وردھراج - بھجن اور ابھنگ

۷ - ۱۰ - نسیم بائی - قول بید
اچھا ہے اب کہ ترک غم آرزو کریں
غزل - دل مایوس کو اے عہد کرم شاد نہ کر

۷ - ۳۰ تا - بچوں کا پروگرام
خطوں کے جواب سنو - اپنے سنو تو جاؤ
ٹیڑھی کھیر یہ کیا ہے -

۸ - ۰ - اسٹوڈیو آرکسٹرا

۸ - ۱۰ - "اپنی باتیں" تقریر آغا حیدر حسن

۸ - ۲۵ - گلاس ترنگ - حسن محمد

۸ - ۳۰ - اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ - تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ - نسیم بائی - ٹھمری - مرلی والے شام
غزل - نہ چھیڑ ان کے تصور میں اے بہار مجھے -

۹ - ۳۵ - مس سوشیلا وردھراج - استادی گانے

۱۰ - ۰ - ڈرامہ

۱۰ - ۳۰ - ترانۂ دکن

مرہٹی نشریات

مرہٹی نشریات اتوار اور چہارشنبہ کو ہوتی ہیں - اس کے اوقات شام کے چھ بجے سے ساڑھے چھ بجے تک مقرر ہیں -

دوشنبہ ۸ ردی ۱۳۵۵ف مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۴۵ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ - شیلا بائی - استادی گانا

۸ - ۴۵ - سید حسین علی - غزل

ہوجائے پائے ناز پہ سجدہ نیاز کا

گیت - تم بن چین نہ آئے ساجن

۹ - ۰ - **خبریں**

۹ - ۵ - جی یم درانی - عام پسند گانے -

۹ - ۳۰ - ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ - ملہار راؤ - بھجن - مائی تج دے جگ کی آشا

۵ - ۱۵ - سید حسین علی - غزلیں

(۱) آہ رسا کا میری اثر دیکھ تو سہی -

(۲) تڑپ کر دل انہیں تڑپا رہا ہے -

۵ - ۳۰ - جی یم درانی لاہور والے - عام پسند گانے

۵ - ۵۰ - شیلا بائی - بہاؤ گیت

۶ - **فارسی نشریات**

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ

"حضرت یوسف صاحب شریف صاحب"

تقریر آقا عون افندی

۶ - ۳۰ - ملہار راؤ - بھجن - جگت میں دو دن کا رہنا -
غزل - کیا کر گیا ایک جلوہ مستانہ کسی کا

۶ - ۴۵ - سید حسین علی - عام پسند گانے
۷ - ۰ - شیلا بائی - پد
۷ - ۱۰ - جی یم درانی - عام پسند گانے

۷ - ۳۰ تا م - **بچوں کا پروگرام**

"تارے اور ستارے"

(ننھوں کا پروگرام)

۸ - ۰ - جی یم درانی - غزل

۸ - ۱۰ - "اجنٹا کے امتیازات"

تقریر غلام یزدانی

۸ - ۲۵ - کلارنیٹ - راگنا -

۸ - ۳۰ - **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ - **تلنگی میں خبریں**

۹ - ۰ - **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ - شیلا بائی بھیری

۹ - ۲۵ - قوالی کے ریکارڈ

۹ - ۴۵ - "حضرت یوسف صاحب شریف صاحب قبلہ"

تقریر محمد حسام الدین غوری

۹ - ۵۵ - نعتیہ نظم - پریمی -

۱۰ - ۵ - جی یم درانی لاہور والے - نعتیہ گانے -

۱۰ - ۳۰ - ترانۂ دکن -

فارسی نشریات

فارسی پروگرام ہر پیر کو شام کے چھ بجے سے ساڑھے چھ بجے تک نشر ہوتا ہے جس میں ہفتہ وار خبریں، تقریریں، نظمیں، فیچر اور صدا بند گانے سنائے جاتے ہیں۔

اگر آپ کو فارسی کا ذوق ہے تو فارسی پروگرام ضرور سنیئے۔

سہ شنبہ ۹ اردی معابق ۱۳ ار نومبر ۱۹۴۵ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ - شری مد بھگوت گیتا مع ترجمہ

۸ - ۴۰ - بھجن (ریکارڈ)

۹ - ۰ - **خبریں**

۹ - ۵ - مس سوشیلا دردھیراج پونہ والی - استادی اور عام لپند گانے

۹ - ۳۰ - ترانۂ دکن -

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ مس سوشیلا دردھیراج - استادی گانے

۵ - ۲۰ - نظام الدین - غزل - آپکا اعتبار کون کرے - غزل - دل کے آئینے میں اک داغ تمنا دیکھے

۵ - ۳۵ - خواجہ محمود بیگ - دادرا اور غزل -

۶ - ۰ - **تلنگی نشریات**

ستار - تاریخ دکن (سلسلہ)

تقریر پروفیسر ہنمنت راؤ - اقتباسات

۶ - ۳۰ - مس سوشیلا دردھیراج - پد اور بھاوگیت

۶ - ۵۰ - نظام الدین - غزل = ٹوٹا ہوا دل نذر کے قابل نہیں ہوتا

۷ - ۰ خواجہ محمود بیگ - ٹھمری - کیسی جنیا بجائی - غزل - ملا ہوگا کسی کو باد فا کوئی مقدر سے - گیت - کون بندھائے دھیر بیا بن

۷ - ۳۰ تا ۸ - **بچوں کا پروگرام** - "مغل ہندوستان آئے" استاد کی بات چیت -

۸ - ۰ - اسٹوڈیو آرکسٹرا

۸ - ۱۰ - بچوں کے لئے اچھی نظمیں -

تقریر شجاع احمد

۸ - ۲۵ - سارنگی - قایم حسین خاں

۸ - ۳۰ - **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ - **تلنگی میں خبریں**

۹ - ۰ - **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ - خواجہ محمود بیگ - دادرا اور غزل

۹ - ۳۵ - سوشیلا دردھراج - استادی گانے

۱۰ - ۵ - خواجہ محمود بیگ - ٹھمری - مُرے دیا کی آس ساجن - گیت - ہوش میں آؤ پریم پجاری -

۱۰ - ۳۰ - ترانۂ دکن

چہار شنبہ ۱۰ اردی بہشت ۱۳۵۵ف مطابق ۱۴ نومبر ۱۹۴۵ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ - ٹھمریاں - دادرے اور غزلیں (ریکارڈ)

۹ - خبریں

۹ - ۵ - کنہیا لال - ٹھمری - غزل اور گیت

۹ - ۳۰ - ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ - "مشہور گویے" (ریکارڈ)

۵ - ۲۰ - اسٹوڈیو آرکسٹرا -

۵ - ۳۰ - کنہیا لال - دادرا - غزل اور گیت -

۶ - ۰ - مرہٹی نشریات

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ -

"تنظیم ما بعد جنگ" (سلسلۂ تقریر)

۶ - ۳۰ - فلمی کہانی

۷ - ۱۵ - کنہیا لال - غزلیں

- ۳۰ تا ۸ - بچوں کا پروگرام

"مدرسہ" (فیچر)

- کنہیا لال - دادرا

- ۱۰ - "موجودہ مسائل" تقریر -

قاضی محمد عبد الغفار

- ۲۵ - ہارمونیم - وینکٹ راؤ -

- ۳۰ - اردو میں خبریں

- ۵۰ - تلنگی میں خبریں

- ۰ - انگریزی میں خبریں

- ۱۵ - یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۹ - ۴۵ - "سائنس" انگریزی تقریر نوشتہ ناصر الدین

۱۰ - ۰ - یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۱۰ - ۳۰ - ترانۂ دکن

ہندوستان سے !!

بلبل ہند مسز سروجنی نائیڈو کی نظم (To India) مترجمہ عاقل علیخاں صاحب ۔ یہ نظم مسائل شاعر میں نشر ہوئی ۔

تیرے ماضی کا تصور ہے تخیل کا شباب
جاگ اب اے ہند تا سیکھے ذوق خطر آب
اُٹھ عروس نو کے ہونٹوں کا تبسم بن کے اٹھ
صبح کے جلوؤں کا نورانی تلاطم بن کے اٹھ
خود فراموشی میں گم ہیں تیرے انوار کمال
دیکھ عہد رفتہ کے آئینہ میں اپنا جمال
کتنی آہیں کتنی زنجیروں کی جھنکاروں میں ہیں
کتنی صبحیں غرق تیرے ڈوبتے تاروں میں ہیں
ہے یہ بزم رنگ و بو پژمردہ پھولوں کا مزار
اس خیاباں پرور گلشن میں جھکا موج بہار
اتنی گہری نیند ہے کروٹ بدلتے ہی نہیں
اس اندھیرے میں چراغ شوق جلتے ہی نہیں
دے رہا ہے تیرا مستقبل تجھے عزم خرام
ہر نفس کو بخش دے برق و شرر کا اہتمام
سفینۂ عمر رواں کو اذن سوز و ساز دے
اپنے عہد رفتہ کو آواز دے آواز دے

پنجشنبہ ۱۱ ردی ۱۳۵۵ف مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۴۵ء

صبح پہلی نشر

۸-۳۰- بالکشن راؤ (۱) خیال - دیس کار -
(۲) بھجن

۸-۵۰- ذاکر علی - نعتیہ گانا

۹-۰۰- خبریں

۹-۵- علی بخش اور ساتھی - قوالی

۹-۳۰- ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵-۰۰- "مختلف ساز" (ریکارڈ)

۵-۲۰- ذاکر علی - نعتیہ گانے

۵-۴۰- علی بخش اور ساتھی - قوالی

۶-۰۰- کنڑی نشریات

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ

"عملی زندگی میں سچائی کا مقام"

تقریر پنڈت راما چیتا رمی - ریکارڈ

۶-۳۰- بالکشن راؤ - خیال پوربی

۶-۴۵- علی بخش اور ساتھی - قوالی

۷-۰۰- ذاکر علی - غزل اقبال

۷-۱۵- علی بخش اور ساتھی - قوالی

۷-۳۰ تا ۸ بچوں کا پروگرام

"یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ"

"باغ ارم"

۸-۰۰- ذاکر علی گیت -

۸-۱۰- سرمایہ اور کاروبار - تقریر - ثناء اللہ -

۸-۲۵- گمبوز - صالح بن ناصر

۸-۳۰- اردو میں خبریں

۸-۵۰- تلنگی میں خبریں

۹-۰۰- انگریزی میں خبریں

۹-۱۵- قصیدہ بردہ شریف - شیخ سالم اور ساتھی -

۹-۳۵- نعت - حبیب اللہ -

۹-۵۰- علی بخش اور ساتھی - قوالی

۱۰-۱۰- قصیدہ بردہ شریف - شیخ سالم اور ساتھی -

۱۰-۳۰- ترانہ دکن -

ہماری نشریات

نشرگاہ حیدر آباد سے اردو، تلنگی، مرہٹی، کنڑی، فارسی، عربی اور انگریزی ان چھ زبانوں میں پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ جس زبان سے آپ زیادہ واقف ہیں اسی کا پروگرام ظاہر ہے کہ آپ کو پسند آئے گا لیکن خالص نغمہ کی کوئی زبان نہیں ہوتی اس لیے آپ ہر زبان کے گانوں سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

جمعہ ۱۲ رذیقعدہ ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۹ نومبر ۱۹۴۸ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ - تلاوت کلام اللہ مع ترجمہ قاری محمد عبدالباری
۹ - ۰۰ - نعت ولی اللہ حسینی
۹ - ۵ - خبریں
۹ - ۱۰ - منظور احمد خاں اور ساتھی - قوالی
۹ - ۳۵ - "نغمیہ گانے" (ریکارڈ)

خواتین کیلئے

۱۰ - نسیم اختر لاہور والی - عام پسند گانے
۱۰ - ۳۰ - معلومات
۱۰ - ۴۰ - اختری بائی اور شمشاد بیگم (ریکارڈ)
۱۱ - دودھ کی مہم - تقریر سر حسین علیخاں
۱۱ - ۱۰ - عالم نسواں
۱۱ - ۳۰ - فیچر
۱۲ - ۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - کورس
۵ - ۱۰ - منظور احمد خاں اور ساتھی خمسہ اور غزل
۵ - ۳۰ - روشن علی - خیال پوریا -
چھنن چھنن باجے بگ پائلیا -
۵ - ۵۰ - عبدالعزیز - غزل
۶ - عربی نشریات
ریکارڈ - تبصرہ - ریکارڈ
۶ - ۳۰ - نسیم اختر - عام پسند گانے

۶ - ۵۰ - منظور احمد خاں اور ساتھی خمسہ اور غزل -
۷ - ۱۰ - روشن علی - خیال بھیم پلاسی سکھی من لاگے پیہرا
۷ - ۳۰ تا ۸ - بچوں کا پروگرام
"آج کیا ہوا" عید کے نظارے (خاص ڈرامہ)
۸ - ۰۰ - عبدالعزیز - غزل
۸ - ۱۰ - "عیدالضحیٰ" تقریر محمد حبیب اللہ وفا -
۸ - ۲۵ - کلاریونٹ راگنا
۸ - ۳۰ - اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ - تلنگی میں خبریں
۹ - انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ - منظور احمد خاں اور ساتھی - قوالی
۹ - ۳۰ - روشن علی - خیال کدارا -
بن ٹھن کر کہاں چلے -
۹ - ۴۵ - عبدالعزیز -
غزل - ہر اک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے -
" مرمٹے عشق میں خاک در جاناں کی قسم -
۱۰ - ۰ - نسیم اختر - عام پسند گانے
۱۰ - ۱۵ - "بزم موسیقی" (روشن علی -
ایم - اے رؤف اور نسیم اختر حصہ لیں گی)
۱۱ - ترانۂ دکن

شنبہ ۱۳ اردی بہشت ۱۳۵۵ ف مطابق ۱۷ نومبر ۱۹۴۵ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ - "صبح ترنگ" (ریکارڈ)

۹ - خبریں

۹ - ۵ - باپوراؤ - خیال بست

۹ - ۳۰ - ترانۂ دکن

شام - دوسری نشر

۵ - باپوراؤ - خیال ملتانی

۵ - ۱۵ - سید احمد - غزل اور گیت

۵ - ۳۵ - زینت بیگم - نرل والی - عام پسند گانے

۶ - تلنگی نشریات

محفل شوق -

ساجی افسانہ -

شریمتی نند اگری اندرا دیوی

۶ - ۳۰ - باپوراؤ - خیال پوڑی

۶ - ۴۵ - سید احمد غزل -

رسم الفت کا اب اس عہد میں دستور نہیں

غزل ہمنے نکالیں سینکڑوں راہیں کچھ بھی انکو غم نہ ہوا

۷ - ۵ - زینت بیگم نرل والی - عام پسند گانے

۷ - ۳۰ تا ۸ - بچوں کا پروگرام

ریڈیو کلب کی خبریں - گانا - موہن لال -

"دنیا کی کہانی" تقریر دحید یوسف زئی

زندگی کے گانے - کہانی - معراج فاطمہ -

چوتھے معمہ کا حل اور پانچواں معمہ سنو -

۸ - سید احمد - دادرا - رام کرے کہیں نیناں نہ الجھے

۸ - ۱۰ - "بچپن کے بعد" تقریر - غلام احمد خاں -

۸ - ۲۵ - ستار - جا ستوا -

۸ - ۳۰ - اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ - تلنگی میں خبریں

۹ - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ - زینت بیگم - عام پسند گانے

۹ - ۳۵ - اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۴۵ - باپوراؤ - بجے بجے ونتی - داتا سے گائی نا -

۱۰ - سید احمد - غزل -

مغرب سے اٹھ رہی ہیں مستی بھری گھٹائیں

۱۰ - ۱۰ - زینت بیگم - عام پسند گانے

۱۰ - ۳۰ - ترانۂ دکن -

تلنگی نشریات

ہفتہ اور منگل کو تلنگی پروگرام شام کے چھ بجے سے ساڑھے چھ بجے تک نشر کیا جاتا ہے - اس کے علاوہ روزانہ رات کے آٹھ بجکر پچاس منٹ پر تلنگی میں خبریں سنائی جاتی ہیں -

یکشنبہ ۱۴ ار دے مطابق ۱۸ نومبر ۱۹۴۵ء

صبح پہلی نشر

۸-۳۰- لہانو باپوراؤ۔ تو رُٹی اب موروے رام (دلیت)
اللہ جانے اللہ جانے (درت)

۹ - خبریں

۹-۵- نسیم اختر لاہوروالی۔ عام پسند گانے

۹-۳۰- ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵- لہانو باپوراؤ۔ خیال۔ ملتانی

۵-۲۰- شیخ احمد۔ غزل
کسی کو دے کے دل کوئی نوا سنج فغاں کیوں ہو
گیت۔ سکھی ری ہم روئیں دن رین۔

۵-۳۵- نسیم اختر۔ عام پسند گانے

۶ مرہٹی نشریات
ریکارڈ۔ تبصرہ۔ ریکارڈ۔ تقریر

۶-۳۰- وسنت راؤ۔ بھجن۔
ہری کے لاکھوں نام بابا

۶-۴۵- شیخ احمد۔ دادرا۔
مفت ہوئے بدنام سنوریا تیرے لیے
گیت۔ میرے من کا گیت ان بن کون سنے

۷- لہانو باپوراؤ۔ خیال ننگا۔ سکھی مورے رُم جھم

۷-۱۵ نسیم اختر عام پسند گانے

۷-۳۰ تا ۸- بچوں کا پروگرام
خطوں کے جواب سنو۔ "دور پہلے دنیا والو"
"دو ڈھائی دن کی بادشاہت" ڈرامہ

۸- - - وسنت راؤ۔ بھجن۔

۸-۱۰- "حیدرآباد" (سلسلہ) تقریر شہاب الدین

۸-۲۵- کاشت ترنگ۔ حسن محمد۔

۸-۳۰- اردو میں خبریں

۸-۵۰- تلنگی میں خبریں

۹- - - انگریزی میں خبریں

۹-۲۵ نسیم اختر۔ عام پسند گانے

۹-۱۵- لہانو باپوراؤ۔ درباری۔
مدھوا بھر لادے۔ (دلیت درُت)

۹-۵۵- اسٹوڈیو آرکسٹرا۔

۱۰-۵- نسیم اختر لاہوروالی۔ عام پسند گانے

۱۰-۳۰- ترانۂ دکن۔

سنیے

اگر آپ یہ نہ بتائیں کہ آپکو ہمارے پروگرام کے کونسے حصے پسند ہیں اور کیوں پسند ہیں تو ہم آپ کی دلچسپی کا زیادہ خیال نہیں رکھ سکیں گے۔

ہمارے پروگرام کے بارے میں اپنی رائے ضرور لکھ بھیجیے۔

دوشنبہ ۱۵ اردی ۱۳۵۵ف بمطابق ۱۹ نومبر ۱۹۴۵ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ - زینت بیگم نرمل والی - عام پسند گانے

۹ - ۰۰ - خبریں

۹ - ۵ - تصدق حسین - بھجن جوبیہ وردوار اٹھیرو نیں

۹ - ۳۰ - ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - زینت بیگم - عام پسند گانے

۵ - ۲۰ - تصدق حسین - ٹھمری

نا ہیں مانوں توری بات بلموا -

غزل - یہہ مانا ان کے آگے کھل نہیں سکتی زباں میری

۵ - ۴۰ - زینت بیگم - عام پسند گانے

۶ - ۰۰ - **فارسی نشریات**

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ -

"عید الضحیٰ" (نظم) آقا فرخ شیرازی -

ریکارڈ -

۶ - ۳۰ - تصدق حسین - ٹھمری پیلو - اور گیت پیت کئے بیت گئی پھاراِم

۶ - ۵۰ - اسٹوڈیو آرکسٹرا -

۷ - ۰۰ - زینت بیگم - عام پسند گانے

۷ - ۲۰ - فلمی گیت - (ریکارڈ)

۷ - ۳۰ تا ۸ - **بچوں کا پروگرام**

"بچپن کی کہانی" نواب امین جنگ بہادر

"بچپن" نظم - صاحبزادہ میکش

گانا - تاریخی قصہ - عبد الحمید تاراج -

"دگر بہ گشتن روز اول" یہہ کیا ہے -

۸ - ۰۰ - تصدق حسین - بھیم پلاس -

برج میں دھوم مچا دے - گانا

۸ - ۱۰ - **جنگ کا اثر تمدن پر تقریر مسعود احمد**

۸ - ۲۵ - ہارمونیم - لکشمن راؤ -

۸ - ۳۰ - **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ - **تلنگی میں خبریں**

۹ - ۰۰ - **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ - پسند اپنی اپنی - سننے والوں کے چنے ہوئے ریکارڈ -

۱۰ - ۳۰ - ترانۂ دکن

عربی نشریات

جمعہ کے روز شام کے چھ بجے سے ساڑھے چھ بجے تک عربی پروگرام نشر کیا جاتا ہے جس میں ہفتہ وار خبروں اور تقریروں کے علاوہ موسیقی کے ریکارڈ بھی سنائے جاتے ہیں -

پروگرام نشرگاہ حیدرآباد
رجسٹری شدہ ٹپہ سرکار عالی نشان (۱۰۲)

ON H. E. H. THE NIZAM'S SERVICE
بکار سرکاری

پروگرام نشرگاہ حیدرآباد

To the Editor,
"Risalet Jamea"
Maktaba Jamea
Delhi

FROM:— OFFICE OF THE STATION DIRECTOR, Hyderabad Broadcasting Station.
از دفتر مہتمم نشرگاہ حیدرآباد

مطبوعہ مشیر عالم پریس حیدرآباد دکن

دکن ریڈیو

نشرگاہ حیدرآباد کا

پندرہ روزہ رسالہ

۱۶ ر تا ۲۹ ر دی ۱۳۵۵ ف
۲۰ ر نومبر تا ۲ ر ڈسمبر ۱۹۴۵ء

۴۱۱ میٹر
۷۳۰ کیلو سائیکل

چندہ سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنے

مطبوعہ مشیر عالم پریس
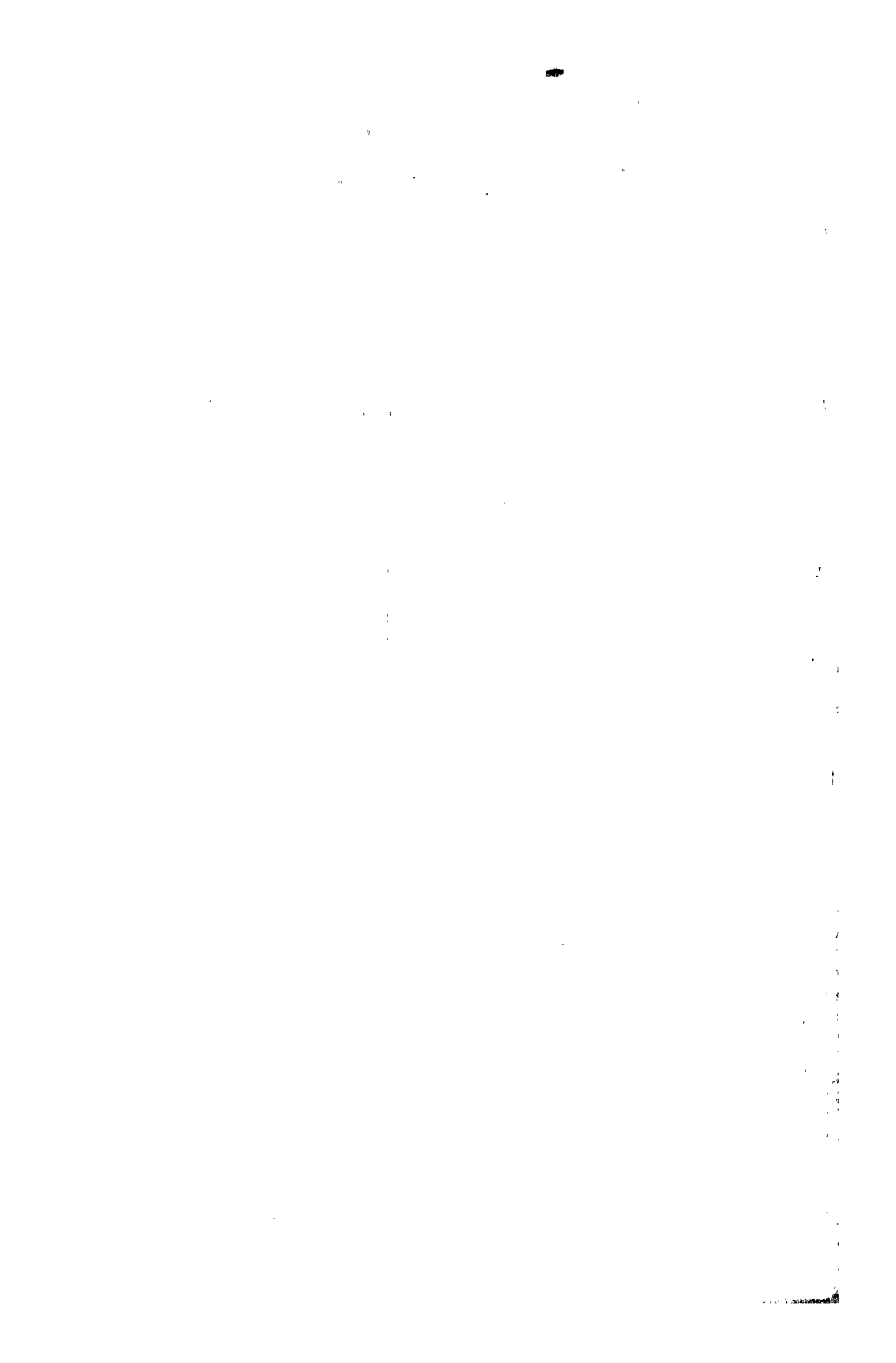
صاحبزادہ نواب بسالت جاہ بہادر

نوائے

ماہ دے کے آخری دو ہفتوں کے پروگرام "نوا" کے چوتھے شمارہ کی شکل میں آپکے سامنے ہیں۔ گزشتہ کیطرح اس مرتبہ بھی اسبات کی کوشش کیگئی ہے کہ ہمارے نظام العمل میں جامعیت ہو یعنی یہ کہ مختلف مذاق رکھنے والے اصحاب کو تقاریر، گانوں اور دوسرے اجزا میں اپنی پسند کی چیزیں مل سکیں۔ چنانچہ آپ مختلف چیزوں کو اپنے مناسب موقعوں پر پائیں گے۔ معلوماتی اور تفریحی اجزا کے ساتھ ایسے اصلاحی پروگرام بھی ضروری ہیں جنکی مدد سے ملک والوں کی مفید رہنمائی ہو سکے۔ ۲۲ دے کو "حیدرآباد کے سلسلے میں تحقیقاتی کاموں سے متعلق۔ ۲۴ دے کو "قومی کفایت شعاری کی مہم" اور ۲۶ دے کو "لڑکیوں کی تعلیم کے مسائل" پر تقریریں سنیے۔ تقریر "قومی کفایت شعاری کی مہم" انگریزی میں ہے۔

۳ بہمن ۱۳۵۵ف مطابق ۲ دسمبر ۱۹۴۵ء سے ۱۵ بہمن ۱۳۵۵ف مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۴۵ء تک صباحی نشریات نہیں ہوگی۔ ان ایام میں شام کی نشریات کے اوقات ۶ بجے تا ۹/۱۵ ہوں گے۔
۱۶ بہمن ۱۳۵۵ف مطابق ۱۹ دسمبر ۱۹۴۵ء سے ۲۳ اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۲۵ جنوری ۱۹۴۶ء تک صباحی پروگرام ۹ تا ۹ بجے اور شام کی نشریات کے اوقات عموماً ۶ تا ۹ بجے شب رہیں گے۔

چند قابل ذکر اجزا

تقریریں

حضرت خلیفہ سوم رضؓ: — حضرت عثمان غنیؓ خلیفہ سوم کا شمار ان برگزیدہ ہستیوں میں ہے جنہوں نے حق کا بول بالا کرنے کے لیے جان و مال کی قربانیاں کیں۔ بے شک حضرت خلیفۂ سوم غنی تھے لیکن ان کی دولت ملک کی خدمت کیلئے وقف تھی۔ انکا مال و متاع قوم کا مشترکہ سرمایہ تھا۔ وہ دولت تقسیم کرکے فخر کرتے تھے آج لوگ سرمایہ جمع کرکے امتیاز حاصل کرتے ہیں۔ ۲۰ دے کو حضرت عثمان غنیؓ سے متعلق سبق آموز تقریر ہوگی۔

تحقیقاتی کام: — اس سے کسکو انکار ہو سکتا ہے ملکوں کی ترقی کا راز تحقیق میں مضمر ہے۔ تحقیقات ادبی ہوں یا سائنسی

ماضی کی روشنی میں حال کا جائزہ لینے اور مستقبل کو بنانے میں معاون ثابت ہوئی ہیں۔ حقیقت میں تحقیق اور ترقی ایک ہی سکے کے دو پہلو ہیں۔ اگر ہم دیگر ممالک کی طرح صنعتی تحقیقات کو اپنا محبوب مشغلہ بنائیں تو وہ دن دور نہیں جبکہ ہمارے ملک کا بھی ستارہ چمکے گا۔ ۲۲ ر دے کو حیدرآباد کے عملی تحقیقاتی کام پر روشنی ڈالی جائیگی۔

قومی کفایت شعاری کی مہم :۔ "جتنی چادر ہو اتنا ہی پاؤں پھیلاؤ" کا مقولہ آج بھی صحیح ہے۔ سچ پوچھئے تو اس مقولہ کی معاشی اہمیت سے کسی کو انکار کی جرأت نہیں ہوسکتی۔ موازنہ چاہے خانگی ہو یا سرکاری آمد و خرچ کا توازن ضروری ہے۔ گھریلو بجٹ پر جو قومیں کڑی نگرانی رکھتی ہیں وہ اپنی آنے والی نسلوں کے لیے اثاثہ بھی چھوڑ جاتی ہیں۔ آئیے ہم بھی کچھ پس انداز کریں اور پائی پائی جوڑ کر ترقی کریں۔ "قومی کفایت شعاری کی مہم" کے عنوان پر ۲۴ ر دے کو انگریزی تقریر ہوگی۔

منتخب کلام

منتخب کلام نشرگاہ حیدرآباد کی ایک خاص چیز ہے اس پروگرام میں حضرت فانی بدایونی مرحوم، جگر مرادآبادی، حسرت موہانی اور حفیظ جالندھری حصہ لے چکے ہیں

ملک کے بڑھتے ہوئے ادبی رجحانات کے تحت نشرگاہ سے پاکیزہ ادب پیش کیا جاتا ہے۔ شعر و سخن کی ترقی کے لیے منتخب کلام کی اشاعت ضروری ہے۔ وجد کے نزدیک مشق سخن جہاد کا درجہ رکھتا ہے۔ میدان شعر گوئی اس مجاہد سے اس کا منتخب کلام ــــ ۲۷ ر دے کو سنیے۔

ریڈیو کی ڈاک :ــ ریڈیو تفریح و تعیش کی چیز نہیں بلکہ ضرورت اور ناگزیر ضرورت ہے۔ ریڈیو قوم کی آواز ہے۔ لوگ ہماری آواز سنتے ہیں اور ہم ان کی آوازیں جانتے ہیں۔ سننے والوں سے ربط پیدا کرنا ہمارا اولین فریضہ ہے۔ ہماری نشریات پر سننے والوں کی جانب سے جتنے تعمیری اعتراضات ہوتے ہیں ہم انکی قدر کرتے ہیں اور ان مشوروں کی روشنی میں اپنے پروگرام بہتر سے بہتر بنانے کی ممکنہ کوشش کرتے ہیں۔ اسی لیے ہم نے "ریڈیو کی ڈاک" کا سلسلہ شروع کیا ہے جس میں "ندیم" کے ذریعہ سننے والوں کے سوالات اور ہمارے جوابات آپ تک پہونچائے جاتے ہیں۔ ۲۹ ر دے کو "ریڈیو کی ڈاک" ضرور سنیے گا۔

لڑکیوں کی تعلیم کے مسائل :ــ تعلیم بلالحاظ صنف ضروری ہے۔ بلکہ موجودہ زمانہ میں نسوانی تعلیم ہماری سماجی اصلاح کا باعث ہوسکتی ہے۔ جو ہاتھ گہوارہ کو ہلاتا ہے وہی سلطانی بھی کرتا ہے۔ اس لیے ہم کو

لڑکیوں کی تعلیم پر زیادہ سے زیادہ روپیہ خرچ کرنا چاہیئے۔ جمعہ ۲۶ ر دے کو خواتین کے پروگرام میں تقریر سنیئے۔

الاپ اور آستائی سے فلمی گانوں تک اس مرتبہ ہمارے مقامی فن کاروں میں کنہیا لعل۔

دوسرے لفظوں میں موسیقی کا تذکرہ ۔ محمد خاں اور ساتھی۔ خواجہ محمود بیگ۔ ذاکر علی۔ علی بخش اور ساتھی۔ لہانو باپوراؤ۔ امان اللہ خاں۔ غلام صدیق خاں۔ کشن لعل۔ کملا بائی۔ شنکرابائی۔ پرلہادجوشی اور نورجہاں بیگم۔ قابل ذکر ہیں۔

بیرونی فن کاروں میں:۔ نسیم اختر لاہوروالی۔ وزیر بائی پونہ والی۔ فضل حسین جے پوروالے اور وتسلا مدھولکر شامل ہیں۔

دوسری دلچسپیاں :۔ آرکسٹرا کی گتیں۔ دوگانے۔ سازوں کے پروگرام۔ ریکارڈ۔

خوش خبری :۔ "پسند اپنی اپنی" کے عنوان سے فرمایشی ریکارڈوں کے پروگرام ۲۲ ر دے اور ۲۹ ر دے کو رات کے سوا نو بجے سے سنیئے۔

ہر چہارشنبہ کو شام کے ساڑھے چھ بجے سے ریکارڈوں کے ساتھ فلمی کہانی نشر کی جائیگی۔

فیچر اور ڈرامے :۔ ہر چہارشنبہ کو بچوں کے پروگرام میں فیچر نشر کرنے کے علاوہ ہر جمعہ کو خواتین کے پروگرام میں صبح ساڑھے گیارہ بجے سے ایک فیچر نشر ہوگا۔

۱۹ ر دے اور ۲۸ ر دے کو رات کے دس بجے سے ڈرامائی پروگرام سنیئے۔

فیچر اور ڈرامے سنیئے اور ہمیں بتایئے کہ آپکو کونسا موضوع سب سے زیادہ پسند ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ آپکی پسند کے عنوانات پر ڈرامے اور فیچر لکھواکر نشر کروائیں۔

بچوں کا پروگرام :۔ ریڈیو کلب کی خبریں۔ ۲۰ ر دے اور ۲۷ ر دے

خطوں کے جواب — ۲۱ ر دے اور ۲۸ ر دے۔ فیچر اور خاص پروگرام — ۱۷ ر دے ۱۹ ر دے۔

پسند کے ریکارڈ — ۱۸ ر دے ۲۵ ر دے۔ استاد کا پروگرام — ۱۶ ر دے۔ ۲۳ ر دے۔

اور

گانے۔ ریکارڈ۔ معمے۔ کہانیاں۔ تقریریں کام کی باتیں۔ نقلیں۔

اور

نیگو — ۱۲ ر دے کو عید تھی۔ اس دن میگاؤ وغیرہ میں ماموجان نے جو دیکھا اور سنا ہے وہ تمکو سنائیں گے۔ ضرور سننا اور اپنی رائے لکھ بھیجنا۔

نیا سال

نشری تقریر محمد فضل الرحمٰن صاحب

نئے سال کی خوشی سب کو ہوتی ہے اور پرانے سال کے گزرنے کا رنج بھی چند نازک دل محسوس کرتے ہیں۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی اس دنیا میں رہتے بستے ہیں جنکے لیے نہ کبھی کوئی نیا سال آتا ہے نہ پرانا سال رخصت ہوتا ہے جنکی آنکھوں کو رات اور دن کی تبدیلیوں کے سوا کوئی تغیر نظر نہیں آتا۔ یا جنکی عمر میں ماہ و سال کا اندازہ جنتری کی چھپی ہوئی تاریخیں ہوں تو مشکل ہی سے کیا جا سکتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنکی زندگی گذرتی ہے بدلتی نہیں۔ ان کے نزدیک نئے سال کی آمد کا بس یہی مفہوم ہے کہ "یاں اور گرہ سے ایک برس جاتا ہے"۔ ان افراد سے قطع نظر جو خوش نصیب زمانہ کی نبض کو پہچانتے اور اس کی حرکت کے ساتھ خود بھی حرکت کرتے ہیں ان کے لئے نہ صرف ہر نیا سال بلکہ ہر نیا دن اور نئی ساعت حیات نو کی خوشخبری ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اس دنیا میں جمود کے معنے موت کے ہیں انہی سرگرم اقوام و افراد کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج جو نیا سال شروع ہو رہا ہے وہ کئی لحاظ سے نہ صرف نیا سال بلکہ ایک نئے دور کا آغاز ہے۔ پچھلے چند سالوں میں جس تیزی کے ساتھ حالات نے کروٹیں لی ہیں اور جس طرح پے در پے معاشی سیاسی اور تمدنی نظریوں میں انقلاب آئے ہیں ان سے سب اخبار پڑھنے والے اور ریڈیو سننے والے واقف ہیں۔ لیکن ان سے بھی زیادہ اہم وہ ترقیاں ہیں جو انسان نے مادّی علوم کے میدانوں میں حاصل کی ہیں۔ ان حیرت انگیز ایجادوں کا علم ہونے کے باوجود شاید ابھی ہمیں اس کا پورا اندازہ نہیں ہے کہ آئندہ ہماری زندگی پر ان کے کیسے عہد آفریں اثرات پڑیں گے۔ جیسا کہ ایک مدبر نے نہایت جامع الفاظ میں بیان کیا ہے۔ "ان ایجادوں کی بدولت آئندہ یا تو ایک نئی دنیا وجود میں آئے گی یا پھر کوئی دنیا باقی نہ رہے گی"۔

چھ سال کی ہیبتناک خوں ریزیوں کے بعد انسانیت پھر امن کا سانس لے رہی ہے۔ تہذیب عالم جو بری طرح مجروح ہو کر دم توڑ رہی تھی دوبارہ زندگی پانے کی جد و جہد کرنے لگی ہے۔ صاف الفاظ میں جنگ کی مصیبتیں ختم ہو چکیں۔ اب بعد جنگ کی مشکلات پر قابو پانا ہے۔ جن میں افلاس، بے روزگاری، معاشی بےچینی اور سیاسی افراتفری خاص طور پر پریشان کرنے والے مسئلے ہیں۔ دوسرے ممالک کی طرح ہندوستان بھی ان سے نمٹنے کی مقدور بھر کوشش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اقتصادی منصوبہ بندی، صنعتی اور زرعی ترقی کے وسائل کی چھان بین عام تعلیم اور صحت کی اسکیمیں، دستوری اصلاحات کے مباحث، سب اسی ایک منزل کے نشان راہ ہیں۔ جو قومی زندگی کی منزل ہے۔ اگر ہم اب بھی صحیح راستے پر قدم نہ اٹھائیں تو ڈر ہے کہیں ہماری منزل ہمارا مدفن نہ بن جائے۔ آپ پوچھیں گے صحیح راستہ کونسا ہے۔ اس مختصر سے وقت میں اور اپنی محدود قابلیت کی وجہ سے میں اتنے بڑے سوال کا جواب چند لفظوں میں نہیں دے سکتا۔ البتہ یہ کہوں گا کہ چاہے فنی ماہر ہوں

یا عام لوگ اگر ملک کے مسائل پر سوچ بچار کرتے وقت ہم، ذاتی جماعتی یا طبقاتی اغراض کو بھلا کر ساری قوم کی بھلائی کا خیال رکھیں تو فطرت خود ہماری رہنمائی کرے گی۔ اور جس راستہ پر بھی ہم قدم اٹھائیں گے وہ سیدھا راستہ ہی ہوگا۔ کہنے کو تو یہ بڑی آسان بات ہے لیکن اس پر عمل کرنا دنیا کا سب سے مشکل کام ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو ہماری قوم صدیوں کے تجربہ کے بعد بھی بار بار اتنی ٹھوکریں کھاتی، جتنی کہ تاریخ اور زمانہ حال کے واقعات سے ظاہر ہوتی ہیں۔ صدیوں کا جمود، آپس کے شبہات، مستقبل کی طرف سے مایوسی اصل مقصد سے ہٹ کر تفصیلات میں الجھنے کی عادت، ہر تحریک کو ناکام کر دیتی ہے۔ اور یہی آج ہندوستان میں ہو رہا ہے۔ اس موقع پر میں یہ عرض کروں گا کہ خواہ صنعت و حرفت اور زراعت کی اسکیموں میں حیدرآباد ہندوستان کا کتنا ہی تتبع کرے دو چیزیں ایسی ہیں جن میں ہمارا مطمح نظر یہ ہونا چاہیئے کہ ہم ہندوستان کی رہنمائی کریں۔ ایک تو مذہبی رواداری اور دوسرے قومی کردار۔ اور یہ دونوں چیزیں ایسی ہیں جنکے لیے ہماری روایات ہماری پشت پناہ ہیں۔ تاریخ ہند سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلطنت مغلیہ کے زمانہ میں ہندوؤں اور مسلمانوں میں تمدنی اتحاد اور سماجی بھائی چارہ تھا وہ بعد کو ملک کے دوسرے حصوں سے بہت کچھ نابید ہو گیا۔ لیکن ہمارے ہاں ابھی یہ ورثہ باقی ہے۔ ہم اپنی کوشش سے اپنے اس تہذیبی سرمایہ میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو جن دستوری اصلاحات کا اعلان کیا گیا ہے اور جنکے قریبی نفاذ کی امید ہے وہ خاطر خواہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ قومی کردار کی بھی دوسروں سے بہت زیادہ ہندوستان کے باشندوں کو ضرورت ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ ایک دولتمند آدمی غیر شریفانہ زندگی بسر کرے تو اس کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا لیکن ایک مفلس کے لئے شرافت ہی باعزت زندگی بسر کرنے کا تنہا ذریعہ ہے۔ اسی طرح دولتمند قومیں بین قومی سیاست میں رذالت برتیں یا خود اندرون ملک بڑی ناانصافی یا بے ایمانی کو جائز رکھیں تو بھی ان کا اقبال ان کا ساتھ دیتا ہے۔ لیکن ایک مفلس ملک کے باشندے خود غرضی بد دیانتی اور بغض سے کام لیں تو اس ملک کا افلاس قابل برداشت بن جاتا ہے۔ اور اس کی تباہی کے سامان یقینی ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک طاقتور انسان پر بیماری کے جراثیم حملہ کریں تو جسم کی قوت مدافعت ان پر غلبہ پا لیتی ہے مگر ایک کمزور پر انہی جراثیم کا حملہ ہو تو وہ بیمار پڑ جاتا ہے اور جانبر نہیں ہو سکتا۔

پہلی آذر سے شروع ہونے والا سال چونکہ ہمارا مالیاتی سال بھی ہے اس لیئے بے محل نہ ہوگا اگر میں مختصر طور پر حیدرآباد کی ہر جہتی ترقی کے ان منصوبوں کا ذکر کروں جن سے حکومت اور رعایا کی بہترین تمنائیں وابستہ ہیں۔ سب سے پہلے زراعتی ترقی کی کوششوں کا ذکر ضروری ہے کیونکہ حیدرآباد جیسے ملک میں جہاں کھیتی باڑی کرنے والوں کی بڑی تعداد اس پیشے سے اپنے اور اپنے ہم وطنوں کے لیے خوراک مہیا کرتی ہے زرعی پیداوار بڑھانے کی تدبیروں کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ ان تدبیروں کے سلسلہ میں زیادہ غلہ اگاؤ کی مہم خاص طور پر قابل ذکر ہے اسکے علاوہ حکومت نے حال میں یہ محسوس کیا کہ زرعی تحقیقات اور تجربات کا کام انجام دینے کیلئے مزید انتظامات کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اس تھوڑی سی مدت میں تحقیق و تجربہ کا قابل قدر کام انجام دیا گیا اور غلے کی مختلف اقسام شکر اور تمباکو کی کاشت کپاس اور ارنڈ سے متعلق کئی اسکیمیں بنائی گئی ہیں اور ان میں سے بعض کے مفید نتائج بھی برآمد ہوئے ہیں۔ نیز علاقہ نظام ساگر کے زرعی مسائل کو حل کرنے کیلیے ایک اسکیم

نافذ کیگئی ہے جس کے تحت اراضی کا تفصیلی جائزہ چاول کی پیداوار کی ترقی دھان کی کاشت کے معاشی پہلو کا مطالعہ، جیسے امور شامل ہیں۔ آئندہ منصوبوں میں منتخب اضلاع میں مخلوط کاشت، پودوں کی حفاظت کے خاص انتظامات، بہتر قسم کے بیج حاصل کرنے کیلئے مختص کھیت، اور ایسی ہی کئی تحریکیں زیر غور ہیں۔

زراعت کے ساتھ ساتھ اگر صنعت و حرفت کو ترقی نہ دیجائے تو کوئی ملک خوشحال نہیں رہ سکتا۔ اس میں شک نہیں کہ جنگ کے زمانہ میں باہر کا مال نہ آنے کی وجہ سے ملک میں کئی نئے کارخانے قایم ہوگئے۔ لیکن اب جبکہ جنگ ختم ہوچکی ہے اور مقابلہ کا بازار دوبارہ گرم ہونے والا ہے اگر صنعتی پالیسی میں بدلے ہوئے حالات کا لحاظ نہ کیا جائے تو اندیشہ ہے کہ ہنگامی ترقی کی رفتار سست نہ پڑجائے۔ شاید اسی کے پیش نظر حکومت نے صنعتی تعلیم اور سائنٹیفک تحقیق پر خاص توجہ کی ہے اور دوران جنگ بعض محاصل بھی اٹھادیے گئے ہیں تاکہ کارخانوں کو آئندہ مسابقت کے میدان میں کوئی دشواری نہ پیش آئے۔ ساتھ ہی جہاں بڑے پیمانہ کی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے وہیں گھریلو صنعتوں کی امداد پر بھی انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ سے کافی روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ اگر عوام کو زندہ رکھنے کیلئے زراعت کی ترقی ضروری ہے تو ان کا معیار زندگی بڑھانے کی خاطر صنعتوں کو فروغ دینا ناگزیر ہے جب تک پبلک اس دوگونہ ترقی کی پوری اہمیت کو نہ سمجھے اور زراعت و صنعت کو ذاتی منافع کے کاروبار نہیں بلکہ قومی خدمت کے بہترین ذرائع سمجھکر نہ پروان چڑھائے ملک کا کوئی مسئلہ بھی حل نہیں ہوسکتا۔

صنعتی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کے لیے دریائے گوداوری کے علاقہ میں حکومت نے بڑے بڑے صنعتی کام شروع کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ جہاں متعدد گرنیاں اور کارخانے قایم کرکے ایک صنعتی شہر بسایا جائے گا۔

کسی ملک کی مادی ترقی بغیر ذہنی نشو نما کے ممکن نہیں۔ اس حقیقت کے پیش نظر تعلیم کی توسیع کے ہر ممکنہ ذریعہ کو کام میں لایا جائے گا۔ چنانچہ تحتانی جماعتوں کی پڑھائی سے لیکر کالجوں کی تعلیم تک محکمہ تعلیمات کی تمام سرگرمیوں میں اضافہ کیلئے ضروری رقمیں مہیا کی جارہی ہیں۔ اسی طرح نئے سال میں ایک ہزار کی آبادی والے مقاموں پر دوسو نئے تحتانی مدارس کھولے جائیں گے۔ اور موجودہ تحتانی مدرسوں کے معلموں کی تعداد اس طرح بڑھائی جائے گی کہ تقریباً چارسو یک معلمی مدرسے، دو معلمی، اور آٹھ سو دو معلمی مدرسے تین معلمی مدرسے بن جائیں۔ انٹرمیڈیٹ کالجوں کے داخلوں میں بھی پانچ سو مزید طالب علموں کی شرکت کا انتظام کیا گیا ہے۔

غرض ہم اہل حیدرآباد ان خوش آئند اصلاحات کے نفاذ کے ساتھ اپنا نیا سال شروع کررہے ہیں۔ اور ہمیں بجا طور پر یہ توقع ہے کہ ہر نیا سال ہمارے لیے ترقی کے نئے تحفے لائے گا تاکہ اس میدان میں ہم کسی اور ہمسایہ ملک سے پیچھے نہ رہ جائیں۔

سہ شنبہ ۱۶ / دی ۱۳۵۵ ف مطابق ۲۰ / نومبر ۱۹۴۵ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ - شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک مع ترجمہ
۸ - ۴۰ - بھجن (ریکارڈ)
۹ - ۰۰ - خبریں
۹ - ۰۵ - نسیم اختر لاہور والی - عام پسند گانا
۹ - ۳۰ - ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰۰ - امان اللہ - خیال بھیم پلاس
۵ - ۳۰ - ابراہیم خاں - (۱) غزل - شورش کا تماشہ یارا
(۲) غزل - اب ان کا کیا بھروسہ آئیں یا نہ آئیں
۵ - ۴۵ - نسیم اختر لاہور والی - عام پسند گانے -
۶ تا ۶ - ۳۰ - تلنگی نشریات
ستارہ جاشوا -
"ترقی پسند ادب" تقریر - ایم - تاناچاری
فلمی گانے
۶ - ۳۰ - ابراہیم خاں - گیت
(۱) گھر آئی بدریا گھر آؤ -
(۲) گیت - مجھے لے چل اپنی نگریا
۶ - ۴۵ - امان اللہ - خیال - پوریا
۷ - ۰۰ - ابراہیم خاں - غزل
چمکا دیا ہے رنگ چمن لالہ زار نے -

۷ - ۱۰ - نسیم اختر لاہور والی - عام پسند گانے
۷ - ۳۰ تا ۸ - بچوں کا پروگرام
استاد نے فلمی دنیا کی سیر کی
دیوانہ ہوں میں دیوانہ
چاہ یوسف - یہ کیا ہے ؟
۸ - ۰۰ - اسٹوڈیو آرکسٹرا -
۸ - ۱۰ - "بچہ کی تعلیم" تقریر - اعجاز احمد
۸ - ۲۵ - آرگن -
۸ - ۳۰ - اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ - تلنگی میں خبریں
۹ - ۰۰ - انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ - نسیم اختر لاہور والی - عام پسند گانے -
۹ - ۳۰ - امان اللہ خاں - خیال - بہاگ
۹ - ۴۵ - "فلمی نغمے" (ریکارڈ)
۱۰ - ۰۵ - نسیم اختر لاہور والی - عام پسند گانے -
۱۰ - ۳۰ - ترانۂ دکن

ایک غیر فانی آواز

اگلے مہینہ کے پروگرام میں ہم اپنے سننے والوں کو ایک غیر فانی آواز سنائیں گے

چہار شنبہ ۷ اردی بہشت ۱۳۵۵ف مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۴۵ء

صبح پہلی نشر

۸-۳۰- "صبح کی پسند" (ریکارڈ)

۹-۰- خبریں

۹-۵- کنہیا لال - (۱) ٹھمری - راد ہا جمنا کے تیر
(۲) غزل - عمر بھر دکھ ہی اٹھائے غم جاناں کی قسم
(حضرت معین)

۹-۳۰- ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵- کنہیا لال - (۱) دادرا - ندیا تم دھیرے بہو۔
(۲) غزل - نگاہیں پھیر کر جانا کسی کا (سعید)

۵-۲۰- اسٹوڈیو آرکسٹرا

۵-۳۰- کنہیا لال - (۱) گیت - ساون کے بادلو۔
(۲) غزل - کب سے ہے ابتدا نہیں معلوم (امجد)
(۳) غزل - آرزو ہے وفا کرے کوئی (داغ)

۶-۳۰ تا ۶- مرہٹی نشریات
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ -
تقریر - ریکارڈ -

۶-۳۰- فلمی کہانی

- - ۱۰ - مس ایس - ڈی - ایس - عام پسند گانا -

۷-۳۰ تا ۸- بچوں کا پروگرام

"ہمارے کارخانے" (خاص پروگرام)

۸- - مس ایس - ڈی - ایس - عام پسند گانا

۸-۱۰- کل دار آدمی تقریر - شہاب الدین

۸-۲۵- کارڈنیٹ

۸-۳۰- اردو میں خبریں

۸-۵۰- تلنگی میں خبریں

۹- - انگریزی میں خبریں

۹-۱۵- یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۹-۴۵- اعلان بعد میں کیا جائیگا۔

۱۰- - یوروپین موسیقی - (ریکارڈ)

۱۰-۳۰- ترانۂ دکن

پنجشنبہ ۱۵ ارفے ۱۳۵۵ف مطابق ۲۲ نومبر ۱۹۴۵ء

صبح پہلی نشر

۳۰ ۔ لہانو باپوراؤ ۔ (۱) خیال بسنت ۔
(۲) مرہٹی پد ۔
۔ ۔ خبریں
۵ ۔ نسیم اختر لاہوروالی ۔ عام پسند گانے ۔
۳۰ ۔ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۔ ۔ لہانو باپوراؤ ۔ خیال ۔ پوریا ۔
پارنا یا پُوتیرو کرتار
۲۰ ۔ حسین خاں ۔ غزل ۔
۳۰ ۔ اسٹیبلی گرلز ۔ آرکسٹرا
۴۵ ۔ نسیم اختر لاہوروالی ۔ عام پسند گانے ۔
تا ۶ ۔ ۳۰ ۔ کنزرٹی نشریات
ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ ۔
فیچر ۔ نوشتہ وتحمل راؤ ۔
۳۰ ۔ پریمی نظمیں (سازوں کیساتھ)
۴۵ ۔ حسین خاں ۔ گیت ۔ ساون بیتا جا پریتم ۔
گیت ۔ بسالے اپنے من میں پریت
۵ ۔ نسیم اختر لاہوروالی ۔ عام پسند گانے ۔
۳۰ تا ۸ ۔ بچوں کا پروگرام
یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ ۔

۸ ۔ ۔ لہانو باپوراؤ ۔ بھجن ۔
۸ ۔ ۱۰ ۔ ایجنٹ کے امتیازات (سلسلہ)
تقریر غلام یزدانی
۸ ۔ ۲۵ ۔ ہارمونیم ۔ لکشمن راؤ ۔
۸ ۔ ۳۰ ۔ اُردو میں خبریں
۸ ۔ ۵۰ ۔ تلنگی میں خبریں
۹ ۔ ۔ انگریزی خبریں
۹ ۔ ۱۵ ۔ نسیم اختر لاہوروالی ۔ عام پسند گانے ۔
۹ ۔ ۳۰ ۔ اسٹیبلی گرلز ۔ آرکسٹرا
۹ ۔ ۴۵ ۔ لہانو باپوراؤ ۔ خیال ۔ یمن
۱۰ ۔ ۔ بھجن (ریکارڈ)
۱۰ ۔ ۱۰ ۔ نسیم اختر لاہوروالی ۔ عام پسند گانے ۔
۱۰ ۔ ۳۰ ۔ ترانۂ دکن

امن کانفرنس

امن کا اہتمام کرنا ہے
ہر مسرت کو عام کرنا ہے
ہائے نہ رہ جائے دل کا چور کہیں
آج اس کو بھی رام کرنا ہے

(نشر شدہ)

جمعہ ۱۹ ار فے ۱۳۵۵ف مطابق ۲۳ رنومبر ۱۹۴۵ء

صبح پہلی نشر

۸-۳۰- تلاوت کلام پاک مع ترجمہ۔ قاری محمد عبدالباری

۸-۴۵- نعت۔ خواجہ محمود بیگ۔

۹- ۰ خبریں

۹- ۵- محمد اکرام الدین۔ قوالی

۹-۳۵- نعتیہ گانے۔ ریکارڈ

۱۰- ۰ خواتین کا پروگرام

رام لکشمی بائی۔ خیال توڑی

ٹھمری بھیرویں۔ ناہیں پرت میکو چین۔

۱۰-۳۰- مفید معلومات

۱۰-۴۰- مس ہارڈیکر۔ بھجن

۱۱- ۰ افسانہ۔ مسز نقوی

۱۱-۱۰- عالم نسواں

۱۱-۳۰- فیچر

۱۲- ۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵- ۰ محمد اکرام الدین۔ قوالی

۵-۲۰- خواجہ محمود بیگ۔ گیت اور غزل

۵-۴۵- رام لکشمی بائی۔ خیال۔ ملتانی

۶ تا ۶-۳۰- عربی نشریات

ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ

۶-۳۰- محمد اکرام الدین۔ غزل اور خمسہ

۶-۵۰- خواجہ محمود بیگ۔ گیت و غزل

۷-۱۰- رام لکشمی بائی۔ ٹھمری۔ مرلی والے شام۔

غزل۔ آنکھوں آنکھوں میں کچھ پیام آیا۔

(میکش حیدرآبادی)

۷-۳۰ تا ۸- بچوں کا پروگرام

"دھوپ چھاؤں" چھوٹے بچوں اور بچیوں کا

پروگرام۔

۸- ۰ محمد اکرام الدین۔ خمسہ

۸-۱۰- کھیل کی اہمیت۔ تقریر۔ میر احمد حسین

۸-۲۵- سارنگی

۸-۳۰- اُردو میں خبریں

۸-۵۰- تلنگی میں خبریں

۹- ۰ انگریزی میں خبریں

۹-۱۵- خواجہ محمود بیگ۔ گیت۔ باغوں میں پڑے جھولے

دادرا۔ مل کے بچھڑ گئیں انکھیاں ہائے رام۔

۹-۳۰- رام لکشمی بائی۔ خیال۔ مالکوس

غزل۔ غم دل سنانے کو جی چاہتا ہے۔

(شہزادۂ والاشان حضرت شجیع)

۱۰- "سحر البیان" ڈرامہ۔ نوشتہ سید محی الدین احمد

۱۰-۳۰- ترانۂ دکن

جمعہ ۲۰ رجب ۱۳۵۵ف مطابق ۲۴ نومبر ۱۹۴۵ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ - نعت ذاکر علی - بزم کونین نمائش ہے تمہاری ساری
۸ - ۴۰ - محمد علی - نعتیہ گانے -
انجام نو حسرت کا الفت میں کیا ہی خوب ہوا -
صدقے نظر بر رخِ تابانِ محمدؐ -
۹ - ۰۰ - خبریں
۹ - ۵ - محمد خاں اور ساتھی - خمسۂ غزل
۹ - ۳۰ - ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰۰ - محمد علی - ٹھمری نعتیہ -
جیسے لڑی ہے تجھ سے نین مدینہ والے
غزل - محمد یہ دل کیا مرا آگیا
۵ - ۲۰ - غلام صدیق خاں - خیال ملتانی
۵ - ۴۰ - محمد خاں اور ساتھی - قوالی
۶ تا ۶-۳۰ - **تلنگی نشریات**
ستار - شرہیتی لیلاوتی بائیا
"ہندو قانون میں عورت کا مقام"
تقریر - سوریہ نارائن راؤ
موسیقی -
۶ - ۳۰ - اسٹوڈیو آرکسٹرا
۶ - ۴۰ - محمد علی - نعتیہ ٹھمری -
تمری کملیا میں نور محمدؐ -
غزل نعتیہ - زبان عرض نہیں شرح عاشقی کی قسم -
۶ - ۵۵ - غلام صدیق خاں - خیال
۷ - ۱۰ - محمد خاں اور ساتھی - قوالی
۷-۳۰ تا ۸ - **بچوں کا پروگرام**
ریڈیو کلب کی خبریں — قوالی
"تیسرے خلیفہ" تقریر حسام الدین غوری
"عثمان غنیؓ" نظم خورشید احمد جامی
بانسری — آٹھواں ممہ سنو -
۸ - ۰۰ - محمد علی - نعتیہ غزل -
عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول -
۸ - ۱۰ - "حضرت خلیفہ سوم" تقریر سید حسین صاحب
۸ - ۲۵ - گمبوز
۸ - ۳۰ - **اردو میں خبریں**
۸ - ۵۰ - **تلنگی میں خبریں**
۹ - ۰۰ - **انگریزی میں خبریں**
۹ - ۱۵ - قصیدۂ بردہ شریف - شیخ سعید اور ساتھی
۹ - ۲۵ - محمد خاں اور ساتھی - قوالی
۹ - ۵۵ - نعتیہ گانے (ریکارڈ)
۱۰ - ۱۰ - قصیدۂ بردہ شریف - شیخ سعید اور ساتھی -
۱۰ - ۳۰ - ترانۂ دکن -

یکشنبہ ۲۱ ردے ۱۳۵۵ف مطابق ۲۵ نومبر ۱۹۴۵ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ - وزیر بائی پونے والی۔
استادی و عام پسند موسیقی

۹ - ۰۰ - خبریں

۹ - ۵ - افضل حسین جے پور والے۔
عام پسند گانے

۹ - ۳۰ - ترانۂ دکن۔

شام دوسری نشر

۵ - ۰۰ - وزیر بائی پونے والی۔
استادی موسیقی

۵ - ۲۰ - افضل حسین جے پور والے۔
عام پسند گانے۔

۵ - ۴۵ - چندر پوری جی۔ بھجن

۶ تا ۶-۳۰ - مرہٹی نشریات
ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ۔
تقریر۔ ریکارڈ۔

۶ - ۳۰ - وزیر بائی پونے والی عام پسند گانے۔

۷ - ۰۰ - چندر پوری جی۔ بھجن۔

۷ - ۱۰ - افضل حسین جے پور والے۔
عام پسند گانے۔

۷ - ۳۰ تا ۸ - بچوں کا پروگرام
خطوں کے جواب سنو
جیون آشا یہ ہے
ہیمبو نچوڑ ـــــ یہ کیا ہے؟

۸ - ۰۰ - اسٹوڈیو آرکسٹرا

۸ - ۱۰ - "کیا آپ یقین کرینگے" تقریر
ابن علی۔

۸ - ۲۵ - ستار

۸ - ۳۰ - اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ - تلنگی میں خبریں

۹ - ۰۰ - انگریزی خبریں

۹ - ۱۵ - وزیر بائی پونے والی۔ خیال

۹ - ۳۰ - گلزار فلم (ریکارڈ)

۹ - ۵۰ - افضل حسین جے پور والے۔
عام پسند گانے۔

۱۰ - ۱۵ - وزیر بائی پونے والی۔ عام پسند گانے۔

۱۰ - ۳۰ - ترانۂ دکن

دوشنبہ ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۵۵ف مطابق ۲۶ نومبر ۱۹۴۵ء

صبح پہلی نشر

۸ ۔ ۳۰ ۔ شکنتلا بائی ۔
خیال ۔ جونپوری ۔ سنو نندیا تورا بیر ۔
غزل ۔ تسکین کو ہم نہ روئیں جو ذوق نظر ملے ۔

۹ ۔ ۰ ۔ خبریں
۹ ۔ ۵ ۔ کشن لال ۔ عام پسند گانے
۹ ۔ ۳۰ ۔ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ ۔ ۰ ۔ شکنتلا بائی ۔ ٹھمری ۔
لاگے مورے نین سکھی سانورے سلونے سے
غزل ۔ عشق کی حد سے نکلتے پھر یہ منظر دیکھتے ۔
۵ ۔ ۳۰ ۔ کشن لال ۔ عام پسند گانے
۱ ۔ ۳۰ ۔ فارسی نشریات
ریکارڈ ۔ تبصرہ ۔ ریکارڈ ۔ تقریر ریکارڈ
۶ ۔ ۳۰ ۔ شکنتلا بائی ۔ خیال ۔ بھیم پلاس ۔
ڈولن میںڈے گھر آنوئے ۔
غزل ۔ اس نور مجسم کے افسانے کہے کیا
۶ ۔ ۵ ۔ اسٹوڈیو آرکیسٹرا ۔
۷ ۔ ۰ ۔ کشن لال ۔ عام پسند گانے
۳۰ تا ۸ ۔ بچوں کا پروگرام
"حیدرآباد کے وزیر اعظم"

سلسلہ کی تقریر ۔ پروفیسر عبدالمجید صدیقی ۔
فلمی کھچڑی سنو ۔
"دنیا کی کہانی" وحید یوسف زئی ۔
ریکارڈ

۸ ۔ ۰ ۔ شکنتلا بائی ۔ دادرا ۔
پیا اٹھ جاگ رے اکیلی ڈر لاگے ۔
۸ ۔ ۱۰ ۔ "حیدرآباد" (سلسلہ) تقریر
۸ ۔ ۲۵ ۔ کلاریونیٹ ۔
۸ ۔ ۳۰ ۔ اردو میں خبریں
۸ ۔ ۵۰ ۔ تلنگی میں خبریں
۹ ۔ ۰ ۔ انگریزی میں خبریں
۹ ۔ ۱۵ ۔ "پسند اپنی اپنی" (ریکارڈ)
۱۰ ۔ ۳۰ ۔ ترانۂ دکن ۔

سہ شنبہ ۲۳ رفے ۱۳۵۵ف مطابق ۲۷ نومبر ۱۹۴۵ء

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ - شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک مع ترجمہ

۸-۷۰ - بھجن - ریکارڈ

۹-۰۰ - خبریں

۹-۰۷ - افضل حسین جے پور والے۔ عام پسند موسیقی۔

۹-۳۰ - ترانۂ دکن

شام - دوسری نشر

۵-۰ - وزیر بائی پونے والی - استادی گانے۔

۵-۲۰ - چراغ علی - غزل۔
یہ حسن خاص کوئی جلوہ گر ہے۔
غزل - پھر دل کو آپکی نگہ ناز چاہئے۔

۵-۳۰ - افضل حسین جے پور والے۔ عام پسند گانے

۶ تا ۷-۳۰ تلنگی نشریات
فیچر پروگرام

۶-۳۰ - وزیر بائی پونے والی - عام پسند گانے۔

۶-۵۵ - چراغ علی - غزل
حسرتوں کو مری پامال کیا کرتے ہیں۔
غزل - ظالم کے اعتبار میں لذت ہی کیا کرو

۷-۱۰ - افضل حسین جے پور والے - عام پسند گانے۔

۷-۳۰ تا ۸ - بچوں کا پروگرام
"استاد نے نوکری ڈھونڈی"
نیم حکیم خطرہ جان - یہ کیا ہے؟

۸-۰ - اسٹوڈیو آرکسٹرا

۸-۱۰ - "اس ماہ کے رسالے" تقریر ثنا اللہ

۸-۲۵ - گلاس ترنگ

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۵۰ تلنگی میں خبریں

۹-۰ انگریزی میں خبریں

۹-۱۵ وزیر بائی پونے والی استادی و عام پسند موسیقی

۹-۴۰ افضل حسین جے پور والے عام پسند گانے

۱۰-۵ وزیر بائی پونے والی - عام پسند گانے

۱۰-۳۰ ترانۂ دکن

نوا کی اگلی اشاعت

نوا کی اگلی اشاعت میں خریداروں کی دلچسپی کیلئے ملک کے مشہور مزاحیہ نگار مولوی مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب کی نشری تقریر شائع کی جائیگی۔

چہار شنبہ ۲۴ ردے ۱۳۵۵ف مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۴۵ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ - "صبح کے نغمے" (ریکارڈ)

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ کملا بائی - ہلکے استادی عام پسند گانے

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ لکشمن راؤ - ٹھمری -

ناہی کرو جھوٹی بتیاں -

غزل - تجھ کو دل سے جو پیار کرتے ہیں -

۵ - ۲۰ کملا بائی - ہلکے استادی عام پسند گانے

۵ - ۴۵ محمد خاں - طبلہ سولو

۶ تا ۶ - ۳۰ **مرہٹی نشریات**

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ

تقریر - ریکارڈ

۶ - ۳۰ فلمی کہانی

۷ - ۱۵ کملا بائی - مرہٹی پد و بھجن

۷ - ۳۰ تا ۸ **بچوں کا پروگرام**

فیچر پروگرام

۸ - ۰ کملا بائی - بہاؤ گیت

۸ - ۱۰ افسانہ - یحییٰ صدیقی

۸ - ۲۵ - ہارمونیم - وینکٹ راؤ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۹ - ۴۵ "قومی کفایت شعاری"

انگریزی تقریر ایس کے آئینگار

۱۰ - ۰ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

دل ہو ہمہ جوش زندگانی یہ ہے

مایوس رہو کامرانی یہ ہے

ہر فتح کی بنیاد ہو انکار شکست

مانوس ہو غم سے شادمانی یہ ہے

فانی مرحوم نے یہ رباعی نشرگاہ حیدرآباد سے نشر کی تھی -

پنجشنبہ ۲۵ رجب ۱۳۵۵ف مطابق ۲۹ نومبر ۱۹۴۵ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ فلمی گانے (ریکارڈ)

۸ - ۴۵ افضل حسین جے پور والے۔ عام پسند گانے

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ شنکرا بائی۔ ٹھمری۔ بہیروین
موری مان لے مان لے بین تہارے واری سیاں
غزل۔ ذکر اس پری وش کا اور پھر بیاں اپنا

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ اونکار۔ استادی گانے

۵ - ۲۰ شنکرا بائی۔ غزل۔
اُف یہ تیغ آزمائیاں توبہ
غزل۔ مشورے ہیں مرے مٹانے کے

۵ - ۴۰ افضل حسین جے پور والے
عام پسند گانے۔

۶ تا ۶ - ۳۰ کنڑی نشریات
اسٹوڈیو آرکسٹرا۔ اخباری تبصرہ۔
ریکارڈ۔ تقریر۔ ریکارڈ۔

۶ - ۳۰ اونکار۔ استادی گانا

۶ - ۴۵ شنکرا بائی۔ خیال شدہ سارنگ
بندرا بن میں بنسی باجے۔

خمسہ۔ غم عاشقی ہے فغاں کو بکو ہے۔

۷ - ۵ افضل حسین جے پور والے۔ عام پسند گانے۔

۷ - ۳۰ تا ۸ بچوں کا پروگرام
یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ

۸ - ۰ اونکار۔ بھجن

۸ - ۱۰ ”موجودہ مسائل“ تقریر قاضی محمد عبد الغفار

۸ - ۲۵ بانسری۔ شنکر راؤ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی خبریں

۹ - ۱۵ افضل حسین جے پور والے۔
عام پسند گانے

۹ - ۳۵ شنکرا بائی۔ دادرا۔
پانی بھرے ری کون البیلی نار جھما جھم
غزل۔ از چشم ساقی مست شرابم

۹ - ۵۵ افضل حسین جے پور والے۔ عام پسند گانے

۱۰ - ۱۵ شنکرا بائی۔ ٹھمری۔ لگت کرجوا میں چوٹ
غزل۔ شکوۂ غم ترے حضور کیا

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

جمعہ ۲۶ رجب ۱۳۶۵ھ مطابق ۳۰ ر نومبر ۱۹۴۵ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ تلاوت کلام پاک مع ترجمہ
قاری محمد عبدالباری

۸ - ۴۵ نعت ۔ ذاکر علی

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ علی بخش اور ساتھی ۔ قوالی

۹ - ۳۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۴۰ پرلہاد جوشی پونے والے ۔ استادی گانے

خواتین کا پروگرام

۱۰ - ۰ عام پسند گانے

۱۰ - ۳۰ مفید معلومات

۱۰ - ۴۰ فلمی دوگانے (ریکارڈ)

۱۱ - ۰ "لڑکیوں کی تعلیم"
تقریر مسز انوار اللہ

۱۱ - ۱۰ عالم نسواں

۱۱ - ۳۰ فیچر

۱۲ - ۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ پرلہاد جوشی ۔ استادی گانے

۵ - ۲۰ علی بخش اور ساتھی ۔ قوالی

۵ - ۴۰ پرلہاد جوشی ۔ مرہٹی پد اور بھجن

۶ تا ۶ - ۳۰ عربی نشریات
ریکارڈ ۔ تبصرہ ۔ ریکارڈ

۶ - ۳۰ مہتاب بائی امراوتی والی
عام پسند گانا ۔

۷ - ۰ علی بخش اور ساتھی ۔ قوالی

۷ - ۱۵ پرلہاد جوشی ۔ استادی گانے

۷ - ۳۰ تا ۸ بچوں کا پروگرام
"دیوانی ہانڈی" (بچیوں کے لیے)

۸ - ۰ علی بخش اور ساتھی ۔ قوالی

۸ - ۱۰ بچپن کے بعد
تقریر غلام احمد خان

۸ - ۲۵ کاشت ترنگ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ مہتاب بائی امراوتی والی ۔ عام پسند گانے

۹ - ۴۰ پرلہاد جوشی ۔ استادی گانے

۹ - ۵۵ بسم اللہ اور ساتھی شہنائی ۔ (ریکارڈ)

۱۰ - ۵ مہتاب بائی امراوتی والی
عام پسند گانا

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

شنبہ ۲۷ رجب ۱۳۶۵ف مطابق یکم دسمبر ۱۹۴۵ء

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ داورے۔ گیت اور غزلیں (ریکارڈ)

۹-۰ خبریں

۹-۵ مس وتسلا دھولکر۔
ہلکے استادی و عام پسند گانے

۹-۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵-۰ خواجہ محمود بیگ۔ ٹھمری نعتیہ۔
کاسے کہوں عرب کے لوگو تم جانت ہو من کی بتیاں
غزل۔ تصور کی حدوں سے بڑھ گیا ذوق نظر اپنا

۵-۲۵ زاہد علی۔ فلمی گانے

۵-۴۰ وتسلا دھولکر۔ ہلکے استادی عام پسند گانے

۶ تا ۶-۳۰ **تلنگی نشریات**
اسٹوڈیو آرکسٹرا
"جوہر کے تعمیری امکانات"
تقریر ڈاکٹر کا سیور راؤ
کرناٹک موسیقی

۶-۳۰ خواجہ محمود بیگ۔ دادرا۔
جب سے موہن درسوا دکھا گیو ری
غزل۔ ساری دنیا مجھے کہتی تیرا سودائی ہے۔

۶-۵۰ زاہد علی۔ غزل۔ کیا چھپا تے کسی سے حال اپنا
گیت۔ ساجن کبھی آؤ

۷-۵ وتسلا دھولکر۔ عام پسند گانے

۷-۲۰ تا ۸ **بچوں کا پروگرام**
ریڈیو کلب کی خبریں
بچپن کی کہانی۔ بیرسٹر اکبر علی خاں
بچپن۔ نظم۔ یوسف ناظم
قوالی معمہ سنو
اسٹوڈیو آرکسٹرا۔

۸-۰

۸-۱۰ منتخب کلام۔ سکندر علی وجد

۸-۲ سارنگی۔ قایم حسین خاں

۸-۳۰ **اردو میں خبریں**

۸-۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹-۰ **انگریزی میں خبریں**

۹-۱۵ خواجہ محمود بیگ۔ غزل۔
پاتا نہیں جو لذت آہ سحر کو میں
گیت۔ روگ نہ اپنے من کا سدھر ٹوٹ گئی ہر آس

۹-۳۵ مس وتسلا دھولکر۔
ہلکے استادی اور عام پسند گانے

۹-۵۵ زاہد علی۔ فلمی گیت۔
بلم مورے بھولے پریت نہیں جانے

۱۰-۵ خواجہ محمود بیگ۔ ٹھمری۔
سیاں بدیس گئے ری مادھو
غزل۔ ملا ہوگا کسی کو باوفا کوئی مقدر سے

۱۰-۳۰ ترانۂ دکن

یکشنبہ ۲۸ رجب ۱۳۵۵ف مطابق ۲ ستمبر ۱۹۴۵ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ پرلہاد جوشی پونہ والے ۔ استادی گانے
۸ - ۴۵ ذاکر علی ۔ فلمی گانے
۹ - ۰ خبریں
۹ - ۵ مہتاب بائی امراوتی والی ۔ عام پسند گانے
۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ پرلہاد جوشی ۔ استادی گانے
۵ - ۲۰ ذاکر علی ۔ غزل ۔
کسی نے پھر نہ سنا درد کے فسانے کو ۔
گیت ۔ تو پریم نہ کرنا داں
۵ - ۴۰ مہتاب بائی امراوتی والی ۔ عام پسند گانے
۶ تا ۶-۲۰ مرہٹی نشریات
ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ
۶ - ۳۰ پرلہاد جوشی ۔ خیال
۶ - ۴۵ زاہد علی ۔ گیت ۔
چاہنا ہم کو تو اس کو چاہیئے ۔
غزل ۔ خطاؤں سے پہلے پشیمانیاں ہیں
۷ - ۵ مہتاب بائی امراوتی والی
عام پسند گانے ۔

۷ - ۲۰ تا ۸ بچوں کا پروگرام
خطوں کے جواب سنو
یاد نہ آ گذرے زمانے
"دنیا کی کہانی" تقریر وحید یوسف زئی
۸ - ۰ ذاکر علی ۔ غزل ۔
وہ دل کہ جس کو نیند نہ آئی تمام رات ۔
۸ - ۱۰ "حالی کے شعری سانچے"
تقریر ابوظفر عبدالواحد
۸ - ۲۵ گمبوز ۔ صالح بن ناصر
۸ - ۳۰ اُردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ پرلہاد جوشی ۔ استادی گانے
۹ - ۳۰ مہتاب بائی امراوتی والی
عام پسند گانے
۱۰ - ۰ "باپ" ڈرامہ نوشتہ زاہد رضوی
۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

ہم سب کی دلچسپی کا پروگرام بناتے ہیں ۔ اس میں سے آپ اپنی دلچسپی کی چیزیں چن لیجیے ۔

دوشنبہ ۲۹ رجب ۱۳۵۵ف مطابق ۳ دسمبر ۱۹۴۵ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ "ساز اور گانا" (ریکارڈ)

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ نورجہاں بیگم - ٹھمری جوگیا -
ابھی تلک نہیں آیا ری میرا بالا جوگی -
غزل - عقل ہے زمام ابھی عشق ہے مقام ابھی

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ مس تسلا مدھولکر
ہلکے استادی اور عام پسند گانے

۵ - ۲۰ نورجہاں بیگم - گیت -
میں ترے قربان پپیہے -
غزل - یہ کیف مستقل سمجھ لے بہار کو
غزل - لوگ احسان کی احسان جتا کہتے ہیں

۵ - ۵۰ مس تسلا مدھولکر - بھاؤ گیت

۶ تا ۶ - ۳۰ فارسی نشریات
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ

۶ - ۳۰ مس تسلا مدھولکر -
ہلکے استادی اور عام پسند گانے

۶ - ۵۰ نورجہاں بیگم - غزل
جینے کے دن ہوں اور اجل کی دعا کرے -
غزل - شکوہ نہ چاہیئے کہ تقاضا نہ چاہیئے -

۷ - ۱۰ - مس تسلا مدھولکر - مرہٹی پدو بھاؤ گیت

۷ - ۳۰ تا ۸ بچوں کا پروگرام
(خاص پروگرام)

۸ - ۰ نورجہاں بیگم - غزل -
آنکھ دی اور آنکھ کو محو تماشا کردیا -

۸ - ۱۰ ریڈیو کی ڈاک - ندیم

۸ - ۲۵ کلاریونیٹ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ "پسند اپنی اپنی" (ریکارڈ)

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن -

اس مہینے کے رسالے

نشرگاہ حیدرآباد میں جو علمی اور ادبی رسالے وصول ہوتے ہیں ان کے بارے میں ہر مہینہ ایک تنقیدی اور معلوماتی تقریر "اس مہینہ کے رسالے" کے عنوان سے نشر کرائی جاتی ہے۔

ON H. E. H. THE NIZAM'S SERVICE

بکارِ سرکاری

پروگرام نشرگاہ حیدرآباد

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ "جامعہ"
مکتبہ جامعہ دہلی
Delhi
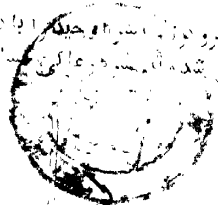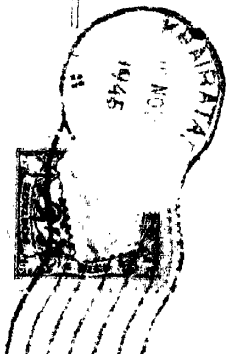
FROM:— OFFICE OF THE STATION DIRECTOR,
Hyderabad Broadcasting Station.

از دفتر
مہتممِ نشرگاہ حیدرآباد

دکن ریڈیو

نشرگاہ حیدرآباد کا پندرہ روزہ رسالہ

یکم تا ۱۵ / بہمن ۱۳۵۵ف
۴ تا ۱۸ / ڈسمبر ۱۹۴۵ء

۴۱۱ میٹر
۷۳۰ کیلو سائیکل

چندہ سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنے
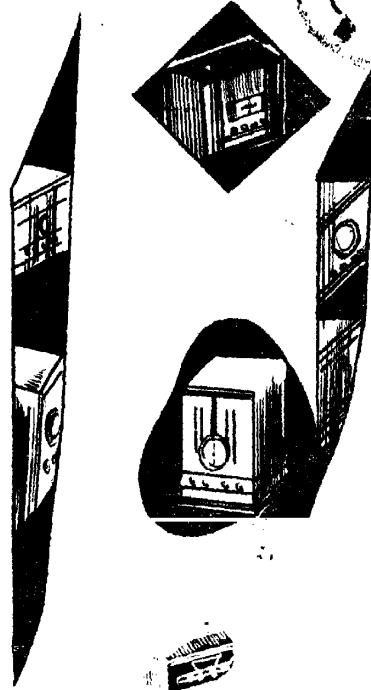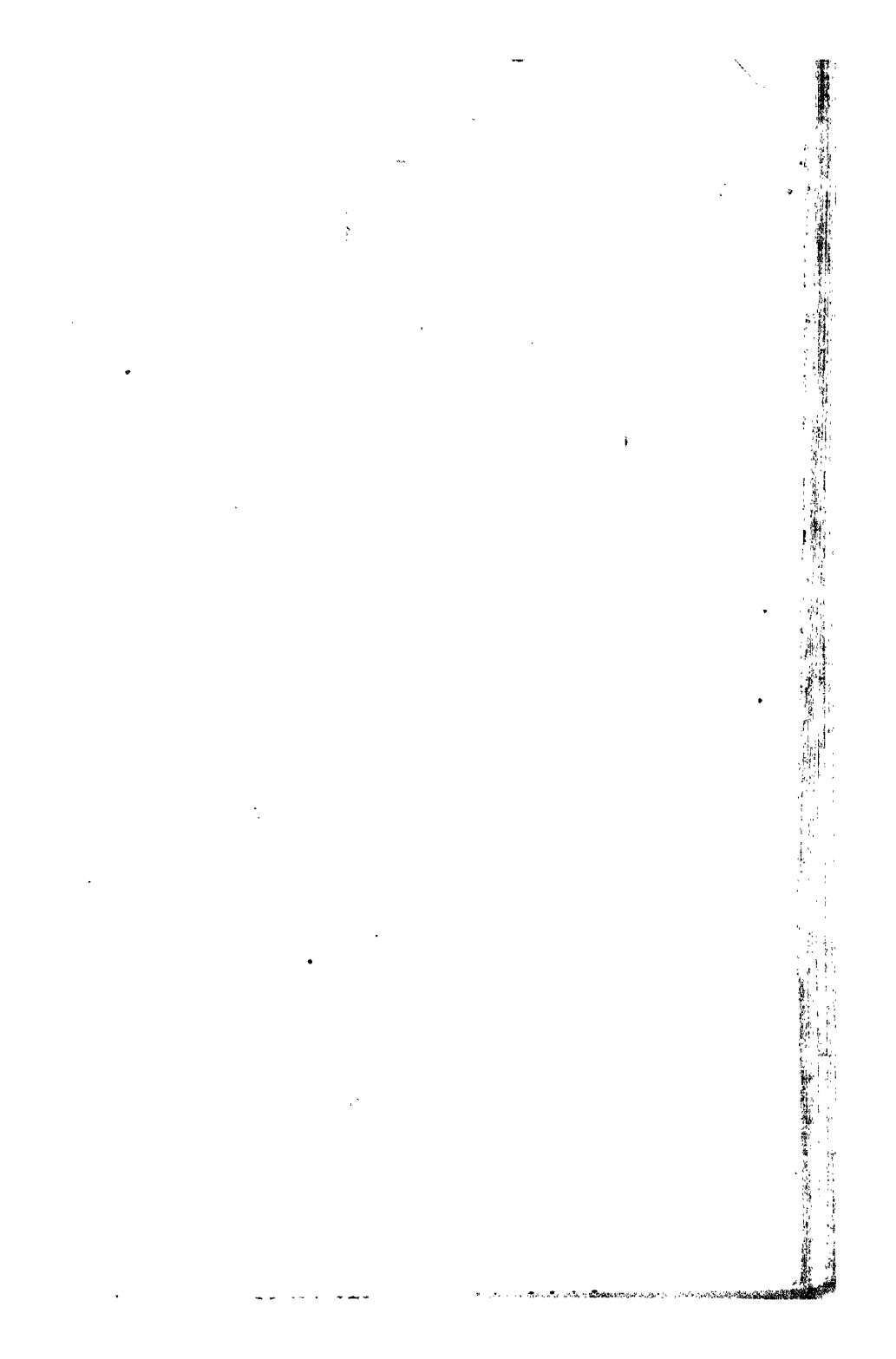
شہزادہ کرنل نواب مکرم جاہ بہادر

"نوا" کے اس شمارہ میں یکم تا ۱۵ر بہمن ۱۳۵۵ف کے پروگرام آپکی خدمت میں پیش ہیں۔
ان دنوں میں نشریات کے پروگراموں اور اوقات میں جو تبدیلیاں ہیں انکا ذکر ہم "نوائے" کے
پچھلے شمارہ میں بھی کرچکے ہیں۔ ۳ر بہمن ۱۳۵۵ف مطابق ۶ر دسمبر ۱۹۴۵ء سے صباحی نشریات
نہیں ہونگی۔ یہہ نشریات ۱۶ر بہمن ۵۵ف مطابق ۱۹ر دسمبر ۱۹۴۵ء سے پھر شروع ہوجائینگی۔
۱ر بہمن ۵۵ف مطابق ۱۴ر دسمبر ۱۹۴۵ء سے شام کی نشر کے اوقات ۷-۳۰ سے عموماً ۹-۱۵
شب تک ہوں گے۔ اوقات نشر میں یہہ کمی بہ سبب ماہ محرم الحرام موسیقی کے شامل پروگرام
ہونے کے باعث ہے۔ موسیقی کے بجائے سوز و سلام - مرثیے - قصیدے - نعت - قصیدہ
بردہ شریف اور اخلاقی اور مذہبی نظمیں نشر ہوں گی۔

تقاریر کے اوقات میں مذہبی نوعیت کی تقریروں کے علاوہ معلوماتی سماجی ادبی
اور تعلیمی تقریریں شامل ہیں۔

محرم الحرام وہ اہم مہینہ ہے جس میں تاریخ عالم کے بعض اہم ترین واقعات کے رونما
ہونے کے علاوہ حق کے نام کو سربلند کرنے کے لیے باطل کی قوتوں کے خلاف جہاد کیا گیا۔ قومی
سربلندی کا راز سرفروشی میں پوشیدہ ہے۔ اس حقیقت کو اسلام کا فلسفہ سمجھا تا ہے۔

۳ بہمن کو محرم الحرام پر ایک سبق آموز تقریر سنیے۔

حضرت خلیفہ دوم فاروق اعظم کا نام ان اسلامی مشاہیر میں ہے جنھوں نے مذہب کی بنیادوں کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کیا اور یہ ثابت کرکے کہ سیاست مذہب سے علیحدہ کوئی چیز نہیں ہے دنیا والوں کے لیے عمل کے نئے راستے کھول دیے۔ آج یہ ساری ہنگامہ آرائیاں اور نصب العینی اختلافات محض مذہب اور سیاست کی علیحدگی کا نتیجہ ہیں۔ ۴ بہمن کو حضرت خلیفہ دومؓ کے کارناموں پر روشنی ڈالی جائیگی۔

حضرت حسینؓ کی شہادت تاریخ انسانی کا وہ باب ہے جس میں درحقیقت حق کو فتح اور باطل کو شکست ہوئی۔ میدان کربلا میں چند نفوس قدسیہ نے اپنے چراغ حیات کو باطل کی آندھی کے مقابل رکھ کر انسانیت کے چراغ کو ہمیشہ کے لیے روشن کردیا۔ ۱۳ بہمن کو شہادت امام حسینؓ پر تقریر ہوگی۔

مرثیہ اردو ادب کی ایک امتیازی صنف ہے۔ اردو کے اچھے مرثیے ادب کے بہترین شاہکار ہیں۔ ۹ بہمن کو "مرثیہ گوئی" سے متعلق تقریر سنیے۔

نئی نسل کو پروان چڑھانے میں مدرس کا بڑا حصہ ہے۔ ۸ بہمن کو "مدرس اور سماج" کے عنوان پر تقریر ہوگی۔

جوہری بم کی ایجاد نے دنیا کی تاریخ میں ایک زبردست انقلاب برپا کیا ہے۔ حالیہ بڑی لڑائی میں جس کا اختتام جوہری بم پر ہوا، اس قوت کا تخریبی پہلو کارفرما تھا۔ ابتک انسان نے عام طور پر اسی پہلو پر غور کیا ہے لیکن مستقبل کی تعمیر کا تقاضا ہے کہ جوہری توانائی کو مفید کاموں کے لیے وقف کردیا جائے۔ یکم بہمن کو جوہری بم کے عنوان پر تقریر سنیے۔

"نوا" کی گزشتہ اشاعت میں آپ سے کہا گیا تھا کہ ہم آپکو ایک غیرفانی آواز سنائیں گے۔ یہ آواز آپ قائد ملت محمد بہادر خاں مرحوم ومغفور کے اس ریکارڈ کی شکل میں سنیں گے جو "یادگار حسینی" کے موقعہ پر ہم نے تیار کیا تھا۔

۲ بہمن مطابق ۵ دسمبر سے بچوں کے پروگرام کا وقت بھی بدل گیا ہے۔ یہ پروگرام سوا آٹھ بجے سے ساڑھے آٹھ بجے شب تک ہوگا۔

مضمون نگاری

از
جناب مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب

برسوں پہلے کی بات ہے کہ بعض احباب نے مجھے مجبور کیا کہ ایک جلسہ میں تقریر کروں۔ میں اس قسم کے جھگڑوں سے کوسوں دور بھاگتا ہوں۔ لیکن میرے انکار کو ان لوگوں کے اصرار نے دبالیا۔ تقریر کا مضمون یہہ دیا گیا کہ "مضمون نگاروں کو لکھتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا چاہئیے" بہر حال جلسہ ہوا۔ بہت لوگ جمع ہوے۔ مین نے بھی خاصی بھلے آدمیوں کی سی تقریر کی۔ لوگوں نے پسند بھی کیا۔ کچھ سوالات بھی ہوے جسکے مین نے معقول جواب بھی دیئے۔ اور سب کے آخر میں جناب صدر میرا شکریہ ادا کرنے کو کھڑے ہوئے۔ یہہ ایک بہت بڑے آدمی تھے اور اب بھی ہیں میں سمجھا تھا کہ میری تقریر میں جو کور کسر رہ گئی ہے اسکو یہہ صاف کر دینگے اور تعریف کرکے میری دل افزائی کریں گے۔ لیکن اُن حضرت نے کھڑے ہوتے ہی ایک ایسا سخت وار کیا کہ میں گھبرا گیا۔ فرمانے لگے کہ "جناب مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب نے جو کچھ کہا ہے بالکل غلط ہے۔ اگر اس پر تم نے عمل کیا تو ہرگز تمکو کچھ لکھنا نہیں آئیگا۔ جو کچھ تم نے ابھی سنا ہے اس کو اپنے دماغوں سے نکالدو۔ اور میرے اس مشورہ پر عمل کرو کہ "می نویس و می نویس می نویس"۔ یہہ فرمایا اور کرسی پر تشریف فرما ہوگئے۔

ان کے یہہ ارشادات عالیہ سنکر پہلے تو مجھے خیال ہوا کہ خدا معلوم ان کو کیا ہوگیا ہے کہ جو کچھ منہ میں آیا کہہ گئے ہیں۔ کیونکہ یہ شعر اس طرح ہے۔

گر تو خواہی آنکہ باشی خوش نویس ؞ می نویس و می نویس و می نویس

اور آپ جانتے ہیں کہ خوش نویس کے لئے عقل کی ضرورت نہیں ہے۔ مثل مشہور ہے کہ نقل را چہ عقل۔

اب رہی مضمون نگاری تو اسکے لئے خوش نویسی کی ضرورت نہیں ہے۔ عقل کی ضرورت ہے۔ مگر پھر میں نے سوچا کہ بڑے آدمیوں کی باتیں بھی بڑی ہوتی ہیں۔ ممکن ہے کہ جو کچھ انہوں نے فرمایا ہے وہ صحیح ہو اور جو کچھ میں نے کہا وہ غلط ہو۔ اس لئے چپکا ہو گیا۔ لیکن جب محض "می نولسو دمی نولیس و نی نولیس" کے نمونے کے لکھنے والوں کے مضمون دیکھے تو معلوم ہوا کہ اس طرح کی تحریریں گھسیٹنے والوں کو ادب میں کیا جگہ دی جا سکتی ہے۔ یہ لکھتے ہیں۔ ادب کی قسمت کو روتے ہیں ابھی تھوڑے دن ہوئے کہ حیدرآباد کی نشریات والے میرے سر ہو گئے کہ کوئی مضمون نشر کرو۔ پہلے تو میں نے انکار دیا۔ پھر یہ سوچکر تقریر کرنے کے لیے راضی ہو گیا کہ آؤ۔ اپنے پرانے خیالات کو پبلک میں ظاہر کروں۔ شاید کوئی اللہ کا بندہ انکی تائید کرے اور مجھے یہ کہنے کی ہمت ہو سکے کہ مقابلہ کے لئے میں تنہا نہیں ہوں۔ میرے ساتھ میرے ایک دوست اور بھی ہیں۔

میں نے جو تقریر کی تھی وہ زبانی تھی۔ نہ تو اس کے نوٹ میرے پاس ہیں اور نہ کوئی مواد۔ اس لئے جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ محض اپنی یاد پر کہہ رہا ہوں۔ وہ تقریر کوئی گھنٹہ سوا گھنٹہ کی تھی۔ اور اس وقت مجھے اسکے دہرانے کے لئے پندرہ بیس منٹ ملے ہیں۔ اسلئے یہ خیال رہے کہ میں اب جو کچھ عرض کروں گا اسکی نوعیت محض ایک خاکہ کی ہو گی۔ نہ کہ مکمل نقشے کی۔ تو پھر بسم اللہ۔ سنیئے کہ مجھے کیا کہنا ہے۔ اور اگر آپکے پاس فونٹن پن اور کاغذ ہے تو نوٹ بھی کرتے جائیے تاکہ بعض باتوں سے آپ فائدہ اٹھائیں اور بعض باتوں سے بچیں۔ کیوں کہ یہ کمترین اسباب پر آمادہ ہے کہ اگر کوئی بات پسند خاطر نہ ہو تو اس سے مطلع کیا جائے۔ خواہ وہ "می نولیس و می نولیس و می نولیس" ہی قسم کی کیوں نہ ہو۔ میں اسکے سننے اور اس کو تسلیم کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہوں۔

سب سے پہلی غلط فہمی جو آجکل کے اکثر لکھنے والے کرتے ہیں یہ ہوتی ہے کہ وہ بغیر کچھ پڑھے اور غور کئے اندھا دھند کاغذ پر قلم چلا دیتے ہیں اور اس زمانہ میں پرچوں اور رسالوں کی زیادتی اور اچھے لکھنے والوں کی کمی کی وجہ سے ان مضامین کی کہیں نہ کہیں کھپت بھی ہو جاتی ہے۔ دیکھا جائے تو لکھنے سے پہلے مطالعہ کی بڑی ضرورت ہے۔ میں "می نولیس و می نولیس و می نولیس" پر تو زور نہیں دیتا ہوں" بخوان و بخوان و بخوان" پر عمل کرنے کا ضرور مشورہ دیتا ہوں۔ ہوتا یہ ہے کہ مطالعہ کے وقت معمولی چیزوں پر سے نظر یونہی گذر جاتی ہے لیکن جو چبھتی ہوئی باتیں ہوتی ہیں وہ دماغ میں مستقل اثر پیدا کر جاتی ہیں۔ اب یہ پڑھنے والے کی طبیعت پر منحصر ہے کہ اس کا دماغ کس قسم کی باتوں کو قبول کرنے پر آمادہ ہے۔ بہر حال ہر کتاب کا کچھ نہ کچھ اثر مستقلاً دماغ میں رہ جاتا ہے۔

اور جب وہ پڑھنے والا لکھنے بیٹھتا ہے تو ضرورت کے وقت وہ نقش اُبھر آتے ہیں اور وہ خیالات بلا ارادہ قلم سے نکل کر کاغذ پر ثبت ہو جاتے ہیں۔ اس کے متعلق بعض اصحاب ممکن ہے کہ یہ کہیں کہ اس طرح دوسرے کے مضامین لینا سرقہ ہے تو اس کا جواب میں یہ دونگا کہ بقول ”سسرو“ کوئی خیال ایسا نہیں جو دنیا میں کسی کی قلم یا زبان سے نہ نکل چکا ہو“ جن صاحب کے خیال نے آپ کے دماغ میں جگہ بنائی تھی وہ خیال معلوم نہیں کہ کن صاحب سے ان صاحب نے لیا ہو۔ اس لیے آپ پر کسی طرح بھی سرقہ کا الزام عاید نہیں ہوتا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ آپ اس خیال کو اس طرح ادا کریں کہ وہ پہلے سے زیادہ موثر ہو جائے۔

اب رہا کسی مضمون پر کچھ لکھنا تو لکھنے والے کا یہ پہلا فرض ہے کہ اس کے متعلق مسالا جمع کرے ورنہ یہ لکھنا ایسا ہی ہوگا جیسے کسی عمارت کو بلا بنیاد اٹھانا۔ جہاں تک ہو سکے اس مضمون پر کتابیں پڑھیئے لوگوں سے تبادلۂ خیالات کیجئے۔ جونہی چیز معلوم ہو اسکا نوٹ کیجئے۔ اور اس کے بعد لکھنے کے لئے قلم اٹھایئے۔ میں نے دہلی کے مشاعرہ پر جو مضمون لکھا ہے اس کے لئے مواد جمع کرنے میں میرے کم سے کم چھ مہینے صرف ہوئے ہیں۔ بہت سے تذکروں کو دیکھا۔ ان سے نوٹ لیے۔ بڑے بوڑھوں سے پوچھ پوچھ کر شعرا کے حالات۔ ان کی صورت شکل۔ ان کے رہنے سہنے کے طریقے اور ان کے مکانات کے نقشے معلوم کیئے۔ بعض مکانات کو خود جاکر دیکھا۔ جب کہیں جاکر میں اس قابل ہوا کہ اس مضمون کو پورا کر سکوں۔ اب بھی جب میں ان نوٹوں کو دیکھتا ہوں تو تعجب ہوتا ہے کہ میں نے اتنی محنت کیسے برداشت کی ہوگی۔ بات یہ ہے کہ لکھنے پڑھنے میں شوق اور جوش ہونا ضروری ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کی وجہ سے انسان دنیا و مافیہا سے بے خبر ہوکر کام کے پیچھے بری طرح پڑ جاتا ہے اور اسکو پورا کرکے چھوڑتا ہے۔

اس مصیبت سے نجات پانے کے بعد دوسرا کام یہ ہوتا ہے کہ جو کچھ مسالا جمع کیا گیا ہے اسکو سلیقہ سے جمایا جائے۔ کاغذ پر نہیں دماغ میں۔ دن ہو یا رات دماغ ہر وقت یہ کام کرتا رہتا ہے کہ مضمون کے کس حصہ کو کس جگہ جمایا جائے۔ اس الٹ پھیر میں بھی دنوں لگجاتے ہیں۔ ایک سلسلہ جمایا جاتا ہے پھر اس میں کچھ رد و بدل کیا جاتا ہے۔ ایک مضمون کو اٹھا کر دوسری جگہ رکھا جاتا ہے اور ہوتے ہوتے آخر یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ اب اس سے بہتر اس مضمون کا جمنا مشکل ہے۔ اور وہ وقت آجاتا ہے کہ لکھنے کے لیے قلم سنبھالا جائے۔ اس تمام دماغ سوزی اور کاوش کے بعد جو مضمون لکھا جائیگا وہ اس قابل ہوگا کہ لوگ پڑھیں

اس کی تعریف کریں۔ لکھنے والے کی محنت کی داد دیں اور اس تحریر سے کچھ فائدہ حاصل کریں۔

لکھنے میں سب سے مشکل کام مضمون کا شروع کرنا ہے۔ مضمون کی ابتدا اس طرح ہونی چاہیئے کہ ہر پڑھنے والے کے دل میں یہ شوق پیدا ہو کہ دیکھیں آگے کیا لکھا ہے۔ میں نے بہت سے ایسے مضمون دیکھے ہیں جنکے لکھنے میں مضمون نگار نے بڑی محنت اٹھائی تھی۔ لیکن ابتدا اچھی طرح نہیں کی تھی۔ اسلئے شروع ہی میں طبیعت اکتا گئی۔ اور کتاب ہاتھ سے رکھدی۔ یہی وجہ ہے کہ شعراً مطلع لکھنے میں بڑی کاوش کرتے ہیں اور جب مشاعرہ میں غزل پڑھنے جاتے ہیں تو پہلے دو تین شعر چوٹی کے رکھتے ہیں تاکہ لوگ متوجہ ہو جائیں۔ اسکے بعد چند بھرتی کے شعر پڑھتے ہیں۔ اور آخر میں چند اچھے شعر لکھتے ہیں تاکہ جو اثر شروع میں قایم ہوا تھا وہ پختہ ہو جائے۔ اس لیے ہر لکھنے والے کی کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ اس کی تحریر کی ابتدا اور انتہا بہت دلچسپ ہو۔ بغیر اس کے کسی مضمون کا اثر لوگوں کے دلوں پر قایم کرنا مشکل اور بہت مشکل ہے۔

بعض لکھنے والوں میں یہ عادت پڑ جاتی ہے کہ وہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر موٹے موٹے الفاظ اپنا رعب قایم کرنے کے لئے اپنی تحریر میں لاتے ہیں اور اضافتوں کی بھرمار اور عجیب عجیب تشبیہات اور استعاروں سے اپنے مضمون کو گورکھ دھندا بنا دیتے ہیں۔ اگر کسی مجلس علماء کے لئے ایسا مضمون لکھا گیا ہے تو انکا یہ عمل حق بجانب ہے۔ لیکن اگر یہ مضمون عام لوگوں کے ہاتھوں میں جانے والا ہے تو پھر خدا کے لئے اس طرح کی زبان لکھیئے جو ہر شخص سمجھ سکے۔ اور یہ اس طرح ممکن ہے کہ جو الفاظ بلا تکلف دماغ سے زبان قلم پر آئیں وہی لکھے جائیں۔ اور کوشش کرکے ان کو محض رعب ڈالنے کے لیے نہ بولا جائے۔ اس بارے میں یہ عذر کیا جاتا ہے کہ علمی مضمون کی زبان علمی ہونی چاہیئے۔ علمی زبان کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اس میں ثقیل اور غیر مانوس الفاظ کی بہتات ہو۔ مضمون میں آپ ضرور علمی اصطلاحات استعمال کیجئے۔ لیکن جس چیز کو آپ عام فہم زبان میں بیان کر سکتے ہیں اسکو موٹے موٹے لفظوں کے جال میں نہ پھنسائیے۔ مضمون تو آپکا پورا ہو جائیگا۔ عالم لوگ اسکی قدر بھی کرینگے۔ لیکن اس مضمون کا فائدہ عام نہ ہوگا۔ بلکہ اول تو اسکو پڑھنے کی تکلیف ہی گوارا نہیں کریگی۔ اور اگر تھوڑا بہت پڑھ بھی لیا تو ہضم نہ کر سکیگی۔

مجھے بڑی تکلیف ہوتی ہے جب کوئی مجھ سے یہ کہتا ہے کہ مجھے فلاں شخص کی تحریر بہت پسند ہے۔ اور میں بھی اسی طرز پر لکھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اگر یہ مقولہ صحیح ہے کہ "خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد" تو میرا یہ کہنا بھی صحیح ہے کہ ہر شخص کی تحریر جدا ہوتی ہے۔ اگر کوئی صاحب

پنی طرز تحریر کو چھوڑ کر کسی دوسرے شخص کی تحریر کی نقل اتارنا چاہتے ہیں تو بجائے کچھ حاصل کرنے
کے اپنی جمع پونجی بھی کھو بیٹھتے ہیں۔ میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ جس طرح کوئی ڈاڑھی مونچھیں منڈاکر
برزن اور ڈاڑھی بڑھاکر مولوی نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح آیتوں اور حدیثوں کے استعمال سے ابوالکلام آزاد
استعاروں اور تشبیہات کی بہتات سے محمد حسین آزاد اور محاوروں کی زیادتی سے نذیر احمد
نہیں ہوسکتا۔ لکھو خود اپنی طرز میں لکھو۔ کسی سے اصلاح لینے کا خیال دلمیں نہ لاؤ۔ کیونکہ یہہ وہ چیز
ہے جو تمکو دوسروں کا دست نگر بنا دیگی۔ تمہاری ہمت توڑ دیگی۔ اور تمہاری تحریر میں جو روانی ہوگی
اس کو خاک میں ملا دیگی۔ بہتر یہ ہے کہ جو کچھ لکھو اسکو چند دنوں کے لئے اٹھا کر رکھو۔ اس کے بعد
پھر اس پر نظر ڈالو۔ جہاں موٹے موٹے الفاظ آئے ہیں انکی جگہ دوسرے عام فہم الفاظ لکھو۔ جہاں
تحریر پیچیدہ ہوگئی ہے اسکو صاف کرو اور پھر مضمون کو اٹھا کر رکھدو۔ اس طرح دو دفعہ کا دیکھنا
تمہارے دماغ میں مضمون کا ایک گہرا نقش چھوڑ جائیگا۔ اور خود اس جستجو میں رہیگا کہ اس میں
کہاں کہاں اور کیا کیا اصلاح کرنی مناسب ہے۔ اس کے بعد جو تم اسی مضمون کو تیسری یا
چوتھی دفعہ دیکھوگے تو تمہیں خود اپنی غلطیاں معلوم ہونے لگیں گی۔ انکی اصلاح کے بعد مضمون
میں خود روانی آجائے گی۔ اور جہاں روانی نہ ہوگی وہاں پڑھتے وقت خود زبان رکیگی۔ خودبخود
دل چاہیگا کہ اسکو بدل دینا ہی مناسب ہے۔ اور اس طرح عمل کرنے سے تم استادوں کی اصلاح
اور خود استادوں کے وجود سے بے نیاز ہو جاؤگے۔ اور بے تکلف جو چاہوگے کہوگے لوگ
سنیں گے اور شوق سے سنیں گے۔

اگر تمہاری طبیعت میں خوش مذاقی کا جوہر ہے تو اسکو ضرور استعمال کرو۔ خوش مذاقی
وہ شکر ہے جو کڑوی سے کڑوی چیز پر لپیٹ کر باآسانی اسکو حلق کے نیچے اتار دیتی ہے۔ خشک سے
خشک مضمون کو خوش مذاقی کی چاشنی دلچسپ بنا دیتی ہے۔ اور صرف ایک چبھتا ہوا فقرہ اس کوفت کو
رفع کر دیتا ہے کہ جو خشک قسم کے مضمونوں کے پڑھنے میں ہوتی ہے۔ اور ہر شخص کو ہوتی ہے۔
مگر خدا کے لئے اس شکر کو اتنا زیادہ استعمال نہ کرو کہ پڑھنے والے کو صفرہ ہو جائے اور وہ مضمون
کو نگلنے کے بجائے اگلنے لگے۔

مقولے اور شعر مضمون کا زیور ہوتے ہیں۔ اور انکا موقع سے استعمال تحریر میں زور
اور کشش پیدا کر دیتا ہے لیکن تم جانتے ہو کہ ہر چیز کی زیادتی بری ہوتی ہے یہہ چیزیں تحریر کا
زیور ہیں لیکن اگر ان کو زیادہ کام میں لایا گیا تو سمجھ لو کہ تمہاری تحریر مارواڑی کی بیوی بنکر رہ جائیگی۔

اسی طرح بیان کرنے میں کسی مضمون کو اتنا نہ کھینچو کہ لوگ پڑھنے سے تنگ آ جائیں۔ اور ایک ہی چیز کا بار بار دہرانا طبیعت کو ناگوار ہونے لگے ۔ یہ ضرور ہے کہ بعض باتوں پر زور دینے کے لیے انکو دہرانا پڑتا ہے ۔ لیکن ان کو اس طرح بیان کرنا چاہیئے کہ لوگ ان کو ایک نئی چیز سمجھیں اور جو اثر اس مضمون کو بیان کرنے میں پہلے پیدا ہوا ہے وہ مستقل ہو جائے ۔ ایک ہی مضمون کو نئی شکل دیکر بیان کرنیکا سب سے اچھا سلیقہ میں نے سر دشن بہاری گھوش میں دیکھا ہے وہ بحث کرتے تھے ۔ بعض صورتوں میں عدالت کو ان کے کسی پائنٹ سے اتفاق نہیں ہوتا تھا ۔ بجائے اسکے کہ وہ عدالت سے مقابلہ کرنیکو تیار ہو جاتے وہ نہایت دھیمی آواز میں کہتے کہ "جناب والا کا ارشاد صحیح ہے ۔ میں اس پائنٹ سے دستبردار ہوتا ہوں" حاکم عدالت کو ناز ہوتا کہ میں نے سر دشن بہاری جیسے شخص کو دبا لیا مگر یہ حضرت تھوڑی سی دیر میں اسی پائنٹ کو کچھ ایسے رنگ میں پیش کرتے کہ حاکم عدالت یہہ بھی نہ سمجھ سکتا کہ یہہ وہی پائنٹ ہے جسکو یہہ ابھی چھوڑ چکے ہیں بہر حال اس بارے میں مجھے کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ عقلمند را اشارہ کافیست لیجئے یہ میری اس تقریر کا خلاصہ ہے جو میں نے جلسہ میں کی تھی اور جسکے متعلق صدر جلسہ کو یہ اندیشہ ہوا تھا کہ اسپر عمل کرنے سے اہل قلم تباہ ہو جائیں گے اب آپ بھی غور کیجئے کہ میں نے جو کچھ عرض کیا وہ صحیح ہے ۔ یا وہ "می نویس و می نویس و می نویس" والی ہدایت ۔

من نہ گویم کہ این کن و آن کن
مصلحت بین و کار آسان کن

کیا آپ یقین کرینگے!

اقتباس نشری تقریر ابن علی صاحب

ایک موضع میں ایک کلال رہتا تھا۔ آرام سے کھاتا پیتا اور چین کی نیند سوتا تھا۔ گھر میں اللہ کا دیا سب کچھ تھا۔ تین برس پیشتر وارث بھی پیدا ہو چکا تھا جس کو کڑوے نیم کی طرح بڑھتا دیکھ کر ماں باپ دشمنوں کی آنکھوں میں خاک ڈالتے تھے۔ اللہ آمین کرکے پروان چڑھ رہا تھا۔ ماں کی آنکھوں کا تارا اور کلیجے کی ٹھنڈک تھا تو باپ کے دل کا سرور اور آنکھوں کا نور بنا ہوا تھا۔ اچھے سے اچھا کھلاتے اور بہتر سے بہتر پہناتے تھے۔ گاؤں کی رسم و ریت کے مطابق ہاتھ پیر میں چاندی کے کڑے کمر میں چاندی کی بدھی گلے میں سونے کی زنجیر اور کانوں میں بھاری بھاری سونے کی لولکیاں پہنے رہتا تھا۔ ادھر گھر والی بھی اپنی سلیقہ مندی۔ گھر گرستی۔ حسن سیرت اور حسن صورت کی وجہ سے رانی بنی ہوئی تھی۔ خاوند تھا کہ پروانہ کی طرح قدم قدم پر نثار ہوتا تھا۔ گھر میں ایسا پہنتی اوڑھتی کہ دوسروں کو میلے ٹھیلے میں بھی شاید ہی نصیب ہوتا ہو۔ آنے جانے کے جو کپڑے تھے وہ تو کہیں سیٹھ ساہوکاروں کے شادی بیاہ میں ہی دیکھنے میں آتے ہیں۔ رہا زیور۔ سو اسکا یہ حال تھا کہ ناک۔ کان گلے اور ہاتھوں میں سونے کے سوا کچھ نظر نہیں آتا تھا بقول شخصے سونے میں پیلی ہو رہی تھی۔ کبھی کبھار کمر پٹہ اور پیروں کے توڑے ملا کر پورا زیور پہن لیتی تو جسم پر تل دھرنے کو جگہ باقی نہ رہتی تھی۔

خوشی اور خوش حالی کے اس ماحول میں ایک سال ساون کی رت آنے سے پہلے گھر والی کے میکے سے بیرن بھیا آئے اور نوید لائے کہ کچھ دن رہنے کے لئے ماں باپ نے بیٹی کو بلایا ہے۔ جو دو چار دن بھائی کا قیام رہا بہن نے پوری۔ کچوری۔ سبزی ترکاری اور دودھ دہی کی ریل پیل کر دی۔ سارا سارا دن کڑاہی چولھے سے نہ اتری۔ جو کچھ کھلا سکتی تھی بہن نے کھلایا اور جو کچھ

پلا سکتا تھا بہنوئی نے بلایا ۔ اس خیال سے کہ وہ میکے جارہی ہے کئی مہینے وہاں رہیگی اور خدا معلوم ایسے کتنے موقعے آئینگے جب اسکو کپڑے لتے اور زیور کی ضرورت پڑیگی چلنے سے پیشتر عورت نے اچھے سے اچھے کپڑے اور اپنا سارا زیور ایک چھوٹے سے بکس میں رکھ لیا ۔ آخروہ دن بھی آیا جب بہن بھائی ایک چھوٹی سی بنڈی میں بیٹھ کر گاؤں سے روانہ ہوئے ۔ یہاں سے دوسرے گاؤں کا فاصلہ اتنا تھا کہ اگر کوئی شخص صبح کو روانہ ہو تو سہ پہر تک چلنے کے بعد کہیں تین چار بجے منزل مقصود پر پہونچے ۔ چنانچہ دوپہر کا کھانا ساتھ رکھ لیا گیا تھا ۔ چلتے چلتے جب سورج سر پر آیا اور آنتوں نے قل ہو اللہ پڑھنی شروع کی تو بھائی نے ایک ایسی جگہ کا انتخاب کیا جو ایک پہاڑی کے دامن میں واقع تھی اور جسکے اوپر ایک بڑا سا پتھر چھجے کی طرح آگے کو نکلا ہوا تھا ۔ منتخبہ جگہ اس پتھر سے تقریباً آٹھ دس فٹ نیچے ہوگی ۔ چنانچہ یہاں بہن نے کپڑا بچھا کر توشہ کھولنا شروع کیا اور بھائی لوٹا لیکر پانی لینے کے لئے روانہ ہوئے ۔ چونکہ بچہ بھوک سے بلبلا رہا تھا اس وجہ سے ماں نے اوسکو کچھ کھانے کو دیدیا اور وہ گھٹنے سے لگ کر بیٹھ گیا ۔ بھائی صاحب پانی لینے تو کیا گئے دوسری طرف سے پہاڑی پر چڑھکر اوس بڑے پتھر پر پہونچے جسکے نیچے بہن بیٹھی تھی اور وہاں سے نیچے جھانکنے اور کچھ سوچنے لگے ۔ نہ جانے کب سے اس کمبخت کے دل میں غبار بھرا تھا اور خدا معلوم وہ کن خیالات کو اپنے دماغ میں پکا رہا تھا بظاہر تو اوسنے ٹھیک اوس مقام پر رکھے ہوئے ایک پتھر پر نگاہ جمائی جو بہت وزنی اور بڑا سا تھا جسکو ایک شخص کافی محنت اور کوشش سے بمشکل اوٹھا سکتا تھا ۔ کیا آپ یقین کرینگے کہ سوچتے سوچتے آناً فاناً اوسنے اس پتھر کو نیچے سے پکڑ کر ایک دفعہ اوٹھا ہی تو لیا ۔ قریب تھا کہ پتھر پورا اوٹھا کر وہ اسے کھسکا دے اور نیچے بیٹھی ہوئی بہن اور بچہ دونوں پس کر سُرمہ ہو جائیں کہ اتنے میں اوسی پتھر کے نیچے سے اوس منتقم حقیقی کا قہر او جلال ایک کالے ناگ کے روپ میں نمودار ہوا اور اسکی آنکھوں کے سامنے پھنکاریں مارنے لگا ۔ پتھر ہاتھ سے چھوٹ کر پھر اپنی جگہ آرہا اور ناگ کے کھلے ہوئے پھن میں دو چمکتی ہوئی خونخوار آنکھوں نے اس ظالم اور جابر بھائی کو ایسا مبہوت کیا کہ وہ جہاں کا تہاں رہ گیا ۔

یہ طلسم اُسوقت ٹوٹا جب کھیلتے کھیلتے پھن بڑھا کر ناگ نے اوسکے پیر پر تین کاری ضربیں لگائیں اور یہ چیختا ہوا نیچے بھاگا ۔ بہن کے پاس پہونچا تو بدحواس تھا ۔ کہنے لگا مجھے سانپ نے ڈس لیا ۔ چلو جلدی گاؤں چلیں ۔ بہن بیچین ہوگئی اور فوراً چیز بست سمیٹ سماٹ گاڑی میں رکھ آئی ۔ بھائی اور بچے دونوں کو سوار کراکے خود گاڑی ہانکتی ہوئی لشتم پشتم میکے پہونچی ۔

راستہ میں جیسے جیسے زہر کا اثر بڑھ رہا تھا اس شخص پر غنودگی طاری ہوتی جا رہی تھی۔ گھر پہونچکر اتنا ہوش تھا کہ ماں باپ کے سامنے اوسنے اقرار کیا کہ وہ پہاڑ پر اس غرض سے چڑھا تھا کہ پتھر ڈھلکا کر بہن اور بھانجے کو مار ڈالے اور کپڑے اور زیور لیکر چلدے۔ اقرار کرنے کے کچھ ہی دیر بعد اسکی اس ناپاک زندگی کا خاتمہ ہوگیا اور تھانہ میں اس واقعہ کی اطلاع وصول ہوئی۔

خون کے اس سپید ہو جانے اور غیبی امداد کے اس طرح ظہور پذیر ہونے کا کیا آپ یقین کرینگے۔

دکن ریڈیو حیدرآباد کے متعلق آراء

مین حیدرآباد (دکن) کو اردو کی نشر و اشاعت کا بہت اہم مرکز سمجھتا ہوں اسلئے جب میں یہاں آیا تو میری یہ خواہش کچھ بے جا نہ تھی کہ مین یہاں کی نشرگاہ دیکھوں اور وہاں کے کارکنوں سے ملوں۔ خوش قسمتی سے اس کا موقع بھی مل گیا۔ مین اس خلوص اور محبت سے بیحد متاثر ہوا جس کا اظہار ہر قدم پر نشرگاہ کے کارکنوں نے کیا۔ میرا خیال ہے کہ یہ نشرگاہ حیدرآباد کی جدید ادبی زندگی میں ایک بہت اہم حصہ لے رہی ہے۔ اور یقین ہے کہ بہت جلد یہ اور بڑی تہذیبی طاقت بن جائے گی۔ میری بہترین خواہشیں اسکے ساتھ ہیں۔

سید احتشام حسین

لکھنؤ یونیورسٹی ۔ ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۵ء

مین حیدرآباد دکن ریڈیو اسٹیشن کے کارکنوں کے خلوص اور ان کی بلند تہذیب سے واقعی بہت متاثر ہوا۔ یہ الفاظ ہرگز رسمی نہ سمجھے جائیں بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ حیدرآباد دکن کی روایتی تہذیب و شرافت اسکی سبب ہے۔

(رگھوپتی سہائے) فراق گورکھپوری

(پروفیسر الہ آباد یونیورسٹی)

ہز ہائی نس حضرت والاشان شہزادہ برار ولی عہد دولت آصفیہ

نے نشر گاہ حیدرآباد سے متعلق حسب ذیل ارشاد فرماکر نشر گاہ

اور اسکے کارکنوں کی عزت افزائی فرمائی ہے ۔

"مین نشر گاہ حیدرآباد کے انتظام اور اسٹاف

کی کارگزاری سے بہت خوش ہوا"

اعظم جاہ

۲۶ خورداد سنہ ۱۳۵۱ ف

شنبہ یکم بہمن ۱۳۵۵ف مطابق ۱۴ر دسمبر ۱۹۴۵ء

صبح — پہلی نشر

۸ — ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک معہ ترجمہ
۸ — ۴۰ بھجن (ریکارڈ)
۹ — ۰ خبریں
۹ — ۵ مہتاب بائی امراؤتی والی — اُستادی و عام پسند موسیقی۔
۹ — ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ — ۰ روشن علی — اُستادی موسیقی
۵ — ۲۰ رگھوبیر سنگھ — بھجن
۵ — ۳۵ مہتاب بائی امراؤتی والی — عام پسند موسیقی۔
۶ تا ۶ — ۳۰ تلنگی نشریات
کلاریونیٹ — رائنا
"تاریخ دکن" (سلسلہ نمبر ۲) تقریر
پروفیسر سی ہنمنت راؤ
نظم خوانی
۶ — ۳۰ روشن علی — اُستادی موسیقی
۶ — ۴۵ رگھوبیر سنگھ — بھجن
۷ — ۰ مہتاب بائی امراؤتی والی — عام پسند موسیقی۔
۷ — ۱۵ روشن علی — اُستادی موسیقی
۷ — ۳۰ تا ۸ بچوں کا پروگرام
"ماموں جان نے بھوؤں کو ہاتھ کے پانو دکھایا" —

۸ — ۰ رگھوبیر سنگھ — مرہٹی پد
۸ — ۱۰ "جوہری بم" تقریر — ڈاکٹر مہدی علی صدر شعبہ طبیعیات جامعہ عثمانیہ
۸ — ۳۰ اُردو میں خبریں
۸ — ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ — ۰ انگریزی میں خبریں
۹ — ۱۵ مہتاب بائی امراؤتی والی — عام پسند موسیقی۔
۹ — ۴۰ روشن علی — ٹھمری
۹ — ۵۰ فلمی غزلیں (ریکارڈ)
۱۰ — ۰ "وہی صبح وہی شام" سننے والوں کی طرحی مشاعرہ
۱۰ — ۳۰ مہتاب بائی امراؤتی والی عام پسند موسیقی۔
۱۱ — ۰ ترانۂ دکن

تلنگی نشریات

ہفتہ اور منگل کو تلنگی پروگرام شام کے چھ بجے سے ساڑھے چھ بجے تک نشر کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ روزانہ رات کے آٹھ بجکر پچاس منٹ پر تلنگی میں خبریں سنائی جاتی ہیں۔

چہار شنبہ ۲ بہمن ۱۳۵۵ف مطابق ۵ دسمبر ۱۹۴۵ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ عام پسند گانے (ریکارڈ)
۹ - ۰ خبریں
۹ - ۵ عام پسند گانے (ریکارڈ)
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۶ - ۰ اسٹوڈیو آرکیسٹرا
۶ - ۱۰ نعت خواجہ محمود بیگ
۶ - ۲۵ اخلاقی نظمیں - پریمی
۶ - ۴۰ قصیدہ بردہ شریف - حبیب الکاف اور ساتھی
۷ - ۰ نعت - خواجہ محمود بیگ
۷ - ۱۰ قصیدہ بردہ شریف - حبیب الکاف اور ساتھی
۷ - ۳۰ مرہٹی نشریات
اخباری تبصرہ
"فنی ادب اور اس کا پبلک پر اثر"
تقریر جو ملکر -
۷ - ۴۵ قصیدہ بردہ شریف - حبیب الکاف اور ساتھی
۸ - ۰ مرثیہ (تحت اللفظ)
۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام
خاکہ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ "نظام جسمانی اور بچوں کی صحت" انگریزی تقریر
ٹیلکنٹم -
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ ۳ بہمن ۱۳۵۵ف مطابق ۶ دسمبر ۱۹۴۵ء

شام

۷ - ۳۰ کنڑی نشریات
اخباری تبصرہ
"محرم" تقریر ہنمنت راؤ
۷ - ۴۵ نعت - ذاکر علی
۸ - ۰ "محرم" تقریر - عبدالباری
۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام
"محرم کیا ہے"
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ ترانہ دکن

کنڑی پروگرام

کنڑی پروگرام ہفتہ میں ایک دفعہ جمعرات کے روز شام کے چھ بجے سے ساڑھے چھ بجے تک نشر ہوتا ہے۔

آپ اس ہفتہ وار پروگرام میں خبریں، تقریریں، فیچر اور کرناٹک موسیقی سن سکتے ہیں۔

جمعہ ۴ بہمن ۱۳۵۵ف مطابق ۷ دسمبر ۱۹۴۵ء

شام

۷-۳۰ **عربی نشریات**

اخباری تبصرہ - تقریر

۷-۴۵ تلاوت کلام اللہ معہ ترجمہ قاری محمد عبد الباری

۸- . "حضرت خلیفہ دوم" تقریر سید حسین

۸-۱۵ **بچوں کا پروگرام**

"دوسرے خلیفہؓ"

تقریر - قاری محمد عبد الباری

۸-۳۰ **اردو میں خبریں**

۸-۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹- . **انگریزی میں خبریں**

شنبہ ۵ بہمن ۱۳۵۵ف مطابق ۸ دسمبر ۱۹۴۵ء

شام

۷-۳۰ **تلنگی نشریات**

"سماجی افسانہ" بی کشن راؤ

۷-۴۵ نعت - حسیب اللہ

۸- . اخلاق اور کردار - تقریر - میر ابراہیم علی

۸-۱۵ **بچوں کا پروگرام**

ریڈیو کلب کی خبریں سنو

۸-۳۰ **اردو میں خبریں**

۸-۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹- . **انگریزی میں خبریں**

۹-۱۵ **ترانہ دکن**

گفتہ آید در حدیث دیگراں

خواجہ حسن نظامی صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔

حیدرآباد کی نشرگاہ لاسلکی یعنی ریڈیو اسٹیشن کی اب نئی زندگی ہر جگہ مقبول ہے۔ پرانی زندگی بھی مقبول تھی لیکن مشین کی ناتوانی کے سبب مشتاقوں تک آواز نہ پہونچتی تھی۔ شاعروں کو کمر کی تلاش تھی اور حیدرآباد کے مشتاقوں کو حیدرآبادی ریڈیو کی آواز کی تلاش تھی مگر اب حیدرآباد کی دوسری ترقیوں کے ساتھ ریڈیو نے بھی عروج حاصل کیا ہے۔ مین اپنے گھر میں اور جب پردیس میں ہوتا ہوں تو پردیسی گھروں میں حیدرآباد اسٹیشن کو ایک خاص اشتیاق کے ساتھ سنا کرتا ہوں۔ پروگرام بھی اچھے ہوتے ہیں اور طرز ادا بھی اور ادا کے ساتھ آواز کی دلربائی بھی حیدرآباد تو آج کل اردو کا گھر ہے"

یکشنبہ ۱۶ بہمن ۱۳۵۵ف مطابق ۹ دسمبر ۱۹۴۵ء

شام

۷-۳۰ **مرہٹی نشریات**

اخباری تبصرہ ۔ تقریر

۷-۴۵ نعت ۔ ولی اللہ حسینی

۸-۰ "اپنی باتیں"

تقریر ۔ آغا حیدر حسن

۸-۱۵ **بچوں کا پروگرام**

خطوں کے جواب سنو

۸-۳۰ **اردو میں خبریں**

۸-۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹-۰ **انگریزی میں خبریں**

۹-۱۵ **ترانۂ دکن**

دوشنبہ ۱۷ بہمن ۱۳۵۵ف مطابق ۱۰ دسمبر ۱۹۴۵ء

شام

۷-۳۰ **فارسی نشریات**

اخباری تبصرہ

مرثیہ ۔ سعیدہ مظہر

۷-۴۵ اخلاقی نظمیں ۔ خواجہ محمود بیگ

۸-۰ "ادب اور اخلاق"

تقریر عابد علی خاں

۸-۱۵ **بچوں کا پروگرام**

"دنیا کی کہانی" یوسف زئی

"حیدرآباد کے وزیر اعظم"

(سلسلہ کی تقریر) **پروفیسر عبد المجید صدیقی**۔

یہ کیا ہے ۔

۸-۳۰ **اردو میں خبریں**

۸-۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹-۰ **انگریزی میں خبریں**

۹-۱۵ **ترانۂ دکن**

سہ شنبہ ۸ بہمن ۱۳۵۵ ف مطابق ۱۱ دسمبر ۱۹۴۵ء

شام

۷-۳۰ تلنگی نشریات

اعلان بعد میں کیا جائے گا

۷-۴۵ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک مع ترجمہ

۸-۰ "مدرس اور سماج" تقریر صادق علی عباسی

۸-۱۵ بچوں کا پروگرام

"عجائبات" (سلسلہ کا پہلا پروگرام)

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۵۰ تلنگی میں خبریں

۹-۰ انگریزی میں خبریں

۹-۱۵ ترانۂ دکن

چہارشنبہ ۹ بہمن ۱۳۵۵ ف مطابق ۱۲ دسمبر ۱۹۴۵ء

شام

۷-۳۰ مرہٹی نشریات

اخباری تبصرہ۔ "کتابی تبصرہ"

تقریر پروفیسر بھوساری

۷-۴۵ مذہبی نظم خوانی۔ پریمی

۸-۰ "مرثیہ گوئی" تقریر۔ شجاع احمد

۸-۱۵ بچوں کا پروگرام

خاکہ

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۵۰ تلنگی میں خبریں

۹-۰ انگریزی میں خبریں

۹-۱۵ "عالمی امن میں کاٹھیں" انگریزی تقریر

پروفیسر آر۔ وی راؤ

۹-۳۰ ترانۂ دکن

مرہٹی نشریات

مرہٹی نشریات اتوار اور چہارشنبہ کو ہوتی ہیں۔ اس کے اوقات شام کے چھ بجے سے ساڑھے چھ بجے تک مقرر ہیں۔

پنجشنبہ ۱۰ر بہمن ۱۳۵۵ف مطابق ۱۳ر دسمبر ۱۹۴۵ء

شام

۷-۳۰ **کنڑی نشریات**

اخباری تبصرہ — "ہندوستان کے مشہور شعرا"

تقریر رام راؤ

۷-۴۵ نعت — ذاکر علی

۸-۰ "یادگار حسینی" تقریر قائد ملت نواب بہادر یار جنگ بہادر مرحوم و مغفور (ریکارڈ)

۸-۵ اقتباسات

۸-۱۵ **بچوں کا پروگرام**

"محرم" تقریریں

۸-۳۰ **اردو میں خبریں**

۸-۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹-۰ **انگریزی خبریں**

۹-۱۵ ترانۂ دکن

جمعہ ۱۱ر بہمن ۱۳۵۵ف مطابق ۱۴ر دسمبر ۱۹۴۵ء

شام

۷-۳۰ **عربی نشریات**

اخباری تبصرہ — تقریر

۷-۵۰ تلاوت کلام اللہ معہ ترجمہ — قاری محمد عبدالباری

۸-۰ مرثیہ (تحت اللفظ)

۸-۱۵ **بچوں کا پروگرام**

ریڈیو کلب کی خبریں

۸-۳۰ **اردو میں خبریں**

۸-۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹-۰ **انگریزی میں خبریں**

۹-۱۵ ترانۂ دکن

فارسی نشریات

فارسی پروگرام ہر پیر کو شام کے چھ بجے سے ساڑھے چھ بجے تک نشر ہوتا ہے جس میں ہفتہ وار خبریں، تقریریں، نظمیں، فیچر اور صدا بند گانے سنائے جاتے ہیں۔ اگر آپ کو فارسی کا ذوق ہے تو فارسی پروگرام ضرور سنیے۔

عربی نشریات

جمعہ کے روز شام کے چھ بجے سے ساڑھے چھ بجے تک عربی پروگرام نشر کیا جاتا ہے جس میں ہفتہ وار خبروں اور تقریروں کے علاوہ موسیقی کے ریکارڈ بھی سنائے جاتے ہیں۔

شنبہ ۱۲ ر بہمن ۱۳۵۵ ف مطابق ۱۵ ر دسمبر ۱۹۴۵ ء

شام

۷ - ۳۰ **تلنگی نشریات**

"ہندو قانون میں عورت کا مقام"

تقریر (سلسلہ ۲) وی سوریا نارائن راؤ

۷ - ۴۵ نعت - حبیب اللہ

۸ - ۰ "موجودہ مسائل"

تقریر قاضی محمد عبد الغفار

۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام

"نویں محرم" تقریریں

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ ترانۂ دکن

یکشنبہ ۱۳ ر بہمن ۱۳۵۵ ف مطابق ۱۶ ر دسمبر ۱۹۴۵ ء

شام

۷ - ۳۰ **مرہٹی نشریات**

"ماقبل تاریخ کی دکنی یادگاریں"

تقریر - آر - ایم جوشی

۷ - ۴۵ نعت - ولی اللہ حسینی

۸ - ۰ "شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام"

تقریر اعجاز الحق قدوسی

۸ - ۵ بچوں کا پروگرام

"آج محرم کی دس تھی" (تقریریں)

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ ترانۂ دکن

عورتوں کا پروگرام

ہر جمعہ کو دن کے دس بجے سے بارہ بجے تک خواتین کے لیے پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام عورتوں کے لیے ہوتا ہے اور اس میں زیادہ تر عورتیں ہی حصہ لیتی ہیں۔

ہمارے سننے والوں میں سے جو خواتین اس پروگرام میں حصہ لینا چاہتی ہوں وہ مہتمم نشرگاہ حیدرآباد سے مراسلت کر سکتی ہیں۔

دوشنبہ ۱۴ ار بہمن ۱۳۵۵ف مطابق ۱۷ ر دسمبر ۱۹۴۵ء

شام

۷ - ۳۰ فارسی نشریات

مسالمہ شش نفری

۷ - ۴۵ مذہبی نظمیں - پریمی

۸ - - "معرکہ کربلا" تقریر

سید حسین صاحب زیدی

۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام

"دنیا کی کہانی" یوسف زئی

"حیدرآباد کے وزیر اعظم"

(سلسلہ کی تقریر) پروفیسر عبدالمجید صدیقی

یہہ کیا ہے ــــ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ ترانہ دکن

سہ شنبہ ۱۵ ار بہمن ۱۳۵۵ف مطابق ۱۸ ر دسمبر ۱۹۴۵ء

شام

۷ - ۳۰ تلنگی نشریات

"حیدرآباد کے تاریخی مقامات"

تقریر ــ اے - ویربھدرا راؤ

۷ - ۴۵ - شری بھگوت گیتا کے اشلوک مع ترجمہ

۸ - - "ریڈیو کی ڈاک" ندیم

۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام

"عجائبات" (سلسلہ کا دوسرا پروگرام)

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ ترانۂ دکن

نشری تقریریں

آپ کن عنوانات پر تقریریں سننا چاہتے ہیں - ہمیں لکھ بھیجئے۔

جہاں تک ممکن ہوسکیگا ہم پروگرام کی ترتیب میں آپکے مشوروں سے مدد لینے کی کوشش کریں گے۔
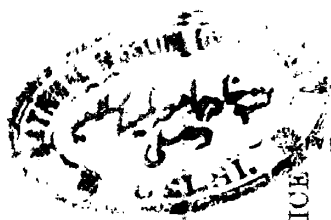
ہماری نشریات

نشرگاہ حیدرآباد سے اردو، تلنگی، مرہٹی، کنڑی، فارسی، عربی اور انگریزی ان چھ زبانوں میں پروگرام نشر ہوتے ہیں - جس زبان سے آپ زیادہ واقف ہیں اسی کا پروگرام ظاہر ہے آپکو لینا ہوگا لیکن خالص نغمے کی کوئی زبان نہیں ہوتی اسلئے آپ ہر زبان کے گانوں سے لطف اندوز ہوسکتے ہیں۔
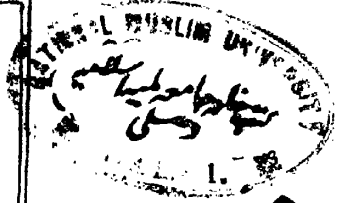
پندرہ روزہ رسالہ

نشرگاہ حیدرآباد

شہزادہ نواب معظم جاہ بہادر

نشرگاہ حیدرآباد کا پندرہ روزہ رسالہ

نوا

چندہ سالانہ عہ/ سکہ عثمانیہ
قیمت فی پرچہ ۱/۶
بیرون ریاست عہ/ سکہ کلدار

نشان ٹپہ سرکار عالی ۱۷۲
ٹیلیفون نمبر ۲۵۰۸
تار کا پتہ "لاسلکی"

جلد ۵ — ۱۶/ تا ۳۰/ بہمن ۱۳۵۵ف مطابق ۱۹/ دسمبر ۴۶ء تا ۲/ جنوری ۱۹۴۷ء — شمارہ (۶)

فہرست

"نوا" کے اس شمارہ میں ۱۶ر تا ۳۰ر بہمن ۱۳۵۵ف مطابق ۱۹ر دسمبر ۱۹۴۵ء تا ۲ر جنوری ۱۹۴۶ء کے پروگرام پیش ہیں۔ پچھلے دو ہفتوں میں ہماری صباحی نشریات بند رہیں۔ ۱۶ر بہمن ۱۳۵۵ف سے آپ ان نشریات کو پھر سُن سکیں گے جن کا دوران ۹ سے ۹-۳۰ صبح رہے گا۔ دوسری نشر جو پہلے دو ہفتوں میں ساڑھے سات بجے شام سے شروع ہوا کرتی تھی اب ۷ بجے سے شروع ہوگی اور عموماً ساڑھے نو بجے شب تک جاری رہے گی۔ اس نشر میں روزانہ مختلف زبانوں کے پروگرام ۷ بجے سے سوا سات بجے شام تک اور بچوں کا پروگرام ساڑھے آٹھ سے ساڑھے آٹھ بجے شب تک ہوگا۔ تقاریر کا وقت پچھلے دو ہفتوں کی طرح ۸ بجے شب ہوگا۔ ہمارا خیال ہے کہ تقاریر کے لیے آئندہ بھی یہی وقت قایم رکھیں۔ زیر نظر پندرہ دنوں میں علمی ادبی اور سماجی موضوعوں سے متعلق مختلف معلوماتی اور مفید تقریریں شامل ہیں جنمیں ۱۷ر بہمن کو "بلدیہ کے فرایض" ۱۹ر بہمن کو "شہید کربلا کی سخاوت" ۲۸ر بہمن کو "حیدرآباد کے جنگلات" اور ۲۹ر بہمن کو "نیا عیسوی سال" پر تقاریر قابل ذکر ہیں۔ موسیقی کی بجائے آپ اس زمانے میں سوز و سلام۔ مرثیے۔ نعت۔ قصیدہ بردہ شریف اور اخلاقی اور مذہبی نظمیں سنیں گے

تقریر جناب ڈاکٹر مہدی علی خان صاحب صدر شعبۂ طبیعیات جامعہ عثمانیہ جو بتاریخ ۷؍ بہمن ۱۳۵۴ف نشر ہوئی

ہیروشیما! ناگاساکی! ایٹم بم! یہہ روح فرسا الفاظ ہر سوچنے سمجھنے اور غور کرنے والے انسان کے دماغ پر ایسے کندہ ہوگئے ہیں کہ کبھی مٹائے نہ مٹیں گے۔ ۶؍ اگست ۱۹۴۵ء تاریخ عالم میں ایک ایسا روز ہے جو کبھی بھلایا نہ جاسکے گا۔ اسی دن صدر ٹرومن نے واشنگٹن سے اعلان کیا تھا کہ امریکی ہوائی بیڑے نے جاپانیوں کے خلاف جوہری بم کا استعمال کیا ہے۔ اس اعلان کے ساتھ ہی مسٹر چرچل کا وہ بیان بھی شایع ہوا جسمیں انھوں نے جوہری بم کی تیاری اور اس کے استعمال کی تجاویز پر مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالی تھی۔ ابتدامیں تو ذرا مشکل ہی سے یقین آتا تھا کہ انسانی کوششوں نے جوہری توانائی پر قابو حاصل کرلیا ہوگا مگر بالاخر ماننا پڑا کہ یہہ کوئی دہشتناک خواب نہیں بلکہ امر واقعہ ہے۔ سائنس کی دنیا میں کوئی ایجاد اتنی اہم نہیں ہے جتنا کہ جوہری بم۔ اس ایجاد نے قدرت کے رازہائے سربستہ کو دریافت کرکے انھیں تباہی کا آلۂ کار بنالیا۔

جوہری بم کی تاریخ تین حصوں میں تقسیم کی جاسکتی ہے۔ مرکزے کا انکشاف۔ نیوٹرون کا انکشاف اور جوہر کے شق ہونے کا انکشاف۔ یہہ انکشافات بیک وقت نہیں ہوئے بلکہ ضروری معلومات بتدریج حاصل ہوتی گئیں۔

آپکو تو معلوم ہی ہوگا کہ ہر قسم کا مادہ جوہروں پر مشتمل ہوتا ہے۔ جوہر ایک اتنی چھوٹی چیز ہے کہ ایک رائی کے دانے میں بھی یہہ کروڑوں کی تعداد میں موجود رہتے ہیں۔ یہہ ہم بہت زمانے سے جانتے تھے۔ مگر سنہ ۱۹۱۲ء میں رودر فورڈ نے پہلی مرتبہ جوہر کی ساخت کے متعلق اہم معلومات حاصل کیں۔ جوہر کی ساخت کا مطالعہ طبیعیات کا ایک نہایت دلچسپ موضوع ہے مگر ہماری موجودہ اغراض کیلئے

اتنا بیان کر دینا کافی ہے کہ اس کے بیچوں بیچ ایک چھوٹی سی گولی کے مانند ایک مرکزہ ہوتا ہے جس پر تقریباً پورے جوہر کی کمیت موجود رہتی ہے۔ بقیہ حصہ سے ہمیں اس تذکرے میں کوئی سروکار نہیں اور اتنا کہہ دینا بس ہے کہ مرکزے سے بہت بڑے فاصلے پر برقیوں کا ایک بادل رہتا ہے اور مرکزے اور برقیوں کی درمیانی فضا جو جوہر کے حجم کا بہت بڑا جزو ہے خالی رہتی ہے۔ جوہری نظام بالکل نظام شمسی کے مشابہ ہے۔ اس میں سورج کی بجائے مرکزہ ہوتا ہے اور سیاروں کی بجائے برقیے۔ ان برقیوں کے برقی بار کی مقدار اتنی ہوتی ہے کہ مرکزے پر کے برقی مثبت بار کی تعدیل کرے اور جوہر بحیثیت مجموعی کوئی برقی بار ظاہر نہ ہو۔ مرکزہ ہی وہ چیز ہے جو جوہر کی نوعیت اور اس کے مستقل خواص معلوم کرنے میں بکار آمد ہوتا ہے۔ اکثر اشیا مختلف عناصر سے بنی ہوئی ہوتی ہیں اور ہر عنصر مشتمل ہوتا ہے جوہروں پر اور ہر عنصر کے جوہر کا مرکزہ ایک مختلف نوعیت رکھتا ہے۔ سب سے ہلکا عنصر ہائیڈروجن اور سب سے بھاری یورینیم ہوتا ہے۔ یورینیم کا جوہر بالعموم ہائیڈروجن کے جوہر سے ۲۳۸ گنا وزنی ہوتا ہے۔ دیکھئے ہم کہہ رہے ہیں بالعموم ۲۳۸ گنا وزنی۔ ہم نے لفظ بالعموم اسلئے استعمال کیا کہ جوہر کی اس خصوصیت کو ظاہر کریں جسکی وجہ سے جوہری بم کی تیاری میں مشکلیں درپیش آئیں۔ اگرچہ ہائیڈروجن کے سب جوہر ایک ہی طرح عمل کرتے ہیں مگر یہ سب ایک ہی وزن کے نہیں ہوتے۔ چند جوہر ہمیشہ ایسے بھی ملتے ہیں جو اکثروں سے دوگنے وزنی ہوتے ہیں۔ اکثر عناصر مجموعہ ہوتے ہیں ایسے جوہروں کے جنکے مرکزے مختلف اوزان کے ہوتے ہیں۔ اصطلاحاً انھیں ہمجا کہا جاتا ہے۔ یورینیم کے بھی دو ہمجا ہوتے ہیں۔ ایک وہ جس کا وزن جوہر ہائیڈروجن کا ۲۳۸ گنا ہوتا ہے عام طور پر دستیاب ہوتا ہے۔ دوسرے کا وزن جوہر ہائیڈروجن کا ۲۳۵ گنا ہوتا ہے۔ اگر دنیا کے کسی بھی مقام سے یورینیم کا ایک ٹکڑا حاصل کیا جائے تو اس کے جوہروں کا ایک فیصد سے بھی کم حصہ ۲۳۵ جوہری وزن والا ہوتا ہے۔ ۲۳۵ جوہری وزن والا یورینیم جوہری بم کا خاص جزو ہے۔

سنہ ۱۹۱۹ء میں رڈرفورڈ کو اور ایک کامیابی حاصل ہوئی۔ اس سال اس نے مصنوعی طور پر ایک عنصر کو دوسرے عنصر میں تبدیل کر دیا۔ اس مقصد کے لئے اس نے ایک تیز رو ہلکے مرکزے سے ایک وزنی مرکزے کو ٹکرا دیا۔ اس طرح پہلے تو دونوں ایک دوسرے میں پیوست ہوگئے اور فوراً بعد ہی دو نئے قسم کے مرکزوں میں ٹوٹ پڑے۔ یہ کام آسان نہیں ہے مگر جب چاڈوک نے سنہ ۱۹۳۲ء میں نیوٹرون کا انکشاف کیا تو اس ضمن میں بہت تیزی سے ترقی ہونے لگی۔ ابتدائی

تحقیقات میں دشواری یہہ پیش آئی تھی کہ ٹکر دینے کے لئے جو بھی ذرات استعمال ہوتے تھے ان پر برقی بار ہونے کی وجہ سے انھیں مرکزوں کے قریب پہنچانا دشوار ہوجاتا تھا۔ چونکہ نیوٹرون پر کسی قسم کا بار نہیں ہوتا اسلئے وہ آسانی سے مرکزے تک پہنچ سکتا ہے۔ جب نیوٹرون کسی مرکزے سے ٹکراتا ہے تو اس سے چمٹ جاتا ہے اور کچھ وقفہ کے بعد وہ جوہر جسکے مرکزے سے نیوٹرون چمٹ گیا تھا ٹوٹ کر چھوٹے چھوٹے ذرات خارج کرتا ہے۔ مثال کے طور پر پارے کے جوہر کو لیجیئے۔ جب اسمیں نیوٹرون داخل ہوتا ہے اور یہہ جوہر ٹوٹ پڑتا ہے تو سونے کا جوہر حاصل ہوتا ہے۔ یہاں یہ بیان کردینا نامناسب نہ ہوگا کہ اس طرح پر سونے کی تیاری تجارتی پیمانے پر کامیاب ہونے کا بہت ہی کم امکان ہے۔

اب ہم اس انکشاف کا ذکر کرتے ہیں جس کی وجہ سے جوہری بم کا بننا ممکن ہوا۔ فرمی نامی اطالوی سائنس داں پہلا شخص ہے جس نے نیوٹرون کی اہمیت کو پوری طور سے سمجھا اور متعدد نئے مصنوعی عناصر حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔ پیرس میں کیوری اور سیاوچ نے بھی اس ضمن میں بہت اہم کام انجام دیا۔ جرمنی میں ہان۔ میٹنر اور اسٹراسمن قابل ذکر ہیں۔ پروفیسر ہان جو رودرفورڈ کے شاگرد اور دوست بھی ہیں ۱۹۳۸ء میں یورونیم پر نیوٹرون کے اثرات کا مطالعہ کر رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ یورانیم کا جوہر دو تقریباً مساوی حصوں میں ٹوٹ پڑتا ہے۔ ہلکے عناصر میں ایسا نہیں ہوتا۔ یہہ عمل سابق میں مشاہدہ کردہ عمل تکسر سے بالکل جدا تھا۔ کیونکہ تکسر میں ایک جوہر مثلاً ۲۰۰ جوہری وزن والا ایک بہت بھاری اور ایک بہت ہلکے حصہ میں بٹ جاتا ہے۔ جیسے ایک سو ننانوے اور ایک۔ مگر یورینیم کی صورت میں اس کا جوہر جن دو حصوں میں بٹ جاتا ہے انکے اوزان میں اتنا بڑا فرق نہیں ہوتا۔ مثلاً ایک حصہ ۱۳۷ وزن کا ہوتا ہے۔ اور بقیہ وزن دوسرے حصہ کا۔ یہہ عمل ۲۳۵ جوہری وزن والے ہمجا میں ہوتا ہے اور توانائی بھی کثیر مقدار میں خارج ہوتی ہے۔ مگر جس نیوٹرون سے یورینیم کے مرکزے کو ٹکرایا جاتا ہے خود اس کو حاصل کرنے کے لئے توانائی کو بہت بڑی مقدار میں صرف کرنا پڑتا ہے۔ اگر یہ عمل اسی طرح تمام ہوجاتا تو پھر نیوٹرون کے استعمال سے کوئی خاص فائدہ نہیں تھا۔ مگر ہوتا یہ ہے کہ دو حصوں میں شق ہوکر یورونیم کا جوہر کئی نیوٹرون خارج کرتا ہے۔ یہہ نیوٹرون مزید جوہروں سے ٹکرا کر اور کئی نیوٹرون خارج کرتے ہیں۔ اس طرح نیوٹرون کی تعداد میں

تیزی سے اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اور توانائی بھی کثیر مقدار میں خارج ہوتی جاتی ہے۔ اس توانائی کے پیدا اور خارج ہونے کا عمل اس تیزی سے ہوتا ہے کہ کسی بھی دھماکو شئے سے اس کا مقابلہ ناممکن ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ توانائی آتی کہاں سے ہے۔ یہ تو ہم جانتے ہیں کہ جوہر کے اندر توانائی بڑی مقدار میں موجود رہتی ہے۔ شاید زمانہ ماضی میں جب جوہر کسی ستارے کے اندر کی بہت ہی بلند تپش کی فضا میں تھا، یہ توانائی اسمیں داخل ہوئی تھی اور پھنس کر رہ گئی اور اس طرح جزو جوہر بن گئی۔

جوہری بم کی تیاری کی خاص دقت ۲۳۵ وزن والے یورینیم کو ۲۳۸ وزن والے سے علیحدہ کرنے میں پیش آتی ہے۔ یورینیم کے کسی بھی ٹکڑے میں ۲۳۸ والے کی مقدار ۲۳۵ والے سے اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ اسکو علیحدہ حاصل کرنا ایک درخشاں کامیابی تصور کیجا سکتی ہے۔ پھر اگر ہم نے مطلوبہ یورینیم کو حاصل بھی کر لیا تو یہ کہئیے کہ وہ فوراً دہماکے کے ساتھ کیوں پھٹ نہیں پڑتا۔ وجہ یہ ہے کہ اگر مطلوبہ یورینیم بہت تھوڑی مقدار میں ہو تو جو نیوٹرون پیدا ہوتے ہیں وہ جوہروں سے ٹکرانے سے پہلے اس فضا سے بالکل باہر ہو جاتے ہیں۔ دھماکہ پیدا کرنے کے لئے ہمکو اس یورینیم کے دو ٹکڑے لینے ہونگے جن میں سے ہر ایک علیحدہ دہماکہ نہ پیدا کر سکتا ہو اور ان ٹکڑوں کو جب ایک دوسرے کے قریب لائیں گے تو مقدار زیادہ ہو جانے سے وہی نیوٹرون جو ایک ٹکڑے میں سے بغیر کچھ اثر کئے خارج ہو سکتا تھا دوسرے ٹکڑے کے جوہروں سے ٹکرا سکتا ہے۔ اس طرح دو ٹکڑے جنمیں سے ہر ایک علیحدہ دھماکہ پیدا نہیں کر سکتا تھا، دوسرے کے قرب کی وجہ سے یکایک دھماکہ پیدا کر دیگا۔ اس بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ کسی بم میں یورینیم ایک خاص مقدار سے کم نہو ورنہ بم پھٹیگا ہی نہیں اور نہ ہی ایک خاص مقدار سے زیادہ ہو ورنہ بم قبل از وقت ہی پھٹ پڑیگا۔ اسی لئے ایسا انتظام ہونا چاہیئے کہ بم کے اندر یورینیم دو چھوٹے حصوں میں موجود ہو اور وقت ضرورت یہ حصے ایک دوسرے کے قریب لائے جا سکیں۔ کائناتی شعاعوں سے پیدا کردہ نیوٹرون سے محفوظ رکھنے کے لئے اس بم میں چاندی استعمال ہوتی ہے۔ جو ان نیوٹرون کو جذب کر لیتی ہے۔ اب رہا سوال بم کو حسب مرضی اڑانے کا۔ چونکہ جوہری بم میں کافی گنجائش نہیں ہے اس لیے ابتدائی نیوٹرون پیدا کرنے کے لئے اسکے اندر کوئی بڑا مالی چھایا سائکلوٹرون نہیں رکھا جا سکتا۔

ممکن ہے کہ ریڈیم بریلیم کے ذریعہ یہہ نیوٹرون حاصل کیا جاتا ہو مگر اغلب یہہ ہے کہ ڈیوٹرون کے ذریعہ ایسا کیا جاتا ہو۔ ڈیوٹرون ہائیڈروجن کا بھیا ہے اور اس کا وزن ہائیڈروجن کا دوگنا ہے جن اسکو ہیوی واٹر (بھاری پانی) کی برق باشیدگی سے حاصل کیا جاتا ہے۔ ڈیوٹریم یا بھاری ہائیڈروجن کے دو مرکز سے جب آپس میں ٹکراتے ہیں تو ہیلیم بنتی ہے اور ایک نیوٹرون خارج ہوتا ہے۔ بم میں بھاری ہائیڈروجن یا بھاری پانی کی موجودگی سے اور ایک فائدہ یہہ ہے کہ حاصل شدہ نیوٹرون جب ان میں سے گزرتے ہیں تو انکی رفتار کم ہو جاتی ہے اور ایسے ہی نیوٹرون زیادہ کارآمد ہوتے ہیں کیونکہ سست روی سے تصادم کا امکان بڑھ جاتا ہے۔

بم کی تیاری جوہری توانائی کا صرف ایک مصرف ہے اور امید ہے کہ اس طرح پر استعمال بہت شاذ ہوا کریگا۔ صنعتی اغراض کے لئے یہہ توانائی بہت بکارآمد ہوسکتی ہے۔ مگر بحالت موجودہ یہہ دشوار امر ہے اور ابھی اس ضمن میں بہت ساری چیزیں تحقیق طلب ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ پہلے جوہری بم کی لاگت ہندوستان کی دو سال کی آمدنی کے برابر ہوگئی۔ ایسا کام صرف امریکہ برطانیہ اور روس جیسے ممالک ہی کرسکتے ہیں۔ جنکے ذرائع وافر ہیں۔ صنعتی اغراض کے لئے اتنا روپیہ صرف نہیں کیا جاسکتا۔

جوہری بم کی تیاری کیلئے بہت سارا پُر مشقت اور خطرناک تحقیقاتی کام برطانیہ کے مختلف تجربہ خانوں میں انجام پایا۔ جب کافی معلومات حاصل ہوگئیں تو دشمن سے محفوظ رہنے کے لئے اس کام کو امریکہ میں انجام دینا طے پایا۔ سنہ ۱۹۴۲ء میں پریسیڈنٹ روزولٹ کی دعوت پر مختلف اقوام کے سائنسدانوں کے ایک گروہ نے امریکہ کا سفر اختیار کیا اور یہہ کام وہاں جاری رکھا۔ تکمیل کو پہونچنے کے بعد تین مختلف مقامات پر تجربے کئے گئے۔ چنانچہ ان مقامات میں سے ایک نیومیکسیکو مین لوس المولس تھا۔ سر جیوفری ٹیلر بھی ان محققین میں سے ایک ہے جسنے پہلا جوہری بم پھٹتے دیکھا۔ ہم اس تذکرہ کو اب اُسی کے الفاظ میں دہراتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ مینے معمولی بموں کی بہت سی آزمائیشوں میں حصہ لیا ہے۔ ایسی آزمائیشوں میں نتیجے کی نوعیت پہلے ہی سے معلوم رہتی ہے اور آزمائیش کا مقصد نئے بموں کی نقصان پہونچانے کی قابلیت ٹھیک ٹھیک دریافت کرنا ہوتا ہے۔ جوہری بم کی آزمائیش ایک دوسری ہی قسم کی تھی۔ اسکو پہلے سے چھوٹے پیمانے پر آزمانا ممکن نہ تھا۔ جب ہم آزمائیش کے لئے چلے تو

ہم میں سے کسی کو بھی معلوم نہ تھا کہ آیا ہم ایک انقلاب پیدا کرنے والے تجربہ کا مشاہدہ کریں گے یا اپنی کوششوں کو ناکام ہوتے ہوئے دیکھیں گے۔ طبیعیات دانوں نے پیشین گوئی کی تھی کہ ایک آہستہ آہستہ پھیلنے والے عمل سے نیوٹرون پیدا ہوکر دھماکہ ہوگا۔ ریاضی دانوں نے میکانی نتائج سے آگاہ کردیا تھا۔ معمولی دھماکوں کے وقت آلات کو جس طرح تیار رکھتے ہیں بالکل اسی طرح طبیعیات دان اور انجینیروں نے ہر چیز تیار رکھی تھی تاکہ دھماکے کی نقصان پہونچانے کی قابلیت کی پیمایش ہوسکے۔ مگر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ ان آلات کی ضرورت بھی پڑیگی یا نہیں کیونکہ کسی کو بھی بم پھٹنے کا یقین نہیں تھا۔ وہ کہتا ہے کہ ہمارے شکوک کا اندازہ ان بازیوں سے ہوسکتا ہے جو ہم مثل اصل انگریزوں کے لوس الموس میں بدہ رہے تھے۔ کوئی تو کہتا تھا کہ بم کے پھٹنے سے کچھ بھی توانائی خارج نہیں ہوگی اور کوئی کہتا تھا کہ ٹی۔ این۔ ٹی نامی دھماکو شئے کے ۸۰۰۰ ٹن کے مساوی توانائی خارج ہوگی۔ ہم لوگ ماہ جولائی کی ایک شام کو لوس الموس سے موٹر کے ذریعہ مشاہدہ کے مقام کو روانہ ہوگئے۔ یہ مقام ۲۳۰ میل پر ایک ویران خطہ میں واقع تھا۔ صبح ۳ بجے ہم منزل مقصود کو پہونچ گئے۔ یہاں سے ۲۰ میل کے فاصلے پر ۱۰۰ فٹ بلند ایک مینار تیار کیا گیا تھا جس پر بم رکھا ہوا تھا۔ ریڈیو کے ذریعہ بم اڑائے جانے کے وقت کی اطلاع دینے کا انتظام کر لیا گیا تھا۔ آنکھوں کی حفاظت کے لئے ہم کو نہایت سیاہ شیشوں کی عینکیں بھی دیدی گئی تھیں۔ یہ شیشہ اتنا سیاہ تھا کہ دوپہر کے وقت بھی اس میں سے سورج صرف ایک دھندلا سا دھبہ نظر آتا تھا۔ اس عینک میں سے مجھکو تو مینار کا چراغ بالکل نظر نہیں آرہا تھا۔ چراغ کو رکھنے کا مقصد یہہ تھا کہ ہم کو معلوم ہو ہم نظر کس طرف جمائے رکھیں۔ جب ہمارے حساب سے دھماکے کو ابھی دس سکنڈ باقی تھے میں نے اپنی عینک اتار کر اپنی آنکھیں مینار پر جمالیں اور وقت سے دو سکنڈ پہلے پھر اسکو آنکھوں پر چڑھا کر اسی سمت گھورتا رہا۔ ٹھیک وقت پر مجھے شیشوں والی عینک نے باوجود ایک نہایت ہی منور آتشین گیند دکھائی دینے لگا جو سورج سے بھی کئی گنا زیادہ چمکدار تھا۔ ایک یا دو سکنڈ میں چمک کم ہوکر سورج جیسی دکھائی دینے لگی۔ اردگرد کے پہاڑوں پر جو میری نظر پڑی تو وہ بھی ایسے ہی نظر آئے۔ جیسے دوپہر کی دھوپ میں بغیر سیاہ عینک کے نظر آسکتے تھے حالانکہ یہہ پھٹنے والے بم سے ۲۰ میل دور تھے۔ وہ آتشین گیند آہستہ آہستہ پھیلتا ہوا اور اوپر کو چڑھتا ہوا نظر آرہا تھا۔ جیسے جیسے اوپر کو

اٹھ رہا تھا پھیلتا پڑتا جا رہا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں ابر جیسا بڑا نظر آنے لگا اور تقریباً ۴۰۰۰۰ فٹ بلندی تک پہونچ گیا۔ گو واقعات بالکل اسی طرح ظہور پذیر ہوئے تھے جس طرح ہم نے توقع کی تھی پھر بھی ہم نے جو کچھ دیکھا اس نے ہکو حیرت میں ڈالدیا۔ مجھے تو خیال ہوا کہ آنکھیں دھوکہ دے رہی ہیں اور میرے ساتھیوں کے منہ سے جو کلمات استعجاب نکلے ان سے معلوم ہوتا تھا کہ انھیں بھی سخت تعجب ہو رہا ہے۔ اب ہکو ہوا کے موجی دھکے کے لئے تیار رہنا تھا۔ ہم کو مشورہ دیا گیا تھا کہ دھاکے سے محفوظ رہنے کے لئے زمین پر لیٹ جانا چاہئے۔ مگر کسی نے بھی اس مشورے پر عمل نہیں کیا۔ شاید اس خوف سے کہ وہاں سانپ اور دیگر زہریلے کیڑے بکثرت تھے۔ جب دھاکہ ہم تک پہونچا ہے تو اسکی آواز زیادہ زور کی نہ تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک شل ہمارے سروں پر سے گزر رہا ہے۔ فاصلے پر جب معمولی بم پھٹتے ہیں تو انکی آواز کچھ اور ہی طرح کی ہوتی ہے۔ اس کے بعد کچھ دیر تک گھڑ گھڑاہٹ سنائی دیتی رہی۔ لوس الموس واپس پہنچنے پر ایک دوست سے ملاقات ہوئی جو بم پھٹنے کے وقت اپنے بستر پر جاگتے پڑے تھے۔ اس بڑے فاصلہ یعنی ۱۶۰ میل پر بھی ان کے بیان کے مطابق روشنی صاف نظر آرہی تھی۔ اس بیان کو بس ہم یہاں ختم کر دیتے ہیں اور اس بم کے اثرات کا کچھ مختصر سا ذکر کرتے ہیں۔ سورج کی سطح کی تپش تقریباً ۶۰۰۰ درجہ مئی ہوتی ہے مگر اس بم کے پھٹنے کے مقام پر تپش دس کروڑ درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔ اس لئے چار چھ میل فاصلے تک کی چیزیں جلتی نہیں بلکہ صحیح معنوں میں فنا ہو جاتی ہیں۔ ہر شئے کے جوہروں کے مرکزے گرد کے برقیوں سے جدا ہو جاتے ہیں۔ اس سے بڑے فاصلے پر ہر چیز جل جاتی ہے۔ اور پگھل جاتی ہے۔ مگر اس سے زیادہ خوفناک چیز یہ ہے کہ دور دور تک اشیا میں تابکاری کے خواص پیدا ہو جاتے ہیں جنکی قربت ہر ذی روح کے لئے مضر ہے۔ اگر کوئی انسان یا جانور اس بم کے پھٹنے کے بعد زندہ بھی رہے تو وہ زندہ درگور ہو جاتا ہے۔ اس کے جسم میں تابکاری اتنا سرایت کر جاتی ہے کہ بعض لوگوں کے خیال کے مطابق یہ اثر دوسری اور تیسری پشت تک بھی موجود رہ سکتا ہے۔ انھی نتائج کے خوف سے مسٹر اٹلی اور صدر ٹرومن پریشان نظر آرہے ہیں۔ جوہری بم میں تو مادے کا صرف ایک جزو قلیل توانائی میں تبدیل ہو رہا ہے۔ نہیں معلوم جب مادہ مکمل طور پر توانائی میں تبدیل ہو سکیگا تو اور کتنی پریشانیاں بڑھ جائیں گی۔

کھوکھلا

از جناب محمد یحییٰ صاحب صدیقی

وہ جادوگر تھا۔ اپنے فن کا ماہر۔ ملک کے طول و عرض میں اسکے کمالات کا چرچا تھا۔ لاکھوں نے اسکی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھایا۔ کوئی غرض مند اسکے پاس سے مایوس نہیں لوٹا۔

ایک دن اس نے سوچا۔ میں سب کچھ کر سکتا ہوں۔ کائنات کی ہر چیز میرے قابو میں ہے۔ چٹکی بجانے میں اس سارے نظام کو درہم برہم کر سکتا ہوں کیوں نہ ایک انسان کی تخلیق کروں۔ ایسا انسان جو آپ اپنا جواب ہو۔

اس خیال کے آتے ہی وہ کام میں مصروف ہو گیا .... ٹاٹ کے اندر گھانس پھونس پھٹے پرانے چیتھڑے بھر کر اسے جسم بنایا۔ کرسی کے دو ٹوٹے ہوئے پائے ٹانگوں کی جگہ لگا دیئے۔ لکڑی کے ہاتھ بنائے اور سر کی جگہ پر ایک کدو رکھ دیا جسمیں آنکھوں کو نمایاں کرنے کے لئے دو سوراخ کر دیئے اور منہ کے لئے ایک شگاف بنا دیا۔ پتلا مکمل ہو چکا تھا۔ اس نے تنقیدی نظر سے اسے دیکھا۔ اس کے ہونٹوں پر اطمینانی مسکراہٹ دوڑ گئی .... گو نہ کچھ اچھا نہیں ہے۔ پھر بھی بہت سے جیتے جاگتے انسانوں سے غنیمت ہے۔

اسے کپڑے بھی پہنا دیئے جائیں .... ساحر نے سوچا ...... ایک پھٹا پرانا جوڑا۔ اور ایک پھٹی ہوئی شیروانی اس نے پتلے کو پہنا دی اور سر پر چادر کی پگڑی باندھ دی۔

اس نے پھر ایکبار اپنی مخلوق پر تنقیدی نظر ڈالی۔ اسکا کام ہر طرح اطمینان بخش تھا .... ارے مگر جوتے۔ چھڑی اور عینک ..... یہ پھٹی ہوئی سلیم شاہی ٹھیک رہیگی ...... اور یہ بانس چھڑی کا کام دے سکیگا .... عینک سیاہی سے بنائی جا سکتی ہے ..... اس نے سوچا .....

"اچھا میاں صاحبزادے" ساحر نے کہا "اب تم سانس لینا شروع کرو"

یہ دیکھ کر کہ اسکے کہنے کا کوئی اثر نہیں ہو رہا ہے۔ ساحر کو غصہ آ گیا۔ اس نے تند لہجہ میں کہا "میں کہتا ہوں سانس لو۔ سنا نہیں تم نے۔ سانس لو ...... پتلا سانس لینے لگا پہلے رکتے رکتے تھمتے تھمتے اور پھر مسلسل۔ متواتر .... ساحر کے بنائے ہوئے انسان میں جان پڑ چکی تھی۔

"میاں صاحبزادے" ساحر نے اس انسان کو جسے خود اس نے پیدا کیا تھا مخاطب کرتے ہوئے کہا "ابھی تو تمہیں دنیا میں جانے سے پہلے بہت سے مراحل طے کرنے ہیں ..... سب سے پہلے چلنا سیکھو ......

چلو۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔ پہلے ایک قدم آگے بڑھاؤ۔ پھر دوسرا۔ اور تم چلنے لگوگے۔۔۔۔ انسان نے چلنا شروع کیا۔ اسکے لڑکھڑا رہے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ اب گرا اور اب گرا۔ مگر چند قدم ڈالنے کے بعد وہ ٹھیک طرح چلنے لگا۔

اچھا اب باتیں کرو ـــــ انسان خاموش تھا ـــــ باتیں کرو۔

انسان نے کئی بار منہ کھولا۔ اسنے کچھ کہنے کی کوشش کی مگر اسے الفاظ نہ مل سکے ـــ باتیں کرو ساحر نے پھر کہا۔ انسان نے پھر ایکبار کوشش کی۔ بمشکل وہ کہہ سکا۔۔۔۔۔ باتیں۔۔۔۔ کیا باتیں کروں" اگر تم دنیا میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو بکتے رہو۔ یہ خیال کئے بغیر کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ یہ سوچے بغیر کہ تمہارے الفاظ کا مفہوم کیا ہے۔ بس اتنا خیال رہے کہ تمہارا انداز بیان دلکش ہو۔ تمہارے الفاظ میں جاذبیت ہو۔ موقعہ کے لحاظ سے کبھی تمہاری گفتگو سے رعونیت مترشح ہو کبھی علم اور مسکینی" ـــــ پھر کچھ عرصے کی کوشش کے بعد وہ بات چیت کرنے لگا۔

شاباش۔ تم تو سمجھدار ہو چلے ہو۔۔۔۔۔ اب تم مکمل انسان ہو۔ میں تمہیں فخر کے ساتھ اعلیٰ ترین سوسائٹی میں پیش کرسکوں گا۔۔۔۔ مگر ٹھیرو۔ تعارف کے لئے نام کی ضرورت ہے۔ ہاں نام کی۔۔۔۔۔ ساحر تھوڑی دیر تک سوچتا رہا۔ کوئی اچھا سا نام۔۔۔۔ سوچتے سوچتے اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔۔۔ عاقل اچھا نام رہیگا۔۔۔ عاقل زماں یا زماں عاقل جو تمہیں پسند ہو۔۔۔۔۔ عاقل زماں پسند ہے تمہیں۔ اچھا عاقل زماں ہی سہی۔ اچھا بھئی عاقل زماں۔ آج شام میں ایک جگہ دعوت ہے۔ ہم تمہیں بھی ساتھ لے چلیں گے۔ تعارف ہم کرا دیں گے۔ سوسائٹی میں عزت و وقار حاصل کرنا تمہارا کام ہوگا ـــــ ساحر نہ صرف شام کی دعوت میں اسے ساتھ لیگیا۔ بلکہ اب وہ دونوں ہر جگہ ساتھ ساتھ دیکھے جانے لگے۔

۔۔۔ دن ہفتے۔ مہینے گزرتے رہے۔ عاقل زماں کو دن بدن سوسائٹی میں ـــــ مقبولیت حاصل ہوتی گئی۔ اسکے احباب کا حلقہ وسیع سے وسیع ہوتا گیا۔ محفلیں اسکے بغیر سونی سمجھی جانے لگیں۔ یہ سب کچھ تھا۔ مگر عاقل زماں کی شخصیت سے کوئی واقف نہ ہوسکا۔ لوگ صرف اتنا جانتے تھے کہ وہ ساحر کا دوست ہے۔ کون ہے۔ کہاں کا رہنے والا ہے۔ کس خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ کیا کرتا ہے۔ کسی کو معلوم نہ ہوسکا۔ اور نہ کسی نے جاننے کی کوشش کی۔ عام خیال یہ تھا کہ وہ بہت بڑا نواب ہے۔ اور اسکی اس حیثیت کو تسلیم کرلینے کے بعد مزید تفصیلات کے معلوم کرنیکی کوئی ضرورت نہ تھی۔ ہاں اکثر یہ جاننے کے خواہشمند ضرور تھے کہ اسکی شادی ہوئی یا نہیں۔ اور یہ جان لینے کے بعد کہ وہ کنوارا ہے۔ اسکی بہت زیادہ خاطر کرنے لگے۔ ہر ایک کی یہ کوشش رہنے لگی کہ عاقل زیادہ سے زیادہ وقت انکے ساتھ گزارے۔ والدین کے طرز عمل کو دیکھکر لڑکیوں نے بھی عاقل کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے اپنے تمام حربے استعمال کرنے شروع کئے۔ کیونکہ وہ دولتمند تھا۔ مہذب تھا۔ خوش گفتار و خوش کردار تھا اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ ان کے خیال میں وہ حسین بھی تھا۔ عاقل سب سے ملتا۔ سب کے ساتھ خوش گپیاں کرتا۔ لیکن صرف دل بہلانے کے لئے وقت گزارنے کیلئے۔۔

صرف فریدہ سے اسے دلچسپی تھی ..... فریدہ حسین تھی ۔ بیحد حسین تعلیم یافتہ تھی ۔ دولتمند ماں باپ کی بیٹی تھی ۔ سوسائٹی میں اسے خاص مرتبہ حاصل تھا .... کتنے ہی تھے جو اسکی صرف ایک مسکراہٹ پر اپنا سب کچھ قربان کر دینے کو تیار تھے ۔ کتنے ہی تھے جو اسکی مورتی کو اپنے من مندر میں بٹھا کر پوج رہے تھے ۔ کتنے ہی تھے جو اس امید پر جی رہے تھے کہ ایک دن فریدہ انکی ہوگی ..... مگر سب کی امیدوں پر پانی پھر گیا ۔ سب کی آرزوئیں خاک میں مل گئیں .... سب کو معلوم ہوگیا کہ فریدہ اور عاقل ایکدوسرے سے محبت کرتے ہیں .... ساحر نے بھی سنا اور اپنی کامیابی پر خوش ہوا ۔

عاقل اب ساحر کے ساتھ بہت کم دکھائی دیتا تھا ۔ زیادہ تر وہ اور فریدہ ساتھ ساتھ ہوتے ۔ ایک رات ساحر ایک نئے سحر میں مصروف تھا ۔ عاقل غصہ میں بھرا ہوا آیا ۔ اسنے پگڑی اتارکر ایک طرف پھینکدی ۔ شیروانی نوچ ڈالی اور کہنے لگا " میں اب زندہ رہنا نہیں چاہتا جسطرح تمنے مجھے پیدا کیا ۔ اسی طرح موت کے گھاٹ اتار دو "

مگر کیوں ؟ ۔ ہوا کیا ؟ ۔ کیا کسی نے تمہاری توہین کی ؟ ۔ شاید اسے میری طاقت کا احساس نہیں رہا ۔ ورنہ وہ میرے عزیز ترین دوست کی توہین کی جرأت نہ کرتا ۔ میں اس سے انتقام لونگا ۔ شدید ترین انتقام ۔

نہیں ! بھلا ساحر کے دوست کی توہین کرنیکی کسے جرأت ہوسکتی ہے ـــــ پھر کیا فریدہ نے تمہیں ٹھکرا دیا ۔ اسے اپنے حسن پر ناز ہے ۔ میں اس کا حسن خاک میں ملا دونگا ۔

بیچاری فریدہ ! مجھے کھو کر شاید وہ زندہ نہ رہ سکے ـــــ پھر کیا ہوا

تمہارے سحر نے دنیا کی آنکھوں پر پردہ ڈالدیا ۔ دنیا والے مجھے پہچان نہ سکے خود میں اپنے آپ کو نہ سمجھ سکا ۔ لیکن آئینہ نے تمہارا سحر باطل کر دیا ۔ میں نے اپنے آپ کو ساری عریانیوں کے ساتھ دیکھا ۔ آئینہ نے مجھے بتایا کہ میں ایک کھوکھلا انسان ہوں ۔ جس کے نہ دل ہے ۔ نہ دماغ ..... میں ایک فریب سے زیادہ نہیں ہوں ۔

اس سے کیا ہوتا ہے ۔ دنیا میں سینکڑوں انسان تم سے زیادہ کھوکھلے موجود ہیں ۔ خود تمہارے احباب میں انکی کمی نہیں ہے ۔ اسکے باوجود تم دیکھتے ہو کہ وہ زندہ ہیں ۔ خوش ہیں ۔ اور خوش کیوں نہ ہوں ۔ کیا چیز ہے جو انھیں حاصل نہیں ۔ دولت ۔ عزت ۔ شہرت ۔ مرتبہ ..... یہی لوگ سوسائٹی کی روح رواں ہیں ۔ پھر تم کیوں اس زندگی سے بیزار ہو ۔ تم کیوں مرجانا چاہتے ہو "ـــــ " ایسی زندگی ایک لعنت ہے ۔ بیحیائی ہے ۔ میں یہ لعنت نہیں چاہتا ۔ اس بیحیائی کو گوارا نہیں کرسکتا "

" اچھی بات ہے .... ان الفاظ کے ساتھ ہی عاقل زماں کے بجائے ساحر کے سامنے گھاس ۔ پھونس ۔ چیتھڑوں اور لکڑیوں کا ڈھیر پڑا ہوا تھا .... قصور میرا ہی ہے .... ساحر نے سوچا ... میں نے اسے حد سے زیادہ حساس بنا دیا تھا .... مجھے افسوس نہ کرنا چاہئے ....

چہارشنبہ ۱۶ بہمن ۱۳۵۵ف مطابق ۱۹ دسمبر ۱۹۴۵ء

صبح — پہلی نشر

- ۹ ۔ ۔ سید عابد حسین اور ساتھی ۔ سوز
- ۹ ۔ ۱۵ خبریں
- ۹ ۔ ۲۰ محمد علی بیگ اور ساتھی ۔ سلام
- ۹ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

- ۷ ۔ ۔ مرہٹی نشریات
  تقریر ۔ شنکر راؤ
- ۷ ۔ ۱۵ سید عابد حسین اور ساتھی ۔ سوز
- ۷ ۔ ۳۰ محمد علی بیگ اور ساتھی ۔ سلام اور نوحہ
- ۷ ۔ ۴۵ سید عابد حسین اور ساتھی ۔ مرثیہ خوانی
- ۸ ۔ ۔ لکھنوی مرثیوں پر طائرانہ نظر ۔ تقریر نصیر الدین ہاشمی
- ۸ ۔ ۱۰ سلام ۔ حافظ ابو نعیم عیش ۔ حیدرآبادی
- ۸ ۔ ۱۵ بچوں کا پروگرام
  خاکہ
- ۸ ۔ ۳۰ اردو میں خبریں
- ۸ ۔ ۵۰ تلنگی میں خبریں
- ۹ ۔ ۔ انگریزی میں خبریں
- ۹ ۔ ۱۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)
- ۹ ۔ ۴۵ ڈنلوی پراجکٹ
  انگریزی تقریر ۔ محمد عبدالغفور
- ۱۰ ۔ ۔ ترانۂ دکن

پنجشنبہ ۱۷ بہمن ۱۳۵۵ف مطابق ۲۰ دسمبر ۱۹۴۵ء

صبح — پہلی نشر

- ۹ ۔ ۔ بھجن ۔ نرسنگ پرشاد
- ۹ ۔ ۱۵ خبریں
- ۹ ۔ ۲۰ بھجن ۔ نرسنگ پرشاد
- ۹ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

- ۷ ۔ ۔ کنڑی نشریات
  اخباری تبصرہ
  بھجن (ریکارڈ)
  "روس میں عورتوں اور بچوں کی نگہداشت"
  تقریر ۔ ہنمنت آچاریہ
- ۷ ۔ ۱۵ عون آفندی اور ساتھی ۔ سلام
- ۷ ۔ ۳۵ سید حسین اور ساتھی ۔ سوز
- ۷ ۔ ۵۰ عون آفندی اور ساتھی ۔ فارسی نوحہ
- ۸ ۔ ۔ "سکندرآباد کی نئی بلدیہ" تقریر ۔ محمد فاروق
- ۸ ۔ ۱۵ بچوں کا پروگرام
  ریکارڈ سنو
- ۸ ۔ ۳۰ اردو میں خبریں
- ۸ ۔ ۵۰ تلنگی میں خبریں
- ۹ ۔ ۔ انگریزی میں خبریں
- ۹ ۔ ۱۵ سید حسین اور ساتھی ۔ مرثیہ خوانی
- ۹ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

جمعہ ۱۸ بہمن ۱۳۵۵ف مطابق ۲۱ دسمبر ۱۹۴۵ء

صبح پہلی نشر

۹ - ۰ تلاوت کلام اللہ معہ ترجمہ۔ قاری محمد عبدالباری

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ نعت۔ خواجہ محمود بیگ

۹ - ۳۰ محبوب بخش اور ساتھی۔ قوالی

عورتوں کا پروگرام

۱۰ - ۰ فاطمہ بیگم۔ سوز و سلام

۱۰ - ۳۰ مفید معلومات

۱۰ - ۴۰ سعیدہ مظہر۔ اخلاقی نظمیں

۱۱ - ۰ "معرکۂ کربلا میں عورتوں کا حصہ"
تقریر فاطمہ بیگم صاحبہ ثریا

۱۱ - ۱۰ عالم نسواں

۱۱ - ۳۰ نظموں کا پروگرام

۱۲ - ۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۷ - ۰ عربی نشر
اخباری تبصرہ۔ تقریر

۷ - ۱۵ محبوب بخش اور ساتھی۔ قوالی

۷ - ۴۵ [illegible]

۸ - ۰ مفید معلومات

۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام
"چندا ماموں" (خاص پروگرام)

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ محبوب بخش اور ساتھی۔ قوالی

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شنبہ ۱۹ بہمن ۱۳۵۵ف مطابق ۲۲ دسمبر ۱۹۴۵ء

صبح پہلی نشر

۹ - ۰ نرہر راؤ۔ بھجن

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ نرہر راؤ۔ بھجن

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۷ - ۰ تلنگی نشریات
"ورنگل ۱۵ ویں صدی میں"
تقریر۔ پروفیسر آر۔ سبا راؤ

۷ - ۱۵ حمایت علی اور ساتھی۔ سوز سلام اور مرثیہ

۷ - ۴۵ نرہر راؤ۔ بھجن

۸ - ۰ شہید کربلا کی سخاوت
تقریر غلام دستگیر رشید

۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام
ریڈیو کلب کی خبریں

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ حمایت علی اور ساتھی۔ مرثیہ خوانی

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

یکشنبہ ۲۰ بہمن ۱۳۵۵ف مطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۴۵ء

صبح — پہلی نشر

۹ - ۰ محمد غوث ۔ نعتیہ گانے

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ ملہار راؤ ۔ بھجن

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

- - ۰ مرہٹی نشریات

(۱) اخباری تبصرہ (۲) تقریر

۷ - ۱۵ معین قریشی ۔ نعتیہ گانے

- - ۳۰ ملہار راؤ ۔ بھجن

- - ۴۵ محمد غوث ۔ نعتیہ غزلیں

۸ - ۰ برطانیہ کی سیاسی جماعتیں

تقریر ۔ باسط حقانی

۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام

خطوں کے جواب سنو

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ معین قریشی ۔ نعتیہ گانے

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

دوشنبہ ۲۱ بہمن ۱۳۵۵ف مطابق ۲۴ دسمبر ۱۹۴۵ء

صبح — پہلی نشر

۹ - ۰ ذاکر علی ۔ نعت

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ ذاکر علی نعتیہ گانے

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۷ - ۰ فارسی نشریات

تبصرہ "جدید فارسی"

تقریر ۔ ڈاکٹر ظہیر علی

۷ - ۱۵ نثار حسین اور ساتھی ۔ سلام اور [illegible]

۷ - ۳۵ بھجن (ریکارڈ)

۷ - ۴۵ نثار حسین اور ساتھی ۔ مرثیہ خوانی

۸ - ۰ کربلا کے واقعات ۔ تقریر

۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام

"دنیا کی کہانی" تقریر ۔ یوسف زئی ۔

"حیدرآباد کے وزیراعظم" (سلسلہ کی تقریر)

نوشتہ پروفیسر عبدالمجید صدیقی ۔

پیش کیا ہے ۔

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ نثار حسین اور ساتھی ۔ مرثیہ خوانی

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

سہ شنبہ ۔ ۲۲ بہمن ۵۵ ف مطابق ۲۵ دسمبر ۴۵ء

صبح — پہلی نشر

۹ ۔ ۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک معہ ترجمہ
۹ ۔ ۱۵ خبریں
۹ ۔ ۲۰ بھجن (ریکارڈ)
۹ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۷ ۔ ۰ تلنگی نشریات
"تلنگی ادب میں فطری عنصر"
تقریر ۔ ترسھوان شاستری
۷ ۔ ۱۵ علی سرور اور ساتھی ۔ سوز سلام اور مرثیہ
۷ ۔ ۴۵ نظمیں ۔ پریمی
۸ ۔ ۰ "انجیل کے اردو ترجمے" تقریر ۔ ایس ۔ بی ۔ انتا ۔
۸ ۔ ۱۵ بچوں کا پروگرام
"کرسمس" (خاص پروگرام)
۸ ۔ ۳۰ اردو میں خبریں
۸ ۔ ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ ۔ ۰ انگریزی میں خبریں
۹ ۔ ۱۵ علی سرور اور ساتھی ۔ مرثیہ خوانی
۹ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

چہارشنبہ ۲۳ بہمن ۵۵ ف مطابق ۲۶ دسمبر ۴۵ء

صبح — دوسری نشر

۹ ۔ ۰ مادھوراؤ ۔ بھجن
۹ ۔ ۱۵ خبریں
۹ ۔ ۲۰ مادھوراؤ ۔ بھجن
۹ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۷ ۔ ۰ مرہٹی نشریات
(۱) اخباری تبصرہ (۲) اعلان بعد میں کیا جائیگا ۔
۷ ۔ ۱۵ مادھوراؤ ۔ بھجن
۸ ۔ ۰ "حیدرآباد کے آثار"
تقریر ۔ خواجہ محمد احمد صاحب
۸ ۔ ۱۵ بچوں کا پروگرام
خاکہ
۸ ۔ ۳۰ اردو میں خبریں
۸ ۔ ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ ۔ ۰ انگریزی میں خبریں
۹ ۔ ۱۵ انگریزی (ڈرامہ)
۹ ۔ ۴۵ "انجیل کی تعلیمات"
انگریزی تقریر
۱۰ ۔ ۰ ترانۂ دکن

پنجشنبہ ۲۴ بہمن ۵۵ ف مطابق ۲۷ دسمبر ۴۵ء

صبح — پہلی نشر

۹ - ۰ نعتیہ گانے۔ ابراہیم خاں

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ مرزا عباس بیگ۔ نوحہ خوانی

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۷ - ۰ **کنڑی نشریات**

اخباری تبصرہ۔ بھجن کے ریکارڈ۔

"یونانی تہذیب" (بات چیت)

نوشتہ گوبند راؤ

۷ - ۱۵ مرزا عباس بیگ۔ سلام و مرثیہ

۷ - ۳۰ ابراہیم خاں۔ نعتیہ گانے

۷ - ۴۵ مرزا عباس بیگ۔ مرثیے

۸ - ۰ "ماحول کا اثر تعمیر پر"

تقریر۔ حشمت رضا

۸ - ۱۵ **بچوں کا پروگرام**

ریکارڈ سنو

۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ مرزا عباس بیگ۔ مرثیے

۱۰ - ۰ ترانۂ دکن

جمعہ ۲۵ بہمن ۵۵ ف مطابق ۲۸ دسمبر ۴۵ء

صبح — پہلی نشر

۹ - ۰ تلاوت کلام اللہ معہ ترجمہ۔ قاری محمد عبد الباری صاحب

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ نعت۔ حسیب اللہ

۹ - ۳۵ محمد خاں اور ساتھی۔ قوالی

۱۰ - ۰ سید عابد حسین اور ساتھی۔ سوز و سلام

۱۰ - ۳۰ مفید معلومات

۱۰ - ۴۰ نظم خوانی۔ شمس ناہیدہ

۱۱ - ۰ "لڑکیوں کی معاشی آزادی اور تعلیم نسواں"

تقریر

۱۱ - ۱۰ عالم نسواں

۱۱ - ۳۰ **فیچر**

۱۲ - ۰ **ترانۂ دکن**

شام — دوسری نشر

۷ - ۰ **عربی نشریات**

تبصرہ۔ تقریر

۷ - ۱۵ محمد خاں اور ساتھی۔ قوالی

۷ - ۳۵ سید عابد حسین اور ساتھی۔ سوز اور مرثیہ

۸ - ۰ اقتباسات

۸ - ۱۵ **بچوں کا پروگرام**

آج کہانیاں سنو

۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ محمد خاں اور ساتھی

۹ - ۳۰ **ترانۂ دکن**

شنبہ۔ ۲۶ بہمن ۱۳۵۵ف مطابق ۲۹ دسمبر ۱۹۴۵ء

صبح — پہلی نشر

۹ - ۰ پانکشن راؤ۔ بھجن

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ پانکشن راؤ۔ بھجن

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۷ - ۰ تلنگی نشریات

"عورتوں کی معاشی آزادی"

تقریر۔

۷ - ۱۵ عبدالباقر۔ نعتیہ گانے

۷ - ۳۰ مانک راؤ۔ بھجن

۸ - ۰ اعلان بعد میں کیا جائے گا

۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام

ریڈیو کلب کی خبریں

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ بالکشن راؤ۔ بھجن

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

یکشنبہ۔ ۲۷ بہمن ۱۳۵۵ف مطابق ۳۰ دسمبر ۱۹۴۵ء

صبح — پہلی نشر

۹ - ۰ پربھاکر۔ بھجن

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ پربھاکر۔ بھجن

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۷ - ۰ مرہٹی نشریات

اخباری تبصرہ۔ نظمیں۔ بھاؤ ٹھاکر

۷ - ۱۵ محمود علی اور ساتھی۔ سوز و سلام

۷ - ۳۰ سید حسین اور ساتھی۔ سوز و مرثیہ

۷ - ۵۰ محمود علی اور ساتھی۔ سوز و سلام

۸ - ۰ "موجودہ مسائل"

تقریر۔ قاضی محمد عبدالغفار

۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام

خطوں کے جواب وغیرہ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ سید حسین اور ساتھی۔ مرثیہ خوانی

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

دوشنبہ ۲۸ بہمن ۱۳۵۵ف مطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۴۵ء

صبح — پہلی نشر

۹ - ۰ مرزا محمد علی بیگ اور ساتھی۔ سوز
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ مرزا محمد علی بیگ اور ساتھی۔ سوز
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۷ - ۰ فارسی نشریات
تبصرہ۔ اعلان بعد میں کیا جائیگا۔
۷ - ۱۵ حمایت علی اور ساتھی۔ سلام و مرثیے
۷ - ۳۰ بھجن (ریکارڈ)
۷ - ۴۰ حمایت علی اور ساتھی۔ سلام و مرثیے
۸ - ۰ "حیدرآباد کے جنگل"
تقریر۔ مہندر راج سکسینہ
۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام
جاڑے (خاص پروگرام)
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ حمایت علی اور ساتھی۔ مرثیے
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

سہ شنبہ ۲۹ بہمن ۱۳۵۵ف مطابق یکم جنوری ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۹ - ۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک مع ترجمہ
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ بنواری لعل۔ بھجن
۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۷ - ۰ تلنگی نشریات
"سائنس کی دنیا" تقریر۔ آر ستیہ نارائن
۷ - ۱۵ محمد غوث۔ نعتیہ گانے
۷ - ۳۰ بنواری لعل۔ بھجن
۷ - ۴۵ محمد غوث۔ نعتیہ گانے
۸ - ۰ "نیا عیسوی سال"
تقریر۔ عاقل علی خاں
۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام
"۱۹۴۵ء عیسوی پر ایک نظر" (خاص پروگرام)
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ محمد غوث۔ نعتیہ گانے
۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

جلد ۸ | نوا | شمارہ ۵ ، ۶

چہار شنبہ ۔ ۳۰ بہمن ۱۳۵۵ف مطابق ۲ جنوری ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۹ ۔ ۰ رگھو بیر سنگھ ۔ بھجن
۹ ۔ ۱۵ خبریں
۹ ۔ ۲۰ رگھو بیر سنگھ ۔ بھجن
۹ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۷ ۔ ۔ مرہٹی نشریات اخباری تبصرہ تقریر
۷ ۔ ۱۵ رگھو بیر سنگھ ۔ بھجن
۷ ۔ ۳۵ نغمئیہ گانے (ریکارڈ)
۷ ۔ ۴۵ رگھو بیر سنگھ ۔ بھجن
۸ ۔ ۰ "ریڈیو کی ڈاک" ندیم
۸ ۔ ۱۵ بچوں کا پروگرام
خاکہ
۸ ۔ ۳۰ اردو میں خبریں
۸ ۔ ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ ۔ ۰ انگریزی میں خبریں
۹ ۔ ۱۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)
۹ ۔ ۴۵ انگریزی تقریر

۱۰ ۔ ۔ ترانۂ دکن

میرا گھر

از

کنول پرشاد صاحب کنول

میرے گھر کا حال نہ پوچھو ۔ جینا ہے جنجال نہ پوچھو
میرے گھر کا حال نہ پوچھو ۔ گھر والے ہی گھر کے دشمن
وہ انگل دھرتی کے کارن ہے بھائی بھائی میں ان بن
کیسا پھیل رہا ہے گھنگھور ماتا کا کال نہ پوچھو
ڈاکو اپنا گھر بھرتے ہیں ۔ مستی دیکھو کنگالو نکی آپس میں کٹ مرتے ہیں
اس مستی کی بھینٹ چڑھے گا گھر کا کتنا مال نہ پوچھو

میرے گھر کا حال نہ پوچھو

راکھ ہوئے کتنے انگارے
میرے سونے سے امبر میں ڈوب گئے کتنے ہی تارے
میرے آنگن میں دم توڑیں گے کتنے بنگال نہ پوچھو

میرے گھر کا حال نہ پوچھو

چھوٹے لشکر چھوٹے بھتر یہ سب پوچھو کب تک پوچھے جائیں میرے گھر کے اندر
مول بکیں گے کوڑی کوڑی کب تک میرے لعل نہ پوچھو

میرے گھر کا حال نہ پوچھو

لٹی لاج لو ہوتی کا تی
گھائل ممتا اپنے خون سے دسوں دشاؤں کو نہلاتی
پران بنے آنکھوں کے ڈورے کب ہونگے لال نہ پوچھو

(یہ نظم ۱۳۵۵ف کے سال نو کے مشاعرہ میں نشر ہوئی تھی۔)
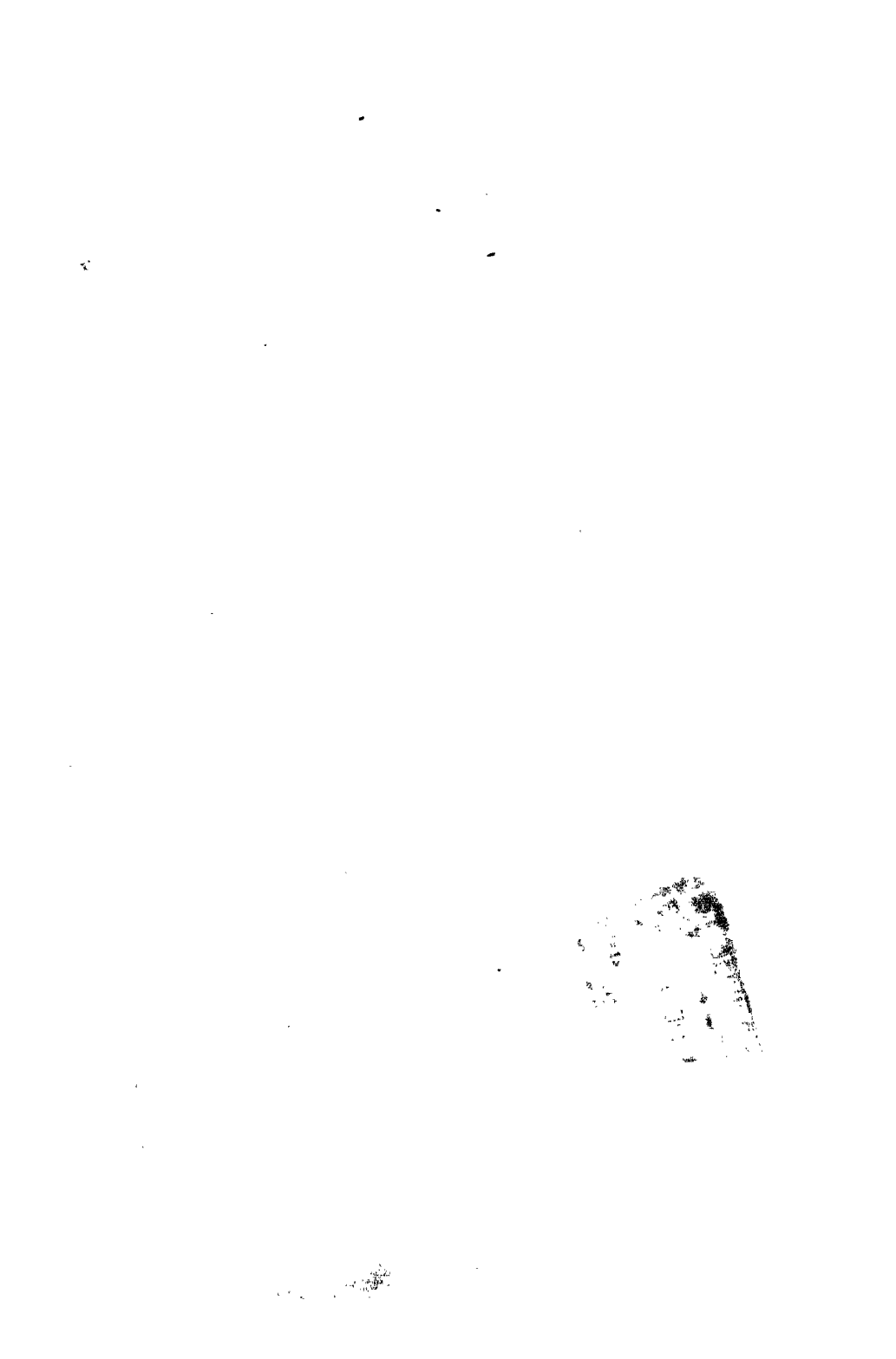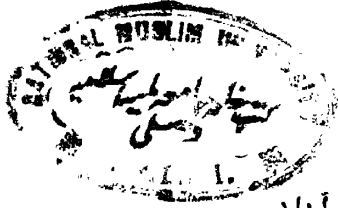
پروگرام نشرگاہ حیدرآباد
رجسٹری شدہ ٹھپہ سرکار عالی نشان (۱۷۲)

ON H. E. H. THE NIZAM'S SERVICE

بکار سرکاری

پروگرام نشرگاہ حیدرآباد

بخدمت ایڈیٹر صاحب رسالہ "جامعہ"

"Maktaba - Jamea"

Delhi.

FROM:- OFFICE OF THE STATION DIRECTOR,
Hyderabad Broadcasting Station.

از دفتر مہتمم نشرگاہ
حیدرآباد

پندرہ روزہ رسالہ

نوا

اوقات نشر

صبح

۹ تا ۹-۳۰

شام

۷ تا ۹-۳۰
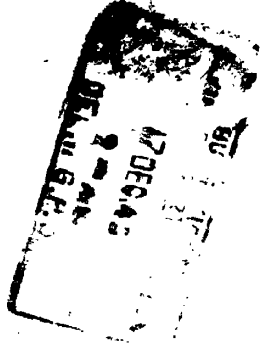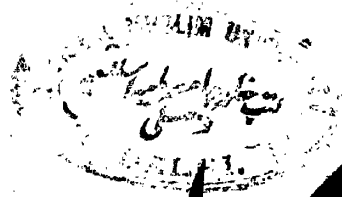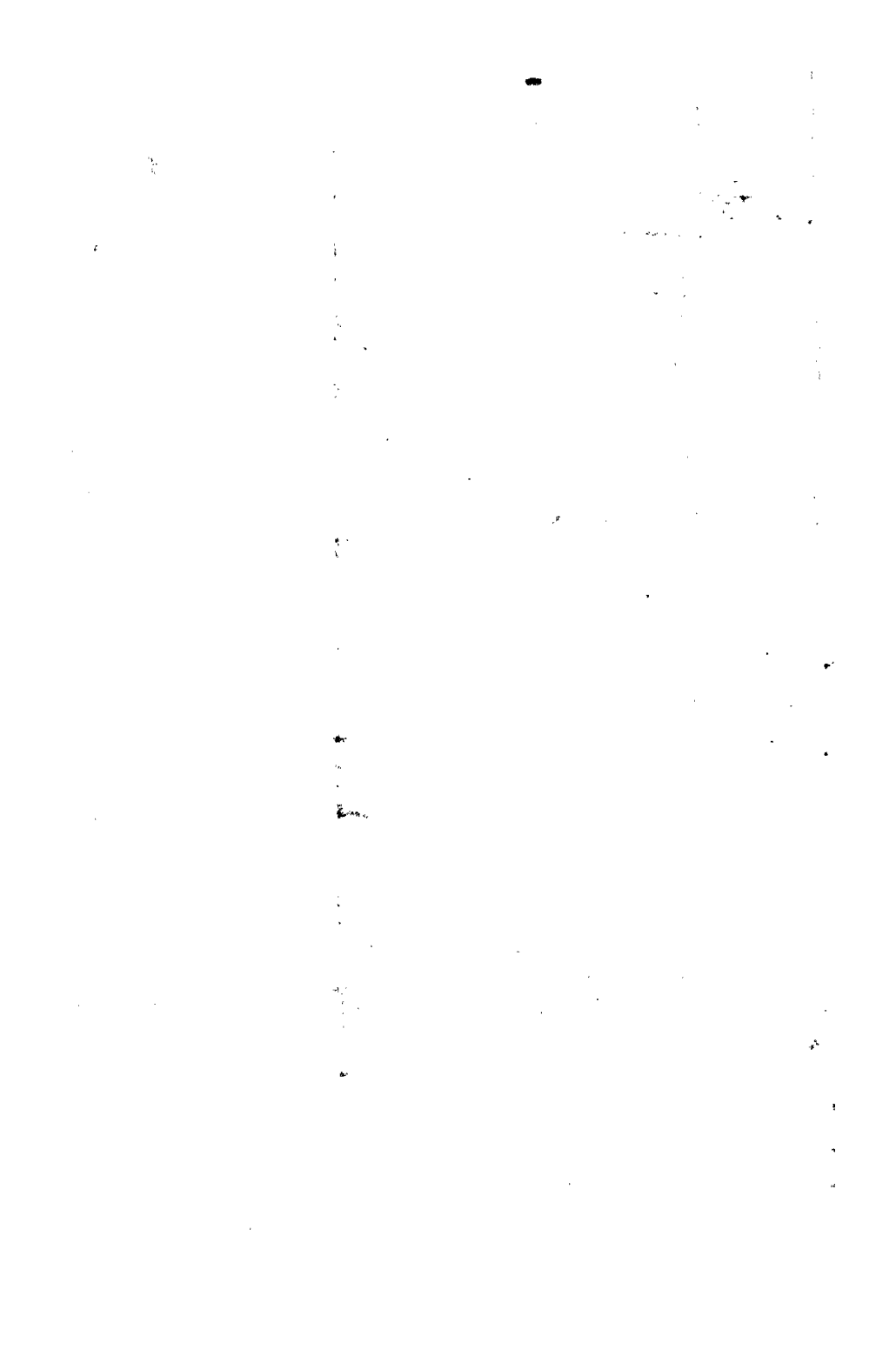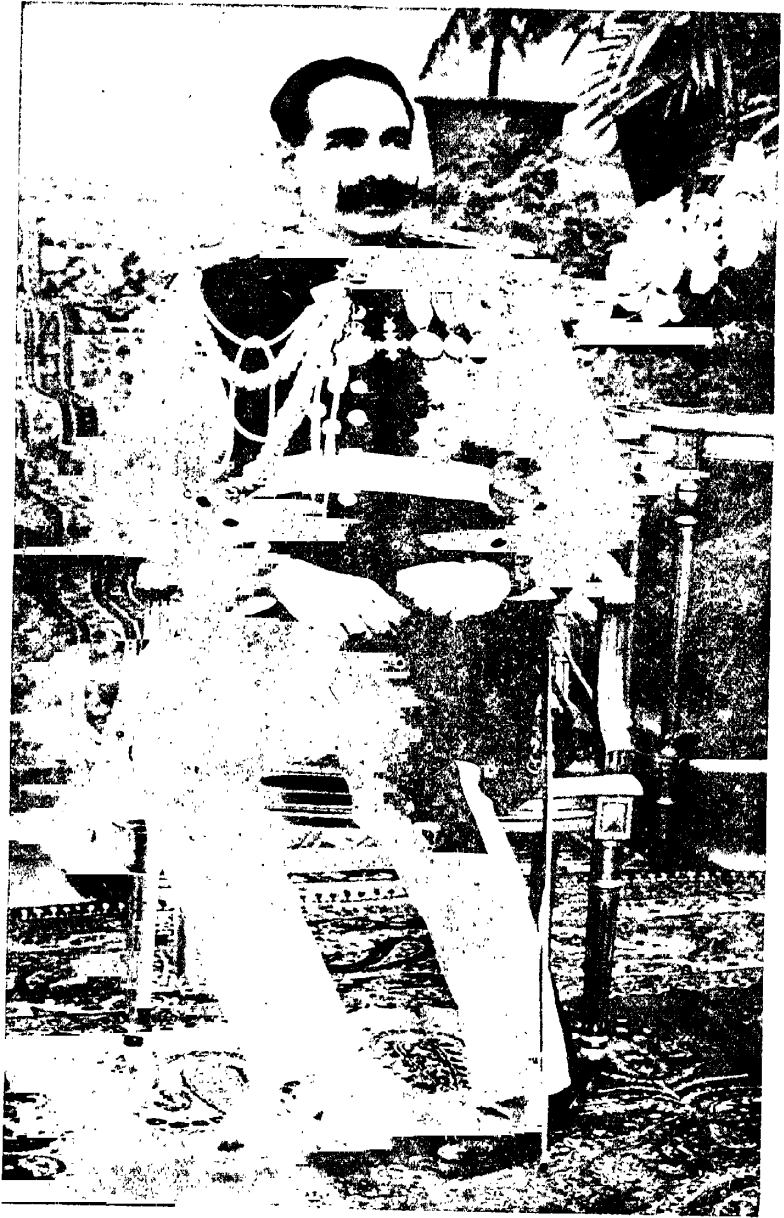
ہز اکسلنسی سر سعید الملک بہادر نواب صاحب چھتاری
صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی

نشرگاہ حیدرآباد کا پندرہ روزہ رسالہ

نوا

چندہ سالانہ عہ/۸ سکہ عثمانیہ
قیمت فی پرچہ ۱/۶
بیرون ریاست عہ/۸ سکہ کلدار

نشان ٹپہ سرکار عالی ۱۷۲
ٹیلیفون نمبر ۲۵۰۸
تار کا پتہ "لاسلکی"

جلد (۸) یکم تا ۱۵ اسفندار ۱۳۵۵ف م ۳ تا ۱۷ جنوری ۱۹۴۶ء شمارہ (۷)

فہرست

مقام اشاعت "یادومنزل" خیریت آباد (دکن)

زیر نظر پندرہ دنوں میں صبح اور شام کی نشریات کے اوقات وہی ہیں جو پچھلے دو ہفتوں میں تھے یعنی صبح کی نشر سوائے جمعہ کے نو بجے سے ساڑھے نو بجے تک اور شام کی نشریات سوائے چہارشنبہ کے سات بجے سے ساڑھے نو بجے رات تک ہوں گی۔ جمعہ کے دن البتہ صباحی نشریات ۱۲ بجے دن تک اور چہارشنبہ کے دن شام کی نشر انگریزی پروگرام کی وجہ سے دس بجے رات تک جاری رہے گی۔ صبح اور شام کی نشریات کے ان اوقات میں آپ تبدیلی ۲۴ر اسفندار ۱۳۲۵ف مطابق ۲۶ر جنوری ۱۹۴۶ء سے پائیں گے۔ یہ پروگرام "نوا" کی اگلی اشاعت میں پیش ہوں گے۔

اس ماہ سے ہم نے "امن کے لوازم" کے عنوان سے بین اقوامی مسائل سے متعلق تقریروں کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے۔ "نوا" کی اس اشاعت میں آپ اس سلسلے کی تین تقریروں کے عنوانات پائیں گے جو یہ ہیں۔ (۱) بین قومی سیاسیات۔ یکم اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۳ر جنوری ۱۹۴۶ء از ہارون خاں شروانی صاحب۔ (۲) بین قومی معاشیات۔ ۸ر اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۱۰ر جنوری ۱۹۴۶ء از جناب محمد عبدالقادر صاحب (۳) امن اور اہل قلم ۱۵ر اسفندار ۱۳۵۵ف م ۱۷ر جنوری ۱۹۴۶ء۔ از جناب قاضی محمد عبدالغفار صاحب۔ ان تقریروں کے سوا علمی و ادبی موضوعوں سے متعلق دوسری تقریریں بھی شامل ہیں۔

اجنتا کے امتیازات

اقتباس از نشری تقریر جناب مولوی غلام یزدانی صاحب او - بی - ای

نقاشی کے نمونے جو تیسری صدی قبل از مسیح یا اسکی بعد کی قریب کی صدیوں کے ہوں، شمالی ہند میں اب تک دریافت نہیں ہوئے ہیں اور مغربی ایشیائی ممالک میں انکا وجود ثابت ہوا ہے - البتہ مصر میں پہاڑ کو تراش کر مقبروں کے بنانے کا رواج عرصہ سے تھا اور ان مقبروں میں نقاشی کے نمونے بھی دیواروں پر موجود ہیں - دکن اور مغربی ساحلی علاقے میں جو شاندار معابد اور خانقاہیں پہاڑ کو تراش کر بنائی گئی ہیں - ان کو اس طرز کے فن تعمیر کے تصور کے لحاظ سے مصر کے زیر اثر کہا جاسکتا ہے - لیکن تعمیری نقشہ اور آرائش پر جب غور کیا جاتا ہے تو مصری مقابر اور دکن کے پہاڑوں میں ترشے ہوئے معابد اور خانقاہوں میں کوئی مماثلت نہیں پائی جاتی۔ نقاشی کے نمونوں میں بھی زمین آسمان کا تفاوت ہے - مصر کی نقاشی خط طلی کے اصولوں پر مبنی ہے - اور سوائے لکیروں کے اس میں جسامت یعنی طول - عرض اور دور کو نمایاں کرنیکی کوشش نہیں - اور اجنتا کی نقاشی کا یہہ خاص امتیاز ہے کہ اس کے قدیم ترین نمونوں میں بھی طول اور عرض کے ساتھ حجم کو بھی واضح کیا گیا ہے -

اجنتا کی تصاویر کے ابتدائی نمونے ہمیں غار نشان ۱۰ کی دیواروں پر نظر آتے ہیں - یہہ غار ایک عبادت گاہ ہے اور اس کا طرز تعمیر بھاجا - کارلا - بیڈسا اور کنڈانا کے معابدوں سے بیحد مشابہ ہے - موخر الذکر معابد دوسری صدی قبل از مسیح کے بنے ہوئے تصور کیے جاتے ہیں - اجنتا کے غار نشان ۱۰ کی روکار پر بھی ایک برہمی کتبہ موجود ہے جس کو المانی مستشرق پروفیسر لوڈرز دوسری صدی قبل از مسیح کا خیال کرتے ہیں اس عبادت گاہ کی بائیں دیوار پر ایک اور برہمی کتبہ تصاویر کے ساتھ منقوش ہے - اسکو بھی پروفیسر موصوف نے دوسری صدی قبل از مسیح کا قرار دیا ہے - ڈاکٹر لوڈرز کی رائے سے ایک بڑی غلط فہمی رفع ہوگئی - کیونکہ اکثر ماہرین

اجنتا کی تصاویر کو محض گپتا یا چالوکیا زمانے کا کارنامہ سمجھتے تھے۔

میں اب مختصر طور سے ان تصاویر کی کیفیت بیان کرتا ہوں جو غار نشان ۱۰ کی بائیں دیوار پر جس پر برہمی کتبہ ہے منقوش ہیں یہہ تصاویر موسمی اثر اور انسانی بے تمیزیوں کی وجہ سے بہت کچھ ضائع ہو گئی ہیں تاہم جو نقوش اور خد و خال باقی ہیں ان سے فن کی تاریخ کی تحقیق میں بیحد مدد ملتی ہے۔ شروع میں کسی راجہ کے جلوس کے سپاہی نظر آتے ہیں یہہ سب مسلح ہیں اور آدھی آستینوں کے کوٹ یا کرتے پہنے ہوئے ہیں۔ نیچے کا حصہ ضایع ہو گیا ہے۔ ہتیاروں میں برچھے۔ کمان اور تیر اور تیر نمایاں ہیں۔ ان سپاہیوں کے بال لمبے ہیں جن کو پتلے پٹکوں یا فیتوں سے لپیٹ کر سانپ کے کنڈلوں کیطرح سر کے اوپر جما دیا گیا ہے۔ بالوں کو اسطرح لپٹنا ہندوستان کے قدیم باشندوں کی خصوصیت تھی۔ کیونکہ بہرہت۔ سانچی کے ٹوپوں اور مغربی ہند کی پہاڑی ترشی ہوئی عبادتگاہوں میں جو مسیح سے پہلے کے زمانے کے ہیں ان سب میں بالوں کی وضع یہی ہے۔ بعض کے سروں پر سانپ کا ایک پھن یا سات پھن بھی دکھائے گئے ہیں۔ جس کا غالباً مقصد یہہ تھا کہ یا تو یہہ لوگ ناگ بنسی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں یا کسی زمانے میں ناگ کی پرستش کے قایل تھے اور وہ روایت ان کی آرایش میں بدھ مذہب کے قبول کرنیکے بعد بھی باقی رہی۔ ان لوگوں کے خد و خال بھی آریائی تھیں۔ اجنتا کے غار نشان ۹ اور ۱۰ میں جو قبل از مسیح زمانے کی تصویریں ہیں ان کے نقشے ضلع اورنگ آباد اور مہاراشٹرا کے موجودہ زمانے کے باشندوں کے مماثل ہیں۔ مثلاً چہرے تقریباً گول۔ آنکھیں چھوٹی لیکن روشن ناک بھی چھوٹی مگر نمایاں، دبی ہوئی تھیں۔ ہونٹ رس بھرے نہ پتلے نہ موٹے۔ ٹھوڑی جیسا کہ گول چہرے پر ہونی چاہیئے چھوٹی۔ ان تصاویر سے معلوم ہوتا ہے کہ بدھ مت میں اس زمانے میں زیادہ تر قدیم باشندے داخل ہوئے تھے۔

میں راجہ کے جلو کے سپاہیوں کا ذکر کر رہا تھا۔ تصویر کے اس منظر کے بعد ایک اور منظر ہے۔ جس میں راجہ اپنے محل کی عورتوں کے ساتھ ایک پیپل کے درخت کے سامنے کھڑا ہے۔ اس درخت پر بہت سی جھنڈیاں لگی ہوئی ہیں۔ یہہ درخت شاید وہی ہے جس کے نیچے بودھ کو تنویر حاصل ہوئی تھی۔ اور کنایتاً اس سے خود بودھ کی ذات مراد ہے۔ کیونکہ بدھ مت کے ابتدائی عقائد کے بموجب گوتم کی الوہیت کے مدنظر اس کی تصویر یا مجسمہ بنانا ممنوع تھا۔

درخت کے دوسری جانب مذہبی بھجن پڑھنے والوں کی جماعت ہے۔ یہ سب عورتیں ہیں۔ بعض کے ہاتھوں میں نفیریاں ہیں باقی تالیاں بجا رہی ہیں اور تین ناچ رہی ہیں۔ ان میں سے دو کا ناچ تو بالکل آجکل کے ناچ کے مشابہ ہے۔ یعنی ایک ہاتھ کو سہارے کے لئے کرکے ایک جانب رکھنا اور دوسرے کو انداز سے موڑ کر سر پر رکھنا اور پھر ٹانگوں کو خم دے کر اور کولہے کو جھکا کر ٹھمکنا۔ تیسری عورت کا رقص چکر کا ناچ معلوم ہوتا ہے جو اس زمانے میں بھی ساز کے نغموں کے دوگن اور تگن کی نوبت پر پہونچنے کے وقت عمل میں آتا ہے۔ راجہ کے محل کی عورتوں اور سازندوں اور رقص کرنے والیوں کے لباس میں کوئی تفاوت نہیں ہے۔ بدن کا بالائی حصہ برہنہ نظر آتا ہے۔ اور نیچے کے حصہ میں بھی ساڑی کا مقصد صرف ستر ڈھانکنا ہے۔ زیور کی البتہ کثرت ہے۔ جن میں ہار۔ گلوبند۔ بُندے۔ بازوبند۔ چوڑیاں۔ پہنچیاں۔ اور کمر پٹے نمایاں نظر آتے ہیں۔ ساخت سے یہ سب سونے کے معلوم ہوتے ہیں۔ دکن میں اس زمانے میں سونے کی افراط تھی اور غالباً دساور میں باہر بھی جاتا تھا۔ زیور میں موتی بھی نظر آتے ہیں۔ لباس میں عورتوں کے سر پر اوڑھنیاں بھی ہیں۔ جو اجنٹا کی بعد کی تصویروں میں نظر نہیں آتیں۔ اوڑھنیوں کا رواج غالباً آریائی تہذیب کے اثر سے غائب ہوگیا۔ عورتوں کے ہاتھ میں چکلی چکلی چوڑیوں کے پورے جوڑے بھی ہیں۔ جو غالباً ہاتھی دانت یا سنکھ کے خول کی ہونگی۔ جیسا کہ ابتک دکن کی قدیم اقوام کی عورتوں کے ہاتھوں میں نظر آتی ہیں اور جو مسکی اور پیٹھن کی کھدائی میں کثرت سے ملتی ہیں۔ ایک اور امتیاز اس تصویر کا یہ ہے کہ بھجن پڑھنے والی عورتیں بید کے خوبصورت مونڈھوں پر بیٹھی ہوئی ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی بدھ مت کی سنگت میں کسی طرح بھکشووں سے پست نہ تھا اور جو زبون حالی دیو داسیوں کی قرون وسطیٰ میں برہمن مذہب کی دوبارہ ترویج پر ہوئی اس سے بدھ مت کی منڈلی کی راہباؤں کی زندگی کا مقابلہ کرنا ہرگز درست نہ ہوگا۔ فن کے لحاظ سے اس تصویر کے امتیازات یہ ہیں کہ نقاش کو اجسام کے طول و عرض اور حجم دکھانے پر قدرت حاصل تھی۔ نیز وہ یہ بھی جانتا تھا کہ مختلف شبیہوں کے رُخ کس طرف رکھے جائیں اور ان کو کس طرح ترتیب دیا جائے تاکہ قصے کے اعتبار سے دیکھنے والے کے ذہن میں شبیہوں کی اہمیت واضح ہو جائے۔ یہ تصویر چونکہ بہت مٹ گئی ہے۔ اس لیے یہ اندازہ نہیں ہوسکتا کہ مصور شبیہوں میں اندرونی جذبات یا احساسات دکھانے پر قادر تھا۔

رنگوں میں گیرو سبز پہاڑی مٹی کاجل کی سیاہی اور چونے کی سفیدی نظر آتی ہیں ۔ ہونٹوں اور آنکھ کے کونوں پر ایک قسم کا کھلا ہوا سرخ رنگ ہے جو غالباً گیرو کو کسی اور رنگ سے ملاکر بنایا گیا ہوگا ۔ لاجوردی رنگ جو اجنتا کی بعد کی تصویروں میں نظر آتا ہے اسمیں نہیں ہے ۔ تصویر میں دو ایک درخت ہیں لیکن پس منظر کی خوبصورتی کا خیال جیسا کہ بعد کی تصویروں میں نظر آتا ہے اسوقت تک شاید پیدا نہوا تھا ۔ شبیہوں پر ہلکے اور گہرے رنگ کے پوچارے بھی نہیں ہیں ۔ جو روشنی سایہ کو نمایاں کرنیکے لئے بعد کی تصویروں میں موجود ہیں تاہم جو فنی خصوصیات اس تصویر میں ہیں ان سے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ نقاشی کی ابتدا دکن میں اسدرجہ تک پہونچنے کیلئے ڈیڑھ دو ہزار برس پہلے ہو چکی ہوگی ۔ دکن اور مغربی ہند کے پہاڑوں والے معابد کی سنگتراشی کے کمال کو بھی دیکھکر یہہ خیال ہوتا ہے کہ یہہ صنعت دو ہزار برس کی مسلسل مشق کے بعد پیدا ہوئی ہوگی ۔ ان قیاسات کی بناپر دکن کے فنون لطیفہ کی تاریخ سندھ کی تہذیب اور تمدن کے زمانے تک پہنچ جاتی ہے ۔ لیکن تسلسل کو ثابت کرنے کے لئے سب سے زیادہ ترجیحاً جیسا میں اوپر بیان کرچکا ہوں سندھ کے نقوش کی تعبیر کی ضرورت ہے ۔ اور ایسا ہی دکن کے قدیم آثار کی تحقیق کی جسمیں سونے کی قدیم کانیں بھی شامل ہیں ۔ ہٹی میں ایسے آثار موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم زمانے میں سونا چھ سو فیٹ کی گہرائی تک نکالا گیا تھا بغیر مشینوں کے اتنی گہرائی پر کام کرنا اور ہوا اور دیگر ضروریات زندگی کا انتظام رکھنا صدیوں کی مشق اور تجربے کے بعد ممکن ہوا ہوگا ۔ عہدنامۂ عتیق اور پرانے یونانی اور رومی مورخوں کی تحریروں سے بھی سونے کا مغربی ایشیائی ممالک میں جانا ثابت ہے ۔ یہہ بھی عرض کرنا ضروری ہے کہ سونا تجارت اور تہذیب کے ترقی دینے میں ہمیشہ معاون رہا ہے ۔ دکن کے قدیم آثار سے یہہ بات بھی واضح ہے کہ مسیح سے ہزارہا برس پہلے دکن اور جنوبی ہند میں ایشیائی مغربی ممالک کی مختلف اقوام آکر بس گئی تھیں ۔ جنمیں سیتھی قومیں جو ابتدا میں بحر خزر کے کنارے پر آباد تھیں زیادہ کثرت سے آئیں ۔ یہہ لوگ سندھ کے مغربی جانب بھی بس گئے ۔ اور سیستان جس کو عربوں نے سجستان لکھا ہے سکستان کا مغرب ہے یعنی " سکوں کی بستی " یہہ ان قوموں کا دوسرا وطن بن گیا تھا ۔ سنسکرت ادب میں بھی سیتھی قوموں کو سک یا شک لکھا گیا ہے ۔ دکن کے شمالی حصے کی آبادی میں سیتھی نسل کا بہت خون ملا ہوا ہے ۔ اور اجنتا کی قدیم تصاویر میں جن لوگوں کی شبیہیں ہیں ان میں بھی اس

نسل کا اثر ہے۔

تیسری صدی کے آخر میں شمالی دکن میں آندھرا خاندان کے راجاؤں کو زوال آ گیا۔ اور انکی جگہ وکاٹکا خاندان کے راجاؤں نے لی۔ یہ غالباً اُس علاقے سے آئے جو دکن کے شمالی حصے میں واقع تھا۔ اور پانچویں صدی عیسوی کے پہلے ربع تک دکن میں حکومت کرتے رہے۔ اس خاندان کا تعلق بیاہ شادی کے رشتوں سے شمالی ہند کے گپتا راجاؤں سے تھا اور اسطرح گپتا عہد کے فنونِ لطیفہ کا اثر دکن میں وکاٹکا خاندان کے دورِ حکومت میں پھیلا۔ اس زمانہ کی بہترین تصاویر چار بڑی خانقاہوں میں ہیں۔ جو غار نشان ۱ اور ۲ اور غار نشان ۱۶، ۱۷ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان خانقاہوں کو غار نشان ۱ یا ۲ کہنا بد ذوقی ضرور ہے۔ لیکن پہلے مصنف چونکہ جغرافیائی ترتیب کے مدنظر یہ نام دے چکے ہیں اس لئے حوالہ کی سہولت کے لئے انکو برقرار رکھنا پڑتا ہے۔ نشان ۱۶ و ۱۷ کی خانقاہوں میں کتبے بھی ہیں۔ اسلئے پہلے میں انہی کی تصویروں کے امتیازات بیان کرونگا۔ خانقاہ نشان ۱۶ میں جو کتبہ ہے اُس کو وکاٹکا خاندان کے شجرہ کی بنا پر ماہرین نے پانچویں صدی عیسوی کے آخری پچیس سال کا قرار دیا ہے۔ اس حساب سے اس خانقاہ کی تصاویر معبد نشان ۱۰ کی دائیں دیوار کی تصویر سے جس کا ذکر پیشتر ہو چکا ہے صرف دو سو برس بعد کی ہیں۔ لیکن اس عرصہ میں اجنتا کی نقاشی ذہنیت، فنکاری کے علاوہ ہر تنقیدی معیار کے لحاظ سے معراج پر پہونچ گئی تھی۔ نقاش حسن کی تمام اداؤں ذہنی کیفیات اور رنگوں کی دلپذیر آمیزش پر قادر نظر آتا ہے۔ وہ بدھمت کے زہد خشک اور رہبانی تعلیم کو نہایت لطیف انداز میں پیش کرتا ہے۔ مثال کے طور پر میں ایک تصویر کی کیفیت بیان کرتا ہوں جو نند کی بیوی کی ہے لیکن عام لوگ اُسے "مرنہار شہزادی" کی کہتے ہیں۔ نند بودھ کا بھائی تھا۔ اور جب تنویر کے بعد کپل وستو واپس آیا تو اس نے نند سے دریافت کیا کہ آیا وہ دنیا کو ترک کرنے اور حلقہ میں داخل ہونے کو آمادہ ہے۔ نند نے بودھ کے تقدس سے مرعوب ہو کر آمادگی ظاہر کر دی۔ لیکن اس کو راج پاٹ چھوڑنے کا اور سب سے زیادہ اپنی محبوبہ کی جدائی کا بیحد صدمہ ہوا اور گھُل گھُل کر کانٹے کیطرح سوکھ گیا۔ محبوبہ کو بھی نند کے تارک الدنیا ہونیکا بیحد رنج ہوا اور جب لوگ نند کا شاہی تاج لائے جو اس نے حلقہ میں داخل ہونے سے قبل اتار دیا تھا تو یہ نازنین بیہوش ہو گئی۔

قصہ دراصل رہبانیت کا ہے۔ لیکن انسانی جذبات نے انہیں جادو بھر دیا ہے اور نقاش نے اپنی احساسات کو واضح کرنے کے لئے تصویر کو کھینچا ہے۔ ایک سڈول بدن کی رانی تکیہ کے سہارے تخت پر اس طرح پڑی ہے کہ جسم کا نیچے کا حصہ تخت کے نیچے ڈھلک آیا ہے اور ایک خادمہ تکیہ کے پیچھے سے رانی کی کمر کو پکڑے ہوئے ہے تاکہ وہ حالت بیہوشی میں تخت کے نیچے نہ گر پڑے۔ اطالوی نقاشوں نے عورت کے جسمانی حسن کو لیٹی ہوئی حالت میں مختلف دلربایانہ انداز میں پیش کیا ہے۔ ایسی تصاویر میں وینس کے مشہور نقاش ٹشان کے مرقعے بے شک بہت دلکش ہیں لیکن ان سب میں حسن کی دیویوں کو عریاں دکھایا گیا ہے اجنتا کے نقاش نے نند کی بیوی کو ایک چست چولی اور پھنسا ہوا گھٹنا پہنایا ہے اور جسم کو مدہوشانہ حالت میں اس طرح دراز کیا ہے کہ بدن کا لطیف سڈول پن اور تناسب بغیر عریانی کے نمایاں ہو گئے ہیں چہرے پر غم تے مردنی چھا گئی ہے لیکن بالوں کے جوڑے کی آرائش موتی کے زیور کی افراط اور خد و خال کی نزاکت نے اس ادا اس بے ہوشی کے عالم میں بھی ایک خاص جاذبیت پیدا کر دی ہے۔ نقاش کیلئے روشنی کا اثر اور جسامت کو واضح کرنے کے لئے گہرے اور ہلکے رنگوں کے یکجا رہے بھی دلچسپی خالی نہیں۔ لیکن اس تصویر کی سب میں بڑی خوبی داخلی کیفیت کا اظہار ہے۔ اور اس امتیاز کے مدنظر دنیا کے پانچویں صدی تک کے نقاشی کے نمونوں میں یہی تصویر بے مثل ہے۔

گریفیتھ صاحب تو اس خصوصیت کی بنا پر اس کو اطالیہ کے قرون وسطیٰ کے تمام باکمالوں کے مرقعوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ میں ان کے الفاظ کا ترجمہ آپ کو سناتا ہوں۔ تاکہ ماہر نقادوں کی رائے بھی آپ کو معلوم ہو جائے وہ لکھتے ہیں "حزن و غم کے اندرونی احساسات کے اظہار کے لحاظ سے یہ تصویر دنیا کی نقاشی کی تاریخ میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ فلارنس کے باکمالوں نے خطوط دادوار سے شاید بہتر خارجی حسن دکھایا ہو اور وینس کے استادوں نے رنگوں سے زیادہ دلکشی پیدا کی ہو۔ لیکن ان دونوں جماعتوں کے ماہر اجنتا کی تصویر کے نقاش کی طرح اندرونی جذبات کو اس خوبی سے نہ دکھا سکے"۔

اجنتا میں صنعت لطیف کو مختلف دلفریب انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ کہیں کھڑی ہوئی صورتیں نظر کو موہ لیتی ہیں۔ کہیں بیٹھی ہوئی اور کہیں لیٹی ہوئی۔ لیکن ان کو ایسے گرد و پیش اور ایسے احساسات کیساتھ پیش کیا گیا کہ انکی حیا اور وقار کو کوئی بٹا نہیں لگتا۔ اکثر جگہ

ماں کی ماممتا یا شوہر کی والہانہ محبت کو دکھایا ہے ۔ خانقاہ نشان ۱۷ میں جو خانقاہ نشان ۱۶ سے گننے کے بموجب تقریباً پچیس برس بعد کی بنی ہوئی ہے بدھ کی ایک تصویر ہے جب وہ راج پاٹ چھوڑ کر بیراگی بنگیا ہے اور خود اپنے ہی گھر پر بھیک مانگنے آتا ہے ۔ بودھ کی تصویر اُسکی روحانی عظمت کو دکھانے کے لئے انسانی قدوقامت سے بہت بڑی بنائی گئی ہے ۔ گیرا جبہ پہنے ہوئے ہے اور ہاتھ میں بھیک کا کاسہ ہے ۔ چہرہ نہایت پُرسکون ہے ۔ اور جو محبت اسکو کھینچ کر لائی ہے اسکا کوئی اثر نمایاں نہیں ۔ سامنے ایک خوبصورت عورت اپنے بچے کو لئے کھڑی ہے ۔ بچہ اور ماں دونوں بودھ کو دیکھ رہے ہیں ۔ ماں والہانہ محبت سے اور بچہ استعجاب اور فطری الفت سے عورت غالباً یشودھرا بدھ کی بیوی ہے اور بچہ رہولا بودھ کا بیٹا ۔ قصے کے بموجب بیوی میاں سے کہتی ہے ۔ باعظمت ہستی، سات برس ہوئے جب رہولا پیدا ہوا تھا تو تم نے دنیوی راج پاٹ کو چھوڑ دیا تھا ۔ آج تمہاری بادشاہت کی شان اور جلال پہلے سے ہزار درجہ زیادہ ہیں " اس تصویر میں یشودھرا کے کھڑے ہونے اور دیکھنے کا انداز ۔ اس کا نفیس لباس اور بالوں کے جوڑے کی آرایش اور زیور کی بھبن نقاش کے تخیل اور حسن کاری کا ایک لاجواب کارنامہ ہیں ۔ مسٹر بنین اور ہیول دونوں کی یہ متفقہ رائے ہے کہ " مذہبی شکوہ اور انسانی محبت کو جس موثر انداز میں اس تصویر میں پیش کیا گیا ہے دنیا کی کسی اور تصویر میں نہیں دکھایا گیا " اجنتا کی پانچویں صدی کے نقاشی کے ایک نمونے کے متعلق ان دو مشہور نقادوں کی یہ رائے کچھ کم وقیع نہیں ۔ یہ تصویر عام طور سے ماں اور بچہ کی تصویر کے نام سے مشہور ہے ۔

بدھ مت کی تعلیم میں چونکہ تمام کائنات میں ہم آہنگی ثابت کرنیکی کوشش کیگئی ہے اسلیئے خود بودھ اپنے پہلے جنموں میں مختلف صورتوں میں دکھایا گیا ہے کبھی ہرن کے روپ میں، کبھی ہنس کی صورت میں کبھی ناگ کی شکل میں ہمدردی ۔ ایثار اور خدمت کا جذبہ ہر قصے میں نمایاں ہے ۔ خانقاہ نشان ۱۷ میں اس قسم کے بہت سے قصے منقوش ہیں ۔ شاہی شان و شکوہ کو روحانی عظمت وجلال کے سامنے ماند کرنیکے لئے خانقاہ نشان (۱) میں مہاجنکا شہزادے کا قصہ اور خود بودھ کے راج پاٹ ترک کرنے کی تصویریں نہایت موثر ہیں ۔ موخرالذکر تو اپنے زمانے کی یعنی پانچویں صدی عیسوی کی بہترین تصویر خیال کی جاتی ہے ۔ اس میں نقاش نے بودھ کو جوانی کے عالم میں دکھایا ہے ۔ بلند قامت چوڑا سینہ ۔ بھرا ہوا بدن ۔ کندن جیسا دمکتا ہوا رنگ

سب ایک پاک زندگی کی دلیل ہیں۔ مرصع تاج۔ موتیوں کی کنٹھی اور ہار اور جڑاو دستبند شاہی شان وشوکت کو نمایاں کرتے ہیں۔ جسم کا بالائی حصہ برہنہ ہے۔ اجنتا کی تصاویر میں شاہزادوں اور بادشاہوں کے جسم کے اوپر کے حصے کو اکثر برہنہ رکھا گیا ہے۔ حالانکہ ان کے خادم اور وزرا پوری آستین کے نیچے انگرکھے پہنے ہوئے نظر آتے ہیں۔ دھوتی البتہ ریشمی پٹہ دار کپڑے کی ہے۔ جو غالباً پیٹھن کے کسی پارچہ بافی کے کارخانے میں تیار ہوئی ہوگی۔ ریشمیں پھولدار کپڑوں کے مختلف نمونے ہمکو اجنتا کی تصویروں میں ملتے ہیں۔ جن میں بعض پھولدار ہمرو یا بوٹی والے کمخواب معلوم ہوتے ہیں۔ بعض لباسوں کے پٹہ دار کپڑوں میں بیلوں اور بطوں کی تصویریں بھی نظر آتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ چوتھی اور پانچویں صدی عیسوی میں پارچہ بافی کی صنعت دکن میں کافی ترقی کرچکی تھی۔

میں بودھ کی تصویر کا ذکر کر رہا تھا۔ ظاہری حسن اور شاہی کروفر کے علاوہ ایک باطنی محویت ہے جو اسکے پرسکون چہرے اور جھکی ہوئی نظروں سے عیاں ہے۔ پاس ہی اسکی بیوی یشودھرا کھڑی ہے۔ اس کے چہرے سے اداسی ٹپکتی ہے۔ یشودھرا کا حسن ایک ماں کا سا ہے کیونکہ رہولا پیدا ہوچکا تھا۔ رنگ سیاہ ہے کیونکہ بودھ مت میں کالے گورے کا کوئی امتیاز نہیں تھا۔ سب خدا کے مخلوق تھے اور جسمانی حسن عفت اور صحت پر مبنی تھا۔ اس تصویر میں بودھ کے خدوخال آریائی ہیں۔ اور چوتھی اور پانچویں صدی کی اجنتا کی تصویروں میں آریائی نسل کے لوگ نمایاں نظر آتے ہیں۔ بعض تو ایسے ہیں کہ آج بھی ان کو بنارس اور الہ آباد کے پنڈتوں یا اڑلیہ اور جنوبی ہند کے برہمنوں سے ممیز کرنا مشکل ہے۔ ان تصویروں میں ایرانی اور سیتھی نسل کے لوگ بھی نظر آتے ہیں۔ چنانچہ اسی تصویر میں جو سہیلی یشودھرا اور بودھ کے پیچھے نیلا پوری آستین کا جامہ پہنے کھڑی ہے وہ اپنے چہرے اور لباس سے صاف ایرانی نظر آتی ہے۔

اس تصویر میں شاہی تزک اور احتشام دکھانے کیلئے اور ملازم بھی ہیں۔ لیکن زیادہ پر لطف اس مرقع کا پس منظر ہے۔ جہاں مور۔ بندر۔ شیر اور جنگل کے رہنے والے انسان بھی ایک خوشی کے عالم میں دکھائے گئے ہیں۔ خوشی کائنات میں اس بات کی ہے کہ بودھ نے ترک دنیا کا جو فیصلہ حیات کے معمہ کو حل کرنے اور ابدی مسرت حاصل کرنے کی غرض سے کیا ہے وہ بہتر ہے

اس نیچلے پر خوشی کا راگ گانے کے لئے آسمانی سازندے بھی اتر آئے ہیں ۔ نقاش نے بودھ کی اس عظیم الشان تصویر میں فقط اپنا زور قلم ہی نہیں دکھایا ہے بلکہ مختلف شکلوں کی ترتیب میں جو توازن رکھا ہے اُس سے اعلیٰ تخیل اور نفیس ذوق بھی عیاں ہے ۔ رنگوں کی آمیزش بھی نہایت دلفریب ہے ۔ پہاڑیوں کا سرخ رنگ درختوں کے سبز پتوں سے اچھا تقابل رکھتا ہے ۔ موروں کے لاجوردی پر پتوں میں نمایاں ہیں ۔ اور انسانی اجسام کے ملگجے پن کو آبدار موتیوں اور جواہر کی چمک نے بارونق کردیا ہے ۔ فاصلے کے اثر کو نمایاں کرنے کیلئے سر کے پیچھے کے منظر پر باریک سیاہ نقطے لگائے ہیں اسیطرح جسم کی خوبصورتی کو دکھانے کے لئے گہرے بچارے استعمال کیے گئے ہیں ۔

چھٹی صدی عیسوی میں دکا کا خاندان کا اثر شمالی دکن سے جاتا رہا اور انکی جگہ چالوکیا خاندان کے راجاؤں نے لی جنکا پائے تخت بادامی تھا جو اب ضلع بیجاپور میں واقع ہے ۔ چالوکیا فرمانرواؤں کے عہد میں برہمنی مذہب پھر سرسبز ہوا اور انھوں نے بادامی میں بدھ مت کی طرز کے مندر بھی تراشے اور ان کی دیواروں اور چھتوں کو تصاویر سے بھی سجایا ۔ ان تصاویر کے جو نمونے باقی ہیں اُن میں انحطاط کا اثر نمایاں ہے ۔ ایلورہ کے برہمنی اور جینی معابد کی تصاویر میں بھی فن کا زوال پایا جاتا ہے ۔

معلوم ہوتا ہے کہ چھٹی صدی کے آخر میں بدھ مت کے فنکاروں کو ایسی مصیبتیں پیش آئیں کہ رفتہ رفتہ وہ معدوم ہوگئے ۔ البتہ اُن کے فن کا اثر سیلون میں سیگری کی تصاویر میں، وسط ہند میں باگھ کے مرقعوں میں، افغانستان میں بامیان کے آثار میں، اور وسط ایشیا کے ویران معابد کی تصاویر میں ملتا ہے ۔ آٹھویں صدی عیسوی کے آخر میں بدھ مت اور نقاشی کا فن دونوں ہندوستان سے غائب ہوگئے ۔ اور تیرھویں چودھویں صدی کی جو گجراتی قلم کی تصویریں ہمیں کتابوں میں نظر آتی ہیں وہ بلحاظ فن اجنتا کی نقاشی سے بالکل مختلف ہیں

اجنتا کی تصاویر میں ہم کو ہندوستان کی مخلوط آبادی اور اقتصادی زندگی کے سچے مناظر ملتے ہیں ۔ نقاش نے حسن کاری کے جذبے کے تحت تغیر و تبدل ضرور کیا ہے پھر بھی مناظر کی عام اصلیت قایم ہے ۔ مثلاً سانڈوں کی لڑائی ۔ مینڈھوں کی لڑائی ۔ سانپ کا تماشہ ۔ پھلوں کے خوشے ۔ پھولوں کی بیلیں ۔ گہنوں کے نمونے ۔ اجنبی

لوگوں کے خاص خد و خال اور لباس خصوصاً وسط ایشیا والوں کی چگی ڈاڑھیاں بچکے ہوئے کلّے، سمور کے کناروں کی ٹوپیاں پٹہ دار پاتابے اور لمبے لمبے خفتان۔ بودھ مت کی تعلیم انسانیت سے مملو نظر آتی ہے۔ اور زندگی کا مقصد بجائے یاس و حرمان کے ابدی سرور و مسرت دکھایا گیا ہے لیکن اس سرور و مسرت میں کوئی حیوانی رجحان نہیں۔ جیسا کہ مصر اور پومپیائی کی تصاویر میں نمایاں طور سے پایا جاتا ہے۔ فن کی ابتدا دکن میں ہوئی اور یہیں یہ پروان چڑھا۔ تیسری صدی عیسوی کے آخر یا چوتھی صدی کے شروع میں یہ آریائی تہذیب اور تمدن کے زیر اثر آیا۔ جس سے ذہنی اور فنی معیار اور بلند ہو گئے۔ ممکن ہے کہ یونانی اور مغربی ایشیا کے فنکاروں کے تخیل نے بھی اجنتا کی نقاشی کو عروج پر پہونچنے میں مدد دی ہو۔ لیکن جب بیرونی اثرات کا جائزہ لیا جاتا ہے تو مماثلت کی نسبت مغایرت زیادہ پائی جاتی ہے۔ اور یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں رہتا کہ یہ فن ہندی ہے اور موجودہ آثار کی بنا پر اسکی ابتدا دکن میں ہوئی۔

امتداد زمانہ اور سیاسی اور مذہبی جور و جفا کی وجہ سے اجنتا کی نقاشی کے انمول خزانے کنج خمول میں پڑ گئے تھے اور تصویروں کی حالت ایسی خستہ ہو گئی تھی کہ اگر سرکار عالی کی فیاضانہ پالیسی نہ ہوتی تو وہ تباہ ہو جاتیں۔ آئندہ نسلیں جب اپنے اس قومی ورثہ پر فخر کریں گی تو حضرت بندگان عالی اور ان کی حکومت کی بے لاگ توجہ اور خاص شغف کو بھی ضرور سراہیں گی۔

پنجشنبہ یکم اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۳ جنوری ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۹ - - "دعا" یا رب چمن نظم کو گلزار ارم کر (انیس) — خواجہ محمود بیگ
۹ - ۵ علی محمد حسین نظم خوانی
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ بھجن (ریکارڈ)
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۷ - - کنڑی نشریات
تبصرہ
"ہندوستان کے مشہور شعرا (سلسلہ)
تقریر ورداچاری
۷ - ۱۵ نعتیہ گانے (ریکارڈ)
۷ - ۳۰ علی محمد حسین - نعتیہ گانے جسم محمود بیگ
۷ - ۵۰ شاہنامہ اسلام کی ایک جھلک - خواجہ محمود بیگ
۸ - - امن کے لوازم (سلسلہ) بین قومی سیاسیات - تقریر ہارون خاں شیروانی
۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام
باجے سنو
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - - انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ خواجہ محمود بیگ - نعتیہ گانے
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۲ اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۴ جنوری ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۹ - - تلاوت کلام اللہ مع ترجمہ - قاری عبدالباری صاحب
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ نعت - خواجہ محمود بیگ
۹ - ۳۵ قوالی - منظور احمد اور ساتھی
ساعت خواتین
۱۰ - - مس حیدر رضوی - سلام، سوز و مرثیہ
۱۰ - ۳۰ نعتیہ ریکارڈ
۱۰ - ۴۰ مس حیدر رضوی - مرثیے
۱۱ - - تقریر - اقبال عورت - لطیف النساء بیگم صاحبہ
۱۱ - ۱۰ عالم نسواں
۱۱ - ۳۰ فیچر
۱۲ - - ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۷ - - عربی نشریات
اخباری تبصرہ - تقریر
۷ - ۱۵ قوالی - منظور احمد اور ساتھی
۷ - ۵۰ بھجن (ریکارڈ)
۸ - - اقتباسات
۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام
ریکارڈ سنو
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - - انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ قوالی - منظور احمد اور ساتھی
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۳ ر اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۵ رجنوری ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۹ - ۰ ساقی نامہ - ذاکر علی

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ ذاکر علی - نعتیہ گانا

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۷ - ۰ تلنگی نشریات

۷ - ۱۵ خادم علی - سلام

۷ - ۳۰ بھجن (ریکارڈ)

۷ - ۴۰ خادم علی - سوز اور مرثیہ

۸ - ۰ آواز اور انکے کرشمے -

تقریر - سید غفار احمد

۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام

ریڈیو کلب کی خبریں - خطوں کے جواب سنیے

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ منتخب ریکارڈ

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

یکشنبہ ۴ ر اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۶ رجنوری ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۹ - ۰ معین قریشی - نعتیہ گانے

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ معین قریشی - نعتیہ گانا

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۷ - ۰ مرہٹی نشریات

(۱) اخباری تبصرہ (۲) مرہٹی تقریر - ہندو مت کا چار گروہی نظام - مسٹر وسیابہ

۷ - ۱۵ بھجن (ریکارڈ)

۷ - ۳۰ معین قریشی - نعتیہ گانے

۸ - ۰ چند سبق آموز حدیثیں - تقریر

حبیب اللہ وفا

۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام

خطوں کا جواب سنو

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ نعتیہ گانے - معین قریشی

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

دوشنبہ ۵ اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۷ جنوری ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۹ - ۰ بھجن - نرسنگ پرشاد

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ بھجن - نرسنگ پرشاد

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۷ - ۰ **فارسی نشریات**

(۱) ہفتہ واری تبصرہ - (۲) فخر البلاد حیدرآباد

تقریر - آقا محمد علی

۷ - ۱۵ اخلاقی نظمیں - پریمی

۷ - ۳۰ نرسنگ پرشاد - بھجن

۷ - ۵۰ نعتیہ گانے (ریکارڈ)

۸ - ۰ "اپنی باتیں" تقریر

آغا حیدر حسن

۸ - ۱۵ **بچوں کا پروگرام**

عجائبات (سلسلہ کا پروگرام)

۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ بھجن نرسنگ پرشاد

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

سہ شنبہ ۶ اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۸ جنوری ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۹ - ۰ شریمد بھگوت گیتا

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ بھجن (ریکارڈ)

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۷ - ۰ **تلنگی نشریات**

۷ - ۱۵ بھجن - بنجمن جوئیل

۷ - ۳۰ نعتیہ گانے (ریکارڈ)

۷ - ۵۰ بھجن - بنجمن جوئیل

۸ - ۰ حالی سکہ کی کہانی - تقریر

عزیز الرحمن

۸ - ۱۵ **بچوں کا پروگرام**

آج نظمیں ہوں گی

۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ منتخب ریکارڈ (بھجن)

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

چہارشنبہ ۸ر اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۹ر جنوری ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۹ - ۰ وزیر علی - سلام اور سوز
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ محمود علی - مرثیہ
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۷ - ۰ مرہٹی نشریات
(۱) اخباری تبصرہ
(۲) مرہٹی تقریر - (حیدرآباد میں جنوبی امراض کا علاج) مسٹر کلیانکر
۷ - ۱۵ وزیر علی - سوز
۷ - ۳۰ محمود علی - نوحہ خوانی
۷ - ۴۰ وزیر علی - مرثیے
۸ - ۰ منتخب کلام - جناب علی اختر صاحب
۸ - ۱۰ محمود علی سلام
۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام
آج گا رہے ہوں گے۔
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)
۹ - ۴۵ (انگریزی) تقریر - حیدرآباد اور باغبانی - مرکزانرولہ
۱۰ - ۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ ۹ر اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۱۰ر جنوری ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۹ - ۰ ذاکر علی - نعتیہ گانے
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ذاکر علی - قطعہ
۹ - ۳۰ - ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۷ - ۰ کنڑی نشریات
- تبصرہ -
ہندوستانی تہذیب ایک سرسری نظر - تقریر آر ایس کلکرنی -
۷ - ۱۵ وٹھل راؤ - بھجن
۷ - ۴۵ جن اور تو اور زندگی (اقبال) خواجہ محمود بیگ۔
۸ - ۰ امن کے لوازم (سلسلہ) بین قومی معاشیات۔
تقریر - محمد عبدالقادر
۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام
"آرکسٹرا" — (مختلف ریکارڈ)
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ وٹھل راؤ - بھجن
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۹ / اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۱۱ / جنوری ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۹ - ۰ تلاوت کلام اللہ مع ترجمہ قاری عبدالباری

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ نعت ولی اللہ حسینی

۹ - ۳۵ نعتیہ ریکارڈ

مواخین کے لئے

۱۰ - ۰ قوالی شہاب الدین اور ساتھی

۱۰ - ۳۰ منتخب ریکارڈ

۱۰ - ۴۰ اخلاقی نظمیں - سعیدہ نظہر

۱۱ - ۰ تقریر - گھر پر بچوں کی تعلیم - مسز شمیم برکی

۱۱ - ۰ [illegible]

۱۱ - ۳۰ بھجن

۱۲ - ۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۷ - ۰ **عربی نشریات**

اخباری تبصرہ - نظم خوانی

۷ - ۱۵ شہاب الدین اور ساتھی - قوالی

۷ - ۳۵ بھجن (ریکارڈ)

۷ - ۴۵ شہاب الدین اور ساتھی - قوالی

۸ - ۰ اقتباسات

۸ - ۱۵ **بچوں کا پروگرام**

گانوں کے ریکارڈ سنو

۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ شہاب الدین اور ساتھی

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شنبہ ۱۰ / اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۱۲ / جنوری ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۹ - ۰ نعتیہ گانے (ریکارڈ)

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ بھجن (ریکارڈ)

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۷ - ۰ **تلنگی نشریات**

۷ - ۱۵ عبدالکریم - (نعتیہ گانے)

۷ - ۳۵ اخلاقی نظمیں - پریمی

۷ - ۴۵ عبدالکریم - نعتیہ گانے

۸ - ۰ افسانہ - یحییٰ صدیقی

۸ - ۱۵ **بچوں کا پروگرام**

ریڈیو کلب کی خبریں

خطوں کے جواب سنو

۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ عبدالکریم - نعتیہ گانے

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

یکشنبہ ۱۱؍ اسفندار ۱۳۵۶ف مطابق ۱۳؍ جنوری ۱۹۴۷ء

صبح — پہلی نشر

۹ - ۰ ذاکر علی - نعتیہ گانے

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ ذاکر علی - نعتیہ گانے

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۷ - ۰ مرہٹی نشریات

(۲) اخباری تبصرہ

(۳) مرہٹی تقریر - ریڈرٹیک نک مسٹر جٹکر

۷ - ۱۵ ملہار راؤ - بھجن

۷ - ۳۰ نعتیہ گانے (ریکارڈ)

۷ - ۴۰ بھجن - ملہار راؤ

۸ - ۰ موجودہ مسائل - تقریر - قاضی محمد عبدالغفار

۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام خطوں کے جواب سنو

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ ملہار راؤ - بھجن

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

دوشنبہ ۱۲؍ اسفندار ۱۳۵۶ف مطابق ۱۴؍ جنوری ۱۹۴۷ء

صبح — پہلی نشر

۹ - ۰ عون افندی - سلام و سوز

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ عون افندی - فارسی کا ترجمہ

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۷ - ۰ فارسی نشریات

(۱) ہفتہ واری تبصرہ (۲) تعلقات ثقافتی ہند و ایران تقریر مولوی بہادر علی

۷ - ۱۵ نثار حسین - سوز

۷ - ۳۵ بھجن (ریکارڈ)

۷ - ۴۵ طلوع اسلام - اقبال - پریمی

۸ - ۰ تلسنکرات - تقریر رام نواس تنمار

۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام دنیا کی کہانی - تقریر - وحید یوسف زئی "حیدرآباد کے وزیر اعظم" تقریر - پروفیسر عبدالمجید صدیقی -

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ نثار حسین - مرثیے

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

سہ شنبہ ۱۳ اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۱۵ جنوری ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۹- ۰ شریہ بھگوت گیتا
۹- ۱۵ خبریں
۹- ۲۰ بھجن (ریکارڈ)
۹- ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۷- ۰ تلنگی نشریات
۷- ۱۵ پربھاکر سو بیدار - بھجن
۷- ۳۵ نعتیہ گانے (ریکارڈ)
۷- ۴۵ پربھاکر سو بیدار - بھجن
۸- ۰ وکالت - تقریر عبدالرؤف
۸- ۱۵ بچوں کا پروگرام
"یہ کیا ہے" مختصر کہانیاں
۸- ۳۰ اردو میں خبریں
۸- ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹- ۰ انگریزی میں خبریں
۹- ۱۵ پربھاکر سو بیدار - بھجن
۹- ۳۰ ترانۂ دکن

چہار شنبہ ۱۴ اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۱۶ جنوری ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۹- ۰ ابراہیم خاں - نعتیہ گانے
۹- ۱۵ خبریں
۹- ۲۰ ابراہیم خاں - نعتیہ گانے
۹- ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۷- ۰ مرہٹی نشریات
(۱) اخباری تبصرہ
(۲) مرہٹی تقریر
۷- ۱۵ حکیم عباس افندی حلمی - سلام
۷- ۳۰ ابراہیم خاں - نعتیہ گانے
۷- ۴۵ حکیم عباس افندی حلمی - فارسی نوحے
۸- ۰ حیدرآباد (سلسلہ) تقریر
۸- ۱۵ بچوں کا پروگرام
خاکہ
۸- ۳۰ اردو میں خبریں
۸- ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹- ۰ انگریزی میں خبریں
۹- ۱۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)
۹- ۴۵ انگریزی تقریر - تعلیم خواجہ یوسف الدین
۱۰- ۰ ترانۂ دکن

پنجشنبہ ۔ ۱۵ اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۱۷ جنوری ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۹ ۔ ۰ نعتیہ گانے ۔ خواجہ محمود بیگ

۹ ۔ ۱۵ خبریں

۹ ۔ ۲۰ بھجن (ریکارڈ)

۹ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۷ ۔ کنٹری نشریات

۔ تبصرہ ۔

جون آف آرک

تقریر آر ۔ ایس ۔ پٹواری

۷ ۔ ۱۵ علی سرور اور ساتقی ۔ سلام و مرثیہ

۷ ۔ ۳۵ بھجن (ریکارڈز)

۷ ۔ ۴۵ "زمین و آسمان" خواجہ محمود بیگ

۸ ۔ ۰ امن کے لوازم (سلسلہ) امن اور اہل قلم

تقریر ۔ قاضی عبدالغفار

۸ ۔ ۱۵ بچوں کا پروگرام

"عجائبات" (سلسلہ کا پروگرام)

۸ ۔ ۳۰ اردو میں خبریں

۸ ۔ ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ ۔ ۰ انگریزی میں خبریں

۹ ۔ ۱۵ مرثیہ ۔ علی سرور اور ساتھی

۹ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

اِمروز

آخرکار فضاؤں میں سلگ ہی اٹھا

سرخ شعلہ سا تمنائے دل کی آزادی کا

تا زیرِ پردہ انوارِ مہر و نجوم

جلوہ آرائے جہستان [illegible]

یہ گی بیٹھ گئی آہ طلب دست بدل

اپنی بے مایہ خدائی کی قسم کھاتی ہوئی

بس انتظار کی مدت ہے [illegible]

نغمۂ زیست سناتی ہوئی اٹھلاتی ہوئی

سینکڑوں صدیوں کے گھٹتے ہوئے ارمانوں نے

پایہ زنجیرِ عزائم کو دیا اذن نمود

آج بھی دست عنان گیر نفس ہے تو کیا

مطلق الحکم ہے انسان کا احساس وجود

ابن آدم! یہ نیا دور ہے ہنستی ہوئی زیست

تیری تقدیر زیاں کار کو ہے درس فرار

جھوم ہر گام [illegible]

رسم خاموشی [illegible]

موضوعی مشاعرہ کی ایک نظم ۔ لطیف ساجد کے [illegible]

پندرہ روزہ رسالہ

نوا

اوقات نشر

۱۶ اسفندار ۱۳۵۵ ف م ۱۸ جنوری ۱۹۴۶ء سے
۲۳ اسفندار ۱۳۵۵ ف م ۲۵ جنوری ۱۹۴۶ء تک

صبح ۹ تا ۹-۳۰ شام ۷ تا ۹-۳۰

۲۴ اسفندار ۱۳۵۵ ف م ۲۶ جنوری ۱۹۴۶ء سے
۳۰ اسفندار ۱۳۵۵ ف م یکم فروری ۱۹۴۶ء تک

صبح ۸-۳۰ تا ۹-۳۰ شام ۵ تا ۱۰-۳۰

نشرگاہ حیدرآباد

آنریبل نواب ظہیر یار جنگ بہادر
صدر المہام امور مذہبی ولاسلکی

دکن ریڈیو

۳۰،۷ کیلو سائیکل

۴۱ میٹر

چندہ سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنے سکہ عثمانیہ
قیمت فی پرچہ ۱ر۶ سہ
بیرون ریاست - ایک روپیہ آٹھ آنے کلدار

نوا

نشان ٹریسیر کار عالی ۱۷۲
ٹیلیفون نمبر ۲۵۰۸
تار کا پتہ "لاسلکی"

جلد (۸) ۱۶ اسفندار تا ۳۰ اسفندار ۱۳۵۵ ف م ۱۸ جنوری تا یکم فبروری ۱۹۴۶ء شمارہ (۸)

فہرست

مقام اشاعت "یاور منزل" خیریت آباد (دکن)

۲۴ر اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۲۶ر جنوری ۱۹۴۶ء سے ہمارے پورے پروگرام شروع ہو رہے ہیں اسلئے "نوا" کی اس اشاعت میں آپ روزمرہ کے پروگراموں کے دو مختلف اوقات پائیں گے ۔ ۲۳ر اسفندار ۱۳۵۵ف م ۲۵ر جنوری ۱۹۴۶ء تک صبح کی نشر کے اوقات سوائے جمعہ کے نو سے ساڑھے نو اور شام کی نشر کے اوقات سوائے چہارشنبہ کے، سات بجے شام سے ساڑھے نو بجے رات تک ہیں ۔ اسکے بعد سے بجز جمعہ کے، جس دن نشریات ۱۲ بجے دوپہر تک جاری رہتی ہیں، صبح کی نشر کا وقت حسب معمول ساڑھے آٹھ سے ساڑھے نو اور شام کی نشر کے اوقات پانچ بجے شام سے ساڑھے دس بجے رات تک ہونگے ۔ اسکے ساتھ ساتھ آپ روزانہ کی اردو تقریر اور بچوں کے پروگرام کے اوقات میں بھی تبدیلی پائیں گے ۔ ۲۴ر اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۴۶ء سے تقریر کا وقت پہلے کی طرح ۸ - ۱۰ سے ۸ - ۲۵ کر دیا گیا ہے ۔ بچوں کا پروگرام ۷ - ۱۵ سے ۷ - ۵۴ تک ہوا کرے گا ۔ لسانی نشریات کے اوقات پہلے کی طرح ۶ سے ۶ - ۳۰ شام تک ہوں گے ۔ ۲۶ر اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۲۷ر جنوری ۱۹۴۶ء کی فارسی نشریات ایران کے مشہور شاعر "فردوسی" سے متعلق خصوصی پروگرام پر مشتمل ہوں گی ۔ اس موقعہ پر فارسی نشر کا دوران نصف گھنٹہ سے بڑھا کر ایک گھنٹہ رکھا گیا ہے ۔ چنانچہ ۲۶ر اسفندار ۱۳۵۵ف کو آپ یہ پروگرام ۶ سے ۷ بجے تک سن سکیں گے ۔ ہماری روزانہ کی تقریروں میں "امن کے لوازم" کے عنوان سے جو سلسلہ شروع کیا گیا ہے اس سلسلے کی ایک تقریر "امن اور سائنسدان" جناب ڈاکٹر رضی الدین صاحب صدیقی ۲۲ر اسفندار ۱۳۵۵ف م ۲۴ر جنوری ۱۹۴۶ء کو فرمائیں گے ۔ ۱۹ر اسفندار ۱۳۵۵ف م ۲۱ر جنوری ۱۹۴۶ء کو آپ میجر وحید سے "جاپانی قید کے کچھ تجربات" سنیں گے ۔ زیر نظر پندرہ دنوں کے گانے والوں میں محمد صدیق دہلی والے ۔ وزیر بائی پونہ والی ۔ شنکرا بائی اور نور جہاں بیگم قابل ذکر ہیں ۔

انجمن امدادِ طبی خواتین واطفال

ترجمہ خطبۂ صدارت علیہ حضرتہ شاہزادی نیلوفر فرحت بیگم صاحبہ

یور ہائی نس۔خواتین وحضرات

آج سہ پہر کو میرے لئے آپکو خوش آمدید کہنا باعث مسرت ہے۔ ہمیں آج مسٹر غلام محمد کی غیر موجودگی کا افسوس ہے جنکی اوس بیش بہا امداد کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں جو اون سے ہمیں حاصل ہوتی رہی۔چونکہ انہوں نے عورتوں اور بچوں کے لئے فوری طبی امداد کی ضرورت کو محسوس کیا اور چونکہ اونکی فطرت انسانوں کی تکلیفوں سے واقف تھی اس لئے انہوں نے اس انجمن کی عمارت کھڑی کی تھی جو آج ایک باعمل حقیقت بن گئی ہے۔

مسٹر زاہد حسین کی ذات میں ہمیں ایک مخلص دوست مل گیا ہے مجھے بھروسہ ہے کہ ہمارے بہت سے مسائل اونکے دانشمندانہ مشورے سے حل ہو جائیں گے۔

اپنے گوناگوں مشاغل کی وجہ سے نواب مہدی نواز جنگ بہادر انجمن کے معتمد کی حیثیت سے اپنا کام جاری نہ رکھ سکے۔مین اس موقعہ پر اون مفید خدمات کا شکریہ ادا کرتی ہوں جو انہوں نے اپنی معتمدی کے زمانے میں انجام دیں۔

دفعہ (۲۰) کے تحت جو اختیارات مجھے حاصل ہیں اونکی رو سے مین نے اس سال ماہ فروری میں نواب مہدی نواز جنگ کی جگہ ڈاکٹر فاروق کو نامزد کیا۔اونکی اون مخلصانہ اور نمایاں خدمات کے متعلق جو انجمن کی ترقی کے لئے انھوں نے انجام دی ہیں مجھے اپنے دلی احساس پسندیدگی کو ظاہر کرنے کے لئے موزوں الفاظ نہیں ملتے۔

نومبر ۱۹۴۳ء میں یعنے دو سال پہلے یہ انجمن عالم وجود میں آئی۔ اور اوسکی بنیاد اون تشویشناک دنوں میں رکھی گئی جب جنگ کی بے پناہ بربادیوں میں دنیا پارہ پارہ ہو رہی تھی۔

اورجنگ امداد اور چارہ سازی کے لئے مصیبت زدہ بیماروں کی آواز انتہائی کرب کی ایک پکار بنگئی تھی ۔ جنگ کے شعلے اب گل ہوتے جاتے ہیں لیکن مصیبتوں کے مقابلہ میں ایک جنگ ابھی جاری ہے اور اون لوگوں کی آواز جو موت کا مقابلہ کر رہے ہیں ہر روز ہر گھنٹے اور ہر منٹ زیادہ بے قرار اور زیادہ توجہ طلب ہوتی جارہی ہے لیکن اُن مصیبت زدہ لوگوں کی ضروریات اور احتیاج کے متعلق ہمارا علم اس قدر محدود ہے اور اونکا درد وکرب اسقدر زیادہ ہے کہ اب ہمیں اون سخت حقایق کا سامنا کرنا چاہئے جو میں آپکے سامنے پیش کرتی ہوں

چونکہ اسباب موت کے متعلق طبی تصدیق کا کوئی طریقہ رائج نہیں ہے اور اموات کی رجسٹری بھی لازمی نہیں ہے اسلئے اموات اور پیدائش کے اعداد کے علم میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا اور عورتوں اور بچوں میں جان کی ایسی بربادی جس کی روک تھام کی جاسکتی ہے ایک نہایت اہم سوال باقی رہ جاتا ہے ۔

حیدرآباد میں موت و پیدائش کے اعداد و شمار کے اندراج کی جو کوشش کی گئی ہے اوس سے ہمیں اتنا تو معلوم ہو سکا ہے کہ جو (۲۵) ہزار بچے ہر سال پیدا ہوتے ہیں اون میں سے پانچ ہزار سال بھر کے اندر مرجاتے ہیں ۔ اونکے علاوہ اور پانچ ہزار اسکول جانے کی عمر سے پہلے ہی مرجاتے ہیں ۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ تمام ریاست میں ساڑھے چھ لاکھ بچے ہر سال پیدا ہوتے ہیں اور اون میں سے رات اور دن کے ہر دوسرے منٹ میں ایک بچہ لقمۂ اجل ہوجاتا ہے جو باقی رہ جاتے ہیں اون میں سے بھی بہت سے بعد کو متعدی امراض میں مبتلا ہو کر اس لئے مرجاتے ہیں کہ انکی جسمانی قوت شیرخوارگی کے زمانے ہی میں کمزور ہو چکی ہوتی ہے ۔

ہندستان کی ماؤں میں کم از کم (۳۰) فیصد حمل کی خرابیوں کی وجہ سے جسمانی کمزوریوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں اور حیدرآباد کی عورتوں کی حالت تو اس سے بھی بدتر ہے ۔ اسکی وجہ یہہ ہے کہ دوران حمل ۔ ولادت اور اوسکے بعد کے زمانے میں اونکی صحت کی نگرانی کرنیکے لئے طبی خدمات کا کوئی اچھا ذریعہ موجود نہیں چنانچہ کم سے کم اندازہ کے مطابق ان بدنصیب عورتوں میں سے ہر سال (۱۳) ہزار عورتیں اپنی جان سے جاتی ہیں۔ اون مختلف امراض و عوارض کا کوئی اندازہ ممکن نہیں جو اس ریاست کی عورتوں میں حمل اور زچگی سے پیدا ہوتے ہیں ۔ ایسے مسلسل روگ کے پنجہ سے انھیں موت ہی نجات دلاتی ہے ۔ افلاس ۔ جہل ۔

صفائی کے ناقص انتظامات ۔ خراب مکانات ہجوم آبادی ۔ خراب غذا ۔ کم عمری کی شادی ۔ زیادہ بچوں کی پیدائش اور دوسرے نقصان رساں سماجی مراسم وہ چیزیں ہیں جنکے تباہ کن اثرات نوجوان پود کے رگ و ریشہ میں سرایت کئے ہوئے ہیں اور زیادہ تر موجودہ کثرت اموات کا سبب ہیں لیکن اسمیں بھی شک نہیں کہ اتلافِ جان کا اہم ترین سبب خود ماؤں کا ماہرانہ معلومات سے محروم رہنا ہوتا ہے ۔ جانوں کے اس طرح ضائع ہونے سے بچاؤ کی جو تدبیریں ہوسکتی ہیں اُن میں پہلی تدبیر مفت اور جبریہ تعلیم ہونا چاہیئے ۔ اور دوسرے یہ کہ زچگی اور بہبودی اطفال کے مسائل سے متعلق کام اس طرح شروع ہو کہ ان کو صحت کے معمولی قواعد سے واقف کرا دیا جائے ۔ یہہ کام در اصل تعلیمی خدمت ہے جس کے ذریعہ ماؤں کو اپنی اور اپنے بچوں کی صحت کی حفاظت کرنا سکھایا جائے ۔

زچگی کے کاموں اور بہبودی اطفال سے متعلق یوں تو تمام ہندستان میں موجودہ انتظامات مایوس کن حد تک ناکافی ہیں لیکن حیدرآباد تو اس خصوص میں اکثر صوبوں اور ریاستوں سے بھی پیچھے ہے ۔ ممالک محروسہ کے تمام زچگی خانوں میں صرف چارسو بستر ہیں جنمیں سے (۱۵۰) اضلاع کے لئے ہیں ۔ اگر ہر زچہ (۱۲) دن بھی ہسپتال میں رہے تو ہر سال (۳۰) زچگیوں کے لئے ایک بستر کی ضرورت ہوگی ۔ یہہ فرض کرکے کہ (۳۰) فیصد زچگیاں ہسپتالوں میں ہوتی ہوں تو ہمیں کم سے کم سو زچگیوں کیلئے ایک بستر کی ضرورت ہوگی ۔ مگر حقیقی ضرورت تو اس سے بھی بہت زیادہ ہے ۔

شہر بمبئی میں جہاں عورتوں کو زچگی کے لئے ہسپتال میں جانے کی عادت ہوگئی ہے ۔ (۷۰) فیصد زچگی ہسپتالوں میں ہوتی ہے اور ہر (۳۰) زچگیوں کے لئے ایک بستر موجود ہے ۔ مگر یہاں حیدرآباد کے اضلاع میں (۶۵۰۰) بستروں کی بجائے جنکی کم سے کم ضرورت ہے صرف (۱۵۰) بستر موجود ہیں ۔ ہمارے چارسو بستروں کی ناکافی تعداد کے مقابلے میں میسور میں (۸۰۰) بمبئی میں (۲۵۰۰) پنجاب میں ۲ ہزار سے زیادہ اور مدراس میں ایک ہزار بستر زچگی کے لئے موجود ہیں ۔

ہندوستان کے دوسرے حصوں میں زچگی کے ان انتظامات کی کمی کو زچگی اور بہبودئی اطفال کے مراکز کے ذریعہ خانگی کارداں دایوں کی خدمات عام کرکے پورا کیا

جاتا ہے۔ ہمسایہ صوبوں سے تقابل اس قسم کی خدمات کے متعلق ہماری ناگوار ایسی منکشف کرتا ہے اسلئے کہ ادھر تو میسور میں ایسے اداروں کی تعداد (۵۰) صوبجات متوسط میں (۵۷) پنجاب میں (۹۵) مدراس میں (۲۱۰) اور صوبجات متحدہ میں (۲۶۵) ہے اور ادھر حیدرآباد میں تقریباً ایک کروڑ سات لاکھ آبادی کے لئے ہم صرف (۱۲) مراکز بہبودی اطفال برقرار کر رہے ہیں ۔

تربیت یافتہ کارکنوں کی کمی زچگی کے کاموں کے موجودہ انتظامات کی توسیع میں مانع نہ ہونی چاہیئے ۔ اسلئے کہ خود ایسی تنظیم جیسی کہ ہماری ہے اسکے مقاصد میں ایک مقصد یہہ بھی ہونا چاہیئے کہ مجوزہ زچگی خانوں اور مراکز بہبودی اطفال کے لئے جو ہم شہری اور دیہاتی رقبوں میں قایم کرنا چاہتے ہیں افراد کو تربیت دیجائے ۔ آپکو یہہ معلوم کرکے خوشی ہوگی کہ ہیلتھ وزیٹرس کی تربیت کے لئے ایک مرکزی مدرسہ کے افتتاح کی تیاریاں کیجارہی ہیں ۔ بہبودی اطفال کی تنظیم میں ہیلتھ وزیٹرس کا وجود انتہائی اہمیت رکھتا ہے ۔ ہمارے اعزازی معتمد اپنی رپورٹ میں اس امر کے متعلق تفصیلی معلومات پیش کرینگے

ہمارے (۱۳) ہزار دیہات کی دور دراز وسعتوں سے جن پر ہمارے وجود کا دارومدار ہے یہہ خاموش پکار ہم تک پہونچی ہے کہ انھیں غیر تربیت یافتہ دائیوں کی قدیم بے رحمانہ روایات سے نجات دلائی جائے ۔ ہماری سرپرست خصوصی ہر ہائی نس شہزادی برار کی پیش بینی کا یہہ نتیجہ تھا کہ اس اپیل کے جواب میں دیہاتی ضروریات کے لئے دائیوں کی تربیت شروع کیگئی ۔ ہر ہائی نس کو اس مسئلہ سے جو گہری دلچسپی ہے اس کی بنا پر آپ نے اس کام کے لئے ایک عام سرمایہ قایم فرمایا جسکی مقدار کو حکومت نے دگنا کردیا ۔ اور اس طرح اضلاع میں دائیوں کی تربیت کے چار مراکز قایم ہوسکے ۔ معلوم ہوا ہے کہ اب حکومت نے ان تربیت یافتہ دائیوں میں سے (۱۵۰) کو دیہاتی رقبوں میں ملازم رکھنے کی منظوری دی ہے ۔

مگر یہہ تو صرف ایک عارضی اقدام ہے تاکہ دائیوں کی موجودہ کمی کو دور کیا جائے ۔ لیکن جب ہماری تحریک میں توسیع ہوگی تو ہمیں امید ہے کہ ان دائیوں کے بجائے ہم پڑھی لکھی اور ہسپتالوں میں تربیت یافتہ دائیاں مقرر کرسکیں گے ۔ فی الوقت ہم حکومت سے کہتے ہیں کہ وہ دائیوں کی رجسٹری کے قواعد نافذ کرے تاکہ غیر تربیت یافتہ دائیوں کا انسداد کیا جاسکے ۔

اسی طرح غیر سرکاری زچگی خانوں کی نگرانی کے لئے بھی قواعد مرتب ہونے چاہئیں تاکہ ایسے نرسنگ ہوم باقی نہ رکھے جائیں جو موزوں اسٹاف کے نہ ہونے کی وجہہ سے صحت عامہ کو خطرہ میں ڈالتے ہوں۔

صنعتی رقبوں میں حاملہ اور بچوں کو دودھ پلانے والی عورتوں کے کام کرنے کے اہم مسئلہ کو بھی بھولنا نہ چاہئے۔ اور اسہبات کی کوشش ہونی چاہئے کہ قانون کارخانہ جات پر پوری طرح عمل ہو۔ تاکہ ان عورتوں کی کارکردگی اور آرام لینے کے اوقات مقرر ہوں۔ ان کو زچگی کی حالت میں اطمینان بخش رعایتیں حاصل ہوسکیں اور بچوں کی معقول نگرانی کے لئے مرکز قایم کئے جائیں تاکہ یہہ بچے دُنیا میں اپنا صحیح مقام حاصل کرسکیں۔

یتیم خانوں کے انتظام کا سوال ہماری فوری توجہہ کا طالب ہے اس لئے کہ اس قسم کا کام بہبودیٔ اطفال کے مسٔلہ سے بہت قریبی تعلق رکھتا ہے۔

شہر میں متعدد یتیم خانے ہیں اور میں افسوس کے ساتھ کہتی ہوں کہ ان میں سے صرف چندہی کا انتظام قابل اطمینان ہے۔ ان میں بہت سے ایسے ہیں جن میں حفظان صحت کا کوئی انتظام نہیں اور بچوں سے ناجائز فایدے حاصل کئے جاتے ہیں۔ اور اُن کو ایسے انتہائی افسوسناک حالات میں زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے جس سے ان کی جسمانی نشوونما خطرہ میں پڑجاتی ہے۔ اور ان کے حساس دلوں پر پردے پڑجاتے ہیں۔ ان بچوں کے لئے جن پر قسمت تنہائی اور بے چارگی کے داغ لگا دیتی ہے ایک بہتر زندگی کا انتظام کرنا ضروری ہے محبت اور ہمدردی کی راحت بخش شعاعیں ان کے حالات کی سربھر تاریکی میں داخل ہونی چاہئیں۔

مجھے یقین ہے کہ اگر حکومت ان بچوں کی زندگی کے متعلق کوئی تحقیقات کرائے تو یتیم خانوں کی رجسٹری اور نگرانی کے لئے ایک قانون وضع کرنا ضروری ہوگا۔

ان اہم مسائل کے پیش نظر ہوتے ہوئے یہہ سوال طے کرنا ہے کہ ہم کب تک ان ناقابل برداشت حالات کو قایم رہنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ ہم ایسا نہیں

کر سکتے اور ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے جس وقت حکومت (۱۵) لاکھ کے عطیے انجمن کے نام پر منتقل کردیگی اوسوقت ہم اپنے مقاصد اور ارادوں کی تکمیل سے زیادہ قریب ہو جائیں گے لیکن ایسی اہمیت رکھنے والے کام میں کامیابی اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جبکہ ہمیں عوام کی امداد، دلچسپی اور تعاون حاصل ہو ہمارے لئے یہ امر وجہ افتخار ہے کہ یہ مقدس کام جسکی وسعت لامحدود ہے ہمارے حصہ میں آیا ہے آیئے ہم اپنی ممکنہ کوششیں صرف کرکے حقیقی خدمت کی ایک ایسی لافانی یادگار قایم کریں جو انسانوں کے درد وکرب کی گہری تاریکیوں کو اپنے نور سے روشن کردے۔

جمعہ ۱۶ اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۱۸ جنوری ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۹ - ۰ تلاوت کلام اللہ اور ترجمہ - قاری محمد عبدالباری

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ ذاکر علی نعت

۹ - ۳۵ نعتیہ گانے اور بھجن (ریکارڈ)

خواتین کے لئے -

۱۰ - ۰ علی بخش اور ساتھی قوالی

۱۰ - ۲۵ ذاکر علی - نعتیہ گانے

۱۰ - ۴۰ کنہیا لال - بھجن

۱۱ - تقریر - ادب کا ذوق

۱۱ - ۱۰ عالم نسوان

۱۱ - ۳۰ فیچر

۱۲ - ۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۷ - ۰ عربی نشریات

تبصرہ - تقریر - جوہری بم - الغیری

۷ - ۱۵ علی بخش اور ساتھی - قوالی

۷ - ۳۰ بھجن (ریکارڈ)

۷ - ۴۰ علی بخش اور ساتھی - قوالی

۸ - ۰ اقتباسات

۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام

گانوں کے ریکارڈ سنو

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ علی بخش اور ساتھی - قوالی

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شنبہ ۱۷ اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۹ - ۰ سید علی محمد حسین - نظم خوانی

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ سید علی محمد حسین - نظم خوانی

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشریات

۷ - ۰ تلنگی نشریات

سماجی افسانہ - شریمتی اندرا دیوی

۷ - ۱۵ جماعت فخریہ - قصیدۂ بردہ شریف

۷ - ۳۵ بھجن - (ریکارڈ)

۷ - ۴۵ جماعت فخریہ - قصیدۂ بردہ شریف

۸ - ۰ "ریڈیو کی ڈاک" ندیم

۸ - ۱۵ بچوں کا پروگرام

ریڈیو کلب کی خبریں - خطوں کے جواب

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ جماعت فخریہ - قصیدۂ بردہ شریف

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

یکشنبہ ۱۸ر اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۲۰ر جنوری ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۹ - ۰ محمد غوث - نعتیہ گانے

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ محمد غوث - نعتیہ گانے

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۷ - ۰ مرہٹی نشریات

- اخباری تبصرہ - افسانہ -

مسٹر اتم راؤ کلکرنی

۷ - ۱۵ مدھوکر راؤ بھاوے - بھجن

۷ - ۳۵ نعتیہ گانے (ریکارڈ)

۷ - ۴۵ مدھوکر راؤ بھاوے - بھجن

۸ - ۰ "قلعہ گولکنڈہ" تقریر عبدالمجید صدیقی

۸ - ۱۵ بچوں کے لئے

خطوں کے جواب

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ مدھوکر راؤ بھاوے - بھجن

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

دوشنبہ ۱۹ر اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۲۱ر جنوری ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۹ - ۰ سید ابراحسین - نوحہ خوانی

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ سید ابراحسین - نوحہ خوانی

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۷ - ۰ فارسی نشریات

تبصرہ - چہلم حسینؑ - نظم - معظم خان معظم

۷ - ۱۵ خواجہ محمود بیگ - نعتیہ گانے

۷ - ۳۵ بھجن (ریکارڈ)

۷ - ۴۵ خواجہ محمود بیگ - نعتیہ گانے

۸ - ۰ جاپانی قید کے کچھ تجربات - تقریر میجر وحید

۸ - ۱۵ بچوں کے لئے

"آواز کی دنیا" مختصر پروگرام

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ خواجہ محمود بیگ - نعتیہ گانے

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

سہ شنبہ ۲۰ ؍ اسفندار ۱۳۵۵ ف مطابق ۲۲ ؍ جنوری ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۹ - ۰ شری مد بھگوت گیتا
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ بھجن (ریکارڈ)
۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۷ - ۰ تلنگی نشریات
ہندو قانون میں عورت کا مقام
(سلسلہ نمبر ۳) تقریر
ایس - سوریا نارائن راؤ -
۷ - ۱۵ ہنواری لعل - بھجن
۷ - ۳۵ نعتیہ گانے (ریکارڈ)
۷ - ۴۵ ہنواری لعل - بھجن
۸ - ۰ "اپنی باتیں" تقریر آغا حیدر حسن
۸ - ۱۵ بچوں کے لئے
نظمیں ہی نظمیں
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ ہنواری لعل - بھجن
۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

چہارشنبہ ۲۱ ؍ اسفندار ۱۳۵۵ ف مطابق ۲۳ ؍ جنوری ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۹ - ۰ معین قریشی - نعتیہ گانے
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ معین قریشی - بھجن
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۷ - ۰ مرہٹی نشریات
- اخباری تبصرہ - تقریر
مسٹر کاٹیکر
۷ - ۱۵ معین قریشی - نعتیہ گانے
۷ - ۳۰ پربھی - اخلاقی نظمیں
۷ - ۴۵ معین قریشی - بھجن و نعتیہ گانے
۸ - ۰ "اعلان بعد میں کیا جائیگا -
۸ - ۱۵ بچوں کے لئے
باجوں کا پروگرام
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)
۹ - ۴۵ ہندو تہذیب - انگریزی تقریر - ڈاکٹر ہادی حسن
۱۰ - ۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ ۲۲ر اسفندار سنہ ۱۳۵۵ف مطابق ۲۴ر جنوری سنہ ۱۹۴۶ع

صبح — پہلی نشر

۹ - ۰ نرسنگ پرشاد - بھجن

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ نرسنگ پرشاد - بھجن

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۷ - ۰ **کنڑی نشریات**

تبصرہ - "ریاست حیدرآباد میں چند مقدس مقام" تقریر -

ہنمنت راؤ

۷ - ۱۵ روح اللہ حسینی - نعتیہ گانے

۷ - ۳۰ نرسنگ پرشاد - بھجن

۷ - ۴۰ روح اللہ حسینی - نعتیہ گانے

۸ - ۰ "امن کے لوازم" (سلسلہ) امن اور سائنس دان - تقریر ڈاکٹر رضی الدین صدیقی

۸ - ۱۵ بچوں کے لئے
ریکارڈ سنو

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ نرسنگ پرشاد - بھجن

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۲۳ر اسفندار سنہ ۱۳۵۵ف مطابق ۲۵ر جنوری سنہ ۱۹۴۶ع

صبح — پہلی نشر

۹ - ۰ تلاوت کلام اللہ اور ترجمہ - قاری عبد الباری

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ حبیب اللہ - نعت

۹ - ۳۵ نعتیہ گانے (ریکارڈ)

خواتین کے لئے

۱۰ - ۰ مس حیدر رضوی - سوز و سلام

۱۰ - ۳۰ نذیر احمد "حضور رسالت مآبؐ میں" نعتیہ نظم

۱۰ - ۴۰ خواجہ محمود بیگ - نعتیہ گانے

۱۱ - "نوحے" تقریر - سرور فاطمہ

۱۱ - ۱۰ عالم نسواں

۱۱ - ۳۰ خاص پروگرام

۱۲ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۷ - ۰ **عربی نشریات**
تبصرہ - تقریر - مکی بابا اور درویش - محبوب الدین

۷ - ۱۵ خواجہ محمود بیگ - نعتیہ گانے

۷ - ۴۰ مرزا عباس علی بیگ - سوز و سلام

۸ - ۰ "انیس کی مجلسیں" تقریر شجاع احمد

۸ - ۱۵ بچوں کے لئے -
"اربعین" مختصر پروگرام

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ مرزا عباس علی بیگ - سلام

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شنبہ ۲۴ / اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۲۶ / جنوری ۱۹۴۶ع

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ روشن علی - خیال اساوری -
ایری برہن بچھڑ گئیں میکا
۸ - ۵۰ فلمی نغمے (ریکارڈ)
۹ - - خبریں
۹ - ۵ وزیر بائی پونہ والی - عام پسند گانے۔
۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - - روشن علی - خیال مارگوا -
کاہو کی ریت کاہو کرت پی ہر دا -
۵ - ۲۰ خواجہ محمود بیگ - اقبال کا کلام -
۱ - مثالِ پرتوِ مے طوفِ جام کرتے ہیں۔
۲ - ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی -
۵ - ۴۰ وزیر بائی پونہ والی - - دادرا اور غزل
۶ - - تلنگی نشریات "کہاوت" بحث گانا
۶ - ۳۰ خواجہ محمود بیگ - غزل
بہاروں کے صدقے میں لے نوجوانی
(صاحبزادہ میکش حیدرآبادی)
گیت - جوانی دیکھی بیتی جائے -
۶ - ۴۵ وزیر بائی پونہ والی استادی اور عام پسند گانے
۷ - ۱۵ بچوں کا پروگرام

ریڈیو کلب کی خبریں -
ریکارڈ -
"راستہ چلنا" تقریر - شجاع احمد
گانا موہن لعل -
کہانی - نجمہ طاہر -
معمہ سنو -
۷ - ۴۵ - روشن علی - ٹھمری - کنکر مار جگا گیوری۔
۸ - - رام کشن راؤ - برہما بین -
۸ - ۱۰ "حیدرآباد" (سلسلہ) تقریر -
عابد علیخاں
۸ - ۲۵ ہارمونیم - اسٹوڈیو آرٹسٹ -
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - - انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۲۵ روشن علی - خیال - ایمن
مین واری واری جاؤنگی بیتم پر
۹ - ۴۰ سہیگل - کون بجھایا تپت مورے من کی (ریکارڈ)
افضل حسین - لاگی ناہیں چھوٹے راما (ریکارڈ)
غلام علیخاں - آئے نہ بالم کا کروں سجنی
(ریکارڈ)
۹ - ۵۰ - خواجہ محمود بیگ - دادرا - نہ مانوں گوری بتیاں
۱۰ - - وزیر بائی پونہ والی - عام پسند گانے -
۱۰ - ۳۰ - ترانۂ دکن

یکشنبہ ۲۵ / اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۲۷ / جنوری ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ شنکرابائی۔ خیال و غزل
۸ - ۵۰ فلمی گیت۔ (ریکارڈ)
۹ - ۰ خبریں
۹ - ۵ محمد صدیق ۱ دہلی والے۔ عام پسند موسیقی
۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ شنکرابائی۔ ٹھمری و غزل
۵ - ۲۵ سید ذاکر علی۔ ہم طرح غزلیں
۱۔ تڑپ کر دل انھیں تڑپا رہا ہے (جگر)
۲۔ جگر میں درد پایا جا رہا ہے (ماہر)
۵ - ۴۰ محمد صدیق ۱ دہلی والے۔ عام پسند گانے۔
۶ - ۰ مرہٹی نشریات
ریکارڈ۔
اخباری۔ تبصرہ
تقریر۔
۶ - ۳۰ سید ذاکر علی۔ گیت۔
سینوں میں کوئی آتا ہے۔
غزل۔ کسی مست شباب کی دنیا
(حضرت امجد حیدرآبادی)
۶ - ۴۵ شنکرابائی۔ دو غزلیں
۷ - ۰ محمد صدیق دہلی والے۔ عام پسند گانے۔
۷ - ۱۵ **بچوں کا پروگرام**
"خط اور ان کے جواب"
۷ - ۴۵ "پرچھائیوں کے راگ" (دو فلمی گانے)
ذاکر علی۔
۸ - ۰ محمد صدیق۔ عام پسند گانے
۸ - ۱۰ "مزاحیہ تقریر"
۸ - ۲۵ سارنگی۔ قایم حسین خاں
۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**
۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**
۹ - ۰ **انگریزی میں خبریں**
۹ - ۱۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۲۵ محمد صدیق ۲ دہلی والے۔ عام پسند گانے
۹ - ۴۵ سید ذاکر علی "نرگس اور"
۹ - ۵۵ دو گانے (ریکارڈ)
۱۰ - ۵ شنکرابائی، خیال و غزل
۱۰ - ۳۰ **ترانۂ دکن**

یوم فردوسی

کل بتاریخ ۲۶ / اسفندار ۱۳۵۵ف م ۲۸ / جنوری ۱۹۴۶ء فارسی نشریات کے ضمن میں فردوسی سے متعلق ایک خصوصی پروگرام پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ پروگرام آپ ۶ بجے سے ۷ بجے تک سنیں گے۔

دوشنبہ ۲۶ / اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۲۸ / جنوری ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ باپوراؤ - خیال للت (بلمپت اور درت)

۸ - ۵۰ غزلیں اور گیت (ریکارڈ)

غزل - اسے کس طرح سے

(اختری بائی)

گیت - اے پریم تری بلہاری ہو -

(اختری بائی)

غزل - ایک ستم اور لاکھ ادائیں

(برکت علیخاں)

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ وزیر بائی پونہ والی - ٹھمری و غزل

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ باپوراؤ - خیال شدہ سارنگ -

بندرابن میں بین باجے -

۵ - ۲۰ حبیب الدین - غزلیں

دوستی کا ہو زمانے میں بھروسہ کیونکر (داغ)

کشمکش ہائے بعنوان سے دل جو پھر گھبرا گیا (توفیق)

۵ - ۲۵ وزیر بائی پونہ والی - عام پسند گانا -

۶ - ۰ فارسی نشریات "یوم فردوسی"

ریکارڈ - تبصرہ - نظم خوانی از مفتون

کورس مع آرکسٹرا - تقریر (فردوسی) ڈاکٹر ہادی حسن - ریکارڈ

مشاعرہ شش نفری - منتخب کلام فردوسی از سعیدہ مظہر

تقریر - پروفیسر مظہر علی خاں - ریکارڈ

۷ - ۰ - حبیب الدین - دادرا - مار ڈالا نجریا لاگے -

غزل - جب سے دیکھا ہے جلوہ تمہارا تیری ننھی جانوں کا

(حفیظ جالندھری)

۷ - ۱۵ بچوں کا پروگرام

"تارے اور ستارے" (ننھوں کا پروگرام)

۷ - ۴۵ - وزیر بائی پونہ والی - عام پسند گانا -

۸ - ۰ باپوراؤ - خیال بہار - بہار آئی -

۸ - ۱۰ "شہر حیدرآباد کے چند تاریخی محلے" تقریر

۸ - ۲۵ بانسری - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ "پسند اپنی اپنی" (ریکارڈ)

۱۰ - ۰ وزیر بائی پونہ والی - ماسناوی اور عام پسند گانے

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

سہ شنبہ ۲۷ اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۲۹ جنوری ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ شریمد بھگوت گیتا

۸-۴۰ بھجن ۔ (ریکارڈ)

۹-۰ خبریں

۹-۵ نورجہاں بیگم ٹھمری و غزل

۹-۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵-۰ محمد صدیق دہلی والے ۔ عام پسند گانا اور گیت ۔

۵-۲۰ نورجہاں بیگم ۔ استادی اور عام پسند گانا۔

۵-۴۵ زاہد علی ۔

غزل ۔ تڑپ کر دل انھیں تڑپا رہا ہے۔

(جگر مراد آبادی)

گیت ۔ تو پریم نہ کر نادان

۶-۰ تلنگی نشریات فلمی گانے ۔ تقریر

۶-۳۰ پریم شرما دہلی والے ۔ عام پسند گانا۔

۶-۴۵ زاہد علی ۔ دو گیت ۔

۱ ۔ کل میں نے اک سپنا دیکھا

۲ ۔ بلم آ آ بلم مورے ۔

۷-۰ نورجہاں بیگم: دادرا و غزل

۷-۱۵ بچوں کا پروگرام

"استاد نے گانا بجانا سیکھا"

۷-۴۵ محمد صدیق ۔ عام پسند گانے ۔

۸-۱۰ "اس مہینے کے رسالے" ۔ تبصرہ

۸-۲۵ کلاریونیٹ ۔ اسٹوڈیو فن کار

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۵۰ تلنگی میں خبریں

۹-۰ انگریزی میں خبریں

۹-۱۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا ۔

۹-۲۵ زاہد علی ۔ غزل ۔

جذب دل آزما کے دیکھ لیا

(داغ)

گیت ۔ نینا بھر آئے نیر ۔

۹-۳۵ "جو تھیکا رائے" (ریکارڈ)

۹-۴۵ محمد صدیق ۔ دہلی والے ۔ عام پسند گانے

۱۰-۱۰ نورجہاں بیگم ۔ غزل اور گیت

۱۰-۳۰ ترانۂ دکن

چہارشنبہ ۲۸ اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ استادی اور عام پسند گانے (ریکارڈ)

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ کنہیا لال -
گیت - بولت ہے اس پار پپیہا
غزل - گر ملے مجنوں تو پوچھیں ہیں کہ یہ کہیں ہے
(شاد)
غزل - عمر بھر جو کہ ہی اٹھائے غم جاناں کی قسم
(معین)

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ لکشمن راؤ - بھجن
من موہن کہاں تجھے پاؤں -
غزل - رکھا چمن میں باقی مرے ٹھکانے کو
(محمود)

۵ - ۲۰ کنہیا لال - دادرا -
مل کے بچھڑ گئیں نکھیاں ہائے رام -
غزل - جس میں آشیاں ہو اور میں ہوں -

۵ - ۳۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۵ - ۴۵ پریمی - نظمیں سازوں کے ساتھ

۶ - ۰ مرہٹی نشریات

ریکارڈ
اخباری تبصرہ
فیچر

۶ - ۳۰ فلمی کہانی

۷ - ۱۵ بچوں کا پروگرام
"ریل کا سفر"
پروفیسر ادیس احمد ادیب کا لکھا ہوا فیچر -

۷ - ۴۵ لکشمن راؤ -
گیت - اب تیرے سوا کون مرا کرشن کنہیا -
غزل - مٹی خراب ہوتی ہے کافر ادا کے ہاتھ -
(بیکس)

۸ - ۰ کنہیا لال -
گیت - باغوں میں پڑے جھولے

۸ - ۱۰ "آخری چہارشنبہ" تقریر

۸ - ۲۵ قمبوز - صالح بن ناصر

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۹ - ۴۵ انگریزی تقریر -

۱۰ - ۰ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

پنجشنبہ ۲۹ر اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۳۱ر جنوری ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ لہانو باپو راؤ - خیال للت -
رین کا سپنا میں کا سے کہوں ری -
(بلمپت اور درت)

۸ - ۵۰ فلمی دوگانے (ریکارڈ)

۹ - خبریں -

۹ - ۵ وزیر بائی پونہ والی - عام پسند گانے

۹ - ۴۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ لہانو باپو راؤ - خیال بھیم پلاس -
او ہو جی تم تو پریم سیا لئے -
(بلمپت اور درت)

۵ - ۲۰ ابراہیم خاں - دو غزلیں
آنکھوں میں سماتے ہی وہ دلمیں اتر آئے -
(شہزادہ والا شان حضرت شجیع)
کب سے ہے ابتدا نہیں معلوم -
(حضرت امجد حیدرآبادی)

۵ - ۳۵ وزیر بائی پونہ والی - عام پسند گانے -

۶ - ۰ کنڑی نشریات
ریکارڈ - تبصرہ - ریکارڈ -
اچھی کتابوں کا مطالعہ - تقریر
شیشا چاریہ

۶ - ۳۰ ابراہیم خاں - گیت -
اب ناہیں ناہیں آئے سیاں پردیسائے -

۶ - ۴۰ لہانو باپو راؤ - خیال شدھ کلیان -
دھن دھن بھاگ جاگے -

۶ - ۵۵ - وزیر بائی پونہ والی - عام پسند گانے -

۷ - ۱۵ بچوں کا پروگرام
"دیوانی ہانڈی" خالہ ریحانہ کا لکھا ہوا
پروگرام (بچوں کے لئے)

۷ - ۴۵ لہانو باپو راؤ - بھجن -
بنا نام رگھوناتھ کے اپنا کوئی نہیں -

۷ - ۵۵ وزیر بائی پونہ والی - استادی گانے -

۸ - ۱۰ اعلان بعد میں کیا جائیگا -

۸ - ۲۵ کارنٹ - اسٹوڈیو فنکار -

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ "دو آتشہ" (دوگانے)

۹ - ۳۰ گیت (فلمی ریکارڈ)

۹ - ۴۰ وزیر بائی پونہ والی - عام پسند گانے -

۱۰ - ۰ ڈرامہ

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ مطابق یکم فروری ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ تلاوت کلام اللہ اور ترجمہ قاری عبدالباری
۸ - ۴۵ "محمد آپکی ہر اک ادا ہے دلربا یا" نعت
ولی اللہ حسینی

۹ - ۰ خبریں
۹ - ۵ محبوب بخش اور ساتھی (قوالی)
سلام۔ "دونوں جہاں کے یاسا بچھ پہ درود اور سلام"
غزل۔ بجا غرور محبت بجا بلندی ناز۔
غزل۔ کائنات عشق کے نور یقین تم ہو ہو۔
۹ - ۲۵ محمد صدیق دہلی والے۔ عام پسند گانے
خواتین کے لئے
۱۰ - ۰ بہنگاری بائی۔ خیال۔ جونپوری۔
گگوا بولنے ری (بلمپت و درت)
غزل۔ غصہ آتا ہے پیار آتا ہے۔
(داغ)
۱۰ - ۳۰ محمد صدیق دہلی والے۔ عام پسند گانا
۱۰ - ۴۰ "کنن دیوی۔ اور امیر بائی کرناٹکی"
(ریکارڈ)
۱۱ - ۰ "اقبال اور عورت" تقریر
لطیف النساء بیگم
۱۱ - ۱۰ عالم نسواں
۱۱ - ۳۰ فیچیسر

۱۲ - ۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ محبوب بخش اور ساتھی۔ (قوالی)
خمسہ۔ مظہر اعجاز آمد نرگس جادو تو۔
غزل۔ دل آپ پر تصدق جان آپ پر سے صدقے۔
(امیر مینائی)

۵ - ۲۵ بہنگاری بائی۔ خیال پوریا۔
ارج سنو دستگیر۔
۵ - ۴۰ یوسف شریف۔ غزل
پہلی سی طبیعت نہ رہی وہ جشن چراغاں بھول گئے (تیرا)
گیت۔ آج پپیہے گائے جا
بھجن۔ جیجی کا ہے ہوت اداس
۶ - عربی نشریات۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ
یورپ میں عربی تمدن۔ تقریر۔ قاری سید عبدالکریم الحسینی ریکارڈ
۶ - ۳۰ محمد صدیق دہلی والے۔ عام پسند گانا۔
۶ - ۵۵ بہنگاری بائی۔ ٹھمری تلنگ۔
تورے نینا جادو بھرے۔
غزل۔ گلہ زبان پہ نہ لانا تقاضہ وفا کا۔
(امیر مینائی)
۷ - ۱۵ بچوں کا پروگرام
"یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ"
۷ - ۴۵ محبوب بخش اور ساتھی (قوالی)
ٹھمری۔ توری اک نجریا میں تر جاؤنگی۔
غزل۔ اب لذت جگری او چھٹ گیا ہے۔

۸ - ۰ یوسف شریف ۔ دو گیت

۱ ۔ سجنی سن لے میرا گیت

۲ ۔ تجھ بن سجنی جگ اندھیارا

۸ - ۱۰ "حیدرآباد میں فروخت پیداوار کے انتظامات"

تقریر ۔ سعید احمد مینائی

۸ - ۲۵ کاشت ترنگ ۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ بنگاری بائی ۔ خیال درباری ۔

تم سے بروا ۔ (بلمپت و درت)

۹ - ۳۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا ۔

۹ - ۴۰ محمد صدیق دہلی والے ۔ عام پسند گانے

۹ - ۵۵ بنگاری بائی ۔ ٹھمری ۔ ایری ننديا ۔

غزل ۔ آئیں کیوں بچکیاں نہیں معلوم

(عابد علی سعید)

۱۰ - ۱۰ محمد صدیق دہلی والے ۔ عام پسند گانے

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

نشرگاہ حیدرآباد کا طول موج
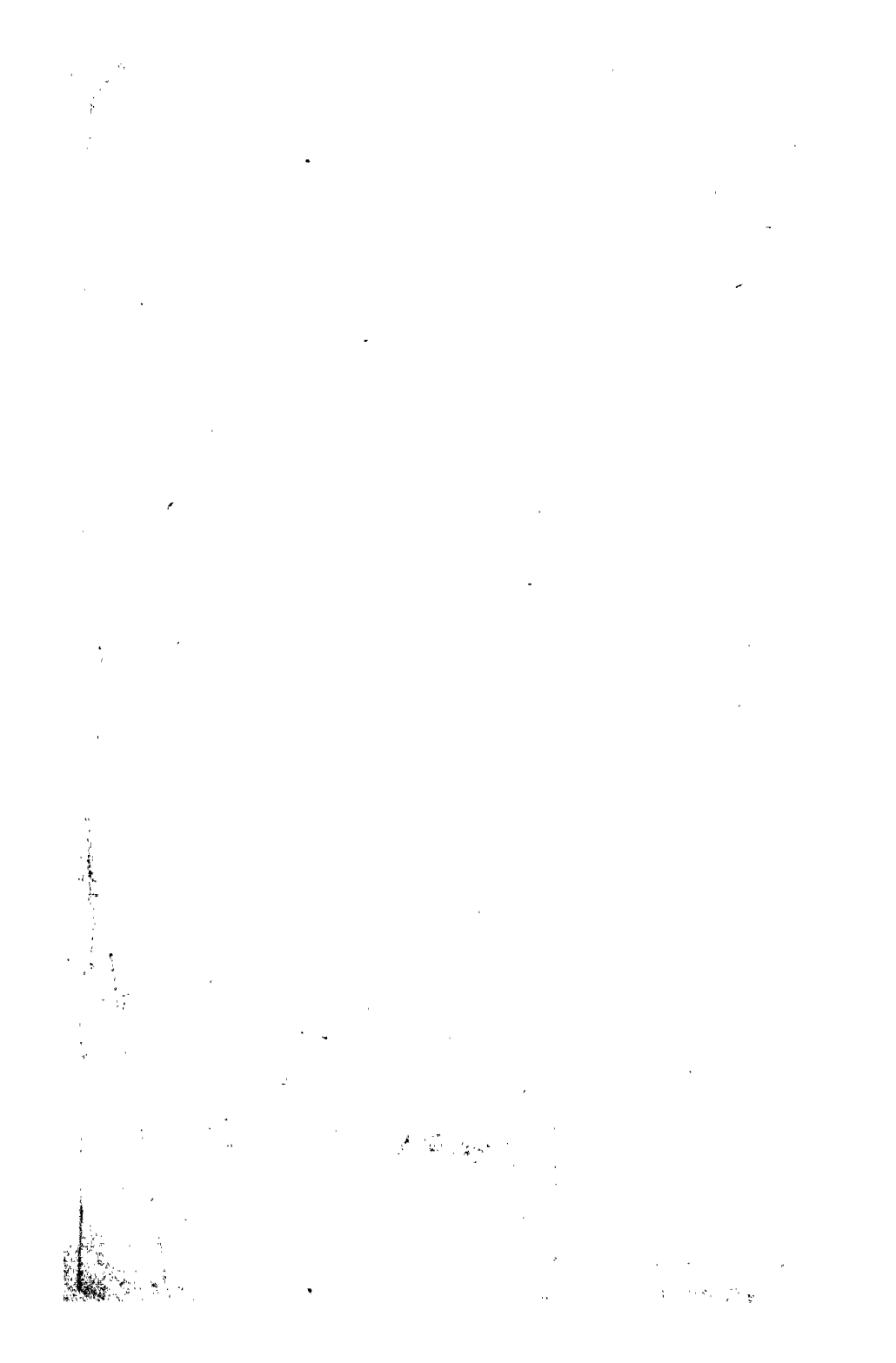
۴۱۱ میٹر، ۷۳۰ کیلو سائیکل ہے

انسان

(امن اور انسانیت سے متعلق مشاعرہ کی ایک نشر شدہ نظم)

از محمد فضل الرحمن صاحب

ذرۂ تاریک مہرِ ضو فشاں ہونے کو ہے
قطرۂ ناچیز بحرِ بے کراں ہونے کو ہے

جزو و کل کرتے ہیں اپنی قوتیں نذرِ بشر
بندۂ مجبور مختارِ جہاں ہونے کو ہے

یہ زمیں تھی جس کی لعنتِ آفاق جس کی پستیاں
رفعتوں میں رو کشِ ہفت آسماں ہونے کو ہے

نسخۂ ایجادِ عالم یا نہ لے انساں کہیں
آشکارا فطرتِ کون و مکاں ہونے کو ہے

برق و آتش سے ہوا برباد جس کا خانماں
اب وہ آگاہِ نویدِ بزمِ جاں ہونے کو ہے

موت کے ساماں کی پیہم جستجو جس کو رہی
رازِ ہستی اس کی محفل میں عیاں ہونے کو ہے

ابنِ آدم یعنی یہ پروردۂ جورِ فلک
شاید اب سیرِ مشیت مہرباں ہونے کو ہے

بے بس اور بے چارہ تھا گہوارۂ تقدیر میں
لیکن اب یہ کودکِ ناداں جواں ہونے کو ہے

وقت کے ہاتھوں میں تھی جس کے مقدر کی عناں
آپ اپنے وقت کا صاحب عناں ہونے کو ہے

ذرۂ تاریک مہرِ ضو فشاں ہونے کو ہے
قطرۂ ناچیز بحرِ بے کراں ہونے کو ہے

پندرہ روزہ رسالہ

نشرگاہ حیدرآباد
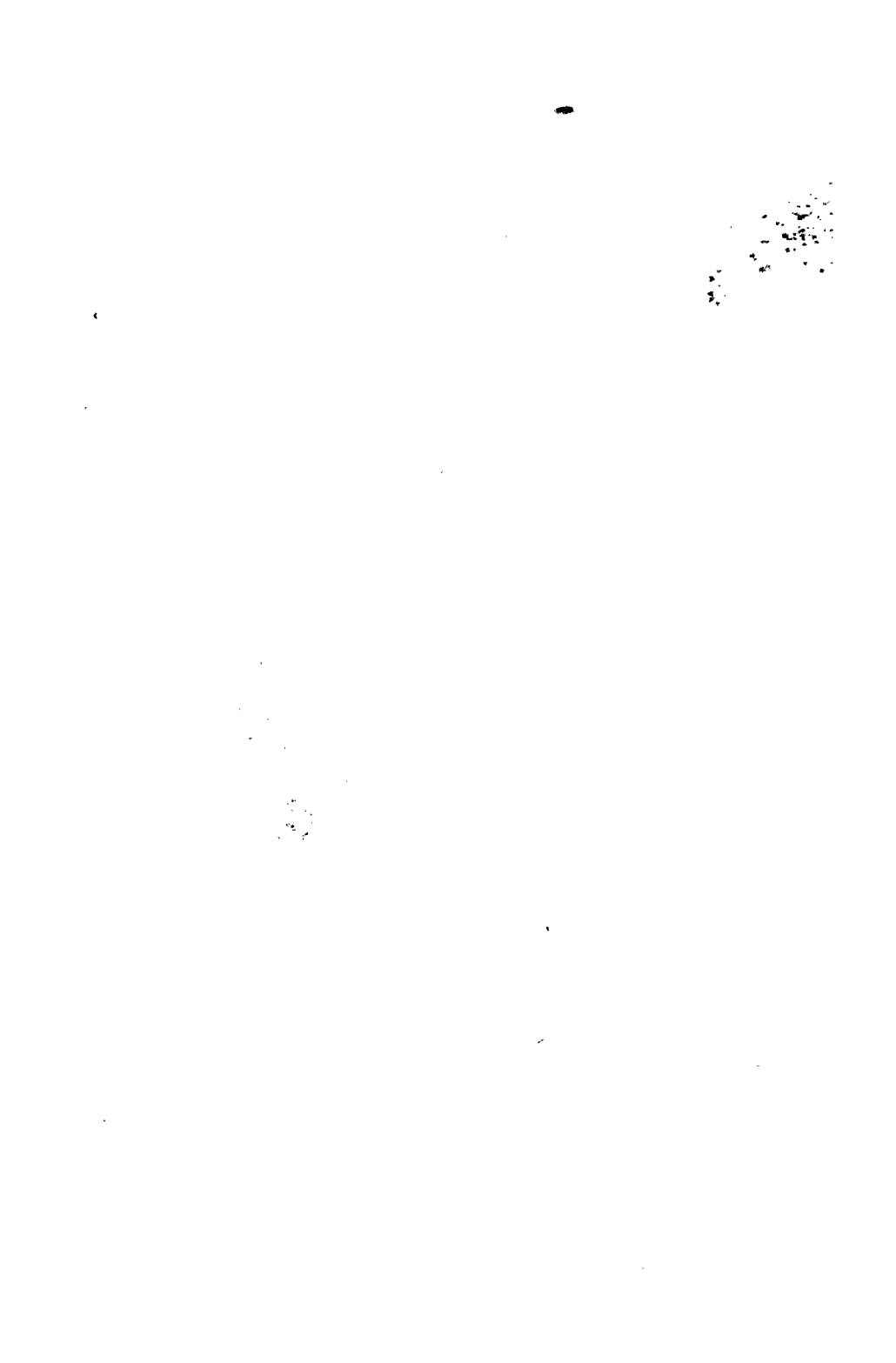
نواب اکبر یار جنگ بہادر
جنکی
تقریر اگلے پروگرام میں نشر ہوگی

خان بہادر سید احمد

اجنا ئی حسن کاری کے بارے میں
۲ فروردی کو تقریر نشر فرمائینگے

دکن ریڈیو

۳۰ء۷ کیلو سائیکل

۴۱ء۱ میٹر

چندہ سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنے سکہ عثمانیہ
قیمت فی پرچہ ۱؍۶
بیرون ریاست ایک روپیہ آٹھ آنے کلدار

نشان ٹیپہ مکارعالی ۱۷۲
ٹیلیفون نمبر ۲۵۰۸
تار کا پتہ "لاسلکی"

نوا

جلد (۸) یکم تا ۱۵ اسفندار ۱۳۵۵ف م ۲ تا ۱۶ فروری ۱۹۴۶ء شمارہ (۹)

فہرست

نوٹ:- تیسرے صفحہ پر آخری پارہ میں جس تقریر کا ذکر ہے اس کی بجائے اسی وقت حضرت خواجہ منتجب الدینؒ کے بارے میں تقریر ہوگی۔

صفحہ (۲۸) پر جو نشر شدہ نظمیں چھپی ہیں ان کے آخر میں سلیمان ادیب کی بجائے سلیمان اریب پڑھا جائے۔

مقام اشاعت "یاور منزل" خیرت آباد (دکن)

یہ نیم ماہی جس کے پروگراموں کی تفصیل آپ کی خدمت میں پیش ہے، اپنی بعض خصوصیتوں کے باعث کافی کشش رکھتی ہے۔ دوسری دلچسپیوں کے علاوہ ان ہی پندرہ دنوں میں آپ وہ خاص پروگرام بھی سنیں گے جو اردو کے پہلے عوامی شاعر

نظیر اکبر آبادی

کی یاد میں پیش کیا جا رہا ہے۔ نظیر کی زندگی اس کی شاعری میں رچی ہوئی ہے۔ اس کی آواز، درباروں کا قصیدہ نہیں، غریبوں کے دل کی دھڑکن ہے۔ اردو شاعری کی ابتداء کچھ ایسے حالات میں ہوئی ہے جہاں فن کو سرپرستی کی ضرورت تھی چنانچہ اس سرپرستی کے سہارے اکثر شاعروں نے اسے ذریعۂ معاش بنالیا اور اپنی دنیا سے الگ تھلگ یا تو اپنے سرپرستوں کے گُن گاتے رہے یا پھر رستے کے پتھروں پر کیچڑ اُچھالتے رہے۔ جذباتی ہیجان نے زور کیا تو اپنی داخلیت میں اس طرح گم ہوگئے کہ ان کا شعر ان کی داخلی تشفی کا سہارا بنکر رہ گیا۔ وہ معشوق، رقیب اور دربان کے مثلث میں گھومتے رہے اور اردو شاعری کی فنی لطافت اور شعوری روح کو فنی مقابلے کے نام سے سنگلاخ زمینوں، مشکل قافیوں اور پیچیدہ ردیفوں میں جکڑ دیا۔ یہ ٹھہراؤ تھا جب نظیر اکبر آبادی نے اپنے قدم بڑھائے اور رکی ہوئی موجوں میں جوار بھاٹا پیدا کیا۔ اس نے فلک بوس گنبد و مینار کی طرف سے اپنی نگاہیں پھیر لیں اور خس پوش جھونپڑوں، بہتی سڑکوں اور عوام کی چہل پہل میں اپنی دنیا آباد کی۔ اُس نے نور کی کرنوں کے دامن میں اندھیری پرچھائیاں چنیں اور اپنے ماحول میں اس طرح اپنے آپ کو جذب کیا کہ سارا ماحول، اُس کے لفظوں میں ڈھل کر شعر بن گیا۔ پرانے ڈگر کے خلاف نظیر کی یہ ذہنی بغاوت، نہ صرف اس کے انداز فکر بلکہ اس کی طرز ادا سے بھی جھلکتی ہے۔ وہ اپنی دنیا میں رہ کر اپنی دنیا کے متعلق اور اپنی دنیا کے لئے سوچتا ہے۔ وہ فضاؤں میں بے سر دیا قلابازیاں لگا کر آسمان کے تارے نہیں توڑتا بلکہ سنگ ریزوں سے ہی لعل تراشتا ہے۔ وہ اس انداز میں کہتا ہے کہ دل کی بات دلوں میں اتر جائے ——— غدر کے

بعد سے اور پھر جنگ عظیم کے اختتام سے ہندوستان کی تہذیب، ہندوستان کے آرٹ اور ہندوستان کے نقطۂ نظر میں تدریجی تغیر ہوتا گیا سوچ بچار کے سانچے بدلتے گئے۔ اور آج جب کہ دوسری جنگ عظیم ختم ہو چکی ہے اور گزرے ہوئے طوفان کے بعد بھی زلزلے کے جھٹکے محسوس ہو رہے ہیں، ہندوستان کے آتش فشاں کے دہانے پر ابھی ابھی بہتے ہوئے لاوے ان سے دور نہیں ہیں ہمارا زندہ ادب وہی ہے جس میں زندگی کی کشمکش ہے حرکت ہے اور نجات کی تلاش ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک صدی پہلے کا شاعر، نظیر کے نام میں مستقبل کی تعبیر کے لئے زندہ ہے نظیر آج کا شاعر ہے۔ اور اس کی شاعری ماضی کی طرف سے ہمارے زمانے کے لئے ایک سدابہار تحفہ ہے۔ ہم، آپ کے ساتھ ۵ ر فروری کے پروگرام میں اردو کے اس پہلے عوامی شاعر کی خدمت میں خراج تحسین پیش کریں گے۔

اجنتا

دکن کی شاداب گھاٹیوں میں رنگوں کی یہ جنت، ہندوستان کی قدیم تہذیب کی امانت ہے۔ یہ رنگوں کا کھیل نہیں، زندگی کی تصویر ہے۔ یہ رنگین افسانے نہیں، زندہ واقعات ہیں۔ اجنتا کا آرٹ اپنے پیچھے زندگی کا ایک فلسفہ رکھتا ہے۔ اس میں ایک قومی تہذیب کی تاریخ مرقوم ہے۔ ۲ ر فروری کے پروگرام میں خان بہادر سید احمد اس موضوع پر تقریر فرمائیں گے اس سے پہلے غلام یزدانی صاحب کے سلسلۂ تقاریر کا بھی یہی موضوع تھا۔ اجنتا کے بارے میں سننا، اجنتا کو دیکھنے ہی کی طرح ایک حیرت آمیز دلچسپی رکھتا ہے۔

بسنت پنچمی

گلابی جاڑوں کی سرحد پر بہار کی لطافتوں کا کیف پرور آغاز۔ بہار کی حیات آفریں انگڑائی، لہو میں تازگی بن کر حل ہو جاتی ہے۔ ہری بھری ٹہنیاں، جھوم جھوم کر زندگی کو سلامی دیتی ہیں۔ نوشگفتہ پھول، مسکرا مسکرا کر زندگی کو تبسم بنا دینا چاہتے ہیں۔
رنگینیاں بکھر جاتی ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کائنات کا حاصل یہی بہار ہے۔ اور یہی بہار عبودیت میں سبزگی کا احساس پیدا کرتی ہے۔ بہار کے اس تہوار کا پروگرام بسنت پنچمی ۵ ر فروری کو سنیے۔

دُور نمائی

دُوربین کی رسائی بھی ایک حد نظر تک ہے۔ لیکن ٹیلیویژن نے اس حد نظر کو بہت آگے بڑھا دیا ہے۔ یہ عجوبہ کاری، فطرت پر انسانی دسترس کی شاندار فتح ہے۔ ۹ ر فروری کو حاجی غلام محمد صاحب اس موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔

نئی کتابیں

کتابیں، انسان کی دوست ہوتی ہیں۔ کوئی کتاب بجائے خود بُری نہیں ہوتی لیکن انسان کا کردار اس کو اپنے معیار میں ڈھال لیتا ہے افلاطون سے کسی نے پوچھا تھا کہ تم نے ادب کس سے سیکھا۔ اُس نے جواب دیا بے ادبوں سے۔ اس لئے سوال کتابوں کا نہیں بلکہ ان کے انتخاب کا ہے۔
دوستوں کی طرح کتابوں کا تعارف بھی ضروری ہے تاکہ اچھے بُرے کی پہچان میں پہلے ہی سے مدد ملے۔ اسی خیال کے پیشِ نظر وقتاً فوقتاً نئی کتابوں پر تبصرہ نشر ہوتا ہے مصنفوں سے ناشروں اور اشاعتی اداروں کی طرف سے اگر مطبوعات وصول ہوں تو ان کے بارے میں تبصرہ نشر ہو سکتا ہے۔ ۱۱ر فروری کے پروگرام میں وصول شدہ مطبوعات پر تبصرہ نشر ہوگا۔

دوازدہم شریف

ربیع الاول کی بارھویں اس مقدس دن کی یاد دلاتی ہے جب عرب کے ریگستان سے انسان کا ایک محسن اعظم پیدا ہوا تھا۔ وہ محسن اعظم جس نے بتایا کہ اگر انسان اپنی واحد بلند ترین قوت کے آگے جھک جائے تو ساری کائنات اس کے قدموں میں سر بہ سجدہ ہو جاتی ہے۔ اس نے زندگی کے لئے ایک تصورِ حیات پیش کیا۔ اس نے نئی تراش خراش سے زندگی کی خامیاں دور کیں اور ایک ایسے آفاقی بھائی چارے کی بنیاد رکھی جس میں رنگ اور نسل کا کوئی تصور رخنہ نہیں ڈال سکتا۔
اسلام کے قابل احترام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس یوم میلاد کا خاص پروگرام ۱۳ر فروری کو سنیئے۔

ریڈیو کی ڈاک

سننے والوں کی پسند۔ سننے والوں کا مشورہ —— اس کے بغیر پروگرام کی ترتیب یک رُخی ہو جاتی ہے۔ اگر آپ ہمارا پروگرام سنتے ہیں۔ سُن کر خوش ہوتے ہیں یا جھلاتے ہیں تو ہمیں معلوم کرنے دیجئے کہ آپ کے معیار کی کسوٹی نے ہماری محنتوں کو کیا مرتبہ دیا ہے۔ آپ کی خاموشی، آپ کے تاثر کا اظہار نہیں۔ خط لکھئے اور ہمارے ساتھ کوئی رعایت نہ کیجئے۔ ریڈیو کی ڈاک ۱۴ر فروری کو ہوگی اور آئندہ بھی ہر مہینے ہوتی رہے گی۔

دودھ کی گنگا

یہ بیسویں صدی کے ایک شیخ چلی کی کہانی ہے جو چھوٹے تیر کے خیالی دھارے پر محبت کے محل بنا تا رہا لیکن خوابوں کے محل کی بنیادیں اُس وقت ہل گئیں جب اُس کی خوابوں کی ملکہ دوسرے کی ہوگئی۔ اور پھر۔۔۔۔
یہ فیچر آپ ۷ر فروری کو صباحی نشریات میں سنیں گے۔
تماشا ۱۴ر فروری کی صباحی نشریات میں "تماشہ" کے عنوان سے ایک فیچر سنیئے اس کو سید خیر الدین اختر صاحب نے لکھا ہے۔

یونان

یونان نے دنیا کو زمانے تک تہذیب کا سبق دیا ہے۔ اس نے اپنی ایک تہذیب پیش کی ہے۔ اپنا ایک فلسفہ دیا ہے اور اس کی مٹی کے خمیر سے ایسے جواہر چمکے ہیں جن کی تابناکی کو وقت کے دبیز پردے نہیں چھپا سکتے۔ یونان کے بارے میں سید محمد اکبر وفا قانی صاحب کا لکھا ہوا فیچر ۹ر فروری کے پروگرام میں پیش کیا جائے گا۔

ہمارے ننھے سننے والوں کو بتا دیجئے کہ

اُن کے لئے اِن پندرہ دنوں میں یہ پروگرام خاص طور پر سننے کے قابل ہوں گے۔

استاد نے بمبی کی سیر کی	(۴ر فروری)
بسنت پنچمی	(۵ر ")
دیوالی ہانڈی	(۶ر ")
استاد نے تیلی راجہ کو ہاتھ دکھایا	(۱۱ر ")
فیچر پروگرام	(۱۲ر ")
نظیر اکبر آبادی	(۱۵ر ")

یہ بھی یاد دلا دیجئے کہ ہر جمعہ کو پسند کے ریکارڈ بجائے جاتے ہیں۔ ہر ہفتے کو ریڈیو کلب کی خبریں سنائی جاتی ہیں۔ اور ہر اتوار کو بچوں کے خطوں کے جواب دیئے جاتے ہیں۔

موسیقی کا پروگرام

مقامی اور بیرونی فن کاروں کے گانے، اردو کے مشہور اور ممتاز شاعروں کا کلام اور سازوں کے آئیٹم۔

امن اور سائنس داں

تقریر جناب ڈاکٹر رضی الدین صاحب جو ۲۲ اسفندار ۵۵ف کو نشر ہوئی۔

ارباب نشر گاہ حیدرآباد کی یہہ فرمایش ہے کہ لوازمات امن کے سلسلہ میں امن عالم کو قایم کرنے اور اسکو برقرار رکھنے میں سائنس داں جو خدمات انجام دے سکتے ہیں۔ آج میں ان کا تذکرہ آپکے سامنے کروں۔ شاید آپ میں سے بعض حضرات کا یہہ خیال ہو کہ "اے باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست" یہ سب کچھ تباہی و بربادی سائنس دانوں ہی کی پھیلائی ہوئی تو ہے اور پھر انہی سے قیام امن کی خواہش کرنا ایسا ہی ہوگا گویا کہ ایک چور سے کوتوالی کے فرایض انجام دینے کی توقع رکھنا۔ لیکن سوچئے تو سہی کہ کیا حقیقت میں ایسا ہی ہے جیسا کہ آپکا خیال ہے۔ تسخیر فطرت متمدن انسان کا فطری جذبہ ہے۔ اور نوع بشر کی بقا اور ارتقا کے لئے ناگزیر بھی ہے۔ سائنس دانوں کی ساری کوششیں تسخیر فطرت ہی کیطرف مرتکز ہوتی ہیں اور یہہ بڑی ستم ظریفی ہوگی کہ ان کے غلط استعمال کے لئے سائنس دانوں کو ذمہ دار گردانا جائے۔ اقبال کی ایک فارسی نظم میں خداوند کریم نے آدم پر یہہ فرد جرم لگائی کہ۔

"من از خاک پولاد ناب آفریدم ٭ تو شمشیر و تیغ و تفنگ آفریدی"

یعنی اللہ تعالی کا ارشاد ہو کہ میں نے خاک سیاہ سے تیرے لئے فولاد اس لئے پیدا کیا تھا کہ تو اس سے کھیتی باڑی کے لئے ہل اور زندگی کے دوسرے کاروبار کے لئے آلات بنائے لیکن تو نے اس سے تلوار اور بندوق بنائی اور اپنی ہی نوع کی خونریزی کرنے لگا۔ تو کیا تیغ و تفنگ کی اس خونبار باری کے لئے نعوذ باللہ خداوند کریم کو مورد الزام ٹھیرایا جائے گا۔ اسی طرح اگر سائنس کے انکشافات کو انسانوں کے مختلف گروہ ایک دوسرے کی ہلاکت کی خاطر استعمال کرنے لگیں تو سائنس اور سائنس دانوں کو مجرم قرار دینا بڑی ناانصافی ہوگی۔

آئیے ہم اسکی جدید ترین مثال یعنی جوہری بم کی ایجاد پر غور کریں۔ موجودہ جنگ کے آغاز سے قبل مجھے یورپ کے بعض تجربہ خانوں میں کام کرنے کا موقع ملا اور چونکہ میری تحقیقات کوانٹم نظریہ کے سلسلہ میں تھیں

اسلئے جوہر کی توانائی کا مسئلہ بھی اس میں شامل تھا۔ جوہری بم کے ضمن میں آجکل جن سائنس دانوں کا نام لیا جارہا ہے ان میں سے اکثر حضرات سے میں جرمنی اور انگلستان میں مل چکا ہوں ۔ اس زمانہ میں یہ مسئلہ بڑا معرکہ آرا تھا کہ جوہر کی توانائی کو کس طرح حاصل کیا جائے اور اس حاصل شدہ توانائی کو تمدنی کاروبار میں استعمال کرنے کے لئے کیا طریقے اختیار کئے جائیں لیکن میں انتہائی وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ۱۹۴۰ء تک یعنی آغاز جنگ سے تقریباً ایک سال بعد تک جوہری بم بنانے کا خیال یورپ یا امریکہ کے کسی سائنس داں نے کبھی پیش نہیں کیا۔ ابھی حال میں ممالک متحدہ امریکہ سے جو سرکاری رپورٹ جوہری بم کے متعلق شائع ہوئی ہے اس سے بھی اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ ۱۹۴۰ء تک جوہری بم کا خیال کسی شخص کے ذہن میں نہیں تھا۔ جنگ چھڑ جانے کے بعد فریقین میں امریکہ والوں نے اس خیال سے اسکی تیاری شروع کی کہ جوہری بم کی مدد سے جنگ کو جلد سے جلد ختم کر دیا جاسکے۔

اس تمہیدی بحث سے میرا مقصد یہہ بتلانا ہے کہ سائنسی ہتھیاروں کی وجہ سے جنگ شروع نہیں ہوئی بلکہ جنگ شروع ہو جانیکے بعد حکومتوں کے ایماء اصرار اور جبر پر سائنسی ہتھیار ڈھالے جاتے ہیں۔ اور اس معاملہ میں سائنس داں اسی طرح مجبور ہیں جیسے سپاہی لڑنے کے لئے حکیم فیثا غورث اور ارشمیدس کے زمانے سے چشم عالم یہہ تماشہ دیکھتی آئی ہے کہ (" MOB ") یعنے عوام کے مقابلے میں علماء اور حکما کی تعداد بہت قلیل ہوتی ہے اور بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ علم اور اقتدار ایک ہی شخص کی ذات میں مرکوز ہوں ۔ اس لئے جب کبھی عوام کا یہہ انبوہ کثیر اپنے کو خطرہ میں محسوس کرتا ہے تو پھر وہ اس انگریزی مقولہ پر عمل کرتا ہے کہ (" All is fair in war ") یعنی جنگ میں ہر طریقہ جائز ہے اور پھر سائنس داں کچھ تو اجتماعی ذہنی کیفیت سے متاثر ہو کر رضامندی کے ساتھ اور کچھ قوت اور اقتدار سے مجبور ہو کر سائنس کو ہلاکت و خونریزی کی خاطر استعمال کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں۔

اسکو روکنے کا ایک طریقہ وہ ہو سکتا ہے جسکو "ٹریڈ یونینیزم" (Trade Unionism) کہا جاسکتا ہے ۔ یعنے دنیا کے تمام بڑے سائنس داں اپنی ایک یونین یا کونسل بنائیں اور بہ طیب خاطر یہ حلف اٹھالیں کہ انمیں سے کوئی ایک فرد بھی تعمیری کاموں کے سواء کسی تخریبی مقصد کے لئے سائنس کو استعمال نہیں کریگا۔ اس یونین کے کامیاب ہونے کے لئے اولین شرط یہہ ہے کہ تمام سائنس داں رنگ اور نسل، وطن اور قوم ۔ فرقہ اور جماعت کے جذبات اور

احساسات پر عالمی مفاد اور عالمی دستور کی فوقیت کے قایل ہوں اور اس عامیانہ کہاوت کو بھول جائیں کہ کسی قانونی مقدمہ بازی کی طرح جنگ و جدال میں بھی "جو جیتا سو ہارا اور جو ہارا سو مرا"۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام سائنس دان اس حقیقت کو کبھی نظر انداز نہ کریں اور اپنے ملک، قوم اور گروہ کو بھی ہمیشہ سمجھاتے رہیں کہ جنگ سے نہ صرف فریق مخالف کو بلکہ خود اُن کے ملک کو بھی شدید ترین نقصان پہنچتا ہے خواہ بالآخر خود ان کے ملک کو فتح کیوں نہ نصیب ہو۔ اس تمام افہام و تفہیم کے باوجود بھی اگر عوام اور اُن کے سیاسی رہنما جنگ پر تلے رہیں تو پھر مزدوروں کی اصطلاح میں تمام جنگ زدہ ممالک کے سائنس داں ہتیار ڈال دیں اور اس کا اعلان کردیں کہ وہ جنگی ہتیار بنانے کی خاطر کوئی خدمت انجام نہیں دیں گے۔ اسمیں شک نہیں کہ یہہ بڑا کٹھن اور ہمت طلب کام ہے اور جنگ کے زمانہ میں دفاعی قوانین کے تحت شاید ان انکار کرنے والوں کو اپنی جان بھی نذر کرنی پڑے۔ لیکن سائنس دانوں کو جو عالم ہونے کی حیثیت سے انسانوں کے حقیقی رہنما ہوتے ہیں نوع انسان کے تحفظ اور ترقی کی خاطر یہہ جام شہادت پینا پڑیگا۔ اسکے علاوہ یہہ بھی غور کرنا چاہئے کہ پولیس یا فوج کے ہاتھوں قتل کئے جانے اور جوہری بم یا اس سے کسی زیادہ مہلک ہتیار سے زخمی ہوکر مرنے میں کوئی خاص فرق نہیں ہے۔

قیام امن کے سلسلہ میں یہہ ایک راست اور بلا واسطہ خدمت ہے جو سائنس داں انجام دیتے ہیں ہیں اور اگر اس پر واقعی پوری طرح عمل کیا گیا تو آئندہ کوئی جنگ ہو بھی تو اسکی حیثیت قرون وسطی کی جنگ سے زیادہ نہیں ہوگی۔ سائنس دانوں میں اس قسم کا کچھ شعور اور احساس کہیں کہیں نظر آنے لگا ہے اور جب حمل و نقل پر یہہ بندشیں جو جنگ کے زمانہ میں عائد کی گئی ہیں اٹھالی جائیں گی اور مختلف سائنس دانوں کی بین الاقوامی کانفرنسیں ہونے لگیں گی تو شاید یہہ خیال اور جذبہ مختلف ممالک کے سائنس دانوں کے دلوں میں پرورش پاتا جائے اور جلد ایک ایسی باضابطہ تنظیم کی بنیاد پڑ جائے جو سائنسی جنگوں کو ناممکن بنادے۔ اس طرح میری دانست میں قیام امن کی ایک موثر تدبیر سائنس دانوں کی ایک عالمی کونسل ہوگی جسکی شاخیں تمام ممالک میں پھیلی ہوئی ہوں اور جسکی رکنیت ہر سائنس دان کے لئے لازم ہو۔

اس وقت تک میں نے یہہ عرض کیا ہے کہ امن کو قایم کرنے اور اسکو برقرار رکھنے میں سائنسدان

راست اور بلا واسطہ کیا خدمت انجام دے سکتے ہیں ۔ اب میں یہہ بتانے کی کوشش کروں گا کہ بالواسطہ اور دوسرے طریقوں سے سائنس داں اس معاملہ میں کیا مدد دے سکتے ہیں ۔

اس مقصد کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ہم جنگ کے اسباب اور وجوہات کو پیش نظر رکھیں۔ ان وجوہات کو مختصر طور پر یوں بیان کیا جاسکتا ہے ۔

(۱) ایک تو جنگ کے وجوہات "معاشی" ہوسکتے ہیں یعنی ایک گروہ کو ضروریات زندگی یا ضروریات تمدن کی حقیقی کمی ہو اور اس کے لئے کسی دوسرے گروہ سے ان اشیا کو حاصل کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو یا دو طاقتور گروہ کسی تیسرے گروہ سے ان اشیا کو چھین لینا چاہتے ہیں یا

(۲) جنگ کے دوسرے وجوہات سیاسی ہوسکتے ہیں یعنی ایک تصور معاشرہ یا تصور حیات رکھنے والا گروہ چاہتا ہو یا خود اپنی بقا کے لئے ضروری سمجھتا ہو کہ دوسرے گروہ بھی اسی کے ہم خیال ہو جائیں ۔

(۳) جنگ کی تیسری وجہ نسلی اور وطنی برتری کے احساس پر منحصر ہے یعنی ایک نسل یا وطن رکھنے والا گروہ اپنے کو دوسرے گروہوں سے بہتر سمجھتا ہے اور اسکو اپنا فطری حق سمجھتا ہے کہ دوسرے گروہ پر حکومت کرے ۔

(۴) جنگ کی ایک چوتھی وجہ یہ ہے کہ مختلف گروہوں کے حکمراں افراد کی خود رائی اور خود پرستی ہے جس کو گروہ کے اجتماعی مفادات یا جذبات سے کوئی تعلق نہیں ۔

دو گروہوں میں جنگ کے اہم وجوہات بالعموم یہی ہوتے ہیں ۔ اب میں یہہ عرض کرونگا کہ اس قسم کی جنگوں کو کم کرنے اور روکنے میں سائنس داں کیا مدد دے سکتے ہیں ۔

جہاں تک معاشی اسباب کی بنا پر جنگوں کا تعلق ہے ظاہر ہے کہ اگر معاشی احتیاج کو دور کردیا جائے یا کم کردیا جائے تو جنگ کی نوبت ہی نہ آنے پائے گی اور اس معاشی احتیاج کو دور کرنے میں صرف سائنس داں ہی مدد دے سکتے ہیں ۔ افراد اور گروہ دونوں کے معاشی احتیاجات' لوازمات زندگی اور لوازمات تمدن سے متعلق ہیں جو غذا ۔ لباس ۔ مکان' ادویہ ۔ ذرائع حمل ونقل ذرائع سیر و تفریح وغیرہ پر مشتمل ہوتے ہیں ۔ اب یہہ سائنس دانوں کا کام ہے کہ ان چیزوں کو اپنے ملک میں زیادہ سے زیادہ مقدار میں اور بہتر سے بہتر قسم کی حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اگر کوئی چیز قدرتی طور پر حاصل نہ ہو تو اسکو مصنوعی طور پر بنائیں ۔ اسکے باوجود یہہ ممکن نہیں کہ دنیا کا کوئی ملک ہر چیز کے لیے خود مکتفی ہو بلکہ ایک یا زیادہ ضروری اشیاء ایسی ہونگی کہ کسی ملک میں

نہ تو قدرتی طور پر بقدر ضرورت حاصل ہوں اور نہ مصنوعی طور پر حاصل ہو سکیں ۔ اس موجودہ زمانے میں یہ حقیقت ناقابل انکار ہے کہ دنیا کا ہر ملک چاہے وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو بعض ضروری اشیا کیلئے دوسرے ملک یا ملکوں کا محتاج ہے اور اس لئے تمام ممالک کا باہمی اشتراک ناگزیر ہے ۔ اب یہ امر ان ممالک کے باشندوں کے سیاسی شعور پر مبنی ہے کہ یہ اشتراک جنگ و جدل کے ذریعہ عمل میں آئے یا دوستانہ معاہدہ اور لین دین کی صورت میں ۔ یہاں پھر سائنس دانوں کی اس عالمی کونسل سے کام لیا جا سکتا ہے جسکا ذکر میں نے اس سے قبل کیا ہے ۔ سائنس دانوں کی یہ طاقتور جماعت اپنے ملک کے حکمرانوں کو مجبور کر سکتی ہے کہ ایسی صورتوں میں جنگ کی بجائے رضامندی اور لین دین سے کام لیں ۔ یقیناً دنیا بھر کے سائنس دانوں کی یہ متفقہ آواز بے اثر نہیں رہ سکتی ہے لیکن اگر اسکے باوجود مختلف حکمران آپس میں جنگ کرنے لگیں تو جیسا میں نے پہلے کہا ہے سائنس دان ان لڑائیوں میں کوئی حصہ نہیں لیں گے اور حکمران مجبور ہو جائیں گے کہ جنگ جلد ختم کر دیں ۔

اسکے علاوہ سائنس دان حقیقی واقعات کی توضیح اور تشریح کرکے حکمرانوں اور عوام میں عالمی وحدت کا احساس پیدا کر سکتے ہیں اور بتا سکتے ہیں کہ آج جبکہ کرۂ ارض کی طنابیں کھچ گئی ہیں جبکہ کسی دو مقاموں کا درمیانی فاصلہ کوئی معنی نہیں رکھتا اور جبکہ پہاڑ ۔ ندیاں اور سمندر ۔ آمد و رفت یا حمل و نقل میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈال سکتے ۔ زمین کی سطح کو چھوٹے چھوٹے خطوں میں تقسیم کرنا اور ہر خطہ کو ایک خاص گروہ کی ملک سمجھنا اور دوسرے خطوں میں رہنے والوں کو اپنا رقیب اور دشمن تصور کرنا ایام جاہلیت کی ذہنیت سے کسی طرح مختلف نہیں ہے ۔ اس تاریک زمانہ کے لوگ قبیلوں اور قصبوں کو وحدت قرار دیتے تھے اور دوسرے قبیلوں سے ہمیشہ برسرپیکار رہتے تھے اور آجکل کے لوگ ملکوں کو جغرافی اور سیاسی وحدت قرار دیتے ہیں حالانکہ ہر ملک کے سیاسی حدود کم و بیش مصنوعی ہوتے ہیں اور مختلف حادثات کے تحت بدل سکتے ہیں ۔ تو پھر اس تاریک زمانہ میں اور اس روشن زمانے میں فرق صرف پیمانہ کا ہے ورنہ ذہنیت دونوں کی ایک ہی ہے ۔ اسی ذہنیت کو بدلنے میں سائنسی ذہنیت کی نشو و نما کر سکتے ہیں جسکی بدولت وہ جذبات اور احساسات سے مغلوب ہونے کی بجائے واقعات اور حقیقت کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں گے اور یہ سمجھ جائیں گے کہ دنیا کے تمام اقتصادی اور عمرانی مسائل صرف اسی صورت میں حل ہو سکتے ہیں کہ ساری دنیا کو ایک جغرافی اور سیاسی وحدت مان لیا جائے اور موجودہ جغرافی وطنیت اور قومیت کے تصور کو قطعاً ترک کر دیا جائے ۔ اسمیں شک نہیں کہ اس صورت میں بہت سی انتظامی دشواریاں

پیچیدگیاں پیدا ہونگی لیکن یہ مشکلیں ایسی نہیں ہیں کہ آسان ہوسکیں خصوصاً اس صورت میں جبکہ انکا بدل مہلک سے مہلک تر
ہتھیاروں کے سوا کچھ نہیں۔ سائنس کی دنیا میں اب بھی قوم اور وطن کی کوئی تفریق اور امتیاز نہیں ہے۔ اگر سائنس داں اسی
نصب العین کو حکمرانوں اور عوام کے دل و دماغ میں بسا سکیں تو پھر نوع بشر ابدی امن و امان کے ساتھ ارتقائی مدارج طے کرکے اپنی
منزل مقصود کی طرف آگے بڑھ سکتی ہے۔ میں نے اس مسئلہ پر بہت کچھ غور کیا ہے اور بالآخر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جب تک جغرافی وطنیت
اور سیاسی حدود یعنے مختلف آزاد اور خود مختار مملکتوں کا وجود باقی رہے گا اسوقت تک جنگ کا قلع قمع نہیں ہوگا اور
انسانوں کے گروہ ایک دوسرے کی ہلاکت اور خونریزی کے درپے رہیں گے۔

غرض جنگ کے جو سیاسی وجوہات ہیں انکا تدارک اس وحدت آدم اور وحدت ارض کے تصور کو بروئے عمل
لانے ہی سے ہوسکتا ہے اور کسی دوسری طرح ممکن نہیں۔ مرحوم مجلس اقوام ہو یا ممالک متحدہ کی حالیہ تنظیم یہ سب
ایسی کوششیں ہیں جنکی غرض و غایت یہ ہے کہ آزاد اور خود مختار مملکتوں کا تصور باقی رکھتے ہوئے بھی امن عالم کو برقرار
رکھا جائے لیکن سائنسی نقطۂ نظر سے یہ سب کوششیں ناقص ہیں اور کبھی کامیاب نہیں ہوسکتیں۔ سائنس نے حمل و نقل کی
بے شمار سہولتیں فراہم کی ہیں اور لوازمات زندگی اور لوازمات تمدن کو اس افراط سے پیدا کرنیکے طریقے بتا دیے ہیں کہ کرۂ ارض کا ہر فرد بشر
خوش و خرم اور متمدن زندگی گزار سکے۔ ضرورت صرف سیاسی اور عمرانی شعور کی ہے کہ دنیا کے مختلف ممالک اور گروہ انفرادی اور
اجتماعی خود غرضی اور حرص و ہوس کو ترک کرکے جغرافی حدود اور قیود بند سے آزاد ہو جائیں۔ جو چیز جہاں سہولت اور کفایت
کے ساتھ بہترین طور پر بن سکتی ہے بنائی جائے اور جس کو ضرورت ہو اسکے پاس پہونچائی جائے۔ سائنس نے یہ سب کچھ
ممکن بنا دیا ہے۔ ضرورت صرف عمل کی ہے۔

نسلی اور وطنی برتری کے احساس کو بھی جو جنگ کی ایک بڑی وجہ ہے سائنس نے غلط ثابت کر دیا ہے۔ کائنات کی
تخلیق اور ارتقاء کا نظریہ سامنے رکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی ہیولی یعنی سحابیے سے ستارے اور سیارے پیدا ہوئے
پھر ایک سیارہ یعنے زمین پر جمادات اور نباتات کے بعد حیوانات ظہور میں آئے اور انہی حیوانات میں ایک انسان بھی ہے جو ایک
ارتقائی شکل ہے۔ اسطرح دنیا جہاں کے سارے انسانوں کا مبدا ایک ہی ہے اور کسی ایک فرد یا گروہ کو کسی دوسرے فرد یا
گروہ پر کوئی ترجیح تخلیقی یا ذاتی طور پر نہیں ہے۔ چہرہ مہرہ کا یا رنگ اور جبڑے کا فرق ایک اتفاقی فرق ہے جو ماحول اور
آب و ہوا اور رہائش پر منحصر ہے۔ یہ اتفاقی امر انسانوں کے درمیان کسی سائنٹیفک تفریق اور امتیاز کا باعث نہیں بن سکتا
چنانچہ علم الانسان اور علم النفس میں کوئی ایسی دلیل نہیں پائی جاتی کہ رنگ اور نسل کی وجہ سے ایک گروہ کو دوسرے گروہ پر ترجیح اور فوقیت دیجا سکے۔

یہی حال زمین کے مختلف خطوں اور جغرافی رقبوں کا ہے۔ کسی خطہ زمین کے باشندوں کو دوسرے خطوں کے رہنے والوں پر فی نفسہ کوئی تفوق حاصل نہیں ہے۔ کچھ خوبیاں اور کچھ نقائص ہر خطہ زمین اور اسکے رہنے والوں یعنی ہر رنگ و نسل کے گروہ میں پائے جاتے ہیں۔

البتہ یہ صحیح ہے کہ مختلف افراد کیطرح مختلف گروہ ایک دوسرے سے تعلیم و تربیت میں آگے بڑھ جاتے ہیں لیکن اگر محض زیادتی علم کی بنا پر کوئی گروہ دوسرے گروہ پر حکمرانی کو جائز سمجھے تو اسکا لازمی اور منطقی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس گروہ کے اندر بھی سب سے بڑا حکمران وہی شخص ہونا چاہئے جو علم میں سب سے زیادہ ہو۔

اسکے علاوہ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ مصر، یونان اور روما کے لوگ اپنے اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم تھے۔ لیکن انکی حکومتیں اور سلطنتیں کبھی ختم ہو گئیں اور نسبتاً کم علم والے لوگوں نے انکے ممالک پر قبضہ کر لیا۔ علم یا سائنس کا مقصد اور بشر خدمت خلق ہے نہ کہ جستجو اقتدار۔ سائنس دانوں کی ذہنیت یہ ہوتی ہے کہ دنیا میں تمام انسانوں کی ایک برادری قایم کیجائے نہ یہ کہ انسانوں کے مختلف گروہوں کو حاکم اور محکوم جماعتوں میں تقسیم کیا جائے۔

جنگ کی ایک آخری وجہ حکمران افراد کی خود رائی اور خود پرستی ہوتی ہے۔ جب کبھی اور جہاں کبھی انکی مرضی اور خواہش کے خلاف کسی دوسرے گروہ سے کوئی امر سرزد ہوتا ہے تو وہ اپنے سارے ملک کو جنگ کی آگ میں جھونک دیتے ہیں چاہے وجہ معقول ہو یا نہو یا اس سے انکے ملک کو فائدہ پہنچتا ہو یا نہو۔ اس امر میں مطلق العنان حکمران اور نام نہاد جمہوری اور عمومی حکومتیں سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہوتی ہیں کیونکہ آپ جانتے ہیں۔

"طریق کوہکن میں بھی وہی حیلے ہیں پرویزی"

اسکی روک تھام سائنس داں دو طریقوں سے کر سکتے ہیں۔

ایک تو یہ کہ عمرانی علوم کو بھی طبعی اور حیاتی علوم کیطرح منضبط اور منظم کیا جائے یعنی معاشرہ اور حکومت کے متعلق صحیح اصول اور قوانین معلوم کئے جائیں اور عوام میں انکی وسیع اشاعت کیجائے تاکہ لوگ انفرادی اور اجتماعی غرض اور مفاد پر مبنی پروپگنڈے سے متاثر نہ ہوسکیں۔ آجکل تو عمرانیات، معاشیات، سیاسیات وغیرہ جتنے عمرانی علوم ہیں سب نہایت ابتدائی اور ناقص حالت میں ہیں اور ان سے انسانوں کو کوئی خاص صحیح رہنمائی حاصل نہیں ہو رہی ہے۔ اسکے باوجود اگر حکمران اپنی ذہنیت کو نہ بدلیں اور جنگ و جدال اور قتل و غارتگری کو جاری رکھیں تو پھر اسکا آخری علاج وہی ہے جو پروفیسر آئن سٹائین نے پیش کیا تھا کہ "یہ پیشہ ور سیاسی حکمران انسانوں کو تباہی و بربادی کیطرف لیجا رہے ہیں اس لیے سائنس دانوں کا فریضہ ہے کہ دنیا کی قیادت اپنے ہاتھوں میں لے لیں۔"

محمد عبد الروف صاحب
یوم نظیر اکبرآبادی کے پروگرام
میں
۱۵ فروردی کو حصہ لیں گے

شاملا دیوی
جنکا ناچ ۸ فروردی کو ہوگا ۔

شنبہ یکم فروردی ۱۳۵۵ف مطابق ۲ فروری ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۳۰-۸ بھیرویں ۔ ٹوڈی اور للت (منتخب ریکارڈ)

۰-۹ خبریں

۵-۹ کملا دیوی ۔ ٹھمری ۔ آؤ سانوریا گروا لگا لوں

غزل ۔ سراج ۔ خبرِ تحیرِ عشق سن نہ جنوں رہا نہ پری رہی ۔

۳۰-۹ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۰-۵ کیفن الوار ۔ خیال ملتانی ۔ کون دیس گئے پیا ۔

۲۰-۵ مومن اور غالب کی غزلیں ۔ سید ذاکر علی ایلہ ۔ سے لو لگا بیٹھے ہم (مومن)

غالب ۔ کبھی نیکی بھی اسکے دل میں گر آجائے ہے مجھ سے ۔

۴۰-۵ کملا دیوی ۔ دادرا ۔ کیوں نہ لاگی رے نجریا بالمین میں

غزل اقبال ۔ وہی میری کم نصیبی وہی تیری بے نیازی ۔

۰-۶ تلنگی نشریات :۔

"حیدرآباد کے تاریخی مقامات" تقریر ۔ ویر بھدراؤ ۔

فلمی گانے ۔ ناگیا مالتی ۔ انجنا مالا ۔ سوریا کماری وغیرہ

۳۰-۶ کیفن الوار ۔ پوریا ۔ سپنے میں آؤ

۵۰-۶ ذاکر علی ۔ فلمی گیت ۔ ساجن شام بھئی گھر آؤ

یاد آ رہا ہے کیا کروں

۵-۷ کیفن الوار ۔ ٹھمری ۔ بالم جیہرے ست جا

۱۵-۷ بچوں کا پروگرام

ریڈیو کلب کی خبریں ۔ "دنیا تمہارے ہاتھ" (سلسلہ) اضلاع

تقریر وحید یوسف زئی ۔ گانا ۔ عامر ۔ فلمی معما اور حل ۔

۴۵-۷ کملا دیوی ۔ غزل ۔ مجھے قسم ہے تیرے صبر آزمانے کی (فانی)

غزل ۔ کارواں گزر گیا ہم رہ گزر دیکھا کیے ۔

گیت ۔ جوانی یوں ہی بیتی جائے ۔

۱۰-۸ جنگلات ۔ تقریر سید معین عالم صاحب

۲۵-۸ ہارمونیم ۔ اسٹوڈیو فن کار

۳۰-۸ اردو میں خبریں

۵۰-۸ تلنگی میں خبریں

۰-۹ انگریزی میں خبریں

۱۵-۹ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۲۵-۹ ذاکر علی ۔ غزل ۔ وہ خفا ہے سبب ہو جائے (کیفی)

گیت ۔ پیتم پیارے کا خط آیا

غزل ۔ اک برق تجلی نے میری تعمیر کے ٹکڑے کر ڈالے ۔

۴۰-۹ کیفن الوار ۔ خیال میں سمرن توری

۵۵-۹ "دوگانے" (ریکارڈ)

۵-۱۰ کملا دیوی ۔ ٹھمری ۔ سانوری صورت تیری کیا کہنا ۔

غزل ۔ میری نوائے شوق سے شور حریم ذات میں ۔

(اقبال)

غزل ۔ الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا ۔

(میر)

۳۰-۱۰ ترانہ دکن

یکشنبہ ۲ فروردی ۱۳۵۵ف مطابق ۳ فبروری ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ آدمی۔عورت سنسار۔ (ریکارڈ)

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ زہرہ بائی دھلی والی۔غزل
کم ہے یا بڑھ گئی وحشت تیرے دیوانوں کی
ٹھمری۔ ناہیں پرت میکا چین

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ نورالحسن۔خیال پٹ دیپ۔پیا نہیں آئے۔

۵ - ۱۵ عبدالعزیز۔جلیل اور امیر کی غزلیں
غزل۔ہونے دے کامیاب دم امتحاں مجھے (جلیل)
غزل۔ کیا رنگ جہاں میں ہو رہے ہیں۔ (امیر)

۵ - ۳۵ زہرہ بائی دہلی والی۔ دادرا۔
نجر توری ہو گئی جگر کے پار۔
غزل۔عقل ہے بے زمام ابھی عشق ہے بے مقام ابھی (اقبال)
گیت۔رُت ہے سہانی مست ہوائیں پی کی یاد ستائے

۶ - ۰ مرہٹی نشریات
ریکارڈ۔اخباری تبصرہ۔ تقریر
بھگونت راؤ۔

۶ - ۳۰ نورالحسن۔ٹھمری و غزل۔
یہ بنگ عاشقی ہیں سود و حاصل دیکھنے والے۔(اصغر گونڈوی)

۶ - ۵۵ - عبدالعزیز۔غزل۔ہم سمجھتے ہیں آزمانے کو (مومن)
غزل۔ دل مایوس کو اے عہد کرم شاد نہ کر (فانی)

۷ - ۱۵ بچوں کا پروگرام
خط اور انکے جواب۔

۷ - ۴۵ زہرہ بائی دہلی والی۔ٹھمری۔ لاگے مورے نین
غزل۔سادگی پر اسکے مرجانیکی حسرت دل میں ہے۔(غالب)
گیت۔سینوں میں کوئی آتا ہے۔

۸ - ۱۰ "اجنتا" تقریر۔ خان بہادر سید احمد

۸ - ۲۵ سارنگی۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۲۵ نورالحسن۔خیال شدہ کلیاں مسند باجے

۹ - ۴۰ عبدالعزیز۔غزل۔
کمر باندھے ہوئے چلنے کو یاں سب یار بیٹھے ہیں (انشا)

۹ - ۵۰ نورالحسن۔ دادرا۔ مورے بانکے سنوریا۔
ٹھمری۔ پیا بن نہیں آدت چین

۱۰ - ۱۰ زہرہ بائی دہلی والی۔ٹھمری۔
صورت موری کاہے بسرائے دیو وا
غزل۔جیسی تجھے نبھائینگے اس فتنہ گر کا ساتھ (کیفی حیدرآبادی)

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

دوشنبہ ۳ فرور دی ۱۳۵۵ ف مطابق ۴ فروری ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸-۳۰ شیلا بائی - خیال توڑی - لنگر کا کر بیے جن ماروٗ۔

۸-۴۵ زاہد علی - غزل - پھر ہجوم ہوس عالم تنہائی ہے۔ (توفیق)

گیت - سن تو پریم کہانی من کی

۹- - خبریں

۹-۵ معین قریشی - "جگر اور اصغر کی غزلیں"

غزل - میری نظروں میں جب سے تازگیٔ حسن یار آئی۔ (جگر)

غزل - شکوہ نہ چاہیئے کہ تقاضا نہ چاہیئے (اصغر)

۹-۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵- - شیلا بائی - کافی - شام نہیں آوے۔

۵-۱۵ معین قریشی - دادرا۔

لچکت آئے ری نویلی پنہاریاں

غزل - دگرگوں ہے جہاں تاروں کی گردش تیز ہے ساقی۔ (اقبال)

۵-۳۵ زاہد علی - فلمی گیت - کل میں نے ایک سپنا دیکھا۔

دکھیا جیارا روئے نیناں

۵-۵۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا۔

۶- - فارسی نشریات

ریکارڈ - تبصرہ - ریکارڈ

۶-۳۰ شیلا بائی - بہاؤ گیت

۶-۴۵ معین قریشی - غزل -

اب کے نہ جانے کیوں ندیم جی نہ لگا بہار میں - (اختر)

گیت - تو آجا ساجن آجا

۷- - زاہد علی - غزل - ہم جو ہجر میں دیوار و در کو دیکھتے ہیں۔ (غالب)

گیت - یاد نہ آ گزرے زمانے

۷-۱۵ بچوں کا پروگرام

"تارے اور ستارے" (ننھوں کے لئے)

۷-۴۵ شیلا بائی - (۱) بہاگ - باجے ری موری پائل جھنن جھنن -

(۲) مرہٹی پد -

۸-۱۰ "تعلیم کے مسائل" تقریر - مرغوب الدین صاحب

۸-۲۵ بانسری - اسٹوڈیو فن کار

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۵۰ تلنگی میں خبریں

۹- - انگریزی میں خبریں

۹-۱۵ پسند اپنی اپنی (ریکارڈ)

۱۰-۳۰ ترانۂ دکن

سہ شنبہ ۴ فروردی ۱۳۵۵ف مطابق ۵ فبروری ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک
۸ - ۵۰ بھجن (ریکارڈ)
۹ - . خبریں
۹ - ۵ جی۔ یم درانی۔ عام پسند گانے
۹ - ۳۰ **ترانۂ دکن**

شام دوسری نشر

۵ - . بالو بائی۔ خیال۔ ملتانی۔ کون دیس گئے۔
۵ - ۲۰ حسین خاں۔ غزل و گیت
(۱) وہ نگاہِ مستانہ کچھ جھکی سی جاتی ہے (ماہر)
(۲) من میں باج رہی ہے بینا
۵ - ۳۵ جی یم درانی۔ عام پسند گانے
۶ - . **تلنگی نشریات**
"ہندو قانون میں عورت کا مقام" (سلسلہ)
تقریر۔ یس۔ سوریا نارائن راؤ
ہلکے گانے
۶ - ۳۰ بالو بائی۔ خیال پوربی۔ آون کہہ گئے۔
۶ - ۵۰ حسین خاں۔ غزل۔
نیاز و ناز کے جھگڑے مٹائے جاتے ہیں (جگر)
گیت۔ آ دُکھی اک بات سناؤں
۷ - ۵ بالو بائی۔ بھجن
۷ - ۱۵ **بچوں کا پروگرام**
"استاد نے بمبئی کی سیر کی"
۷ - ۴۵ جی یم درانی۔ عام پسند گانے
۸ - ۱۰ "موجودہ مسائل" **تقریر قاضی محمد عبدالغفار**
۸ - ۲۵ کلاریونیٹ۔ اسٹوڈیو فن کار
۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**
۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**
۹ - . **انگریزی میں خبریں**
۹ - ۱۵ بالو بائی۔ ٹھمری۔ سجن تم کاہے کو نیہا لگائے۔
۹ - ۲۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۳۵ جی یم درانی۔ عام پسند گانے
۹ - ۵۵ ملکہ پکھراج اور شمشاد بیگم (ریکارڈ)
۱۰ - ۱۰ جی یم درانی۔ عام پسند گانے
۱۰ - ۳۰ **ترانۂ دکن**

چہارشنبہ ۵ ر اردی بہشت ۱۳۵۵ ف مطابق ۶ ر فبروری ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ خیال - ٹھمری وغزل (ریکارڈ)
۹ - ۰ خبریں
۹ - ۵ لکشمن راؤ - غزل -
کسی نے بھر نہ سنا درد کے فسانے کو (جگر)
ٹھمری - رس کے بھرے، تورے نین
۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ کرناٹک موسیقی
۵ - ۳۰ لکشمن راؤ - بھجن - گورو داتا دیا کی نظر ہے -
غزل - دل مایوس کو لے عہد ایام شادنہ کر -
(فانی)

گیت - ساجن دیکھو پریم دوار
۶ - ۰ مرہٹی نشریات
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - نظم خوانی -
وسنت راؤ -
۶ - ۳۰ فلمی کہانی
"بینچھی"
۷ - ۱۵ بچوں کا پروگرام

"بسنت پنچمی" خاص پروگرام
۷ - ۴۵ کرناٹک موسیقی
۸ - ۱۰ "بسنت پنچمی" تقریر
۸ - ۲۵ بلبل ترنگ - محمود علی
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)
۹ - ۴۵ جنگ انگریزی شاعری - انگریزی تقریر
دوراسوامی صاحب
۱۰ - ۱۰ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)
۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

پنجشنبہ ۶ ربیع الاول ۱۳۶۵ ف مطابق ۷ فروری ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ مانکی بائی - خیال جونپوری -
بھری رات برہن کے پاس -
غزل - سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہوگئیں -
(غالب)

۸ - ۵۰ ابراہیم خاں - گیت - ساجن آچھائی گھٹا -
۹ - ۰ خبریں
۹ - ۵ جی یم درانی - عام پسند گانے
۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ مانکی بائی - خیال بھوپ کلیان -
دھن دھن مندر مورا -

۵ - ۱۵ ابراہیم خاں - غزل
کون اٹھائے میری وفا کے ناز - (فانی)
غزل - خوشی کہاں کی نہ دل ہی کو جب قرار آیا -
(ماہر)

۵ - ۳۰ جی یم درانی - عام پسند گانے
۶ - ۰ کنڑی نشریات
ڈرامہ - اخباری نمائندہ - از جناب بھیماچار

۶ - ۳۰ مانکی بائی - غزل -
شہ راہزن نہ کسی مہمانے لوٹ لیا - (جگر مراد آبادی)
غزل - پینے وعدوں پہ کب وہ آتے ہیں -
(شہزادہ والاشان حقیر شجیع)

۶ - ۵۵ ابراہیم خاں - گیت (۱) شام نہ ابتک آئے سکھی ری
(۲) بن سونا ہے سنسار

۷ - ۱۵ بچوں کا پروگرام
"دیوانی ہانڈی" خالہ منظر کا بنایا ہوا پروگرام

۷ - ۴۵ جی یم درانی - عام پسند گانے
۸ - ۱۰ اولمپک کھیل - تقریر - اعراج احمد خاں
۸ - ۲۷ قمبوز - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۲۵ مانکی بائی - خیال یمن -
ہرواموراٸے وہ منگادے -
۹ - ۴۰ فلمی گیت (ریکارڈ)
۱۰ - ۰ جی یم درانی - عام پسند گانے
۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

جمعہ ۷ فروردی ۱۳۵۵ف مطابق ۸ فروری ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ تلاوت کلام اللہ مع ترجمہ قاری عبدالباری

۸ - ۴۵ غلام محمد - نعت

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ قوالی اکرام الدین ٹھمری - اپنے پیا کے میں سنگ چلی
غزل - جس کی سمجھ میں عشق کا راز نیا آگیا (حقیر ناظم)

۹ - ۲۰ بھجن (ریکارڈ)

۹ - ۴۰ احمد زماں خاں - فارسی غزل - بہار روشن است از جمال محمد (جامی)
غزل - آنکھوں کے جھروکے سے چلے آؤ محمد۔

ساعت خواتین

۱۰ - ۰ نعتیہ گانوں کے ریکارڈ

۱۰ - ۱۰ سعیدہ مظہر - اختر شیرازی کی نظم "آخری امید"

۱۰ - ۲۵ اکرام الدین خمسہ - ارے جانے والے دم نکلنے تک آرام لے۔
ٹھمری - کالی کملیا والے

۱۰ - ۴۰ نعتیہ گانے اور بھجن (ریکارڈ)

۱۱ - ۰ "اچھی کتابیں" تقریر - رحمانی لطیفی

۱۱ - ۱۰ عالم نسواں

۱۱ - ۳۰ "دودھ کی لنگا" فیچر - نوشتہ نثار فاطمہ

۱۲ - ۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ احمد زماں خاں - غزلیں

۵ - ۲۰ استادی گانے (۱) نثار حسین خاں (۲) نارائن راؤ ویاس (۳) ہیرا بائی بڑودکر (۴) روشن آرا بیگم (۵) غلام علی خاں - (۶) عبدالکریم خاں (ریکارڈ)

۵ - ۴۵ اکرام الدین - غزل - کام کب حسب مدعا نہ ہوا۔
خمسہ - دے آمیرے مولا دے اے تیرا دانا دے۔

۶ - ۰ عربی نشریات

تبصرہ - ریکارڈ - تقریر - "النشاۃ الاسلامیہ"
محمد عادل قدوسی - رفیق دائرۃ المعارف - ریکارڈ۔

۶ - ۳۰ احمد زماں خاں ٹھمری لاگے رے نیکو نام محمد پیارا۔
غزل - نہیں ہے آسرا کوئی ہمارا یا رسول اللہ۔

۶ - ۴۵ پرمانند - (۱) کبھی پر بھو جی تم سکل جگت کے سوامی۔
(۲) مُوا چل دے اپنے دیس

۷ - ۰ اکرام الدین خمسہ - آئے سائل آ آ پھر مانگ پھر مانگ۔

۷ - ۱۵ بچوں کا پروگرام
یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ

۷ - ۴۵ پرمانند بھجن - گیت جاؤں میں گیت جاؤں

۷ - ۵۵ شیخ داؤد - طبلہ پر گت توڑا۔

۸ - ۱۰ "حیدرآباد" (سلسلہ) تقریر

۸ - ۲۵ کاشت ترنگ - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ علی بن احمد اور ساتھی - قصیدہ بردہ شریف

۹ - ۳۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۴۵ کلن قوال اور ساتھی - ریکارڈ

۱۰ - ۵ علی بن احمد اور ساتھی - قصیدہ بردہ شریف۔

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

شنبہ ۸ فروردی ۱۳۵۵ف مطابق ۹ فبروری ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸-۳۰ "صبح کے نغمے" (ریکارڈ)

۹-۰ خبریں

۹-۵ شاملا دیوی - خیال جونپوری

غزل - سرمیں چکر پاؤں زخمی بال پراگندہ ہوئے - (توفیق)

۹-۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵-۰ بین اور شہنائی (ریکارڈ)

۵-۳۰ خواجہ محمود بیگ ٹھمری - پیتم کہوں (میرا -

غزل - کل صبح حسن بزم شبانہ چلا گیا (وجد)

غزل - بوئے خوآتی ہے سمت جس یاد آئیں بہار کیا (فانی)

۵-۵۴ شاملا دیوی - ٹھمری - پی کی بولی نہ بول -

۶-۰ تلنگی نشریات

خواتین کیلئے خاص پروگرام -

۶-۳۰ خواجہ محمود بیگ - (۱) دادرا - آن ملو اکیلا ہوا -

(۲) غزل - کیا کشش حسن بے پناہ میں ہے (جلیل)

(۳) گیت - آؤ بھولنے والے میں تجھے کیسے بھلا دوں -

(ساغر اورنگ آبادی)

۶-۵۵ - شاملا دیوی - دادرا و غزل

۷-۱۵ بچوں کا پروگرام

ریڈیو کلب کی خبریں - "لے کاتب تقاریر" موہن لعل

"حیدرآباد کے وزیر اعظم" (سلسلہ کی تقریر) پروفیسر عبدالمجید صدیقی -

شہنائی کا ریکارڈ - کہانی - معراج فاطمہ علی اور ...

۷-۵۴ پریمی نظمیں سازوں کے ساتھ

۸-۰ نسیم اختر لاہور والی (اسٹوڈیو ریکارڈ)

۸-۱۰ "بچوں کی آزادی" تقریر - محمد اعظم

۸-۲۵ ستار - اسٹوڈیو فن کار

۸-۳۰ اُردو میں خبریں

۸-۵۰ تلنگی میں خبریں

۹-۰ انگریزی میں خبریں

۹-۱۵ خواجہ محمود بیگ - غزل -

جبین پر شکن اور عارض گلابی (میر حسن)

غزل - دیار عشق میں اپنا مقام پیدا کر (اقبال)

گیت - راتیں نہ رہیں، نہ وہ نہ رہے دن وہ ہمارے -

۹-۴۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹-۵۰ سہگل اور سریندر (ریکارڈ)

۱۰-۵ - شاملا دیوی خیال بھوپالی - دھن دھن مندر مورا -

غزل - کیں کو ہم نہ روئے جو ذوق نظر ملے - (غالب)

۱۰-۳۰ ترانہ دکن

یکشنبہ ۹ر فوردی ۱۳۵۵ف مطابق ۱۰ر فبروری ۱۹۴۶ء

پہلی نشر

صبح

۸ - ۳۰ منتخب ریکارڈ

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ ممتاز بائی - ٹھمری - ناہیں پرت میکا چین
غزل - کسی مست شباب کی دنیا (امجد)

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

دوسری نشر

شام

۵ - ۰ امان اللہ - خیال ملتانی - تیرو نام رحیم وکریم

۵ - ۱۵ نظام الدین - غزل -
پردہ چہرے سے ہٹا انجمن آرائی کر (اقبال)
غزل - دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پہ رشک آجائے ہے (غالب)

۵ - ۳۰ مانک راؤ - بھجن - (۱) گوکل گاؤں
(۲) نین میں بسے مُراری -

۵ - ۴۵ امان اللہ - خیال پوریا - جگ کے راجن راج مہاراج -

۶ - ۰ مرہٹی نشریات
مانک راؤ - موسیقی - اخبار پر تبصرہ - تقریر

۶ - ۳۰ - ممتاز بائی - ٹھمری - گئے ری مادھو بدیس
غزل - نہیں وسواس جی گنوائے کے
گیت - چلو پریم نگر کو ہو آئیں

۷ - ۰ امان اللہ - ٹھمری - گگر موری بھون ناہیں دیت سیاں

۷ - ۱۵ بچوں کا پروگرام
خط اور ان کے جواب

۷ - ۴۵ ممتاز بائی - غزل
ہمیں عشق میں اسکا تو رنج نہیں کہ قرار و شکیب ذرا نہ رہا - (ظفر)
گیت - گذری ہوئی راتیں یاد آئیں
گیت - تم نہیں جی ہے اداس ساجن

۸ - ۱۰ حضرت خواجہ منتخب الدین تقریر
نوشتہ میر ابراہیم علی

۸ - ۲۵ کارنیٹ - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اُردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۲۵ امان اللہ - خیال مالکونس - محمد شاہ رنگیلے

۹ - ۳۵ ممتاز بائی - دادرا - لگ گئی چوٹ کریجوا میں ہائے رام
غزل - آیا ہے جھوم جھوم کے ابر بہار آج - (داغ)
گیت - اب تو یہ بھی یاد نہیں ہے

۱۰ - ۰ "قربان" ڈرامہ نوشتہ سید محمد اکبر وفاقانی

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

دوشنبہ ۱۰ ہر فروردی ۱۳۵۵ف مطابق ۱۱ ہر فبروری ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸-۳۰ "سہانی صبح" (ریکارڈ)

۸-۴۵ ذاکر علی ۔غزل ۔ پی کے نہیں ...

(شاہ صدیقی)

گیت ۔ چاہنا ہم کو تو اس کو چاہیے

۹- ۰ خبریں

۹- ۵ کملا دیوی ۔غزل ۔ ... طوف جام کرتے ہیں

(اقبال)

ٹھمری ۔ رنگ ...

۹- ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵- ۰ خیال اور ٹھمری (ریکارڈ)

۵- ۲۰ ذاکر علی ۔غزل ۔ ... شام وسحر کے ...

(...)

۵- ۴۵ کملا دیوی ۔ غزل ۔ ...

(...)

دادرا ۔ ...

قاہی نشریات

۶- ۰ ریکارڈ ۔ ... ۔ ریکارڈ

۶- ۳۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۶- ۴۰ ذاکر علی ۔ نظم "ساون" نوشتہ ظہیر الدین بابر

(ساز و اکیلا تھا)

۶- ۵۵ کملا دیوی ۔ گیت ۔ سکھی ری پربت ہے من کارو گ

غزل ۔ کیوں جل گیا نہ تاب رخ یار دیکھ کر ۔

(غالب)

۷- ۱۵ بچوں کا پروگرام

"دھوپ چھاؤں" (چھوٹے بچوں کا پروگرام)

۷- ۴۵ کملا دیوی ۔ ٹھمری ۔ دھیرے سے جگا لائی ر..

غزل ۔ ساری دنیا ہے ایک پردۂ راز (جوش)

گیت ۔ وہ راتیں کاش پھر آئیں ۔

۸- ۰ "اپنی باتیں" تقریر ۔ آغا حیدر حسن

۸- ۲۵ ہارمونیم ۔ اسٹوڈیو فن کار

۸- ۳۰ اردو میں خبریں

۸- ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹- ۰ انگریزی میں خبریں

۹- ۱۵ "پسند اپنی اپنی" (ریکارڈ)

۱۰- ۳۰ ترانۂ دکن

شنبہ ۱۱ فروردی ۱۳۵۵ف مطابق ۱۲ فروری ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک

۸-۴۵ رام - ایم کریندیکر - خیال بہرویں
جب میں جانوں (بلمپت و درت)

۹-۰ خبریں

۹-۵ کشن لعل - ٹھمری - کب سے پڑی توری سونی سجریا -
غزل - شوق سے ناکامی کی بدولت کوچہ دل ہی چھوٹ گیا -
(فانی)

۹-۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵-۰ انبا پرشاد - خیال پٹ ریپ - آئی پھولوں کی بہار -

۵-۱۵ راجمنی - دوگیت -
(۱) اے کاتب تقدیر مجھے اتنا بتا دے
(۲) بھولے مسافر اتنا تو جان

۵-۳۰ کشن لعل - غزل -
مرنے کی دعائیں کیوں مانگوں جینے کی تمنا کون کرے -
(جذبی)

۵-۵۰ رام - ایم کریندیکر - مرہٹی پد -
اُیونی گات کوکیلا (بطرز مشرمانڈ)

۶-۰ تلنگی نشریات

اسٹوڈیو آرکسٹرا

تاریخ دکن (سلسلہ) تقریر - پروفیسر منہنت راؤ -

۶-۳۰ راجمنی - بھجن - (۱) کنھیا یہ تن من لٹانے چلی
گیت - آئے بہرے من کے میت

۶-۴۵ امبا پرشاد - خیال پوروی -

۷-۰ رام - ایم کریندیکر - ٹھمری - شام سندر کی دیکھو صورتیا -
گیت - نددیا دھیرے بہو

۷-۱۵ بچوں کا پروگرام
"استاد نے تیلی راجہ کو ہاتھ دکھایا"
گیت - بلو میں تو تری بہار

۷-۴۵ کشن لعل - غزل - کبھی پردۂ دل میں راز کا کبھی ہو میں پردۂ راز میں
(توفیق)

غزل - چمن میں آشیاں ہے اور میں ہوں

۸-۱۰ "نئی کتابیں" تبصرہ - ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور

۸-۲۵ سارنگی - اسٹوڈیو فن کار

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۵۰ تلنگی میں خبریں

۹-۰ انگریزی میں خبریں

۹-۱۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹-۲۵ "غریب اور زندگی" (ریکارڈ)

۹-۴۰ کشن لعل - ٹھمری - پیا کو کیسے مناؤں
غزل - مری تلخی نزع کی ہیں دوائیں (سراج اورنگ آبادی)

۱۰-۰ عشائیہ

۱۰-۳۰ ترانۂ دکن

چہارشنبہ ۱۲ فروردی ۱۳۵۵ ف مطابق ۱۳ فبروری ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ گیت۔ بھجن اور دوگانے (ریکارڈ)

۹ - خبریں

۹ - ۵ کنہیا لعل۔ ٹھمری۔
غزل۔ خرد مندوں سے کیا پوچھوں کہ تیری ابتدا کیا ہے (اقبال)

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - - روشن آرا بیگم اور انوربائی آگرہ والی (اسٹوڈیو ریکارڈ)

۵ - ۳۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۵ - ۴۰ کنہیا لعل۔ دادرا۔ ندیا تم دھیرے بہو۔
غزل۔ مدت ہوئی ہے یار کو مہماں کیے ہوئے (غالب)

۶ - - مرہٹی نشریات (اعلان بعد میں کیا جائیگا)

۶ - ۳۰ فلمی کہانی

۷ - ۱۵ بچوں کا پروگرام
"مشاعرے کا ہال" نیچر نوشتہ مرزا ادیب"

۷ - ۴۵ کنہیا لعل۔ گیت۔ پریتم مکھڑ دکھلا جا
غزل۔ یہ انداز فراق جہاں بن رہا ہے (میر حسن)
گیت۔ چاند سے پریت لگائے پنچھی ہامرا

۸ - - افسانہ۔ رشید قریشی

۸ - ۲۰ قمیوزر۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۹ - ۴۵ "ہندوستانی ریلیں اور عوام" انگریزی تقریر
سری نواسن

۱۰ - - یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

یوم نظیر اکبرآبادی

۱۵ فروردی ۱۳۵۵ف م ۱۶ فبروری ۱۹۴۶ء شنبہ کے روز یوم نظیر اکبرآبادی منایا جا رہا ہے اُس دن آپ صبح اور شام کی نشریات میں نظیر اکبرآبادی کا کلام مختلف فن کاروں سے سنیں گے۔ ۹ بجے اور ۸ بجے ۲۰ پر نظیر اور اسکے کلام متعلق تقریریں ہوں گی۔ پہلی نشر صبح ۸ بجے سے شروع ہوگی اور دوسری نشریات کے ۱۱ بجے تک جاری رہیگی۔ ۱۰ سے گیارہ تک مشاعرہ ہوگا۔

مزید تفصیلات کے لئے صفحہ (۲۷) ملاحظہ فرمائیے۔

پنجشنبہ ۱۳ فروردی ۱۳۵۵ف مطابق ۱۴ فروری ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ ـ ۳۰ نعتیہ گانے (ریکارڈ)

۹ ـ ۰ خبریں

۹ ـ ۵ شہاب الدین اور ساتھی (۱) خمسہ
(۲) ٹھمری

۹ ـ ۳۰ **ترانۂ دکن**

شام دوسری نشر

۵ ـ ـ عبدالمجید خاں ـ نعتیہ گانے

۵ ـ ۱۵ اونکار ـ خیال بھوپالی ـ
مین نے برج گائے راگنی کر جب

۵ ـ ۳۰ خواجہ محمود بیگ ـ "میلادالنبی"
(حفیظ جالندھری کا کلام)

۵ ـ ۴۵ عبدالمجید خاں ـ نعتیہ گانے

۶ ـ ۰ **کنٹرا می نشریات**
ریکارڈ ـ اخباری تبصرہ ـ "ہندستان کے مشہور شعرا"
(سلسلہ کی تقریر) گرد راج راؤ ـ ریکارڈ

۶ ـ ۳۰ اونکار ـ خیال بندرابنی ـ سارنگ ـ
گاوت برج تال

۶ ـ ۵۰ شہاب الدین اور ساتھی ـ خمسہ

۷ ـ ۱۵ **بچوں کا پروگرام**
دوازدہم شہر ربیع الاول تقریر ـ نعتیہ گانے ـ "رسول خدا"
تقریر ـ قوالی

۷ ـ ۴۵ شہاب الدین اور ساتھی ـ فارسی غزل ـ
خمسہ ـ

۸ ـ ۱۰ "بارھویں شریف" تقریر ـ سید حسین

۸ ـ ۲۵ کلاریونیٹ ـ اسٹوڈیو فن کار

۸ ـ ۳۰ **اُردو میں خبریں**

۸ ـ ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ ـ ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ ـ ۱۵ قصیدہ بردہ شریف ـ عوض قنبع اور ساتھی

۹ ـ ۳۵ ـ شہاب الدین اور ساتھی ـ (۱) غزل
(۲) خمسہ
(۳) غزل

۱۰ ـ ۵ عوض قنبع اور ساتھی ـ قصیدہ بردہ شریف ـ

۱۰ ـ ۳۰ **ترانۂ دکن**

جمعہ ۱۴ ربیع الاول ۱۳۵۵ف مطابق ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ تلاوت کلام اللہ اور ترجمہ قاری عبدالباری
۸ - ۴۵ نعت - خواجہ محمود بیگ
۹ - - خبریں
۹ - ۵ علی بخش اور ساتھی (۱) نعتیہ ٹھمری
(۲) فارسی غزل -
۹ - ۲۵ تصدق حسین - خیال جونپوری نعتیہ غزل -
۹ - ۴۵ سکندر خاں - غزل -
جسکی سمجھ میں عشق کا راز و نیاز آگیا (حضرت ناظم)

ساعت خواتین

۱۰ - - علی بخش اور ساتھی - خمسہ اور غزلیں
۱۰ - ۳۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۱۰ - ۴۰ شمس ناہید - اخلاقی نظمیں
۱۱ - - "دستکاری" تقریر - ممتاز رشید قریشی
۱۱ - - عالم نسواں
۱۱ - ۳۰ "تماشہ" فیچر نوشتہ سید خیرالدین اختر -
۱۲ - - ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - - تصدق حسین - خیال بھیم پلاس - برج میں صوم مچا ہے کانھا
غزل - چلے دو قدم اور قیامت اٹھادی (ماہر)
۵ - ۲۵ سکندر خاں - نعتیہ گانا - ساقی تیرے جلوے سے آباد ہو میخانہ
۵ - ۳۵ تصدق حسین - خیال گوڑ سارنگ -
کجرا آ (بلمپت و درت)
۵ - ۵۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۶ - - **عربی نشریات**
تبصرہ - ریکارڈ - تقریر "النهضة العربية في الدكن"
پروفیسر حسن الاعظمی - ریکارڈ
۶ - ۳۰ محمد علی - نعتیہ غزلیں - (۱) نظر میں وہ جیسے سمائے ہوئے ہیں
(۲) جسے ہر بشر نہ سمجھ سکے وہ طلسم پردۂ راز ہوں -
۶ - ۵۰ ستار - شنکر راؤ
۷ - - محمد علی نعتیہ غزلیں -
(۱) جو حسن رخ مصطفےٰ دیکھتے ہیں -
(۲) تجمل حسن رسول اللہ سے شمس الضحیٰ ہوگا -
۷ - ۱۵ **بچوں کا پروگرام**
یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ
۷ - ۴۵ علی بخش اور ساتھی - ۱ - ٹھمری - ۲ - خمسہ - ۳ - غزل -
۸ - ۱۰ "ریڈیو کی ڈاک" ندیم
۸ - ۲۵ ستار شنکر راؤ
۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**
۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**
۹ - - **انگریزی میں خبریں**
۹ - ۱۵ علی بخش اور ساتھی - ٹھمری و غزل
۹ - ۳۵ تصدق حسین خیال الکونس -
گگری سیس لے چلی جات جمنا (بلمپت و درت)
۹ - ۵۰ محمد علی نعتیہ غزل - مدت سے ہے سودا مدینہ میرے سر میں
۱۰ - ۱۰ علی بخش اور ساتھی خمسہ و غزلیں
۱۰ - ۳۰ - **ترانہ دکن**

شنبہ ۵ ۱ اسفندار ۱۳۵۵ف مطابق ۱۶ فروری ۱۹۴۶ء

یوم نظیر اکبرآبادی

صبح — پہلی نشر

۸ - ۰ حمد نعت اور منقبت ام اے۔ رؤف

۸ - ۱۵ مسدس۔ نور جہاں بیگم

۸ - ۳۰ فیچر "سیلانی"

۸ - ۵۰ مکالمہ۔ (منظوم) خواجہ محمود بیگ اور ذاکر علی۔

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ نور جہاں بیگم

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ کورس

۵ - ۵ نور جہاں بیگم۔ نظیر کا کلام

۵ - ۲۵ محمد یعقوب۔ کلام نظیر

۵ - ۳۵ آرکسٹرا

۵ - ۴۵ ذاکر علی نظیر کا کلام

۶ - ۰ **لسانی نشریات**

(نظیر اکبرآبادی) خاص پروگرام

۶ - ۳۰ نور جہاں بیگم۔ نظیر کا کلام

۶ - ۴۰ محمد یعقوب۔ کلام نظیر

۶ - ۵۰ خواجہ محمود بیگ

۷ - ۰ ایم۔ اے رؤف کلام نظیر

۷ - ۱۵ **بچوں کا پروگرام**

نظیر اور اسکی نظمیں۔ (خاص پروگرام)۔

۷ - ۴۵ نظیر اکبرآبادی کی اولیات۔ **تقریر**

ابوظفر عبدالواحد

۸ - ۰ "نظیر کی ہولی" (سازول اور صوفی اثرات کے ساتھ)

۸ - ۱۰ نظیر اکبرآبادی۔ **تقریر**۔ مرزا فرحت اللہ بیگ

۸ - ۲۵ نظیر کی نظم (ترنم)

۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ نور جہاں بیگم۔ نظیر کا کلام

۹ - ۳۵ "نظیریے"

۹ - ۴۵ ایم۔ اے رؤف کلام نظیر

۱۰ - ۰ مشاعرہ

۱۱ - ۰ ترانۂ دکن

عالمِ نو

نغمۂ امن میں سب فتنہ و شر ڈوب گئے
ظلم کے ڈھالے ہوئے تیغ و تبر ڈوب گئے

اب سیہ راتوں کا پرتو بھی نہیں ذہنوں میں
نورِ خورشید میں یوں قلب و نظر ڈوب گئے

آدمیت نے کچھ اس طرح سے لی انگڑائی
اہرمن زادوں کے سب علم و ہنر ڈوب گئے

خلوتِ صبح کی شمعوں کو بجھانے والے
آج وہ انجمِ رخشندہ کدھر ڈوب گئے

آندھیاں بجھ گئیں دل کھل گئے منزل کے قریب
کتنے طوفانوں نے جاں چھوڑی ہے ساحل کے قریب

تحسین سروری

طلوعِ سحر

ملکۂ شب کی سیہ تاب گھنیری زلفیں
چھا گئیں عارضِ گیتی پہ اندھیرا بن کر
مٹ گیا دن کا چمکتا ہوا ہر نقشِ جمیل
کالی ناگن سی لیٹی ہے ہر اک راہ گذر

اب وہ ہلچل نہیں ہنگامہ نہیں زیست نہیں
غالب آتا چلا جاتا ہے گرانبار سکوت
وقفے وقفے سے مگر قلب کو گرماتی ہے
کس کی فریاد ہے یہ جبرِ مسلسل کا ثبوت

کب تلک گردنِ مجبور جھکے گی آخر
کب تلک ظلم کے چلتے ہی رہیں گے آرے
کب تلک آہوں کراہوں پہ ہنسیں گے آخر
آگ اور خون کے بکھرے ہوئے اندھے دھارے

لو اٹھی شوق سے وہ پہلی کرن کی برچھی
چھد گیا سینۂ شب ظلمتیں روپوش ہوئیں
ان گنت زخم نصیبوں کی سسکتی روحیں
عدل و انصاف کی حوروں سے ہم آغوش ہوئیں

سلیمان ادیب

پندرہ روزہ رسالہ

نشرگاہ حیدرآباد

بلبل ھنــد مسز سروجنی نائیڈو

جنکی

ڈائمنڈ جوبلی کی منتخب کاروائی راست نظر کیگئی

M.P.P.

۴۱ ۱۱ میٹر

دکن ریڈیو

۷۳۰ کیلو سائیکل

نشان ٹپہ سرکار عالی ۱۷۲
ٹیلیفون نمبر ۲۵۰۸
تار کا پتہ
لاسلکی

نوا

چندہ سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنہ
سکہ عثمانیہ۔ قیمت فی پرچہ چار پیسہ
بیرون ریاست
ایک روپیہ آٹھ آنہ کلدار

جلد ۸	۱۶ تا ۳۱ / فروردی ۱۳۵۵ف م ۱۷ / فروری تا ۳ / مارچ ۱۹۴۶ء	شمارہ ۱۰

فہرست

مقام اشاعت ”یاور منزل“ خیرت آباد (دکن)

نوائیہ

"نوا" کی زیر نظر اشاعت میں جو پروگرام پیش کئے جا رہے ہیں انہیں دلچسپی اور افادیت کے نقطہ نظر سے مکمل بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اِن پندرہ دنوں کی مختلف تفصیلات کے منجملہ ہفتۂ قومی پس اندازی کی وہ تقاریر ہیں جو ۱۶ فروردی ۱۳۵۵ف م ۱۷ فروری ۱۹۴۶ء سے شروع ہو رہی ہیں۔ اس سلسلے کی پہلی تقریر آنریبل نواب لیاقت جنگ بہادر صدر المہام صنعت و حرفت سرکار عالی فرمائیں گے۔

۱۹ فروردی ۱۳۵۵ف م ۲۰ فبروری ۱۹۴۶ء کو اس موضوع پر نواب میر نواز جنگ بہادر کی تقریر ہوگی۔ اسی دن آپ اس سلسلے کی انگریزی تقریر ۹-۴۵ بجے نسیم احمد خاں صاحب سے سنیں گے۔ انگریزی اور اردو میں مختلف تقریروں کے علاوہ پس اندازی، اس کی ضرورت اور فوائد سے متعلق تقاریر آپ ۱۶ فروردی ۱۳۵۵ف م ۱۷ فبروری ۱۹۴۶ء سے شروع ہونے والے ہفتہ میں بہ زبان تلنگی مرہٹی اور کنڑی بھی سنیں گے۔ ۱۷ فروردی ۱۳۵۵ف م ۱۸ فبروری ۱۹۴۶ء کو رات کے ۱۰-۱۰ بجے ایک خاکہ "کل کی فکر" کے عنوان سے پیش کیا جا رہا ہے۔

"نوا" کے اس شمارے کے پروگرام ہمارے کم سن سننے والوں کیلئے خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس زمانے میں ماموں جان بچوں کی ایک کانفرنس کر رہے ہیں جس کے دو اجلاس ہوں گے۔ پہلا اجلاس ۲۰ فروردی ۱۳۵۵ف مطابق ۲۱ فبروری ۱۹۴۶ء کو شام کے ۷ سے ۸ بجے تک ہوگا اور دوسرا اجلاس ۲۱ فروردی ۱۳۵۵ف م ۲۲ فبروری ۱۹۴۶ء کو سوا سات سے ۸ بجے تک تفصیلات ہمارے کم سن سننے والے اس تقریر سے معلوم کر سکیں گے جو ماموں جان اس سلسلے میں ۱۶ فروردی ۱۳۵۵ف م ۱۷ فبروری ۱۹۴۶ء کو کر رہے ہیں۔ ۱۸ فروردی ۱۳۵۵ف

مطابق ۱۹/ فبروری سنہ ۱۹۴۶ء کو کانفرنس کے بارے میں استاد اور ماموں جان کی بات چیت بھی ہوگی۔

اسٹاف ڈے

۲۱/ فروردی سنہ ۱۳۵۵ف م ۴/ مارچ سنہ ۱۹۴۶ء کو ہم اسٹاف ڈے منعقد کر رہے ہیں۔ اس دن صبح اور شام کی دونوں نشروں کا پروگرام بڑی حد تک نشرگاہ کے اسٹاف کی جانب سے پیش ہوگا۔ رات کو سوا نو بجے بزم موسیقی ترتیب دی جائے گی جس میں حصہ لینے والوں میں ایم۔ اے رؤف اور روشن علی قابل ذکر ہیں ۱۰ سے ۱۰-۳۰ تک ایک مزاحیہ مشاعرہ ہوگا۔

موسیقی کے جو پروگرام ان پندرہ دنوں میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ ان میں شوقین فن کار بھی حصہ لے رہے ہیں جن میں سیتا ماون کروے اور وحید و رؤف قابل ذکر ہیں، سیتا ماون کروے ۲۶، ۲۸/ و ۳۰/ فروردی سنہ ۱۳۵۵ف ۲۶/ فروری و یکم و ۳/ مارچ کو گا رہی ہیں۔

آزادی کی نفسیات

نشری تقریر ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب

عام فہم ہونیکے باوجود آزادی بھی ایسا ہی مبہم اور غیر متعین سا تصور ہے۔ جیسے محبت یا لذت یا زندگی۔ ہر شخص سمجھتا ہے کہ میں ان الفاظ کے معنی سمجھتا ہوں لیکن جب وضاحت چاہو تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص اس سے کوئی مختلف چیز مراد لیتا ہے۔ کوئی شخص عشق سے جذبات کا ہیجان مراد لیتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ اجزائے حواس کے شیرازے کا پریشان ہونا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ ایک بیماری ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ بیماری نہیں بلکہ تمام علتوں کی دوا ہے۔ یہی افلاطون ہے۔ اور یہی جالینوس ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ عشق بیکاروں کا ایک مشغلہ ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ عشق کی حقیقت اس سے زیادہ نہیں کہ فطرت نے بقائے نسل کیلئے ایک فریب بلکہ ایک جادو بنا رکھا ہے۔ کہیں عشق اور ہوس کے ڈانڈے آپس میں ملجاتے ہیں۔ کہیں عشق مجازی ہے کہیں حقیقی۔ کہیں عشق اشیاء و اشخاص ہے اور کہیں عشق ایک نصب العینی اور کلی حقیقت ہے۔ ایسے ہی لذت کا حال ہے۔ ہر انسان بلکہ ہر جاندار کی فطرت لذت کی طالب معلوم ہوتی ہے۔ لیکن لذت کی حقیقت کیا ہے اور کہاں ملتی ہے۔ اس تصور کو واضح کرنا چاہو تو سادی بات بہت الجھ جاتی ہے۔ کسی کے ہاں فقط حیوانی لذتیں ہی لذت ہیں۔ کسی کو عقلی اور روحانی زندگی میں لذت معلوم ہوتی ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ خواہشات نفس کا پورا کرنا لذت آفریں ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ حقیقی لذت۔ لذت کا خیال چھوڑ دینے اور ضبط نفس سے پیدا ہوتی ہے۔ کسی کو جد و جہد میں لذت ملتی ہے اور کسی کو سکون میں۔ غرضیکہ یقین کی کوشش میں لذت کا بظاہر سادہ سا مفہوم مبہم اور حیرت زا ہو کر رہ جاتا ہے۔ یہی حال آزادی کا ہے۔ بچہ بڑوں کی حکومت سے

اور شاگرد استاد کے تحکم سے آزادی چاہتا ہے۔ غلام مالک سے چھٹکارا چاہتا ہے اور محکوم حاکم سے کوئی آزادیٔ دیدار چاہتا ہے۔ کوئی آزادیٔ رفتار۔ کوئی آزادیٔ گفتار۔ زاہد شیطان کی گرفت سے آزاد ہونا چاہتا ہے اور کافر خدا کے پنجہ سے۔ نادار افلاس سے آزاد ہونا چاہتا ہے اور زردار حکومت کے ٹیکس سے اور چوروں کی دستبرد سے۔ مال والا بھی آزادی کا متمنی ہے اور چور بھی۔ بہت سی عورتیں مردوں کی اور رسم ورواج کی عائد کردہ قیود سے آزادی چاہتی ہیں اور بہت سے مرد عورتوں سے بچے رہنے اور مجرد رہنے میں اپنی خیریت سمجھتے ہیں۔ اب ایسے مفہوم کی نسبت قطعی طور پر کیا فیصلہ کیا جائے جو ہزار قسم کی صورتوں میں ہزار مختلف معنی اختیار کر لیتا ہے لیکن عقل کا تقاضا ہے کہ اس کے متعلق کچھ وضاحت پیدا کی جائے۔ آسمان پر سیارے۔ فضا میں پرندے۔ اور سمندر میں مچھلیاں آزاد معلوم ہوتی ہیں اور بعض اوقات انسانوں کو اپنے سے اس کمتر مخلوق پر رشک بھی آتا ہے اور کبھی کبھی کوئی شاعر کہہ اٹھتا ہے کہ۔ کاش میں طائر ہوا ہوتا لیکن ذرا علم اور بصیرت سے دیکھو کہ کہیں بھی آزادی نہیں ہے۔ مذہب والا کہتا ہے کہ تمام مخلوق تقدیروں کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے۔ سائنس دان اور ریاضی دان کہتا ہے کہ نہ کوئی سیارہ آزاد ہے اور نہ کوئی ذرہ آزاد نہ زمین و آسمان آزاد ہیں اور نہ زمین و آسمان والے آزاد۔

بقول غالب

گر چرخ فلک گردی سر بخط فرمان نہ۔ ور گوئے زمین باشی وقف خم چوگان شو

کچھ اسی قسم کے مفہوم کا یہ شعر ہے

کہ کرد قطع تعلق کدام شد آزاد ؛ بریدہ زہمہ باخدا گرفتار است

ایکطرف دیکھو تو فطرت ہر طرف پابند ہے۔ دوسری طرف ہر ذرہ اور ہر جان آزادی کی طالب اور اس کے لئے کوشاں ہے۔ اب طبیعات والے کہہ رہے ہیں کہ مادے کے انتہائی ذرات آزادہ رو اور بیتاب معلوم ہوتے ہیں لیکن کیا یہ اسرار معمہ ہے کہ اس آزادی اور بیتابی کے باوجود ان کے اعمال کے قوانین اور حدود بھی ہیں جن سے وہ تجاوز کرتے ہوئے معلوم نہیں ہوتے۔ کوئی پرندہ قفس میں رہنا پسند نہیں کرتا۔ شیر پنجرے میں افسردہ بھی ہوتا ہے اور مضطرب بھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ فطرت ہر جگہ اپنے خمیر میں آزادی کا جوہر رکھتی ہے لیکن ہر جگہ اس کو پابندی سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ بقول اقبال۔

وہ چیز نام ہے دنیا میں جس کا آزادی ٭ سنی ضرور ہے دیکھی کہیں نہیں میں نے

کہتے ہیں کہ انسان کو خدا نے آزاد پیدا کیا لیکن وہ ہر جگہ پابہ زنجیر ہو گیا ہے۔ یہ بھی آسانی سے معلوم نہیں ہو سکتا کہ خدا کو مخلوق کیلئے آزادی پسند ہے یا پابندی۔ آدم و حوا نے جنت میں آزادی برتی تو وہاں سے بیک بینی و دو گوش نہایت بے آبرو ہو کر پا بدست دگرے دست بدست دگرے نکالا باہر کئے گئے معلم الملکوت نے آزادی برتی تو اسے ابلیس بنا کر ملعون کر دیا گیا۔ آزادی کی سزا میں لعنت کا طوق جو اس کے گلے میں ڈالا گیا وہ یوم محشر یا شاید اس کے بعد تک بھی چکی کا پاٹ بنکر اس کی سرکش گردن میں ویزاں رہے گا۔

نہ مذہب اس کا فیصلہ کر سکا اور نہ انسان کی منطقی عقل کہ انسان اپنی فطرت میں مختار ہے یا مجبور۔ آزاد ہے یا پابند۔ کبھی محسوس ہوتا ہے کہ ہم مختار ہیں اور کبھی معلوم ہوتا ہے کہ ہم مجبور ہیں۔ کبھی کہا جاتا ہے کہ ہر انسان اپنی تقدیر کا سہارا ہے۔ اور کبھی یہ کہ وہ کچھ نہیں چاہ سکتا جبتک کہ خدا نہ چاہے۔ پھر اسکے ساتھ ڈانٹ ڈپٹ بھی موجود ہے کہ ایسا کرو اور ایسا نہ کرو۔ بقول میر تقی۔

ناحق ہم مجبوروں پر تہمت ہے مختاری کی

چاہتے ہیں سو آپ کریں ہیں ہم کو عبث بدنام کیا

گلشن راز کا مصنف محمود شابستری کوئی لگی لپٹی نہیں رکھتا اور کہتا ہے کہ جس کا مذہب جبر نہیں وہ گبر ہے۔ اور اس کے لئے وہ حدیث کا سہارا لیتا ہے۔

ہر آنکس را کہ مذہب غیر جبر است ٭ نبی فرمود کو مانند گبر است

غرض کہ یہ بات بھی صاف نہ ہوئی کہ آزادی کا وجود ہے بھی یا نہیں یا جس اختیار کے ذریعہ سے ہم آزاد ہونا چاہتے ہیں۔ وہ حقیقت میں کہیں ہے بھی یا نہیں یا محض نفس کا ایک دھوکا ہے۔ مرزا غالب اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں کہ حکومت انگریزی سے مہاراجہ الور کو حکمراں ریاست تسلیم کر لیا ہے اور اس کو اختیارات عطا کر دیئے ہیں لیکن یہ اختیار ایسا ہی ہوگا جو خدا نے بندوں کو دے رکھا ہے گویا مجازی طور پر آزادی ہوگی اور حقیقی طور پر پابندی۔ غیر ازیں مسئلوں کا فیصلہ نہ تو کبھی ہوا اور نہ کبھی ہوگا۔ ۶

کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت ایں معما را۔ چلو اس پیچ و خم راہ سے نکل کر یہی راستہ اختیار کر لیں کہ زندگی دونوں چیزوں کا مرکب ہے۔ اس میں جبر بھی ہے اور اختیار بھی۔ پابندی بھی۔ اور آزادی بھی۔ اپنا ایمان جبر اور

عتیار کے بین بین ہی رکھیں تو شاید خیرالامور کے مرکز کے قریب آٹھہریں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کسی نے پوچھا کہ انسان بورہے یا مختار۔ وہ شخص ان کے سامنے کھڑا تھا اس کو فرمایا کہ اپنا ایک پاؤں زمین پر سے اٹھاؤ۔ اس نے فوراً اٹھا دیا پھر فرما دیا کہ اس پاؤں کو زمین پر رکھے بغیر دوسرا پاؤں بھی اٹھاؤ۔ اس نے کہا کہ جناب یہ نہیں ہو سکتا۔ فرمایا کہ بس ایک پاؤں اٹھانے کی حد تک تم آزاد تھے لیکن دونوں پاؤں بیک وقت اٹھانے کی حد تک تم پابند ہو۔ یوں ہی سمجھو لو کہ زندگی آزادی اور پابندی کا مرکب ہے اور اصل الایمان یہی ہے کہ ان دونوں میں سے کسی کی حقیقت کا انکار نہ کیا جائے باقی رہا معین طور پر یہ سمجھ سکنا ایک دشوار امر ہے کہ کتنی پابندی ہے اور کتنی آزادی کہاں میرے اختیار سے کچھ ہو رہا ہے اور کہاں کس قسم کا نامعلوم جبر میری گردن میں کمند ڈال کر مجھے کھینچ رہا ہے۔

رشتۂ در گردنم افگندہ دوست — مے برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

دنیا میں بعض افراد اور بعض اقوام آزادی کیلئے کوشاں ہیں اور بعض پرانے رسوم و قیود کی دلدادہ ہیں اور بعض نئے قوانین کے انبار لگا رہی ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ زندگی کا اور انسانی فطرت کا تقاضا کیا ہے اور اس کا مقصد کیا ہے اگر زندگی کا مقصد تکمیل اور ارتقاء ہے تو ہمارے ہاتھ میں ایک ایسی کسوٹی آجاتی ہے جس سے ہم آزادی اور پابندی دونوں کو پرکھ سکتے ہیں۔ اصل اصول یہ ہے کہ انسان کو بہ حیثیت فرد اور قوم کو بہ حیثیت قوم اپنے اپنے اندازِ نگاہ پر عمل کر کے اپنی زندگی کی تکمیل کی اجازت ہونی چاہئے۔ بشرطیکہ یہ آزادی اسی قسم کی دوسروں کی آزادی میں مخل اور دخل انداز نہ ہو۔ قانون اور آزادی دونوں کی فی نفسہ کچھ ذاتی قیمت نہیں۔ نہ کوئی قانون بہ حیثیت قانون اس قابل ہوتا ہے کہ اس کی پرستش کی جائے۔ اور نہ محض آزادی۔ آزادی کی خاطر کچھ معنی رکھتی ہے۔ قانون اور آزادی دونوں کا صحیح استعمال بھی ہو سکتا ہے اور غلط استعمال بھی۔ کہتے ہیں کہ عشق بے قانون ہوتا ہے اور قانون بے عشق۔ لیکن اچھی زندگی عشق اور قانون کی ایک معجون مرکب ہے۔ عشق سے میری مراد زندگی کا وہ تخلیقی جذبہ ہے جو زندگی کے اعلیٰ ترین اقدار کو پیدا کرتا اور ان کے حصول کیلئے بیتاب ہوتا ہے۔ آزادی زندگی کیلئے نہایت ضروری لیکن نہایت خطرناک چیز ہے شاعروں نے عشق کو اکثر ایک قسم کی آگ سے تشبیہ دی ہے۔ لیکن آگ سے زندگی کی تعمیر بھی ہوتی ہے اور تخریب بھی حرارتِ معین زندگی ہے اور حرارت بیجا موت۔ یہی حال آزادی کا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ یہی حال علم کا ہے۔ محض علم بھی فی نفسہ اپنی ذات کے اندر کوئی قیمت نہیں رکھتا۔ علم کے صحیح استعمال سے انسان فرشتوں سے بلند تر ہو سکتا ہے۔ اور اس کے غلط استعمال سے ابلیس پر بازی لیجا سکتا ہے۔ بقول مولانا روم ؒ

علم را برتن زنی مارے شود علم را بر جان زنی یارے شود

اس طرح احمق کے ہاتھ میں آزادی ۔ مجنون کے ہاتھ میں تلوار کی مانند ہے ۔ جو خود اس مجنون کو اور دوسرے بے گناہوں کو مجروح کر سکتی ہے ۔ آزادی کے غلط استعمال سے دوسروں کی آزادی بھی سوخت ہو جاتی ہے اور خود نام نہاد آزاد کی آزادی بھی ۔ زندگی میں آزادی مطلق کا نہ وجود ہے اور نہ اس کے کچھ معنی ہیں جبتک آدم زاد کے دم میں دم ہے ۔ ہاں آدم زاد میں سے دم نکل جائے تو آزاد ہو سکتا ہے ۔ جس کا یہ مطلب ہوا کہ مطلق آزادی اور موت ایک ہی چیز کے دو نام ہیں ۔ کسی ذلیل انسان کو آزادی دیکر دیکھو کہ وہ اپنا اور دوسروں کا کیا برا حال کرتا ہے ۔ یہی حال اقوام کا ہے ۔ جس قوم کا کوئی بلند نصب العین نہیں وہ عقلی و اخلاقی تربیت سے معرا ہے اس کو آزادی دیکر دیکھو کہ وہ اس جوہر کی کیا مٹی پلید کرتی ہے ۔ اکثر لوگ آزادی کو ایک کھیل سمجھتے ہیں ۔ لیکن حقیقت میں یہ بڑی ذمہ داری کی چیز ہے اور اس کی نسبت وہی خیال درست ہے جو شاعر نے عشق کی نسبت کہا ہے کہ

عشق حقیقی ست مجازی مگیر این دُم شیر است بیازی مگیر

گیدڑوں کیلئے یہ روا نہیں کہ وہ شیر کو خفتہ پاکر اس کی دم کے ساتھ کھیلنا شروع کر دیں ۔ دنیا میں جہاں کہیں آزادی ہے اس کے ساتھ کچھ حدود وابستہ ہیں ۔ دیکھئے کہ دریا آزاد معلوم ہوتا ہے ۔ اور ساحل پابند ۔ لیکن اگر ساحل نہ ہو تو دریا کا وجود بھی نہ ہو ۔ اس کا پانی پھیل کر ہر جگہ زمین کو دلدل بنا دے ۔ وہی پانی جب حدود کے اندر بہتا ہے تو اپنی آزادی میں موجیں مارتا ہوا خشک زمینوں کو ترا و خشک دہنوں کو سیراب کرتا ہوا اضافہ حیات کا باعث ہوتا ہے ۔

ارتقائے حیات کے راستے پر چلتے ہوئے آزادی اور قانون دونوں ضروری معلوم ہوتے ہیں ۔ ایک کے بغیر دوسرے کا وجود بے معنی ہو جاتا ہے ۔ دریا کا وجود ساحل کے بغیر نہیں ہو سکتا ۔ اور موج دریا سے الگ ہو کر موجود نہیں ہو سکتی ۔

موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

زندگی جب اپنی تکمیل کے لئے کوئی نظام پیدا کرے تو اس نظام کی پابندی میں افزونی حیات ہے لیکن جب وہ آگے بڑھتی ہوئی قدیم قیود کو توڑ کر نظام نو پیدا کرنا چاہتے تو اس وقت آزادی اور انقلاب کی ضرورت پیش آتی ہے آزادی ترقی کی روح ہے ۔ ترقی خواہ مادی ہو یا عقلی یا روحانی حیات پابہ زنجیر اس کی طرف قدم نہیں اٹھا سکتی ۔ لیکن آزادی کے بارے میں مشکل یہ ہے کہ لوگوں میں آزادی کا تصور بھی زندگی کی صورت کے ساتھ ساتھ بدلتا جاتا ہے

بہت سے لوگ ایسے ہیں جو حبِ وطن میں آزادی کے متمنی معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن اگر ان سے پوچھا جائے کہ آزادی سے تم کو کیا ملیگا تو جواب واضح طور پر یا مبہم طور پر یہی ہوگا کہ روپیہ زیادہ ملیگا۔ اور کام کم کرنا پڑے گا یا یہ کہ امیروں کی دولت غریبوں میں تقسیم ہو جائے گی تو سب کو آسائش کی زندگی میسر آجائے گی۔ اسی طرح بعض قومیں اپنے لئے زیادہ سے زیادہ آزادی چاہتی ہیں تاکہ دوسروں کی آزادی سلب کر سکیں اور دوسروں پر حکومت قائم کر سکیں۔ آزادی کی حقیقی محبت کا تقاضا ہے کہ انسان سب کیلئے آزادی چاہے اور اس ہمہ گیر آزادی کو معرض وجود میں لانے کیلئے جن پابندیوں کی ضرورت ہو ان کو خوشی سے اپنے اوپر عائد کرے۔ جائز پابندی آزادی ہی کا ایک دوسرا رخ ہے۔ اور اس سے کوئی متضاد اور الگ چیز نہیں۔ ہر وہ آزادی لعنت ہے جو زندگی کے ارتقا میں مخل ہو۔ اسی طرح ہر وہ پابندی لعنت ہے جو ترقی کی گاڑی میں روڑے اٹکائے۔

آزادی اور ذمہ داری کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ حقیقت میں آزاد انسان ہی ذمہ دار انسان ہوتا ہے۔ جس طرح غلام کی آزادی محدود ہے اسی قدر اس کی ذمہ داری بھی محدود ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ آزادی ایک عطیہ ہے جو مالک کی طرف سے غلام کو یا حاکم کی طرف سے محکوم کو ملسکتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ آزادی ایک قسم کی سیرت اور اہلیت کے ساتھ وابستہ ہے جو فرد یا جو قوم اپنی سیرت اور اپنی تربیت سے اس کی اہلیت پیدا نہ کرے، اس کو کوئی بطور عطیہ آزادی دے کر آزاد نہیں بنا سکتا۔ اگر طبیعتوں میں غلامی موجود ہے تو وہ ہر آزادی کو کسی نہ کسی قسم کی غلامی میں تبدیل کر لیگی۔ اسی طرح کسی فرد یا قوم نے اگر آزادی کی اہلیت پیدا کر لی ہے تو کوئی خارجی قوت اس کو غلام نہیں بنا سکتی۔ اصل غلامی کی ہتھکڑیاں اور بیڑیاں ہاتھوں اور پاؤں میں نہیں ہوتیں بلکہ دلوں پر ہوتی ہیں۔ حقیقتاً آزاد شخص کو زندان میں ڈال دو یا پابہ زنجیر کر دو وہ اس حالت میں بھی آزاد ہے اور غلام کو کھلا چھوڑ دو۔ وہ اس حالت میں بھی غلام ہی ہے۔ قرآن کریم میں ایک نہایت حکیمانہ اصول بیان کیا گیا ہے کہ خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا۔ جب تک کہ وہ خود اپنے نفسوں کی حالت میں تغیر پیدا نہ کرے جس سے معلوم ہوا کہ آزادی یا غلامی کوئی خارجی چیز نہیں ہے جو خود خدا کی جانب سے بھی اصول عائد کی جا سکے۔ یہ ایک نفسی کیفیت ہے جس کے لئے نفسی تغیر کی ضرورت ہے۔ آزادی کو صرف حاصل کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ قائم رکھنے کی بھی ضرورت ہے۔ کسی آزاد شدہ فرد یا آزاد شدہ قوم کی آزادی برقرار نہیں رہ سکتی جب تک کہ وہ اس کو برقرار رکھنے کے لئے مسلسل جد و جہد نہ کرے۔ خفتگی آزادی کی موت ہے۔ جو کوئی تساہل برتنے لگا اسکی

اس کی آزادی سلب ہو جائے گی یا خطرے میں پڑ جائے گی۔ کوئی نہ کوئی فاعل اور ہوشیار قوت اسکو محروم کر دے گی۔ دائمی طبرداری آزادی کی قیمت ہے۔

جو کوئی یہ قیمت ادا کرنا نہیں چاہتا وہ اس سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ آزادی نفسی جہاد کے ذریعہ سے بتدریج حاصل ہوتی ہے۔ یہ چیز بنی بنائی یکدم کہیں سے نہیں ٹپک پڑتی۔ حقیقی آزادی در بخش عشق اور مشق عدل کا ثمرہ ہے۔

آنریبل نواب لیاقت جنگ بہادر
۱۶ فروردی کو تقریر سنئیے

غلام احمد خان صاحب
جنکی تقریر "شمالی سرکار"
۱۷ فروردی کو ہوگی

یکشنبہ ۱۶ر فروردی ۱۳۵۵ف م ۱۷ر فروری ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸-۳۰- شاملا دیوی۔ خیال جونپوری۔ سیّو کہن مین بجی باہو۔ (بلمپت درت)

۸-۵۰- حبیب الدین۔ غزلیں۔ کعبے کا شوق ہے نہ صنم خانہ چاہیئے (بیدم)

پھر جنوں جانب صحرا لئے جاتا ہے مجھے (توفیق)

۹-۰- خبریں۔

۹-۵- عبدالرشید خاں۔ ٹھمری۔ باجوبند کھل کھل جائے
غزل۔ آنکھوں میں سما ہی وہ دل میں آئے

۹-۳۰- ترانہ دکن۔

شام دوسری نشر

۵-۰- شاملا دیوی۔ ٹھمری۔ تم جھوٹے ہی دوش لگا۔
غزل۔ دل میں کسی کی راہ کئے جا رہا ہوں میں (جگر)

۵-۲۰- نارائن راؤ۔ بھجن اور پد

۵-۴۰- عبدالرشید خاں۔ دادرا۔ میں نے لاکھوں کے بول سہے
غزل فانی

۶-۰- مرہٹی نشریات

ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ نئی کتابیں تبصرہ۔ پروفیسر ہاڑے کر

۶-۳۰- شاملا دیوی۔ خیال پوریا۔ تو ہی مالک میرو (بلمپت)
جھنک جھنک (درت)

۶-۴۵- یوسف شریف۔ بھجن۔ شام نہ دیر لگاؤ آؤ۔
گیت۔ وہ چاندنی راتیں وہ پیار کی باتیں

۷-۰- حبیب الدین۔ غزلیں۔ میری محویت کو گرما کر ہنسے۔ (بیکس)

وہ تصوّر میں مرے آکر ہنسے (ذکی)

۷-۱۵- بچوں کا پروگرام

خطوں کے جواب سنو۔ بچوں کی کانفرنس۔ سوہن لال کی تقریر

۷-۴۵- یوسف شریف۔ گیت۔ آئی ہے کیسی بہار چمن میں
کٹ گئے ہمار ستیاں

۸-۰- نارائن راؤ۔ بھاؤ گیت

۸-۱۰- قومی پس اندازی۔ تقریر آنریبل نواب لیاقت جنگ بہادر صدر المہام صنعت و حرفت سرکار عالی

۸-۲۵- کاشٹ ترنگ۔ اسٹوڈیو فنکار

۸-۳۰- اردو میں خبریں

۸-۵۰- تلنگی میں خبریں

۹-۰- انگریزی میں خبریں

۹-۱۵- عبدالرشید خاں۔ خیال۔ بلاسکھا۔ آئے کیوں نہیں آئے
ترانہ بلاسی۔ تیدانی تیدانی دیم

۹-۳۵- اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹-۴۵- عبدالرشید خاں۔ دادرا۔ رام کرے کہیں نیناں نہ الجھے
غزل۔ جس سمت کو آپ نے نظر کی (ناظم)

۱۰-۰- شاملا دیوی۔ ٹھمری۔ دھیرے سے جگالائی رے
غزلیں۔ جب کبھی تیری دید ہوتی ہے۔
کمال عشق بھی کیا کیا فریب کار کیا (مصلی)

۱۰-۳۰- ترانہ دکن

دوشنبہ ۱۷ ار فروردی سنہ ۱۳۵۵ ف م ۱۸ ار فروری سنہ ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸-۳۰ - دادرا اور غزل - (نقلی ریکارڈ)

۸-۴۵ - سید حسین علی - دو گیت

۹ . **خبریں**

۹-۵ - ممتاز بائی - ٹھمری و غزل

۹-۳۰ - ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵-۰ - آر - ایم - کرندیکر - بھجن - مان پوجا پا یسری

بھاؤ گیت - جاؤ کہ رایا چلا گو کرٹی

۵-۲۰ - غلام مصطفےٰ خاں - غزل - اے زبانِ راز محبت مجال ہے (جگر)

گیت - پیارے جھوٹا سب سنسار (حفیظ جالندھری)

۵-۳۵ - سید حسین علی - گیت -

۵-۴۵ - ممتاز بائی - دادرا اور غزل

۶ - **فارسی نشریات**

ریکارڈ - اخباری تبصرہ "نور جہاں بیگم" تقریر

آقا عمرن آفندی

۶-۳۰ - غلام مصطفےٰ خاں - غزل - آئینہ ہے اگر خوبی تقدیر ہے ہم

(کلام شاہانہ)

گیت - اب کیوں نہ آئے جاؤ جاؤ

۶-۴۵ - اسٹوڈیو آرکسٹرا

۷-۰ - آر - ایم - کرندیکر - بھاؤ گیت - کنجن میں بولے پپیہا

(ملیلا بھاؤتی درج مالا)

۷-۱۵ - **بچوں کا پروگرام** - کانفرنس کی خبریں

"ادب کی دنیا" خاص پروگرام

۷-۴۵ - ممتاز بائی - ٹھمری - غزل - گیت

۸-۱۰ - سرکارہائے شمالی - تقریر غلام احمد خاں

۸-۲۵ - کارنٹ - اسٹوڈیو - فنکار

۸-۳۰ - **اردو میں خبریں**

۸-۵۰ - **تلنگی میں خبریں**

۹-۰ - **انگریزی میں خبریں**

۹-۱۵ - "پسند اپنی اپنی" ریکارڈ -

۱۰-۱۰ - "دل کی ٹھکر" خاکہ

۱۰-۳۰ - **ترانہ دکن**

سہ شنبہ ۱۸ امرداد ۱۳۵۵ ف م ۱۹ فروری ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ - شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ

۸-۴۰ - بھجن (ریکارڈ)

۹-۰۰ خبریں

۹-۵ - منظور احمد اور ساتھی - خمسہ - تم نے اپنا بنا کے لوٹ لیا
غزل - بیمار محبت کا آخر تیرے مداوا کون کرے

۹-۳۰ - ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵-۰۰ - مادھو راؤ - خیال - بھیم پلاس - گورے مکھ پہ موہے من بھاؤ
ٹھمری - ایسی نہ مارو پچکاری گوپال

۵-۲۰ - وسنت راؤ تلجا پورکر - بھجن - دعا دے کے سکھیاں پھر لیا
جھوٹا جگ سنسار مسافر

۵-۴۰ - منظور احمد اور ساتھی - خمسہ - زلفیں سیہ گھٹائیں آنکھیں شراب نہ
غزل - لذت ہے عاشقی میں مزہ عاشقی میں ہے -

۶-۰۰ - تلنگی نشریات
آرکسٹرا - نئی کتابوں پر تبصرہ - قومی بس بندرانی تقریر

۶-۳۰ - مادھو راؤ - خیال - دیس - بنیا ہٹو موسے نہ بولو
ٹھمری (دکھاؤ) اب نہ مانوں گی

۶-۵۰ - محمد علی - ٹھمری - مجھا مورہت ہے پیا جیت ہے
غزل - انجام و فرحت کا اعنت میں کیا ہی خوب ا
زبان عرض نہیں شرح عاشقی کی قسم

۷-۵ - بچوں کا پروگرام
"بچوں کی ہونیوالی کانفرنس" (ابھیتا داور بامون جان کی بات جیت)

۷-۴۵ - اسٹوڈیو آرکسٹرا

۷-۵۵ - وسنت راؤ تلجا پورکر - بھجن - ہری کے لاکھوں نام بابا
بیچ ناگوڑے نام ناچا بنیارہ مورا مراری شام

۸-۱۰ - "حیدرآباد" (سلسلہ) تقریر سید محمد ہادی

۸-۲۵ - قمبوز - اسٹوڈیو فنکار

۸-۳۰ - اردو میں خبریں

۸-۵۰ - تلنگی میں خبریں

۹-۰۰ - انگریزی میں خبریں

۹-۱۵ - حبیب الکاف اور ساتھی - قصیدۂ بردہ شریف

۹-۳۵ - منظور احمد اور ساتھی -
خمسہ - دل کے اندر بھی اسی شوخ کا کاشانہ ہے۔
غزل - ظالم کے اعتبار میں لذت ہے کیا کروں
(شہزادہ والاشان حضرت شجیع)

۹-۵۵ - نعت ولی اللہ حسینی

۱۰-۱۰ - حبیب الکاف اور ساتھی - قصیدۂ بردہ شریف

۱۰-۳۰ - ترانۂ دکن

چہار شنبہ ۱۹ اسفندار ۱۳۵۵ ف م ۲۰ فروری ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ - گیت - غزل اور نظم - (ریکارڈ)

۹ - ۰ - خبریں -

۹ - ۵ - لکشمن راؤ - گیت - لے چل اپنی نگریا گوکل کے اسانوریا

غزلیں - رکھا ہمیں میں نہ باقی میرے ٹھکانے کو

(محمود)

ساقی کی ہر نگاہ پہ بل کھا کے پی گیا (جگر)

۹ - ۳۰ - ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - لکشمن راؤ - داورا آن بان جیا میں لاگے -

غزل - ہمیں کیا اب خزاں جائے نہ جائے

۵ - ۲۰ - اونکار ناتھ ٹھاکر - استاد فیاض خاں اور

عبدالکریم خاں (ریکارڈ)

۵ - ۵۰ - اسٹوڈیو آرکسٹرا -

۶ - ۰ - مرہٹی نشریات

ریکارڈ

اخباری تبصرہ

قومی پس اندازی

تقریر

۶ - ۳۰ - فلمی کہانی

۷ - ۱۵ - بچوں کا پروگرام -

کانفرنس کے انتظامات (خاکہ)

۷ - ۴۵ - امیر بائی کرناٹکی - نرملا دیوی اور اختری بائی فیض آبادی

(فلمی ریکارڈ)

۸ - ۱۰ - قومی پس اندازی - تقریر - نواب مہدی نواز جنگ بہادر معتمد فینانس سرکار عالی

۸ - ۲۵ - مینڈولین - اسٹوڈیو - فن کار -

۸ - ۳۰ - اردو میں خبریں -

۸ - ۵۰ - تلنگی میں خبریں -

۹ - ۰ - انگریزی میں خبریں -

۹ - ۱۵ - یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۹ - ۴۵ - قومی پس اندازی - انگریزی تقریر نسیم احمد خاں

۱۰ - ۰ - یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۱۰ - ۱۰ - راڈر اور دوسری حالیہ ایجادیں - انگریزی تقریر

مسٹر این بھالنگم براڈ کاسٹنگ انجینئر

۱۰ - ۲۵ - یوروپین موسیقی

۱۰ - ۳۰ - ترانۂ دکن

۱۳۵۵ف ۱۹۴۶ء
پنجشنبہ ۲؍ فروردی م ۲۱؍ فروری

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ - فلمی اور غیر فلمی دوگانے - (ریکارڈ)

۹ - . خبریں

۹ - ۵ - نسیم بائی - ٹھمری و غزل -

۹ - ۳۰ - ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - . رگھوبیر سنگھ - غزل - کوئی امید بر نہیں آتی -
(غالب)

بھجن - رگھوبیر تم کو موری لاج

۵ - ۱۵ - خواجہ محمود بیگ - غزلیں - درد بڑھ کر فغاں ہو جائے
(جگر)

لے کے دل منہ پھیر لے انجان بنکر جان لے
(کیفی)

۵ - ۳۵ - سید احمد - گیت اور غزلیں

۶ - . کنڑی نشریات

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - قومی پس اندازی تقریر

دہلی پہلی صدی میں تقریر - آر - سی - منگال

۶ - ۳۰ - رگھوبیر سنگھ - دادرا - لگی اب تو بالم تم سے نجریا

بھجن - مالن بنکر آؤ

۶ - ۴۵ - خواجہ محمود بیگ - ٹھمری - ندیا کنارے میرو گاؤں

نالہ ہے بلبل شوریدہ ترا خام ابھی - (اقبال)

۷ - . - بچوں کا پروگرام

کانفرنس

پہلا اجلاس

۸ - . - نسیم بائی - دادرا -

۸ - ۱۰ - قومی پس اندازی (تقریر)

۸ - ۲۵ - سارنگی - اسٹوڈیو - فن کار

۸ - ۳۰ - اردو میں خبریں -

۸ - ۵۰ - تلنگی میں خبریں -

۹ - . انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ - سید احمد - غزلیں

۹ - ۳۰ - خیال و گیت (ریکارڈ)

۹ - ۴۵ - خواجہ محمود بیگ - ٹھمری -

ہٹو جاؤ نہ کرو مورے بات

غزل پسادگی پر اس کی مرجانے کی حسرت دل میں ہے۔ غالب

۱۰ - ۵ - نسیم بائی - ٹھمری و غزلیں -

۱۰ - ۳۰ - ترانہ دکن

جمعہ ۲۱ فروری ۱۳۵۵ھ مطابق ۲۲ فروری ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ - تلاوت کلام پاک اور ترجمہ قاری عبدالباری

۸ - ۴۵ - نعت - غلام محمد

۹ - ۰ خبریں -

۹ - ۵ - شمس الدین اور ساتھی -

خمسہ - محمد ہیں خدا کے اور خدائی ہے محمد کی -

غزل - قیامت میں محمد نور کی جلمن سے نکلیں گے

۹ - ۳۰ - "گانے اور ساز" (ریکارڈ)

خواتین کیلئے

۱۰ - ۰ - بھوپالی - ٹھمری - رنیاں کد صر گنوائی -

غزل - او دل توڑ کے جانیوالے دل کی بات بتا جا -

(حفیظ)

۱۰ - ۲۵ - شمس الدین اور ساتھی - غزلیں -

(۱) الٰہی میرے دل میں عشق ہو پیدا محمد کا (حضرت معین)

(۲) اب کوئی بات بھی مری مانا کو ہوش کی نہیں -

۱۰ - ۴۵ - چندا دیوی - طبلہ سولو

۱۱ - ۰ - فرض کی قربان گاہ

افسانہ سکینہ بیگم صاحبہ

۱۱ - ۳۰ - فیچر "مسافر" نوشتہ مسز رائے موہن را اشٹھانہ

۱۲ - ۰ - ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ - وسنت راؤ کیڈکر - خیال

۵ - ۱۵ - شمس الدین اور ساتھی - ٹھمری - شیر بھکو چلو سانورو

غزل - ہم حسن کو بجد نظر دیکھتے رہے -

۵ - ۳۵ - بھوپالی - دادرا - بالم تم سے لگا ہے دھیان

غزل - انکو غم کا آخری قصہ سنا کر رو دیئے -

(شہزادہ والا شان حضرت شجیع)

غزل ترے تیر نظر آئے تو یوں آئے کہ دل میں (رشید)

۶ - ۰ عربی نشریات

ریکارڈ، اخباری تبصرہ - ریکارڈ تفسیر الانفال - تقریر امان اللہ (ریکارڈ)

۶ - ۳۰ - وسنت راؤ کیڈکر - خیال -

۶ - ۵۰ - شمس الدین و ساتھی - خمسہ - تیسے دیدار سے اللہ کا دیدار ہوا

غزل - کاش مجھ پہ بھی مرے یار کا دھوکا ہو جائے -

ٹھمری پنجابی - انکھیاں نوں ریسنگ لاگیاں

۷ - ۰ - بچوں کا پروگرام

کانفرنس کا دوسرا اور آخری اجلاس

۸ - ۰ - بھوپالی

غزل - غم پہ بھی مسکرا رہا ہوں میں - (شاہد)

عشق نے توڑی سر پہ قیامت زور قیامت کیا کہئے (جگر)

۸ - ۱۰ - اعلان بعد میں کیا جائیگا

۸ - ۲۵ - ہارمونیم - سٹوڈیو - رحمن کار

۸ - ۳۰ - اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ - تلنگی میں خبریں

فرووردي کے پروگرام میں ان بچوں نے حصہ لیا

۹ ۔ ۰ ۔ انگریزی میں خبریں
۹ ۔ ۱۵ ۔ اسٹوڈیو آرکسٹرا ۔
۹ ۔ ۲۵ ۔ وسنت راؤ کیڈکر ۔ خیال
۹ ۔ ۴۰ ۔ ببو بائی ۔ ٹھمری ۔
اب کے ساون گھر آجا
غزل ۔ آئیں کیوں ہچکیاں نہیں معلوم
(عابد علی سعید)
۱۰ ۔ ۰ ۔ ڈرامہ ۔ "راکھی"
نوشتہ اویس احمد صاحب ادیب
۱۰ ۔ ۳۰ ۔ ترانہ دکن

نظم

از یوسف ناظم

نغمۂ زیست میں مطرب کی ہی آواز نہیں
پھر بھی سنتے ہیں کہ ہے بزم جہاں دل افروز
گرمیٔ بزم تو ہے لطف کا انداز نہیں
دل یوں کہنے کو تو زندہ ہے مگر ہے بے سود
مرحلے طے تو کئے ہم نے بہت کیا حاصل
زندگی فکر کے پیچوں میں الجھی ہی گئی
دست و بازو تو ملے دل نہ سکے ابتک دل
روح چنگیز تھے بھیس میں ہنستی ہی رہی
جذبۂ رحم کی تشہیر میں ہنستے ہی رہو
ایسی ہی باتوں سے ہوتا ہے تدبر کا ظہور
ظلم کا نام نہ لو چاہے قیامت ڈھالو
کس قدر حوصلہ افزا ہے سیاست کا شعور
فتح و نصرت کے بنے محل بڑھا چاہو ختم
کتنے مظلوم تہہ خاک تڑپتے ہی رہے
رنگ عشرت میں ہے ڈوبا ہوا تیرا پرچم
ہم عنایت کے طلبگار ترستے ہی رہے
کیا اسی رنگ سے ہوتی ہے جہاں کی تعمیر
کیا یہی امن و مسرت ہے یہی نظم بہار
یہہ تو اک خواب ہے جس کی نہیں کوئی تعبیر
میٹھے الفاظ سے نکلا ہے کہیں دل کا غبار
فکر جمہور کا دنیا کو یہہ پیغام ہے اب
مست جو بادۂ رز کے ہیں سنبھلنا ہے انہیں
بربط زیست میں محفوظ ہیں نغمات طرب
پردۂ ساز سے اک روز نکلنا ہے انہیں
یہہ حقیقت ہے کہ پھوٹے گی جوانی ہی بہا
ایسے افسردہ ہی موسم میں سنبھلنا ہے ہمیں
مدتوں سے تو نہیں آتا ہے غنچوں میں نکھار
یہی انداز سیاست کا بدلنا ہے ہمیں ۔

÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷

شنبہ ۲۲ فروری تم ۲۳ فروری سنہ ۱۹۴۶ء ۱۳۵۵ف

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ - منتخب ریکارڈ

۹ - ۰ - خبریں

۹ - ۵ - سرسوتی بائی - گیت - دکھ میں سکھ کو مت بسرانا - (عاقل)

غزل - آلام روزگار کو آساں بنا دیا (اصغر گونڈوی)

" درماں کو درد، درد کو درماں بنائیے (جگر)

۹ - ۳۰ - ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ - استادی گانے (ریکارڈ)

۵ - ۱۵ - عبدالکریم - غزلیں - اعجاز ہو تو تیرا کھیل ہم آساں کہیں حزیں

نہ ہنسانا مجھے چاہا نہ رلانا چاہا (دنیا)

۵ - ۳۵ - ذاکر علی - گیت - اب کوئی ٹوٹے ہوئے دل کا سہارا نہ رہا

" بنتی نظر آتی نہیں تدبیر ہماری

کبھی نیکی بھی اس کے جی میں گر آجائے ہے مجھ سے (غالب)

۶ - ۰ - تلنگی نشریات

بچوں کا پروگرام

۶ - ۳۰ - سرسوتی بائی - دادرا - مورا پیا بسے پردیس

غزل - اب وہ دن کہاں ہے اپنے دل کہاں بینا

۶ - ۵۰ - عبدالکریم - بھجن -

سائل سے خفا ہوں مہرے پیارے نہیں ہوتے (داغ)

۷ - ۵ - انتظار (مخدوم محی الدین کی نظم) ذاکر علی -

۷ - ۱۵ - بچوں کا پروگرام

ریڈیو کلب کی خبریں - ریکارڈ - ہمارے اضلاع - تقریر - گانا

۷ - ۴۵ - سرسوتی بائی - ٹھمری - جب سے شام سدھارے -

غزل - کس کے دل میں کھب گئی کس کی نظر میں جچ گئی - (کیفی)

غزل - کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں (اقبال)

۸ - ۱۰ - " جغرافیہ کا تعلق انسانی زندگی سے " تقریر غلام قادر

۸ - ۲۵ - ستار - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ - اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ - تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ - اسٹوڈیو آرکسٹرا -

۹ - ۲۵ - ذاکر علی

غزلیں

۹ - ۴۵ - محمد خان - طبلہ پر گت توڑا

۱۰ - ۵ - سرسوتی بائی - غزل

گیت - پریتم سکھ دکھلا جا

گیت - پیتم آ دپیتم آ و

۱۰ - ۳۰ - ترانۂ دکن

یکشنبہ ۲۳ فروردی ۱۳۵۵ف م ۲۴ فروری ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ - ٹھمری دادرا اور غزل (ریکارڈ)

۹-۰ خبریں

۹-۵ - شکنتلا بائی - خیال توڑی - جن مارو لنگر کا نگریا
ٹھمری - رس کے بھرے تورے نین

۹-۳۰ - ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵-۰ - کنہیا لعل - ٹھمری - مرلی والے شام
غزلیں - اقرار ظلم کرلیں اور پھر بھی مسکرائیں (حزیں)
خوش ہا کر عشق کے قابل بنا دیا تو نے (وحید)

۵-۳۰ - محمد ابراہیم خاں - گیت - کل وہ سپنے میں آیا تھا
گیت - کب آؤ گے پریتم پیارے -

۵-۴۵ - شکنتلا بائی - دادرا - سیدر وا اور ڈیا نہ جانی
غزل - بے ذوق نظر بزم تماشا نہ رہے گی
(فانی)

مرہٹی نشریات

- ریکارڈ - اخباری تبصرہ - اچھی کتابوں کا مطالعہ
تقریر مسٹر آر - ایم - جوشی -

۶-۰۰ - کنہیا لعل - دادرا - دفنہ کا ہے کو بجائے
غزل - آرزو ہے وفا کرے کوئی
بھجن - پیچ بھنور موری ناؤ

۶-۵۵ - محمد ابراہیم خاں - گیت - بن مندر میں آؤ شام
غزل - جب وہ داغِ جدائی دیتے ہیں -
(شوکت)
غزل - یہ مزا سازگار اے نہ آئے -

۷-۱۵ - بچوں کا پروگرام

خطوں کا جواب اسنو

۷-۴۵ - شکنتلا بائی - خیال - گگوا بولے آنگن مورے
غزل - نکتہ چیں ہے غم دل اسکو سنائے نہ بنے -
(غالب)

۸-۱۰ - "جوہری توانائی" تقریر کنیٹین راج سکینہ

۸-۲۵ - کلار یونیٹ - اسٹوڈیو - فن کار

۸-۳۰ - اردو میں خبریں

۸-۵۰ - تلنگی میں خبریں

۹-۰۰ انگریزی میں خبریں

۹-۱۵ - اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹-۲۵ - شکنتلا بائی - ٹھمری - لاگے نجریا کے بان
غزل - ساقی کی ہر نگاہ پہ بل کھا کے پی گیا

۹-۳۵ - ہارمنیم - راجندر راؤ

۱۰-۵ - فلمی دوگانے (ریکارڈ)

۱۰-۱۵ - کنہیا لعل - اموا پہ سنجی ہے باور ابولو بولو کیا سنائے
غزل - سوز دل اے ذلِ بیتاب کہاں ہے لاؤں
(توفیق)

۱۰-۳۰ - ترانۂ دکن

دوشنبہ ۲۴ فروردی ۱۳۵۵ف م ۲۵ / فروری ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ - دلنواز ساز اور گانے - (ریکارڈ)

۹ - ۰ - خبریں -

۹ - ۵ - کملا بائی - خیال جونپوری - پد

۹ - ۳۰ - ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ - معین قریشی - دادرا - کیسا جادو ڈالا
غزل - وہ دل میں ہیں مگر دل کی پریشانی نہیں جاتی
(شہزادہ والاشان حضرت شجیع)

۵ - ۲۰ - محسن خاں - فلمی گیت
خاموش نگاہیں یہ سناتی ہیں کہانی
غزل - ہوا دل خون لیکن اشک افشانی نہیں جاتی

۵ - ۴۰ - کملا بائی - مرہٹی پد
بھاؤ گیت

۶ - ۰ - فارسی نشریات
ریکارڈ -
اخباری تبصرہ
ریکارڈ

۶ - ۳۰ - معین قریشی - غزل -
سن چکے داستاں نہیں معلوم
(حضرت معین)

۶ - ۵۰ - محسن خاں - فلمی گانے
دو نیناں متوارے تھارے ہم پر ظلم کریں
کاہے گمان کرے ری گوری
ہائے کس بت کی محبت میں گرفتار ہوئے

۷ - ۱۵ - بچوں کا پروگرام
"تارے اور ستارے" - بہنوں کا پروگرام

۷ - ۴۵ - کملا بائی - خیال
بھجن

۸ - ۱۰ - "اس ماہ کے رسالے" (تبصرہ)

۸ - ۲۵ - کارنیٹ - اسٹوڈیو فن کار -

۸ - ۳۰ - اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ - تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ - بینڈ اپنی اپنی (ریکارڈ)

۱۰ - ۳۰ - ترانہ دکن
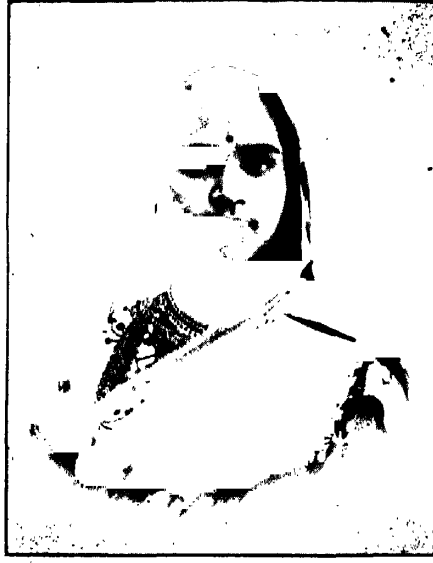
شنکرا بائی

۲۹ فروری کے پروگرام میں ان کا گانا سنئے

خواجہ محمد بیگ

جنکے گانے نشرگاہ حیدرآباد سے ہوتے ہیں

سہ شنبہ ۲۵ فروردی ۱۳۵۵ف م ۲۶ فروری ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ - شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ
۸ - ۴۰ - بھجن (ریکارڈ)
۹ - ۰ - خبریں -
۹ - ۵ - سیتا ماونکروے ناسک والی - خیال
ٹھمری
۹ - ۳۰ - ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ - خواجہ محمود بیگ - دادرا - موہے مرلی کے ٹیر سنا جا
غزل - گرتے گرتے ان کا دامن تھام لے -
(رسکش حیدر آبادی)
۵ - ۲۰ - اصغر علی - غزلیں -
۵ - ۳۵ - سیتا ماونکروے - ناسک والی - خیال
بھجن
۶ - ۰ - تلنگی نشریات
فیچر پروگرام
۶ - ۳۰ - خواجہ محمود بیگ - ٹھمری -
پیا نہیں آئے موہے برہا ستائے
غزل - کچھ اس طرح تڑپ کر میں بیقرار دیا (فانی)
گیت - جس ساز کو چھیڑا ہے تم نے اب اس کو شکستہ مت چھوڑو

۷ - ۰ - اصغر علی - غزلیں
۷ - ۱۵ - بچوں کا پروگرام
"استاد نے مشاعرہ کیا" بات چیت - گیت
۷ - ۴۵ - سیتا ماونکروے - ٹھمری - مرہٹی پد - بھاؤ
۸ - ۱۰ "موجودہ مسائل" تقریر قاضی عبدالغفار
۸ - ۲۵ - بلبل ترنگ - اسٹوڈیو فن کار
۸ - ۳۰ - اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ - خواجہ محمود بیگ - ٹھمری -
سونا لاگے دیس بلموا
غزل - عار ہے سننے سے انکو داستاں اپنا کروں
(عابد علی تسعید)
۹ - ۳۵ - اسٹوڈیو آرکسٹرا -
۹ - ۴۵ - خواجہ محمود بیگ - دادرا -
توری ترچھی نجریا کے بان .
گیت - کون بندھائے دھیر پیا بن
۱۰ - ۵ - سیتا ماونکروے - خیال -
ٹھمری
۱۰ - ۳۰ - ترانۂ دکن

چہارشنبہ ۲۶ فروری م ۲۷ فروری سنہ ۱۳۵۵ ف سنہ ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸-۳۰- فلمی گیت۔ (ریکارڈ)

۹-۰ خبریں

۹-۵ کنھیا لعل۔ ٹھمری و غزل

(۱) ٹھمری۔ کیا جانے پریت کی ریت اناری سیاں

(۲) غزل۔ حضرت سین۔

کچھ کھیل نہیں ہے لے لینا ارباب فنا کی جانوں کا

۹-۳۰- ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵-۰ کنھیا لعل۔ دادرا۔ کہو گیان کیسے کٹے ساری رات

غزل۔ آہ درد و فغاں نہ ہو جائے (واثق)

گیت۔ دو دن کا سب پیار جگت میں

۵-۳۰- اسٹوڈیو آرکسٹرا۔ (ریکارڈ)

۵-۴۰- استادی موسیقی۔ فنکاروں اور سازوں کی زبانی۔

۶-۰ مرہٹی نشریات

ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ تقریر

۶-۳۰- فلمی کہانی۔

۷-۱۵- بچوں کا پروگرام

فیچر

۷-۴۵- کنھیا لعل۔ غزل۔ نظر سے حسن دو عالم گرا دیا تو نے

گیت فلمی۔ پنچھی جا پیچھے رہا ہے بچپن میرا اسکو جا کے لا

گیت۔ چاند سے پریت لگائے پنچھی باورا۔

۸-۱۰- اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

۸-۲۵- گلاس ترنگ اسٹوڈیو فنکار۔

۸-۳۰- اردو میں خبریں۔

۸-۵۰- تلنگی میں خبریں

۹-۰ انگریزی میں خبریں

۹-۱۵- یوروپین موسیقی۔ (ریکارڈ)

۹-۴۵- "تعلیم نسواں" - انگریزی تقریر مسز گبسن

۱۰-۰ یوروپین موسیقی ریکارڈ

۱۰-۳۰- ترانہ دکن

پنجشنبہ ۲۷ فروردی ۱۳۵۵ ف م ۲۸ فروری ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸-۳۰ - باپوراؤ - خیال دیس کار (بلپت و درت)

۸-۵۰ - غزلوں کے ریکارڈ -

۹- ۰ خبریں -

۹-۵ - نورجہاں بیگم - ٹھمری بھیرویں

اب ری میں کاکروں سجنی

غزل - جلائے گا آخر کہاں تک مانہ (محشر بدایونی)

۹-۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵- ۰ باپوراؤ - خیال بھیم پلاس (بلپت و درت)

۵-۲۰ - عبدالعزیز - غزلیں

۵-۴۰ - نورجہاں بیگم - دادرا

مورا جیا ناہیں مانے

غزل - ابھرنا موج سے اتنا ہی مشکل ہوتا جاتا ہے

(سیماب اکبرآبادی)

۶-۰ - کنٹری نشریات

ریکارڈ - اخباری تبصرہ -

ریکارڈ - سقراط کا طرز تعلیم - تقریر پدم نابھ ریکارڈ

۶-۳۰ باپوراؤ بھجن

۶-۴۵ - عبدالعزیز غزلیں -

۷-۵ - گیت (ریکارڈ) -

۷-۱۵ - بچوں کا پروگرام

"گلستان" خاص پروگرام

۷-۵۴ - نورجہاں بیگم - خمسہ

کبھی ہوں میں نالہ و آہ میں کبھی ہوں میں سوز و گداز میں

(زیبا)

گیت - اب یہیں سے ہم پردیس چلے (عاقل اورنگ آبادی)

۸-۱۰ - "اپنی باتیں" تقریر آغا حیدر حسن

۸-۲۵ - کاشت ترنگ - اسٹوڈیو فن کار

۸-۳۰ - اردو میں خبریں

۸-۵۰ تلنگی میں خبریں

۹- ۰ انگریزی میں خبریں

۹-۱۵ - اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹-۲۵ - خیال درباری (بلپت و درت)

۱۰-۵ - نورجہاں بیگم - ٹھمری کھماج

ہوگئی دیاند یا موری بیرن

غزل - بے نیاز دوراں ہوں گردش زمانہ سے

(یوسف)

۱۰-۳۰ - ترانہ دکن

جمعہ ۲۸ فروری ۱۳۵۵ء م یکم مارچ ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ - تلاوت کلام اللہ اور ترجمہ - قاری عبد الباری

۸-۴۵ - نعت - جمال الدین

۹-۵ - خبریں - محمد خاں اور ساتھی - نعتیہ ٹھمری
واہو سورت کے میں جاؤں بلہاری
خمسہ - سبز گنبد کے مکیں میری مدد فرمایئے -
فارسی غزل - نمی دانم چہ منزل بود شب جائے کہ من بودم

۹-۳۰ - بھجن اور نعت - (ریکارڈ)

خواتین کیلئے

۱۰ - . سیتا ماونکوے ناسک اعلیٰ - خیال و ٹھمری

۱۰-۲۵ - محمد خاں اور ساتھی - غزل
میں ستم رسیدۂ عشق ہوں مجھے یوں نظر سے گرا نہ دے
(سلکش حیدرآبادی)
فارسی غزل - تو سلطانِ حبیب صفا سر بر آمدی

۱۰-۴۵ - وحیدہ رؤف - دو گیت

۱۱ - . "گام کی باتیں" تقریر مسز محسن

۱۱-۱۰ - عالم نسواں

۱۱-۳۰ - فیچر -

۱۲ - . ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - محمد خاں اور ساتھی - ٹھمری - کاہے مارے ری نیناں بان
غزل - ہجوم تجلی سے معمور ہو کر - (جگر)

۵-۲۰ - سیتا ماونکرے - مرہٹی پد - بھاؤ گیت

۵-۴۰ - سید ذاکر علی - بیگانگیٔ دل کے افسانہ کو کیا کہئے (بیدم)
فلمی گیت - ساجن کبھی آؤ

۶ - . عربی نشریات -
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ "اہمیۃ اللغۃ العربیۃ"
تقریر خواجہ محمد احمد - ریکارڈ -

۶-۳۰ - محمد خاں اور ساتھی - خمسہ - کچھ کچھ گزاں شنا سے نعتِ محمد کا
فارسی غزل - غلام نرگسِ مستِ تو تاجدار آنند (حافظ)

۶-۵۵ - سید ذاکر علی - دادرا
غزل - رند جو مجھکو سمجھتے ہیں انہیں ہوش نہیں - (جگر)

۷-۱۵ - بچوں کا پروگرام
یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ

۷-۴۵ - سیتا ماونکوے - خیال - ٹھمری

۸ - ۱۰ - چند دلچسپ مقدمات - تقریر اکبر یار جنگ بہادر

۸-۲۵ - ہارمنیم - اسٹوڈیو فن کار

۸-۳۰ - اردو میں خبریں

۸-۵۰ - تلنگی میں خبریں

۹ - . انگریزی میں خبریں

۹-۱۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹-۲۵ - سید ذاکر علی -
غزل - دلِ غریب کی بیتابیاں دکھا نہ سکے (باقی)
گیت - پریت کا دھیان نہ من سے جائے (عاطی)

...۴۰۰ - محمد خاں اور ساتھی -

غزل - ہائے پھر آج مدینہ کی فضا یاد آئی
(حضرت جلیل)

نعتیہ ٹھمری -

موسے نیناں ست سورنا میں تورے چرن لاگی

۵۵ - سید ذاکر علی -

غزل - مجھے نوازشِ جلوہ بھی سازگار نہیں
(زیبا)

۵ - سیتا ما دنکروے - خیال

بھجن

۳۰ - ترانۂ دکن

بہروپ

(ایک نظم کے چار بند)

از

صاحبزادہ میکش

طوفان کے بعد کی خاموشی ہے اسمیں بھی آرام نہیں
اب ایسی حالت میں ہے دنیا جس کا کوئی نام نہیں
وہ گردشِ صبح و شام نہیں کیا امن اسکو کہتے ہیں

چہرے پہ ایک اداسی ہے کیا حسن کا ہے بہروپ یہی
یہ رات کی دھندلاہٹ ہے یا ہے دن کی اجلی دھوپ یہی
کیا شانتی کا ہے روپ یہی کیا امن اسی کو کہتے ہیں

آکاش کے اونچے سورج کو نظروں میں جکڑتے پھرتے ہیں
جو کرنیں ہاتھ نہیں آسکتیں ان کو پکڑتے رہتے ہیں
سایوں سے جھگڑتے پھرتے ہیں کیا امن اسکو کہتے ہیں

جو صبح کو روکے رکھتی ہیں وہ لمبی لمبی راتیں ہیں
جن میں بہہ جاتی ہے کھیتی تک وہ آندھی برساتیں ہیں
یہ اپنے جگ کی باتیں ہیں کیا امن اسکو کہتے ہیں

÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷

شنبہ ۲۹/فروردی ۱۳۵۵ف م ۲/مارچ ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸-۳۰- راگنیاں اور گیت - (ریکارڈ)

۹-۰- خبریں

۹-۵- سنکرا بائی - ٹھمری

غزل۔سوزِ دروں سے پھونک دے ہیں جگر کو ہم (توفیق)

۹-۳۰- ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵-۰- سنکرا بائی - خیال سارنگ -ہرا بیابی کئے ان دیس

۵-۱۵- حبیب الدین - غزلیں

خوشی نہ ہو مجھے کیونکر قضا کے آنے کی (مومن)

پہچان پر ہے ناز تو پہچان جائیے (امیر)

۵-۳۰- کرناٹک موسیقی

۶-۰- تلنگی نشریات

ستار - لیلاوتی پاپیا

سماجی افسانہ - شریمتی نند اگری اندرا دیوی - کرناٹک موسیقی

۶-۳۰- حبیب الدین - غزل اُس نے تاکا تھا جگر تر نظر پہلے (جلیل)

دادرا -

۶-۴۵- کرناٹک موسیقی

۷-۱۵- بچوں کا پروگرام

ریڈیو کلب کی خبریں - گانا" حیدرآباد کے وزیر اعظم"

(سلسلہ) تقریر - ریکارڈ - فلمی موسیقی

۷-۴۵- سنکرا بائی - دادرا

جاؤ سیاں جھانڈو بیاں

غزل - ذکر اس پری وش کا اور پھر بیاں اپنا (غالب)

بھجن - رادھے کرشن بول مکھ سے

۸-۱۰- دو شیو راتری" تقریر رام نواس شرما

۸-۲۵- سارنگی - اسٹوڈیو فن کار

۸-۳۰- اردو میں خبریں

۸-۵۰- تلنگی میں خبریں

۹-۰- انگریزی میں خبریں

۹-۱۵- اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹-۲۵- حبیب الدین - ٹھمری

دادرا

غزل - الٹی ہوگئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا (میر)

فلمی گیت (ریکارڈ)

۱۰- سنکرا بائی - ٹھمری تلنگ

مرلی والے نے موہ لیو میرا

خمسہ - کیا کہوں دل اس بت سفاک پر کیوں آگیا

غزل - جلوے مری نگاہ میں کون و مکاں کے ہیں (داغ)

۱۰-۳۰ ترانۂ دکن

یکشنبہ ۳۰/ فروردی ۱۳۵۵ف م ۳/ مارچ ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸-۳۰- منتخب ریکارڈ

۹-۰- خبریں -

۹-۵- سیتا ماونکرونے ناسک والی - خیال بھاؤگیت

۹-۳۰- ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵- - کنھیا لعل - ٹھمری -
غزل - مر کر ترے خیال کو ٹالے ہوئے تو ہیں - (فانی)
گیت -

۵-۳۰- سیتا ماونکروے - خیال - ٹھمری - مرہٹی پد

۶- - مرہٹی نشریات
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - تقریر مسٹر بنسہرداو

۶-۳۰- کنھیا لعل - دادرا
غزل - لب پہ تعریف ستم آئی ہے - (کیفی)
غزل - تم خفا ہو تو اچھا خفا ہو - (بیدم)

۷-۰- پریمی - نظمیں - سازوں کے ساتھ

۷-۱۵- بچوں کا پروگرام
خطوں کے جواب سنو

۷-۴۵- سیتا ماونکروے - بھجن - مرہٹی پد بھاؤگیت

۸-۱۰- " ریڈیو کی ڈاک" ندیم

۸-۲۵- کلارینیٹ - اسٹوڈیو فن کار

۸-۳۰- اردو میں خبریں

۸-۵۰- تلنگی میں خبریں

۹-۰- انگریزی میں خبریں

۹-۱۵- (اسٹوڈیو آرکسٹرا)

۹-۲۵- کنہیا لعل - گیت

۹-۳۵- سیتاماونکروے - خیال
ٹھمری

۱۰-۰- ڈرامہ "تدبیر" - نوشتۂ اقبال علی

۱۰-۳۰- ترانۂ دکن

دوشنبہ ۳۱/ فروری ۱۳۵۵ف م ۴ مارچ ۱۹۲۶ء
اسٹاف ڈے

صبح پہلی نشر

۸-۳۰- قرات کلام اللہ - حسن احمد مینائی
۸-۳۷- روشن علی- خیال (دلبکار) موہن جاگو ٹلیت (؟)
ہون تورے کارن (ووت)
۸-۵۰- سید ذاکر علی- غزل
۹-۰۰- خبریں-
۹-۵- ایم-اے-رؤف- دادرا و غزل
۹-۱۲- ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵-۰- کورس
۵-۱۰-خواجہ محمود بیگ - غزل
۵-۲۰- روشن علی - ٹھمری - پی کی بولی نہ بول
۵-۲۵- لکشمن راؤ - بھجن
۵-۴۵- ایم-اے-رؤف- ٹھمری
۶-۰ فارسی نشریات
ریکارڈ- اخباری تبصرہ- ... "
نظم ...
۶-۳۰- محفل ساز- اسٹوڈیو آرٹسٹ
۶-۵۵- سید ذاکر علی- گیت
گاتا ہے کس دھیان میں سورگہو (محمد فضل الدین)

۷-۵-کنھیا لعل- گیت-
۷-۱۵- بچوں کا پروگرام
" دیوانی ہانڈی- خاد سراج کا پیش کیا ہوا
پروگرام-
۷-۴۵- "نشریات" بات چیت ظفر
سیکش - خسرو
۸-۱۰- تقریر-
۸-۲۵- ہارمنیم - ایم-اے-رؤف
۸-۳۰- اردو میں خبریں
۸-۵۰- تلنگی میں خبریں
۹-۰ انگریزی میں خبریں
۹-۱۵- " بزم موسیقی"
(جس میں روشن علی- ذاکر علی- خواجہ محمود بیگ گائک
اور ایم-اے-رؤف حصہ لیں گے)
۱۰-۰ مزاحیہ مشاعرہ
۱۰-۳۰- ترانۂ دکن

پروگرام نشرگاہ حیدرآباد
رجسٹری شدہ بتہ سرکار عالی نشان (۱۷۲)

مطبوعہ
مشیر عالم پریس
چادرگھاٹ گیٹ حیدرآباد
دکن
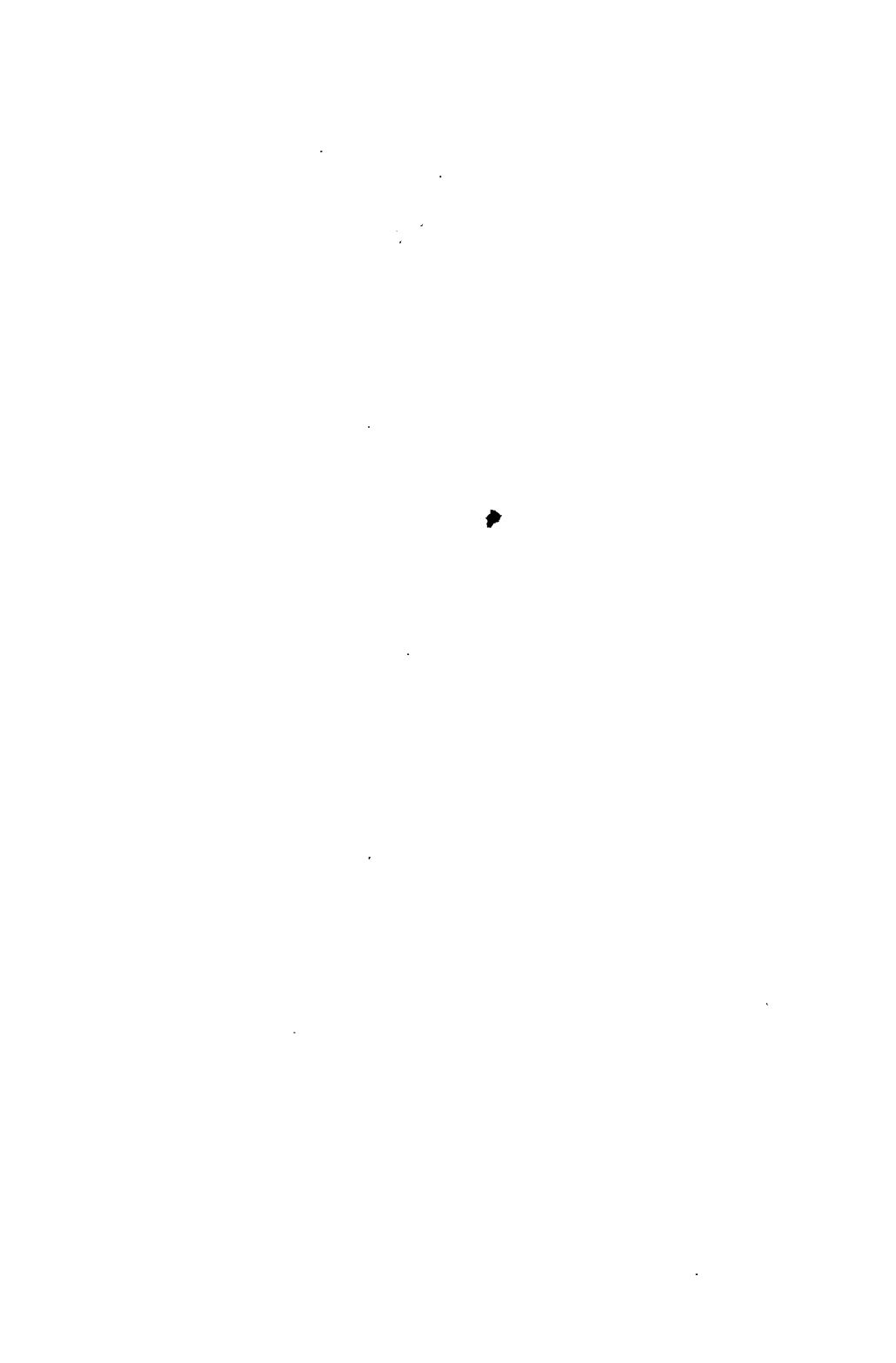
بکارِ سرکارِ عالی ON H. E. H. THE NIZAM'S SERVICE

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ "جامعہ"
Maktaba Jamea
Delhi.

FROM. OFFICE OF THE STATION DIRECTOR
HYDERABAD BROADCASTING STATION.

از دفتر مہتمم نشرگاہ حیدرآباد

پندرہ روزہ رسالہ

نشرگاہ حیدرآباد
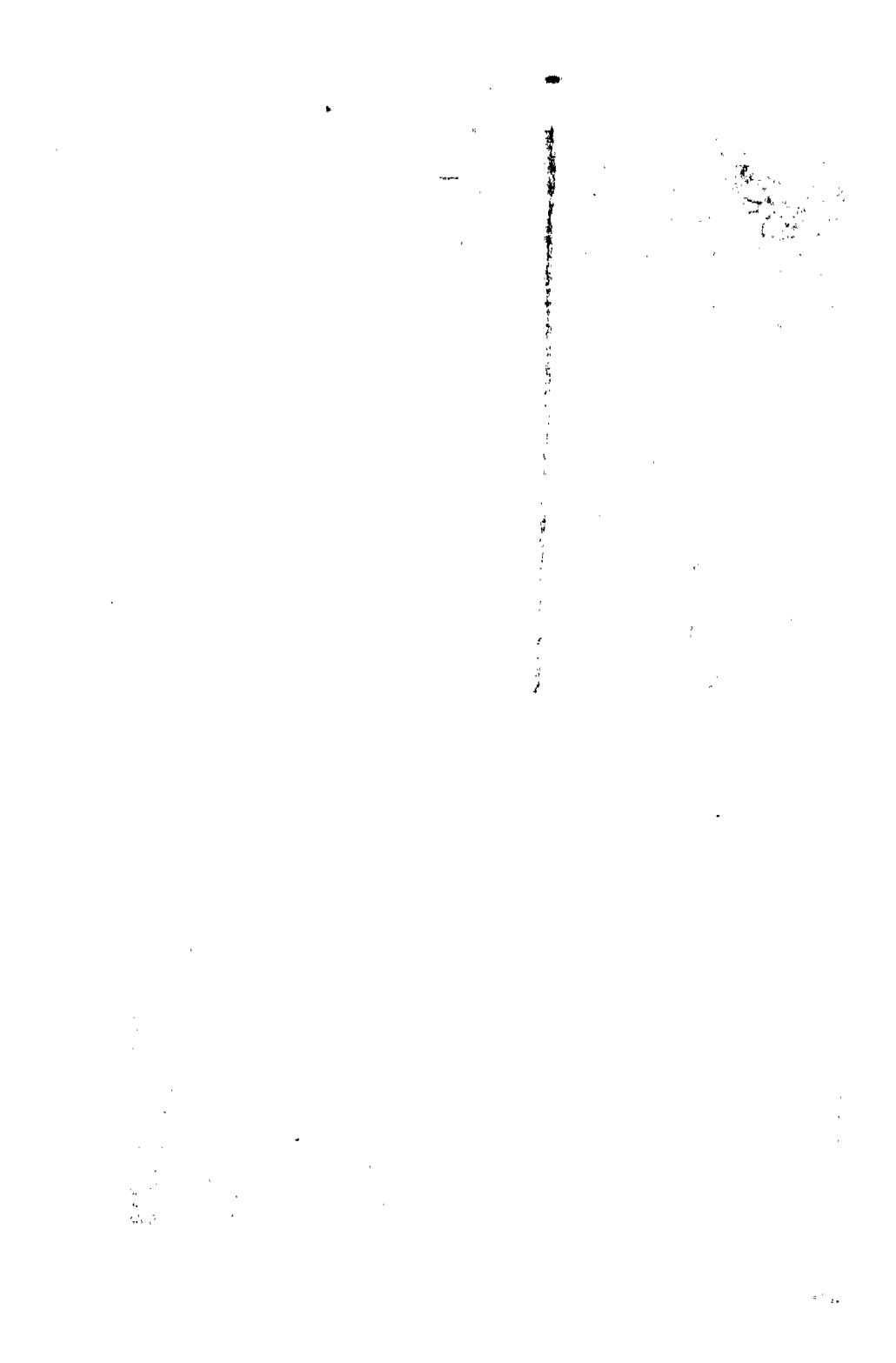
ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور
جو اپنی کتابوں پر تبصرہ نشر فرماتے ہیں

شبو خان امراوتی والے
۱۷ اردی بہشت کو ان کا گانا سنئیے
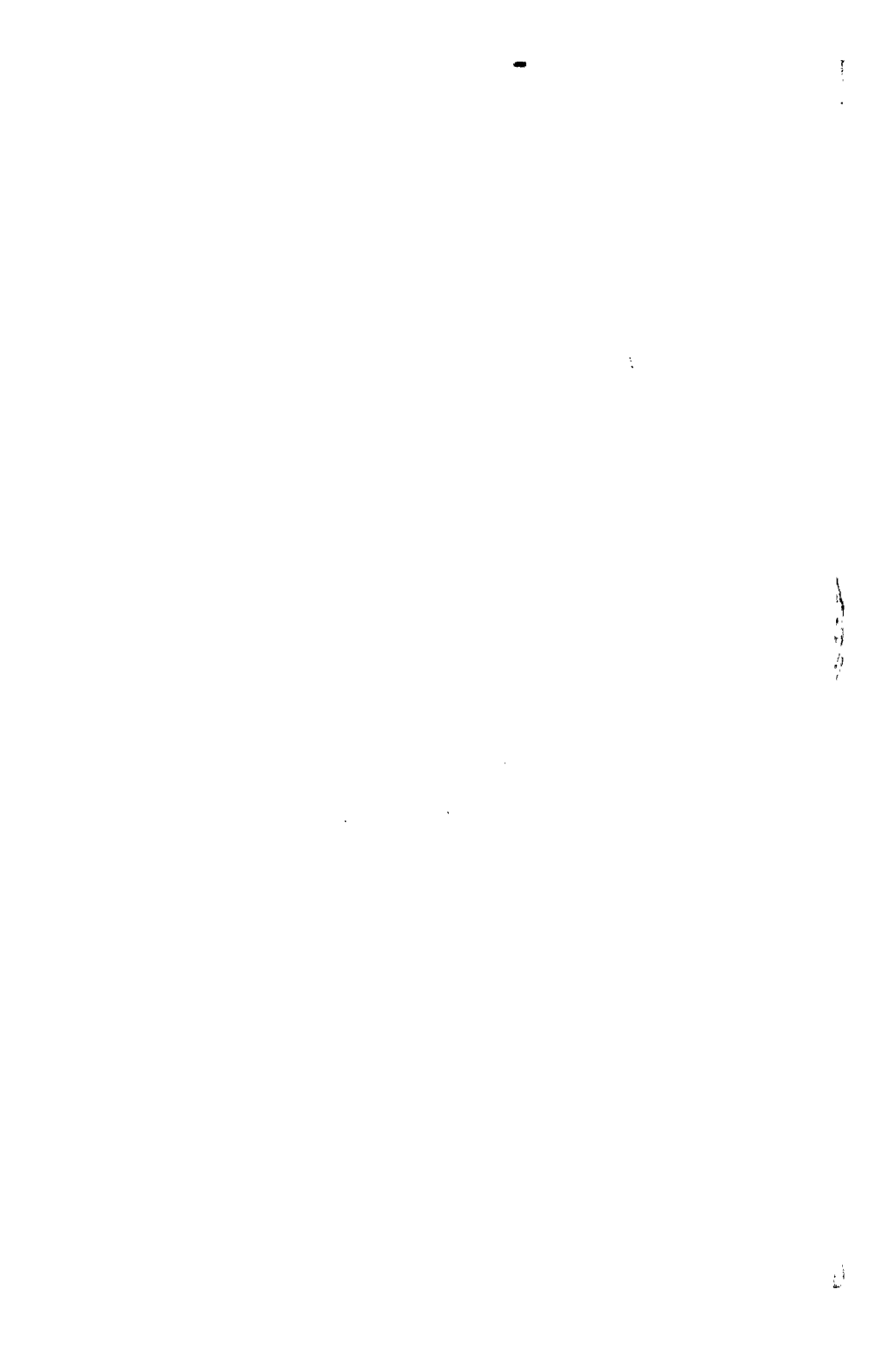
دکن ریڈیو

۴۱۱ میٹر ۷۳۰ کیلو سائیکل

جلد (۸) | ۱۶ تا ۳۱ اردی بہشت ۱۳۵۵ف م ۲۰ مارچ تا ۴ اپریل ۱۹۴۶ء | شمارہ (۱۲)

فہرس

مقام اشاعت "باور منزل" خیریت آباد دکن
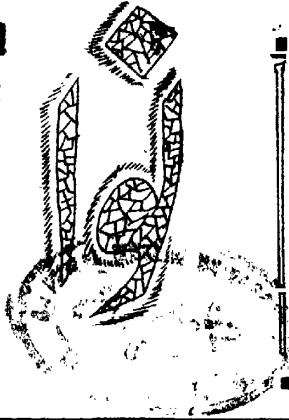
نوائیہ

ماہ اردی بہشت کے آخری سولہ دنوں کے پروگرام "نوا" کی اس اشاعت میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ مختلف عنوانوں کے تحت ان کا تجزیہ یہ ہے۔

تقاریر کے چند عنوان ہمارے پروگراموں میں ایک مستقل سی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان میں "موجودہ مسائل" "اپنی باتیں" اور "ریڈیو کی ڈاک" جیسے عنوان شامل ہیں۔ ہمارے سننے والے اس سے واقف ہیں کہ "موجودہ مسائل" کے عنوان سے جناب قاضی محمد عبدالغفار صاحب حالات حاضرہ پر تبصرہ فرماتے ہیں اور جناب آغا حیدر حسن مرزا صاحب "اپنی باتیں" کرتے ہوئے بڑی معلومات اور کام کی باتیں بتا جاتے ہیں۔ "ریڈیو کی ڈاک"۔ "ندیم" کی جانب سے پیش ہوتی ہے۔ سننے والے پروگراموں کے بارے میں اپنی جس رائے سے بھی ہمیں مطلع کرتے ہیں اُن سے ہم نہ صرف استفادہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ اپنے سننے والوں کو مہینے میں دو بار ان کے خطوں کے جواب بھی دیتے رہتے ہیں۔ یہ تینوں عنوانات آپ عموماً "نوا" کی ہر اشاعت میں یعنی ہر ماہ دو بار پاتے ہیں۔ ان سولہ دنوں کی دوسری قابل ذکر تقاریر میں یہ تقریریں شامل ہیں۔ ۱۷ اردی بہشت ۱۳۵۵ف م ۲۱ مارچ ۱۹۴۶ء کو جناب ہارون خاں صاحب شروانی "مغربی جمہوریت اور ہندوستان" کے عنوان پر تقریر فرمائیں گے۔ ۱۹ اردی بہشت ۱۳۵۵ف مطابق ۲۳ مارچ ۱۹۴۶ء کو جناب ڈاکٹر مہدی علی صاحب یہ بتائیں گے کہ اردو شعرا نے اپنے کلام میں سائنسی مضامین کا کس طرح اور کس حد تک ذکر کیا ہے۔ چنانچہ آپ کی تقریر کا عنوان ہے "اردو شعر میں سائنسی حقائق" ۳۱ اردی بہشت م ۴ اپریل کو جناب آفتاب حسن صاحب

"چاندتک پہونچنے کی کوشش اور اس کا مقصد" کے عنوان پر تقریر فرمار ہے ہیں۔ سائنسی ترقی کے ساتھ ساتھ انسان بہ ظاہر اپنی قوت و کارفرمائی کا دائرہ برابر وسیع کر رہا ہے۔ اور نئی نئی معلومات کے حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ اس میں مزید اضافہ کی کوشش بھی کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ سائنس دانوں کی کوشش ہے کہ وہ زمین سے آگے بڑھ کر ماہ و مریخ تک پہونچیں۔ نظام شمسی کے دوسرے سیاروں کے حالات معلوم کریں اور ممکن ہو تو اپنا اقتدار وہاں بھی قائم کرلیں۔ ظاہر ہے کہ ایسی کوشش میں ہماری پہلی منزل وہی سیارہ ہو سکتی ہے، جو زمین سے سب سے زیادہ قریب ہو۔ چنانچہ اس کوشش کا پہلا زینہ چاند کو قرار دیا گیا ہے۔ ادب، سائنس اور سماج کے ٹھوس مسائل کے ساتھ ساتھ تفریح و دلچسپی کی بھی ضرورت ہے۔ چنانچہ ۱۶ اردی بہشت م ۲۰ مارچ کو آپ مسعود احمد صاحب سے مزاحیہ تقریر سنیں گے۔ ۳۰ اردی بہشت م ۳ اپریل کو "اگادی" کے عنوان پر رائے موہن پرشاد صاحب تقریر فرمائیں گے۔

موسیقی کے پروگراموں میں جو فن کار زیر نظر سولہ دنوں میں حصہ لے رہے ہیں ان میں شبو خاں، ماسٹر نورنگ غلام صدیق خاں، ماسٹر ساوے، ماسٹر اقبال اور زہرہ قصوری قابل ذکر ہیں۔ شبو خاں سے استادی گانا آپ ۱۵ اردی بہشت کو سن چکے ہیں۔ اب انھیں پھر ۱۷ اردی بہشت م ۲۱ مارچ کو سنئے۔ ماسٹر نورنگ بمبئی والے ۲۲ و ۲۴ اردی بہشت کو گا رہے ہیں۔

بچوں کا پروگرام ہمارے کم سن سننے والوں کی دلچسپی کی خاص چیز ہے۔ ۱۷ اردی بہشت م ۲۱ مارچ کو بچے اپنے شہر، گھر، ریڈیو اور مدرسے وغیرہ سے متعلق اپنی بعض خالاؤں کے خیالات معلوم کریں گے۔ ۲۲ اردی بہشت کو استاد شام کے ساڑھے سات بجے آدھے گھنٹے کے لئے ایک مدرسہ کھول رہے ہیں۔ ۲۴ اردی بہشت ۵۵ھ ف کو دیوانی ہانڈی کا پروگرام خالہ رحمانی پیش کر رہی ہیں۔

۳۱ اردی بہشت م ۴ اپریل ۱۹۴۶ء کو بچوں کے پروگرام پر بڑے لوگ بات چیت کر رہے ہیں۔

تھیٹر و ڈراما کے تحت ۲۸ اردی بہشت م ۲۲ اپریل کو رات کے دس بجے حضرت جلیل مرحوم سے متعلق ادیس احمد صاحب ادیب کا لکھا ہوا تبصرہ "کاروان امیر (مینائی رح) کا آخری مسافر" پیش کیا جارہا ہے۔ ۳۱ اردی بہشت م ۴ اپریل کو رات کے دس بجے ایک غنائیہ پیش کیا جائے گا۔

حیدرآباد کا لباس

نشری تقریر عبدالمجید صاحب صدیقی

لباس ہر ملک کے تمدن کا بہت بڑا جز ہے۔ یہ ہر قوم و ملک کے ان اجزاء میں سے ہے جس کے مجموعے کو ہم تمدن کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ سرسری طور پر کھانا، پینا، اوڑھنا، بچھونا رہنا سہنا نشست و برخاست زبان، لباس سب تمدن کے ضروری اجزاء ہیں۔ جوں جوں یہ چیزیں پیدا ہوئیں اور ان میں لطافت پیدا ہوتی گئی، تمدن کا درجہ بڑھتا گیا۔ آفرینش انسانی کی ابتدائی منزلوں میں جب کہ انسان غول بیابانی کی شکل میں زندگی بسر کرتے تھے تمدن کے یہ اجزائے ترکیبی یا تو سرے سے نہیں تھے یا بہت بھدی شکل میں پائے جاتے تھے۔ مثلاً لباس جس نے انسانی تمدن کو بہت سنوارا ہے پہلے بالکل نہیں بنا۔ وحشی انسان ننگے دھڑنگے پھرتے تھے یا پتوں اور درختوں کی چھالوں سے بدن ڈھانکتے تھے اور صدیوں کے بعد جب روئی جیسی ضروری چیز مل گئی تو اس سے سوت بنا کر موٹی ڈھاٹی پوشاک بنانے لگے اور یہ پوشاک پہلے ایک اوڑھنی اور تہہ بند سے زیادہ نہ تھی چنانچہ ان کی قدیم شکلیں اب تک موجود ہیں۔ لیکن رفتہ رفتہ اسی سیدھے سادھے کپڑے سے بدن کی کئی پوشاکیں تیار ہونے لگیں اور سر سے لے کر پیر تک ان کی کئی شکلیں بنیں اور بنتی جاتی ہیں جس کو دیکھ کر اب مختلف قوموں کے تمدن کا صحیح اندازہ لگایا جاتا ہے کیونکہ دوسرے اجزائے تمدن تو فوراً دیکھنے والے کے سامنے نہیں آتے۔ مثلاً کسی شہر کا کھانا، پینا، اوڑھنا، بچھونا دیکھنے کے لئے ایک سیاح کو مختلف محفلوں اور صحبتوں میں نشست و برخاست کرنی پڑے گی اور زندگی کے کئی شعبوں میں سے گزرنا پڑے گا۔ اس کے برخلاف لباس بالکل سامنے ہوتا ہے اور شہر میں ایک گشت لگانے سے اس کا صحیح نظارہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور اس کے ذریعے یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ فلاں شہر یا ملک کا درجۂ تمدن کیا ہے۔

دکن نے جس طرح تمدن کے اجزاء کو لطیف پیرائے میں ڈھالا ہے اسی طرح لباس کو بھی لطیف تر بنایا ہے ۔ بات یہ ہے کہ ان چیزوں کا تعلق اہل ملک کے لطیف ذوق سے ہے اگر غور سے دیکھا جائے تو تمدن کے تمام اجزاء میں جو چیز در پردہ کام کرتی ہے وہ متمدن قوم کا ذوق ہے ۔ جوں جوں ذوق اور طبیعتیں نکھرتی ہیں تمدن اور معاشرت میں بھی لوچ پیدا ہوتا ہے اور رعنائی آتی ہے ۔ دراصل تمدن کی تمام ظاہرداریاں جن میں لباس بھی شامل ہے ایک پوشیدہ ذوق کے مختلف مظاہرے ہیں ۔ اہل دکن آج صدیوں سے ایک لطیف ذوق کی پرورش کر رہے ہیں جس کا ذمہ دار ان کا قدیم ماحول اور جغرافیہ بھی ہے اور جیسے جیسے یہ ذوق پاکیزہ ہوتا گیا اس کے مظاہرے بھی لباس، مکان، کھانے، پینے کی شکل میں لطیف ہوتے گئے ۔ چنانچہ آج تمام چیزیں ایک بلند اور پختہ شکل میں اُجاگر ہیں ۔ حیدرآباد کا لباس بھی جو صدیوں کے ارتقاء کا نتیجہ ہے، دیکھنے کے قابل ہے ۔ یہ حیدرآباد کی خاص چیز ہے جس میں خاص لطافت اور حسن پایا جاتا ہے ۔ بات یہ ہے کہ لباس کا حسن، خواہ مرد پہنے یا عورت تین چیزوں پر منحصر ہے ۔ ایک تو خود موزوں کپڑا ہے جو خاص لباس و پوشاک کے لئے منتخب کیا جائے ۔ رنگ، طرز اور دبازت کے اعتبار سے شیروانی کے لئے خاص کپڑا اور کوٹ کے لئے خاص کپڑا درکار ہے ۔ دوسری چیز کپڑوں کے رنگ کا توازن ہے ۔ جو پوشاکیں سر سے لے کر پیر تک پہنی جائیں ان کے مختلف رنگ ایسے ہوں جو ایک دوسرے کے ساتھ متوازن ہوں ۔ اگر سب کا ایک ہی رنگ ہو تو اس میں بھی ایک حسن و سادگی ہے ۔ اگر مختلف رنگ کے ہوں تو پھر ان میں لطیف توازن ہونا چاہئے جن سے ایک اچھا منظر سامنے آئے ۔ تیسری چیز پوشاک کی تراش خراش اور سلوائی ہے لباس کی بڑی خوبی یہ ہے کہ تمام کپڑے اس طرح تراشے جائیں کہ وہ بدن پر چپت بیٹھیں اور ایک سانچہ معلوم ہوں ۔ یہ تمام خصوصیتیں حیدرآبادی لباس میں موجود ہیں اور اسی وجہ سے حیدرآباد کا لباس ایک لطیف پیرایہ زندگی ہے جو ہندوستان کے اور حصوں میں نہیں پایا جاتا ۔ اس کے علاوہ لباس کی یکسانیت بھی اپنے اندر بہت جاذبیت رکھتی ہے ۔ کہ سب اہل شہر نہ صرف خوش پوش بلکہ سر سے پیر تک ایک ہی لباس میں ملبوس نظر آئیں ۔

اس وقت تمام ہندوستان میں صرف حیدرآباد ہی ایک ایسا شہر ہے جہاں ایک سرے سے دوسرے سرے تک تمام خوش پوش اور شہری ایک ہی لباس میں نظر آتے ہیں۔ جن کی ایک ہی تراش وخراش ہوتی ہے اور دیکھنے والے کو ایک نظر میں اس شہر کا درجۂ تمدن معلوم ہو جاتا ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر دور اور ہر زمانہ میں حیدرآباد کے لباس میں تبدیلیاں ہوتی گئیں۔ کیونکہ ہر زمانہ میں حالات بدلے اور نئے حالات پیدا ہوئے خیال و ذوق کی تبدیلی کے ساتھ لباس میں بھی تغیر ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ قرون وسطیٰ میں حیدرآباد کے لباس کا کچھ اور ہی رنگ تھا۔ لوگ بدن میں انگرکھا یا چوبغلہ پہنتے تھے۔ دونوں کی وضع میں بہت فرق تھا۔ انگرکھے کی قطع معمولی ہوتی تھی۔ اس کے دو حصے ہوتے تھے۔ اوپر کے حصے کو جو آستینوں کے ساتھ ملحق ہو کر سینے اور پشت کو ڈھانکتا تھا چولی کہتے تھے۔ یہ چولی اونچی یا نیچی دونوں طرح کی ہوتی تھی۔ اگر اونچی ہوتی تو اس کو اونچی چولی کا انگرکھا کہتے اور نیچی ہوتی تو پھر نیچی چولی کہتے تھے — نیچے کے حصے کو دامن کہا جاتا تھا۔ دامن بھی دو طرح کے ہوتے تھے۔ بعض تو سادے ہوتے۔ جو پردے معلوم ہوتے تھے اور بعض انگرکھے جو خوش حال لوگ اور امرا پہننے تھے ان میں بڑا گھیر اور شکنیں ہوتی تھیں۔ جس کی وجہ سے انگرکھے کی شان بڑھ جاتی تھی۔ اس کی آستینیں شکن دار، پتلی ہوتی تھیں۔ اس میں بالعموم دو بند ہوتے تھے۔ اور یہ سینے کے نیچے جہاں چولی ختم ہو جاتی تھی باندھے جاتے تھے۔ ان بندھنوں کے ذریعہ انگرکھا بدن پر چست کر دیا جاتا تھا۔ لیکن انگرکھے کی خاص صورت یہ ہے کہ اس کا دایاں یا بایاں بازو بالکل کھلا ہوتا تھا۔ اور اس سے بدن کا حصہ صاف نظر آتا تھا۔ چوبغلہ اس سے مختلف تھا اور انگرکھے سے زیادہ ثقہ لباس تھا۔ اول تو یہ پورے بدن کو ڈھانکتا تھا اس میں بدن کا کوئی حصہ کھلا نظر نہیں آتا تھا۔ دوسرے سینے پر اس کو دونوں طرف سے گول تراشا جاتا تھا۔ جو پردہ اندر ہوتا اور دوسرا پردہ جو باہر ہوتا تھا اس کو اس طریقہ سے ملایا جاتا تھا کہ وہ پیٹ اور سینے پر گول حلقہ معلوم ہوتا — اس کے اندر ایک بندھن ہوتا تھا جس سے اندر جانے والے پردے کو بغل کے پاس باندھتے تھے اور باہر بیچ میں ناف کے پاس ایک بندھن ہوتا تھا جس سے چوبغلہ بدن پر چست کیا جاتا تھا۔ چوبغلے باریک تن زیب کے یا دبیز نگین

کپڑوں کے بنائے جاتے تھے ۔ چنانچہ سردی کے موسم میں گرم جامہ وار کے رنگین اور خوش وضع چو بغلے پہنے جاتے تھے ۔ علما اندر گیبے کا قمیص اور باہر شاہیہ یا دلی وضع کی عبا پہنتے تھے ۔ جہاں تک سر کے لباس کا تعلق ہے لوگ سفید یا رنگین شملے باندھتے تھے ۔ شملوں کی ساخت ہر طبقہ اور ہر خاندان کی جداگانہ ہوتی تھی ۔ چنانچہ حیدرآباد میں شملے اور اس کی طرز سے ہر شخص کی حیثیت اور اس کے طبقے کا اندازہ لگایا جاتا تھا ۔ علما اور مشائخ عمامے باندھتے تھے ۔ جو سفید، زرد یا شنجرفی رنگ کے رعب دار ہوتے تھے ۔ دربار کی شرکت کے لئے درباری پگڑیاں باندھی جاتی تھیں جو ترقی کرتے ہوئے اب دستار ہو گئیں ۔ لوگ یہ دستار یا پگڑیاں خود اپنے ہاتھ سے باندھتے تھے اور یہ ہر خاندان اور ہر امارت کی جداگانہ ہوتی تھی اور یہی اس کا امتیاز ہے چنانچہ ہر امیر اور درباری خود اپنے طرز کی پگڑی باندھتا تھا آج بھی دستار کو دیکھ کر لوگ خاندان کو پہچان لیتے ہیں ۔ چونکہ اس کی ساخت روز بروز لطیف ہوتی گئی اور اس میں محنت درکار تھی اس لئے اب یہ کام دستار بند انجام دیتے ہیں جو صرف یہی پیشہ کرتے ہیں ۔

حضرت غفراں مکاںؒ کے عہد سے جو انیسویں صدی کا آخری زمانہ ہے حیدرآباد کے لباس میں تبدیلی ہونے لگی ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں نہ صرف حیدرآباد بلکہ تمام ہندوستان میں نت نئی تحریکیں پیدا ہوئیں جو ہندوستان کی سیاست اور معاشرت پر اثر انداز ہوئیں ۔ یہ نیا زمانہ ہندوستان میں غدر کے بعد سے شروع ہوا اور اپنے ساتھ نئی تحریکیں لے کر آیا ۔ ان جدید تحریکوں سے حیدرآباد بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہا نواب مختار الملک سالار جنگ اول نے اپنی عظیم الشان اصلاحات سے حیدرآباد کو دنیا کے متمدن ممالک کے ہم پلّہ بنایا ۔ سیاست کی ان جدید اصلاحوں سے نئی روشنی پیدا ہوئی اور اس سے ملک کی معاشرت پر بھی اثر پڑا ۔ کیونکہ اس جدید ماحول میں اہل ملک کا مذاق بھی بدلنا ضروری تھا اور جوں جوں مذاق نکھرتا گیا تمدن کے تمام پہلوؤں میں اس کے مظاہرے ہونے لگے ۔ زبان بدلی، رہنے سہنے کے طریقے بدلے ۔ نشست و برخاست اور بات چیت کے نئے اسلوب پیدا ہوئے اسی طرح سر سے لے کر پیر تک تمام لباس بدل گیا اور اس میں بڑی پاکیزگی اور لطافت پیدا ہوئی ۔ یہ تبدیلی جو انیسویں صدی کے آخری زمانہ سے شروع ہوئی تھی رفتہ رفتہ بڑھتی گئی اور بیسویں صدی کے اوائل میں تو ایک بڑا تغیر ہی ہو گیا ۔

موجودہ عہد مسعود میں جو انتہائی عروج کا دور ہے حیدرآباد کا لباس کچھ اور ہی ہے۔ جنگ عظیم سے پہلے تک پرانے لباس کے چند باقیات نظر آتے تھے لیکن اب سوائے علماء و مشائخین کے طبقے کے جو پرانا لباس پہنتے ہیں قدیم لباس نظر نہیں آتا۔ یہاں یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ لباس اور وضع قطع کو ڈھالنے میں یہاں کے امرا نے بہت حصہ لیا ہے اور اپنے خاص ذوق سے دوسرے طبقے کی رہنمائی کی ہے۔

حیدرآباد کا موجودہ لباس جو کم و بیش پچاس سال کی پیداوار ہے ایک شاندار چیز ہے اور ایک بلند معاشرت ظاہر کرتا ہے۔ اس کو قرون وسطیٰ کے لباس سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اہل حیدرآباد کے ذوق نے اس لباس کو خود بخود ایک سڈول سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی اور اس میں غیر معمولی حسن پیدا کر دیا۔ اول تو سر کا لباس بجائے شملے کے ترکی ٹوپی یا دوسری قسم کی ٹوپی ہو گیا جو شملے کی بہ نسبت زیادہ سبک اور آسانی سے استعمال کی جاسکنے والی ہوتی ہے۔ یوں تو ترکی ٹوپی ہندوستان کے اور صوبوں میں بھی استعمال ہوئی ہے لیکن حیدرآبادی ٹوپی کی خاص شکل ہے جس کی دیوار اور چندوے میں خاص توازن ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بال دار سیاہ ٹوپی بھی استعمال ہوتی ہے اور اس کی دو تین شکلیں ہیں۔ بدن میں انگرکھے اور چوبغلے کی جگہ شیروانی نے لی جو حیدرآباد کی خاص چیز ہے۔ اگرچہ شیروانی حیدرآباد میں باہر سے آئی ہے لیکن یہاں اس میں نت نئی اختراعیں ہوئیں اور حسن کارانہ تراش خراش کر کے اس کو ایسے پاکیزہ سانچے میں ڈھالا گیا ہے کہ اب حیدرآباد کی سی شیروانی ہندوستان کے کسی گوشے میں نہیں تیار ہوتی جو شیروانی پہلے پہل حیدرآباد میں استعمال ہونے لگی اس کی آستینیں مخروطی، گلا بے ڈول اور اس کا دامن پھیلا ہوا ہوتا تھا۔ کرتے کی طرح دامن میں دونوں طرف کلیاں لگائی جاتی تھیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ چوبغلے کی بگڑی ہوئی شکل ہے لیکن رفتہ رفتہ اہل ذوق نے اس کو سڈول بنایا۔ آستینیں ہموار بنائی گئیں۔ سینے اور دامن کی وسعت میں توازن پیدا کیا گیا اور گلے سے ناف تک بٹن لگائے گئے۔ جن کی تعداد پانچ سے سات ہو گئی۔ یہ بٹن جن کو گنڈیاں کہتے ہیں۔ پہلے کپڑے کے اندر بنائے جاتے تھے اور باہر سے نظر نہیں آتے تھے لیکن اب باہر بنائے جاتے ہیں۔ شیروانی کا حسن اس کے گلے سے ہے۔ پہلے یہ گلا سڈول بنایا جاتا تھا گردن سے مخروطی ہو کر سینے پر پھیلا ہوا ہوتا تھا اور سامنے اس کو

صرف ایک کانٹے سے منسلک کرتے تھے لیکن رفتہ رفتہ اس میں ترقی ہوتی گئی اور اب اس کو دو تین کانٹوں سے منسلک کرکے گردن پر چسپت کیا جاتا ہے .... اس کی چوڑائی بھی ہمیشہ بدلتی رہی ۔ لیکن اب گلے زیادہ چوڑے بنائے جاتے ہیں جو بہت سڈول معلوم ہوتے ہیں۔ یہ سب دوہرے ہوتے ہیں لیکن بعض لوگ پتلے اور اکہرے گلے بھی پسند کرتے ہیں جو سامنے دو چھوٹی خوش نما گنڈیوں سے ملائے جاتے ہیں ۔ آج سے بیس سال پہلے شیروانیاں زیادہ لمبی پہنی جاتی تھیں جو گھٹنوں سے نیچی ہوتی تھیں ۔ اور آستین کے کف دوہرے ہوتے ۔ جو گلے کا جواب ہوتے تھے اور گھڑی کے جیبوں پر غلاف لگائے جاتے تھے لیکن اب یہ چیزیں متروک ہوگئی ہیں اور شیروانیاں اونچی ہوگئی ہیں ۔ شیروانیوں کا کپڑا بھی خاص ہوتا ہے موسم کے لحاظ سے گرم یا ٹھنڈا کپڑا منتخب کیا جاتا ہے جو اپنی طرز و بناوٹ اور رنگ میں شیروانی کی ساخت کے ساتھ متوازن ہوتا ہے اور بدن کے دوسرے لباس کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے ۔ دوسری پوشاکیں بھی شیروانی کے موافق بنائی جاتی ہیں ۔

پہلے شیروانی کے اندر کوئی لباس نہیں پہنا جاتا تھا ۔ چنانچہ انگرکھے میں سے سینے کا دایاں یا بایاں حصہ باہر سے صاف نظر آتا تھا ۔ لیکن بعد کو ململ، آغابانی یا دوسرے جالی دار کرتے پہنے جانے لگے ۔ ان کا دامن کبھی گھٹنوں تک لمبا اور کبھی اونچا ہوتا تھا اور گلے کو گردن کے برابر گول کرکے اس کو شانوں پر تکموں کے ذریعہ باندھا جاتا تھا ۔ لیکن شیروانی کے رواج کے ساتھ انگریزی وضع کے قمیص استعمال ہونے لگے جو مختلف رنگ اور طرز کے ہوتے ہیں ایک زمانہ میں لوگ گھر میں ہی انگرکھا زیب تن رکھتے تھے کیونکہ انگرکھے کے نیچے بالعموم کوئی پوشاک نہیں ہوتی تھی ۔ لیکن اب گھروں میں قمیص پہنے جاتے ہیں اور جہاں کرتے پہنے جاتے ہیں وہ نئی نئی طرز کے ہوتے ہیں ۔ ان کا گلا قمیصوں کی طرح بنایا جاتا ہے ۔

جہاں تک پائجاموں کا تعلق ہے ان میں بھی وقتاً فوقتاً بہتیری تبدیلیاں ہوئی ہیں ۔ قرون وسطیٰ میں امراء و روسا دوہرے پائجامے پہنتے تھے ۔ جو بدن پر چسپت بیٹھتے تھے اور خوش نما معلوم ہوتے تھے ۔ یہ اب بھی پہنے جاتے ہیں ۔ متوسط درجے کے لوگ معمولی کم عرض کے پائجامے پہنتے تھے ۔ ان کے علاوہ آخری زمانہ میں تنگ مہری کے کلی دار پائجامہ بھی رائج ہوگئے جو غالباً لکھنؤ سے یہاں آئے تھے ۔ لیکن بعض

گھرانوں میں پسند نہیں کئے گئے درباروں میں درباری لباس کے ساتھ رنگین کپڑے مثلاً اطلس اور ہمرو کے لباس پہنے جاتے تھے ۔جواب بالکل نظر نہیں آتے ـــــ اب شیروانی کے ساتھ پائجاموں میں بھی بہت تبدیلی ہوگئی ۔ اب خواہ امیر ہوں یا متوسط ہر طبقے میں ڈھیلے پائجاموں کا رواج ہو رہا ہے۔جن کی وضع پتلون نما بنائی جاتی ہے اور یہ بہت لمبے ہو رہے ہیں ۔ یہ موجودہ زمانہ کے بوٹ و شوز کے ساتھ ، قرون وسطیٰ کی آپشاہی کی جگہ بہت ہم آہنگی پیدا کرتے ہیں ۔ تمام لباس کی خوبی اس کی متوازن ساخت میں مضمر ہے ۔ اور اہل ذوق اس میں ہم رنگی اور ہم آہنگی پیدا کرتے ہیں ۔ یہاں تک کہ دستی اور موزے بھی اس توازن سے باہر نہیں جاتے ۔ یوں تو شیروانی اور دوسرے لباس موسم کے لحاظ سے گرم اور ٹھنڈے بنائے جاتے ہیں لیکن اس میں محفلوں اور صحبتوں کا لحاظ بھی ہوتا ہے جیسی محفل ہوتی ہے اسی طرح کا رنگ اختیار کیا جاتا ہے ۔چنانچہ شادی' بیاہ کی محفلوں میں خاص رنگ اور دوسری علمی و معاشرتی تقریبوں میں دوسرا رنگ اختیار کیا جاتا ہے ۔

قرون وسطیٰ کے ذوق کے اعتبار سے طرح طرح کے رنگ کے شوخ کپڑے استعمال ہوتے تھے ۔ جو لوگ سادگی پسند تھے وہ صرف صوفیانی رنگ کے کپڑے پسند کرتے تھے لیکن اکثر خوش رنگ وضع دار کپڑے استعمال ہوتے تھے ۔چنانچہ اطلس' کم خواب' زربفت' مشجر اور کچھ نہیں تو جامہ وار ضرور پسند کیا جاتا تھا ۔ اس کے علاوہ زمانہ کے رواج کے مطابق اطلس اور ہمرو کے لباس بھی پہنے جاتے تھے۔ جب چوبغلوں کی جگہ شیروانی کا رواج ہوا تو یہ بھی انھیں شوخ اور زرتار کپڑوں کی بنائی جانے لگی انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے اوائل میں اور جگہ نہیں تو شادی بیاہ کی تقریبوں میں کم خواب اور زربفت کی بھڑکدار شیروانیاں نظر آتی ہیں ـــ جدید اثرات سے جس طرح پوشاک کی شکل بدلی اسی طرح رنگ کا مذاق بھی بدل گیا ۔ اب اس جدید سادگی پسند مذاق میں شوخ کپڑوں کی کہیں جگہ نہیں رہی ۔ وہ یہ کہیں نظر نہیں آتے ۔ ان کی جگہ صرف ہلکے خاکی سیاہی مائل رنگ استعمال کئے جاتے ہیں ۔

شمالی سرکار

غلام احمد خاں

مملکت آصفیہ کا جو قدیم اور حق بہ جانب مطالبہ ایک عرصے سے اپنے گئے ہوئے اضلاع کی واپسی کا ہے اس کی نسبت آج کل اخبارات میں مختلف مضامین شایع ہو رہے ہیں۔ ان کی واپسی کے خلاف بعض طبقوں نے عہدناموں سے بحث کی ہے۔ میں اس موقع پر سیاسیات کے مختلف پہلوؤں میں دخل درمعقولات نہیں کرنا چاہتا۔ ارباب نشرگاہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہ مجھے تقریر کا موقع دیا گیا میں صرف ایک تاریخی خاکہ اس وقت پیش کروں گا کہ کن حالات کے تحت اور کن واقعات کے تابع مملکت آصفیہ کا ایک جز اپنے کُل سے علحدہ ہوگیا۔ ایک زمانہ تھا کہ سلطنت دکن مشرقی ساحل پر حدود بنگال تک پہونچ چکی تھی اور شمال میں دریائے نربدا کی خبرلاتی تھی۔ جنوب میں جزیرہ نمائے ہند کا بڑا حصہ اس کے زیرنگین تھا اور مغرب میں بحیرہ عرب کے قریب قریب حدود پہونچ چکے تھے۔ افسوس ہے کہ ٹیلی وژن نے ابھی تک اتنی ترقی نہیں کی ہے کہ میں سرکار نظام کی سابقہ عظمت کو نقشہ کے ذریعہ آپ کی خدمت میں پیش کرسکتا۔

سلطنت بہمنیہ کے زوال کے بعد دکن میں جو چند حکومتیں قائم ہوئیں اُن کے منجملہ قطب شاہی ریاست بھی ہے جس کا قیام گولکنڈے میں ۱۵۱۲ء میں ہوا۔ سلطان عبداللہ قطب شاہ کے زمانہ میں جو اپنے سلسلے کے چوتھے بادشاہ تھے ریاست دکن مشرق کی طرف دریائے کرشنا تک وسعت پاچکی تھی۔ اڑیسہ کی راج دھانی کے ضعف کو محسوس کرکے اس بادشاہ نے مشرقی ساحل پر سرحد بنگال تک اپنا قبضہ قائم کرلیا اور سیکاکول اس صوبہ کا مستقر قرار دیا گیا اُسی زمانہ سے اس علاقہ کو جو پانچ اضلاع گنٹور، کنڈاپلی، ایلور، راجمندری اور سیکاکول پر مشتمل ہے، سرکارہائے شمالی نام دیا گیا۔ انتظام مال گزاری وہی قائم رکھا گیا جو سابق سے زمین داری کے طریقے پر رائج تھا۔ لیکن حکومت کی جانب سے ایک نائب کو جو فوج دار سے موسوم تھا مقرر کیا گیا۔ پہلے فوج دار کا نام علی وردی خاں تھا۔ ابراہیم قلی قطب شاہ کے

نقشہ ریاست حیدرآباد ۱۱۶۷ھ اور ۱۲۲۳ھ کے مابین

زمانہ میں شیر محمد خاں کو فوجداری پر مقرر کیا گیا۔ ان کے زمانہ میں اس شہر نے بڑی رونق حاصل کی ایک عالی شان مسجد جو ان کے نام سے اب تک مشہور ہے اس وقت کس مپرسی کی حالت میں ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چار سال میں اس کی تعمیر ۱۱۶۱ھ میں ہوئی۔ یہ مسجد اپنے زمانہ کی معماری کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ اس کی نگہداشت کے لئے کوئی معاش مقرر نہیں ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کی حالت دن بہ دن تباہ ہوتی جا رہی ہے۔ بڑے بڑے حوض اور متعلقہ عمارتیں سب ٹوٹ گئیں ہیں ایک باغ بھی انھوں نے تعمیر کیا جس کی آبیاری کے لئے چھ میل کے فاصلہ سے متصلہ ندی سے نہر تعمیر کی گئی۔ اس شہر میں اپنے عروج کے زمانہ میں بیان کیا جاتا ہے کہ تین سو چھپن مسجدیں تھیں

جو اس وقت سب کھنڈر ہیں۔

شیر محمد خاں ہی کے زمانہ میں راجہ صاحب دیجانگر اور راجہ صاحب بسلی کے مورثین اعلیٰ کو زمین داریاں دی گئیں جو آگے چل کر راج دھانیاں بن گئیں اور اس وقت جنوبی ہند میں اپنی ایک خاص حیثیت رکھتی ہیں۔ ۱۶۸۷ء میں قطب شاہی حکومت ختم ہوگئی۔ دکن بھی مغلیہ سلطنت کا ایک صوبہ بن گیا۔ حضرت آصفجاہ مرحوم نے ۱۷۲۴ء میں تخت دہلی کے اقتدارات سے اپنے کو علحدہ کرلیا اور ۱۷۲۶ء میں انورالدین خاں کو فوج دار سیکاکول مقرر کرکے بھیجا جو آگے چل کر خانوادۂ نوابانِ کرناٹک کے مورث اعلیٰ ہوئے۔

اٹھارھویں صدی کا وسطی حصہ برٹش اور فرنچ اقتدار کے لئے کش مکش جدوجہد کا زمانہ تھا ہندستان پر مستقل طور پر قدم جمانے کے لئے دونوں طرف سے جان توڑ کوشش ہو رہی تھی۔ مظفر جنگ حیدرآباد میں قتل کئے گئے۔ صلابت جنگ کو فرنچ جنرل بسٹی نے تخت آصفی پر متمکن کیا اور ۱۷۵۲ء میں سرکارہائے شمالی کو بہ استثناء ضلع گنٹور اخراجات فوج کی پابجائی کے لئے فرانسیسیوں کے تفویض کرنے کا حکم لکھوالیا۔ فرانسیسی ستارہ اس زمانہ میں عروج پر تھا۔ صلابت جنگ کو بسٹی نے اورنگ آباد کے قلعہ ارک میں جو شہنشاہ اورنگ زیب کے رہنے کے محلات تھے، اپنی نگرانی میں رکھا تھا ان حالات کے تحت صلابت جنگ سے سرکارہائے شمالی کی دستاویز لکھائی گئی اس منتقلی سے ۴۷۰ میل کا ساحل جو ۱۰۰ میل چوڑا تھا فرانسیسیوں کے قبضہ میں آگیا جس کی آمدنی اس زمانہ میں ساڑھے لاکھ کی بیان کی جاتی ہے۔ یہ علاقہ جو تقریباً سترہ ہزار مربع میل پر مشتمل تھا نہایت زرخیز تھا۔ زراعت کے علاوہ کپڑے کے لئے بھی یہ حصہ مشہور تھا چنانچہ سیکاکول اپنی ململ کے لئے حال حال تک کافی شہرت رکھتے تھے۔ اس علاقہ کے حاصل ہونے سے فرانسیسی قوت دوسری یوروپین حکومتوں سے بہت ارفع و اعلیٰ ہوگئی۔

فرانسیسیوں کے لئے صلابت جنگ کو حراست میں رکھ کر ان سے سرکارہائے شمالی کے تفویض کرنے کی دستاویز لکھا لینا آسان تھا لیکن اس علاقہ پر قبضہ کرنا مشکل تھا اس لئے کہ ہر زمانہ میں مالک کے خیر خواہ اور جاں نثار نکل ہی آتے ہیں سیکاکول کے فوج دار وقت جعفر علی نے فرانسیسیوں کو قبضہ دینے سے انکار کردیا اور وجے رام زمیں دار دیجانگر جو اس وقت بڑی قوت رکھتا تھا اس سے استمداد کی اور فرانسیسیوں کے مقابلے پر تیار ہوگیا۔ فرنچ جنرل مورائن نے موقع کی نزاکت کا اندازہ کرکے وجے رام کو فراہم کرلیا کہ اضلاع راجمندری اور

سیکاکول کی زمین داری کم شرح پر اس کو دی جائے گی۔ جعفر علی نے اپنے کو تنہا پا کر مرہٹوں سے مدد مانگی جو ناگ پور سے آئے اور ڈچ علاقہ　　پٹنم اور منفصل مقامات کو لوٹ کر مال غنیمت لے کر واپس ہوگئے۔ ویجانگرکو ہاتھ نہیں لگایا۔ جعفر علی کو ان حالات کے تحت مجبوراً فرانسیسوں کی اطاعت قبول کرنا پڑی چونکہ اس کی وفاداری پر فرانسیسیوں کو بھروسہ نہ تھا اس لئے ۱۷۵۴ء میں بسّی نے خود سیکاکول کا دورہ کیا اور ایک شخص ابراہیم خاں کو فوج دار مقرر کیا۔ تھوڑے عرصے کے بعد اس نے بھی سرکشی کی اور مال گزاری بھیجنا بند کردی۔ ایسے موقع پر وجے رام زمین دار ویجانگر نے اپنے اغراض کی تکمیل کے لئے جنرل بسّی کا ساتھ دیا۔ اور فوج دار سیکاکول کے ساتھ کسی قسم کی ہمدردی کا یا امداد کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ یہاں تک کہ بسّی کو اپنی طرف ہموار رکھنے کے لئے اس نے ہر ممکنہ طریقہ　　اختیار کیا۔ ایک واقعہ مورخ مالیسن بیان کرتا ہے کہ بسّی شہر حیدرآباد کے قریب جانب شمال ایک وسیع عمارت میں جو چار دیواری سے محفوظ تھی اور چار محل سے موسوم تھی خود اپنی فوج کی طرف سے محصور ہوگیا تھا۔

بسّی روپے کی قلت کے سبب سے مجبور تھا اس کی فوج میں بہت کمی ہوگئی تھی اور جو رہ گئی تھی وہ بقایا تنخواہ کا مطالبہ کر رہی تھی۔ ایسی حالت میں ایک شخص عین رات کے وقت اس کے پاس پہونچا اور کہلا بھیجا کہ کسی خاص معاملہ میں اُسے بسّی سے بات کرنا ہے۔ بسّی نے اسے طلب کیا اور تنہائی میں ملاقات کی اس نے بڑی مقدار میں سونے کے ہُن پیش کئے کہ یہ راجہ وجے رام کا تحفہ ہے جو آپ کی مدد کے لئے بھیجا گیا ہے۔ بسّی کو یہ رقمی امداد عین ضرورت کے وقت پہونچی وہ راجہ وجے رام کا بے حد احسان مند ہوا۔ اپنی فوج کی تنخواہ اس نے تقسیم کی اور منتشر شدہ فوج کو جمع کیا اور سرکارہائے شمالی کی طرف رخ کیا کہ وہاں پہونچ کر اپنی زائل شدہ قوت کو پھر سے قائم کرے۔ ابراہیم خاں فوج دار کو جب یہ معلوم ہوا کہ بسّی سیکاکول آرہا ہے اور ویجانگر کے راجہ نے اس کا خیر مقدم کیا ہے تو مجبوراً ابراہیم خاں کو بھاگنا پڑا۔ جب وجے رام کو یہ معلوم ہوا کہ ابراہیم خاں بھاگ گیا ہے اور سیکاکول کا میدان صاف ہے تو اس نے بسّی سے پہلا فائدہ یہ اٹھایا کہ اسے بہلی پر حملہ کرنے کے لئے آمادہ کیا کہ یہ راجہ ہمیشہ سرکش رہا ہے اور فوج دار سیکاکول کو درپردہ

مرد دیتا رہتا ہے۔ اصل واقعہ یہ تھا کہ آپس میں ان دونوں کی سخت دشمنی ہو گئی تھی اور وجے رام چاہتا تھا کہ کسی نہ کسی طریقہ سے ببلی کو تباہ کیا جائے۔ چنانچہ وہ اپنے منصوبے میں کامیاب تو ہوا لیکن خود بھی شکار ہو گیا اور اپنی کامیابی کے پھول دیکھ نہ سکا۔ بُسّی نے محض وجے رام کو خوش کرنے کے لئے اپنی فوج اور چار دہانہ توپ حملہ کرنے کے لئے دی۔ لیکن خود اس حملہ میں شریک نہیں رہا اور اپنا پڑاؤ میدان جنگ سے کسی قدر فاصلے ہی پر رکھا۔

ببلی کی جنگ جو ۱۷۵۷ء میں یعنے ہندوستان کے مشہور خونین واقعہ کے ایک سو سال پہلے واقع ہوئی اپنے ساتھ وہ الم ناک واقعات رکھتی ہے جس کی مثال تاریخ ہند میں نہیں ہے۔ راجپوتانہ کی لڑائیوں میں عورتوں کی وقتِ واحد میں خودکشی کی مثالیں موجود ہیں جو جوہر سے موسوم ہیں لیکن ببلی کی جنگ کے واقعات ان سب سے کہیں زیادہ الم ناک ہیں۔ مقابلہ کے لئے ببلی کی فوج پوری تیار تھی لیکن فرانسیسی توپوں کی آتش باری کا وہ مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ جب فرانسیسی توپوں نے قلعہ کے برجوں کو مسمار کردیا اور وجے نگر کی فوج کی کامیابی کے پورے آثار پیدا ہو گئے اور ببلی والوں کو اپنے بچاؤ کی کوئی امید باقی نہیں رہی تو ان سب نے ایک آخری مجلس شوریٰ طلب کی۔ ببلی کی رانی اس پر تلی رہی کہ عورتوں کا دشمن کے قبضہ میں آجانے اور رسوا ہونے سے مرجانا بہتر ہے۔ چنانچہ یہ تصفیہ کیا گیا کہ ہر مالک مکان اپنے اپنے مکان کو مع اپنی عورتوں اور بچوں کے جلادے اور جو اس جلتی آگ سے بچنے کی کوشش کریں ان کو اپنے ہاتھ سے تلوار اور برچھی سے ہلاک کردیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مکانوں کو آگ لگادی گئی باپ نے اپنی اولاد کو شوہر نے اپنی بیوی کو بھائی نے اپنی بہن کو اپنے ہاتھ سے قتل کردیا۔ اپنی عورتوں اور بچوں کو قتل کردینے کے بعد ببلی والوں نے جان توڑ مقابلہ دشمن سے کیا۔ ببلی کا راجہ لڑتے لڑتے توپ کے گولے سے مارا گیا۔ دشمن کی فوج نے قلعہ پر قبضہ کرلیا اور قلعہ کو زمین دوز کردیا۔

ابھی ببلی پر پورا قبضہ دشمنوں کا نہیں ہوا تھا کہ دوسرے روز ہی قدرت نے وجے رام سے اس کا انتقام لیا۔ ایک شخص پاپیا نامی رات میں محافظوں کی آنکھ بچا کر وجے رام کے ڈیرے میں داخل ہوا وجے رام ایک فربہ شخص تھا اور اس کا پیٹ بہت بڑا تھا۔ پاپیا نے اسے نیند سے جگا کر اپنے

آنے کا اور بدلہ لینے کا مطلب بیان کیا اور پہلا وار اس کے پیٹ پر کیا۔ اس اثناء میں گڑبڑ ہوگئی لوگ اندر آگئے اور قاتل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے لیکن وجے رام کو ایسا کاری زخم لگا تھا کہ وہ بھی اس سے جاں بر نہ ہوسکا۔ اس المیہ کا سلسلہ یوں ختم ہوتا ہے کہ دو روز کے بعد ایک بوڑھا شخص ایک بچے کو لئے ہوئے بستی کے پاس آیا۔ لوگوں نے فوراً پہچان لیا کہ یہ لڑکا متوفی راجہ کا بیٹا ہے۔ جوق جوق اس کے اطراف جمع ہوگئے۔ بوڑھے نے کہا کہ جب قلعہ کے مکانوں کو آگ لگانے کا تصفیہ ہو رہا تھا اور قلعہ کی حفاظت کی امیدیں باقی نہیں رہی تھیں تو اس وقت وہ اس لڑکے کو وہاں سے لے کر نکل گیا اور اب جب معلوم ہوا کہ خود وجے رام بھی قتل ہوچکا ہے تو وہ اس لڑکے کو لے کر آیا ہے۔ بستی خود قلعہ کے دردناک واقعات سے بہت متاثر تھا اور دراصل خود اسے اس جنگ سے ذاتی دلچسپی بھی نہ تھی اس لڑکے کو جس کا نام انندراج تھا اس نے اپنی حفاظت میں لیا اور اس کو بیلی کی زمین داری پر قائم کر دیا۔ یہ واقعات قصبہ بیلی میں ایک مینار پر جو اس المیہ کی یادگار ہے درج ہیں اور تلنگی زبان میں ان دردناک واقعات کو منظوم کیا گیا ہے جو اکثر دلوں کی زبان پر ہیں اور خاص کر بھیک مانگنے والے ان کو خوب سناتے ہیں۔ مجھ سے یہ بھی کہا گیا کہ مدراس سے کبھی کبھی ان کو نشر کیا جاتا ہے۔ تھوڑے سے تصرف کے ساتھ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ع ثبت ست بر جریدۂ عالم دوام شاں

حال ہی میں مجھے ان واقعات کے مطالعہ کی کشش اس نواح میں لے گئی تھی۔ ان تمام مقامات کا معاینہ میں نے کیا جو اپنی خاموش زبان سے اپنی داستان الم کو بیان کرتے ہیں۔ ان واقعات کے بعد بھی فرانسیسیوں اور انگریزوں کی کش مکش کا مد و جزر برابر قائم رہا بالآخر ماہ مئی ۱۷۵۹ء میں جو لڑائی راجمندری کے قریب فرانسیسیوں اور انگریزوں میں ہوئی اس میں فرانسیسی قوت ہمیشہ کے لئے زائل ہوگئی۔ صلابت جنگ نے صورت واقعات دیکھ کر اپنا تعلق فرانسیسیوں سے علحدہ کر لیا اور انگریزوں کو اپنا حلیف بنا لیا۔ فرانسیسی ہمیشہ کے لئے سرکارہائے شمالی سے بے دخل ہوگئے اور یہ علاقہ صوبہ دکن میں بدستور شامل ہوگیا۔ مورخین کا بیان ہے کہ فرانسیسی اقتدار کے زمانہ میں ان اضلاع کا انتظام نہایت خوش اسلوبی سے انجام پاتا تھا لیکن ان کا اقتدار برخاست ہونے کے بعد ہر قسم کی بدنظمی پھیل گئی۔

آخری باب ان تاریخی واقعات کا یہ ہے کہ اس حصہ کی زرخیزی اور اس کی پیداوار کے مدنظر

یہ حصہ انگریزوں کی آنکھ میں کھٹک رہا تھا۔ لارڈ کلایو نے ۱۷۶۵ء میں دربار دہلی سے یہ فرمان حاصل کیا کہ صوبہ دار دکن کو ان اضلاع کے فرانسیسیوں کو تفویض کرنے کا اختیار نہ تھا اس لئے دربار دہلی سے یہ علاقہ بہ طور انعام ان وفادار سپاہی سرداروں کو دیا جاتا ہے جن کی جانبازی سے فرانسیسیوں کا استیصال اس حصہ سے ہوا۔

صوبہ دار دکن کے لئے یہ فرمان شاہی کچھ خوش گوار نہ تھا اور اس کی تعمیل میں اہمال کیا گیا اور یہ جواب دیا گیا کہ یہ مقبوضات مملکت دکن میں داخل تھے اور ان پر پورا تصرف اور اقتدار حاصل تھا اور یہ بھی اطلاع دی گئی کہ اگر اس حکم کی تعمیل پر اصرار کیا جائے گا تو کرناٹک پر قبضہ کر لیا جائے گا۔

انگریزوں نے اپنے ضعف کو محسوس کر کے فرمان شاہی کی تعمیل میں ایک سمجھوتہ کی شکل یہ پیدا کی اور ۱۷۶۶ء میں ایک عہد نامہ مکمل کیا کہ اس علاقہ کے قبضہ کے معاوضہ میں نو لاکھ روپے سالانہ سرکار نظام کو دے جائیں گے۔ دو سال کے بعد جب انگریزوں کی قوت میں اور اضافہ ہوا تو اس رقم میں مزید کمی کی گئی۔ بالآخر ۱۸۲۳ء میں یک مشت معاوضہ دے کر یہ مقبوضات ہمیشہ کے لئے سرکار نظام سے لے لئے گئے۔ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَار

ان تاریخی واقعات کا خلاصہ یہ ہے کہ سرکارہائے شمالی قطب شاہی زمانہ سے ریاست دکن کا جزو تھے۔ مغلیہ سلطنت کا قبضہ ہونے کے بعد بھی یہ حصہ بدستور مملکت دکن میں شامل تھا اور سرکارہائے شمالی سے موسوم ہوتا رہا۔ دکن کی ریاست میں ۱۵۷۲ء سے جو علاقہ تھا اسے ۱۷۶۶ء میں یعنی کچھ کم دو سو سال کے بعد لارڈ کلایو نے دربار دہلی کے ضعف سے فائدہ اٹھا کر ایک نام نہاد فرمان کے ذریعے اپنے قبضے میں لے لیا اور ۱۸۲۳ء میں جب انگریزوں کی قوت عروج پر آ چکی تھی، ڈھائی سو سال کے مقبوضات سے سرکار نظام کو یک لخت بے تعلق کر دیا گیا۔

اس تاریخی داستان الم کے چند اوراق میں نے اپنے ہم وطنوں کے سامنے اس لئے پیش کئے ہیں کہ ان کے سامنے حقیقی واقعات پیش رہیں اور بیرونی اخبارات میں جو کچھ لکھا جا رہا ہے اس کی تردید ہو سکے۔

ضرورت اس کی ہے کہ آقائے دکن کے ساتھ رعایائے دکن کی آواز بھی بلا لحاظ مذہب و ملت شریک رہے کہ مملکت آصفیہ پھر اپنی سابقہ عظمت حاصل کر سکے۔

چہارشنبہ ۱۶ اردی بہشت ۱۳۵۵ف م ۲۰ مارچ ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۰۰-۳ چورنگی گانے - ٹھمری - دادرے - غزل اور گیت (ریکارڈ)

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ لکشمن راؤ - گیت - کٹ گئے ہمارے سیّاں
غزل - روٹھنا میرا وہ ہر وقت منانا تیرا (محمود)
بھجن - بیج بھنور موری ناؤ

۹ - ۳۰ **ترانۂ دکن**

شام دوسری نشر

۵ - ۰ لکشمن راؤ - دادرا - کاہے مارے نیناباں
غزل - تندیے اور ایسے کمسن کے لئے (امیر مینائی)

۵ - ۲۰ "گنگا جمنی" غلام علی خاں اور روشن آرا بیگم (اسٹوڈیو کے بنائے ہوئے ریکارڈ)

۵ - ۵۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۶ - ۰ **مرہٹی نشریات**
"دیوم ایکناتھ" (خاص پروگرام)

۷ - ۰ منتخب ریکارڈ

۷ - ۱۵ **بچوں کا پروگرام**
"ہوائی جہاز" فیچر - نوشتہ اویس احمد ادیب خطوط کے جواب

۷ - ۴۵ لکشمن راؤ - ٹھمری - تم کاہے کو پریت لگائے
غزل - لطف وہ عشق میں پائے ہیں کہ جی جانتا ہے (داغ)
گیت - پریم کی گھر کر آئی بدریا

۸ - ۱۰ "مزاحیہ تقریر" مسعود احمد صاحب

۸ - ۲۵ ہارمونیم - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۹ - ۴۵ انگریزی تقریر

۱۰ - ۰ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۱۰ - ۳۰ **ترانۂ دکن**

پنجشنبہ۔ ۱۷ اردی بہشت ۱۳۵۵ف مطابق ۲۱ مارچ ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ دلنواز گیت (فلمی ریکارڈ)

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ ممتاز بائی۔ ٹھمری۔ لگت کرجوا میں چوٹ
غزل۔ غضب کیا تیرے وعدہ پہ اعتبار کیا (داغ)

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ شبو خاں۔ استادی گانا

۵ - ۳۰ "غالب اور مومن کی غزلیں" خواجہ محمود بیگ

۵ - ۴۵ شبو خاں۔ استادی گانا

۶ - ۰ **کنٹری نشریات**

ریکارڈ تبصرہ۔ ریکارڈ "اشاعت تعلیم"
تقریر کشن راؤ۔ ریکارڈ

۶ - ۳۰ ممتاز بائی۔ دادرا۔ لاگی نا ہیں چھوٹے راجہ چاہے جیا جائے
غزل جس دل میں ترے غم نے حسرت کی بنا ڈالی
(فانی)
غزل۔ کام آخر جذبۂ بے اختیار آہی گیا (جگر)

۶ - ۵۰ خواجہ محمود بیگ۔ گیت۔ نہ بچھڑے دل مل جائیں گے
غزل۔ اس ادا سے وہ جفا کرتے ہیں۔

۷ - ۱۵ **بچوں کا پروگرام**
سنو خالائیں کیا کہتی ہیں
(۱) "ہمارا حیدرآباد" تقریر خالہ زہری
(۲) "ہمارا گھر" " " سراج
(۳) "ہمارا ریڈیو" " " سکینہ
(۴) "ہمارا مدرسہ" " " ریحانہ
(۵) "ہمارا ننھا را" " " رفعت

۷ - ۴۵ شبو خاں۔ استادی گانا

۸ - ۰ پریمی نظمیں

۸ - ۱۰ "مغربی جمہوریت اور ہندوستان" تقریر ہارون خاں شروانی

۸ - ۲۵ سارنگی۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ خواجہ محمود بیگ۔ ٹھمری۔ کا کروں سجنی آئے نہ بالم

۹ - ۳۰ شبو خاں۔ استادی گانا

۹ - ۴۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۵۰ خواجہ محمود بیگ۔ دادرا۔ چلا ہو پردیسیا نینہا لگائے کے
غزل۔ کسی کانٹے کے دل اس طرح کوئی بے خبر کیوں ہو ارتی

۱۰ - ۱۰ ممتاز بائی۔ غزل۔ غضب کی آرزو ہے اور میں ہوں
گیت۔ لے چل گنگا پار

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۱۸ ۔ اردی بہشت ۱۳۵۵ف مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ ۔ ۔ تلاوت کلام اللہ اور ترجمہ ۔ قاری محمد عبدالباری

۸ ۔ ۴۵ غلام محمد ۔ نعت

مدینہ کا سفر ہم آہ دل ناشاد کرتے ہیں (حضرت آسی مینائی)

۹ ۔ ۔ خبریں

۹ ۔ ۵ منظور احمد اور ساتھی ۔ خمسہ

زمیں سے عرش تک گونجا وہ افسانہ محمد کا (ندرت)

غزل ۔ صدقے ہوں دل وجاں سے انوار محمد پر (منظور)

۹ ۔ ۴۵ چند دلپذیر نغمے (ریکارڈ)

خواتین کے لئے

۱۰ ۔ ۔ شیلا بائی ۔ خیال تو ڈی ۔ کا کرے جن مارا

بھاؤ گیت ۔ راجیو نیتا

۱۰ ۔ ۲۵ ذاکر علی ۔ غزل ۔ دل کو مٹا کے داغ تمنا دیا مجھے (جگر)

گیت ۔ بنتی نظر آتی نہیں تدبیر ہماری

۱۰ ۔ ۴۵ کینن دیوی ۔ خورشید بانو اور شمشاد بیگم (ریکارڈ)

۱۱ ۔ ۔ "سلائی" تقریر سرور فاطمہ

۱۱ ۔ ۱۰ عالم نسواں

۱۱ ۔ ۳۰ فیچر

۱۲ ۔ ۔ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ ۔ ۔ منظور احمد اور ساتھی ۔ غزل

نمی دانم چہ منزل بود شب جائے کہ من بودم (حضرت امیر خسرو)

غزل ۔ مئے گل رنگ کا پیاسا دل ناکام نہیں (مسلم)

۵ ۔ ۲۰ شیلا بائی ۔ خیال پٹ دیپ ۔ پیا نہیں آئے ۔

۵ ۔ ۳۵ ذاکر علی ۔ جگر اور اصغر کی غزلیں

۵ ۔ ۴۵ منظور احمد اور ساتھی ۔ خمسہ

آنکھ ان مست نگاہوں سے ملاؤں تو یوں (باقر)

۶ ۔ ۔ عربی نشریات

اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ

"الجامعۃ العثمانیہ واثرھا فی النھضۃ الفکریۃ"

تقریر ۔ ڈاکٹر ظہیر الدین ۔ عربی گانا

۶ ۔ ۳۰ شیلا بائی ۔ بھاؤ گیت اور بھجن

۶ ۔ ۵۰ ذاکر علی ۔ گیت ۔ من رے مت رو

گیت ۔ اب کوئی ٹوٹے ہوئے دل کا سہارا نہ رہا

غزل ۔ شوق سے ناکامی کی بدولت کوچہ دل ہی چھوٹ گیا (فانی)

۷ ۔ ۱۵ بچوں کا پروگرام

یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ

۷ - ۴۵ منظور احمد اور ساتھی۔ ٹھمری۔

بہت ہی کٹھن ہے ڈگر پنگھٹ کی

غزل۔ اشکوں کا بہانہ آساں ہے ہستی کا مٹانا مشکل ہے

غزل۔ آزار محبت کی دوا کون کرے گا

۸ - ۱۰ "مجھے نفرت ہے" تقریر محمود حسین خاں

۸ - ۲۵ کلاریونیٹ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ شیلا بائی ٹھیال بہاگ۔ پائل باجے چھنن چھنن

۹ - ۳۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۴۰ ذاکر علی۔ خمسہ۔

حسن سے ابتدا ہے خدا کی قسم

غزل۔ وہ دل کہ جس کو نیند نہ آئی تمام رات

۱۰ - ۰ "کاروان ایشیا کا آخری مسافر" (حضرت جلیلؒ)

فیچر۔ نوشتہ اویس احمد ادیب

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ ۱۹ اردی بہشت ۱۳۶۴ ف مطابق ۲۳ مارچ ۱۹۵۵ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ جھنڈے خاں۔ غلام حیدر۔ نوشاد علی اور امرناتھ کی طرزیں (ریکارڈ)

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ شاملا دیوی۔ خیال بھیروں
بھیرو۔ ملکیں گائے گئی در
غزل۔ دل میں کسی کے راہ کئے جا رہا ہوں میں

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ سید احمد۔ دادرا۔ توری ترچھی نجریا کے بان
غزل۔ جوانی آتے ہی ان پر قیامت کی بہار آئی
" تم نہ آئے تو کیا سحر نہ ہوئی۔

۵ - ۳۵ سید علی محمد حسین۔ خیال۔
غزل۔ ذرا ملا کے کرو آنکھ گفتگو ہم سے
(شہزادہ والاشان حضرت شجیع)

۵ - ۵۴ سید احمد۔ وجد اور بیکش کی غزلیں

۶ - ۰ تلنگی نشریات

آرکسٹرا "ہندو قانون میں عورت کا مقام (سلسلہ تقریر) الیس۔ سوریا نارائن راؤ۔ فلمی گانے

۶ - ۳۰ سید علی محمد حسین۔ ٹھمری۔ ناہیں کرو تکرار سجنوا
غزل۔ ہوس کو ہے نشاط کار کیا کیا

۶ - ۵۰ سید احمد۔ گیت۔ دھوکہ ہے سنسار

غزل۔ یہ نہ تھی ہماری قسمت جو وصال یار ہوتا
" کون اٹھائے میری وفا کے ناز

۷ - ۱۵ بچوں کا پروگرام

ریڈیو کلب کی خبریں۔ گانا۔ شنکر۔ کہانی۔ زہرہ "ہمارے اضلاع" سلسلہ کی تقریر۔ یوسف زئی۔ کہانی۔ فاروق۔ چوبیسواں معمہ۔ سنو

۷ - ۵۴ شاملا دیوی۔ خیال پٹ دیپ۔ پیا ناہی آئے
غزل۔ کس نظر سے آج وہ دیکھا کیا

۸ - ۱۰ "اردو شعر میں سائنسی حقائق" تقریر ڈاکٹر مہدی علی

۸ - ۲۵ کلا ریونیٹ۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ سید احمد۔ دادرا۔ کاھے مارے نینا بان
غزل۔ حسن کا فر شباب کا عالم

۹ - ۳۰ شاملا دیوی۔ غزل۔ ایک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا
دادرا۔ چاہے تو مورا من لے لے

۹ - ۵۴ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۵۵ سریندر اور سہگل (ریکارڈ)

۱۰ - ۱۰ شاملا دیوی۔ ٹھمری۔ دیکھے جیا بے چین
غزل۔ وہ کون ہے ایسا جو تری شکل دکھا دے

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

یکشنبہ ۲۰ راردی بہشت ۱۳۵۵ف مطابق ۲۴ مارچ ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ مادھوراؤ۔ خیال۔ للت
رین کا سپنا میں کا سے کہوں ری
۸ - ۴۵ گیت (ریکارڈ)
۹ - ۰ خبریں
۹ - ۵ سرسوتی بائی۔ ٹھمری۔ کاہے پیا ناہیں بول
غزل۔ مرکر ترے خیال کو ٹالے ہوئے تو ہیں (فانی)
" کوئی دھیمے سُروں میں گا رہا ہے (عابد علی سعید)
۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ مادھوراؤ۔ خیال ملتانی۔
بھجن۔ دھاوت ائے ری سکھیا
۵ - ۲۵ شیخ احمد۔ غزل۔ کچھ اس طرح تڑپ کر میں نے قرار دیا (اثر)
غزل۔ کسی کو دے کے دل کوئی نوا سنج فغاں کیوں ہو (غالب)
۵ - ۴۰ مادھوراؤ۔ بھاؤگیت۔ ہنس دے منی چاند تڑپا
۵ - ۵۰ شیخ احمد۔ دوگیت (۱) گھنا گھن گھور گھور
(۲) کاہے گماں کرے ری گوری
۶ - ۰ مرہٹی نشریات
انجمن طلبائے چادرگھاٹ کا خاص پروگرام
۶ - ۳۰ سرسوتی بائی۔ دادرا۔ مل کے بچھڑ گئی انکھیاں ہائے رام
غزل۔ آہٹ پہ کان در پہ نظر بار بار ہے۔
گیت۔ پتیم آؤ۔ پتیم آؤ
۷ - ۰ مادھوراؤ۔ خیال پوریا پھول بن کے ہروا
۷ - ۱۵ بچوں کا پروگرام

خطوں کے جواب سنو

۷ - ۴۵ شیخ داؤد۔ عام پسند گانے
۸ - ۱۰ "نئی توانائیاں" تقریر حبیب اللہ فاروقی
۸ - ۲۵ کارنٹ۔ اسٹوڈیو فن کار
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ سرسوتی بائی۔ تین گیت
(۱) ساون کے بادلو ان سے یہ جا کہو
(۲) آجا آجا من کے بسیا (۳) نینا بھر آئے نیر
۹ - ۳۵ دادرے۔ نسیم اختر اور حفیظ احمد خاں (اسٹوڈیو ریکارڈ)
۹ - ۵۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۱۰ - ۵ سرسوتی بائی۔ ٹھمری
کیا جانے پریت کی ریت اناڑی سیاں
غزل۔ یاد ہیں اب تک جگر وہ بے قراری کے مزے
گیت۔ بن جا مست بن جا
۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

دوشنبہ ۔ ۲۱ ر اردی بہشت ۱۳۵۵ف مطابق ۲۵ مارچ ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ ہلکی پھلکی چیزیں ۔ افضل حسین ۔ لیلا لما ے اور برکت علی خاں (ریکارڈ)

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ کملا بائی ۔ خیال بھیون ۔ بالموا مورا سیاں

۹ - ۲۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ ساز اور گانے (ریکارڈ)

۵ - ۲۵ خواجہ محمود بیگ ۔ دادرا ۔ جب سے موہن دسواد کھا گیو

غزل ۔ نیاز و ناز کے جھگڑے مٹائے جاتے ہیں

۵ - ۴۵ کملا بائی ۔ خیال پوریا ۔ رنگ کر رسیا آئے

۶ - ۰ فارسی نشریات

ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ ۔ تقریر ۔ ریکارڈ

۶ - ۳۰ خواجہ محمود بیگ ۔ گیت ۔

تو ہونٹوں سے لگا پھولوں کا پانی (الطاف مشہدی)

غزل ۔ آنکھوں میں سما تے ہی وہ دل میں اتر آئے

(شہزادہ والاشان حضرت شجیع)

۶ - ۵۰ کملا بائی ۔ بھجن ۔ سکھ کے لئے گانا

پد ۔ من رمنا سکھیا

۷ - ۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۷ - ۴۵ خواجہ محمود بیگ ۔ گیت

پیا بن سوتا ہے سنسار

غزل ۔ میں کسی اور سے کیوں شکوۂ بیداد کروں

(حضرت جلیل)

۸ - ۰ کملا بائی ۔ ٹھمری کافی ۔ کھیلت نندکمار

۸ - ۱۰ ورزشیں (بات چیت)

۸ - ۲۵ کاشٹ ترنگ ۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ پسند اپنی اپنی (ریکارڈ)

۱۰ - ۱۰ خواجہ محمود بیگ ۔ ٹھمری ۔ کٹت ناہیں برہاکی رین

غزل ۔ گلا ہوگا کسی کو باوفا کوئی مقدر سے (صفی)

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

سہ شنبہ ۲۲ اردی بہشت ۱۳۵۵ف مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - - ۳۰ شریمد بھگوت گیتا

۸ - - ۴۰ ماسٹر نورنگ بمبئی والے بھجن

۹ - - ۰ خبریں

۹ - ۵ ماسٹر اقبال - دادرا اور غزلیں

ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - - ۰ ماسٹر نورنگ بمبئی والے - خیال

۵ - - ۲۰ عبدالعزیز - فانی اور اقبال کی غزلیں

۵ - - ۴۰ ماسٹر اقبال - گیت اور غزل

۶ - - ۰ تلنگی نشریات

ستار - جا شو ا " ترجمہ کے اصول " تقریر

کے - وی - نرسہواں شاستری - ہلکے گانے

۶ - - ۳۰ ماسٹر نورنگ - ٹھمری

۶ - ۴۵ عبدالعزیز دو غزلیں

(۱) وہ جانا پھیر کر چتون کسی کا (داغ)

(۲) جب وہ داغ جدائی دیتے ہیں (شوکت حیدرآبادی)

۷ - - ۰ ماسٹر اقبال - دو گیت

۷ - - ۱۵ بچوں کا پروگرام

استاد نے مدرسہ کھولا

۷ - ۴۵ ماسٹر نورنگ - خیال

۸ - - ۰ عبدالعزیز - غزل -

بہاریں لٹا دیں جوانی لٹا دی (حضرت جلیلؒ)

۸ - ۱۰ " اس ماہ کے رسالے " (تبصرہ)

۸ - ۲۵ بلبل ترنگ

۸ - - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ ماسٹر اقبال - ٹھمری اور غزل

۹ - ۳۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۴۵ " ایک ہی راگ دو فن کاروں سے "

(ماسٹر نورنگ اور روشن علی)

۱۰ - ۱۵ ماسٹر اقبال - دو گیت

۱۰ - - ۳۰ ترانہ دکن

چہارشنبہ ۲۴ اردی بہشت ۵۵ف مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ حیدرآباد کے فن کار (ریکارڈ)

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۰۵ کنھیالال ٹھمری - [illegible]

غزل - سوز دل اے دل بیتاب کہاں [illegible] لاؤں (ذوق)

گیت - باغوں میں پڑے جھولے

۹ - ۳۰ **ترانہ دکن**

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ "کرانہ کی گائکی" (سوائی گندھروا - ہیرا بائی بڑودکر - روشن آرا بیگم اور خاں صاحب عبدالکریم خاں) (ریکارڈ)

۵ - ۲۰ کنھیالال - بھجن - تم ہو ہے دربار نرنجن (کبیر داس)

غزل - دکھا کر ہاتھ اپنا پوچھتے ہیں وہ برہمن سے

گیت - نینا بھر آئے نیر

۵ - ۴۵ پریمی نظمیں -

۶ - **مرہٹی نشریات**

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ - تقریر - ریکارڈ -

۶ - ۳۰ فلمی کہانی

۷ - ۱۵ **بچوں کا پروگرام**

فیچر

۷ - ۴۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۷ - ۵۵ کنھیالال - دو گیت (۱) ساون کے بادلو (۲) پنچھم آؤ

۸ - ۱۰ "ہنسی کی باتیں" (لطیفے)

۸ - ۲۵ بانسری - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اُردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۹ - ۴۵ براڈکاسٹنگ "بی-بی-سی" - انگریزی تقریر ناصرالدین خاں

۱۰ - ۰ آرگوس آرکسٹرا

۱۰ - ۳۰ **ترانہ دکن**

پنجشنبہ ۲۴ اردی بہشت ۱۳۵۵ ف مطابق ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ ماسٹر نورنگ - خیال

۸ - ۵۰ فلمی گیت - (ریکارڈ)

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ ماسٹر اقبال - ٹھمری اور غزل

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ ماسٹر نورنگ - خیال

۵ - ۲۰ اصغر علی - حسرت اور جوش کی غزلیں

۵ - ۳۵ ماسٹر اقبال - ٹھمری اور غزل

۶ - ۰ کنڑی نشریات

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ "مسئلہ اغذیہ"

تقریر ہیمنت آچاریہ - ریکارڈ

۶ - ۳۰ ماسٹر نورنگ - استنادی گانا بھجن

۶ - ۴۵ اصغر علی - غزل - مطلب کی بات شکل سے پہچان جائیے

(حضرت ریاض)

۶ - ۵۵ ماسٹر اقبال - دادرا اور غزل

۷ - ۱۵ بچوں کا پروگرام

" دیوانی ہانڈی" خالد رحمانی کا بنایا ہوا

پروگرام

۷ - ۴۵ ماسٹر نورنگ خیال

۸ - ۰ اصغر علی - غزل

۸ - ۱۰ "موجودہ مسائل" تقریر قاضی محمد عبدالغفار

۸ - ۲۵ گلاس ترنگ - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۲۵ "راگ سے گیت تک"

ماسٹر نورنگ - خیال

۹ - ۴۰ ایم - اے - روف - ٹھمری

۹ - ۵۵ خواجہ محمود بیگ - دادرا

۱۰ - ۵ ذاکر علی - غزل

۱۰ - ۱۵ ماسٹر اقبال - دو گیت

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۲۵ اردی بہشت ۱۳۵۵ ف مطابق ۲۹ مارچ ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ تلاوت کلام اللہ اور ترجمہ۔ قاری محمد عبد الباری

۸ - ۴۵ نعت ۔ سید احسن اللہ

۹ - - خبریں

۹ - ۵ محمد خاں اور ساتھی۔ خمسہ

انگندہ کا کل اک طرف زلف چلیپا اک طرف

غزل۔ کیا کہوں دل مائل زلف دوتا کیونکر ہوا (ظفر)

۹ - ۳۵ ماسٹر سانولے۔ استادی گانا

۹ - ۵۰ منگلا ہارڈیکر۔ بھجن

خواتین کے لئے

۱۰ - - زہرہ قصوری۔ عام پسند گانے

۰ - ۲۵ فلمی گانے۔ نرملا دیوی۔ خورشید بانو

زہرہ انبالہ والی (ریکارڈ)

۱۰ - ۴۰ منگلا ہارڈیکر۔ عام پسند گانے

۱۱ - - "مزاحیہ تقریر" زینت ساجدہ

۱۱ - ۱۰ عالم نسواں

۱۱ - ۳۰ فیچر

۱۲ - - ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - - ماسٹر سانولے۔ استادی گانا

۵ - ۱۵ محمد خاں اور ساتھی۔ ٹھمری۔

کنھیا یاد ہے کچھ بھی ہماری

غزل۔ موسیٰ سے کہو دیکھیں دیدار محمد (حضرت جلیل)

۵ - ۳۵ ماسٹر سانولے۔ بھجن

۵ - ۴۵ احمد زماں خاں۔ غزل

نہ کر جدا خدا را مجھے اپنے آستاں سے

غزل۔ جینا بھی مصیبت ہے اگر یار نہیں ہے

۶ - - عربی نشریات

اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ "لماذا نتعلم العربیہ"

تقریر۔ عبد الرحیم خاں۔ عربی گانا

۶ - ۳۰ زہرہ قصوری۔ دادرا۔

غزل

۶ - ۵۰ ماسٹر سانولے۔ خیال

۷ - ۵ احمد زماں خاں۔ نعتیہ غزل

ہے آنکھ کے پردہ میں نہاں روئے محمد

۷ - ۱۵ **بچّوں کا پروگرام**

یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ

۷ - ۴۵ زہرہ قصوری - ٹھمری

۸ - ۰ محمدؐ خاں اور ساتھی - فارسی غزل

نمی دانم کہ آخر چوں دم دیدار می رقصم

۸ - ۱۰ اعلان بعد میں کیا جائے گا

۸ - ۲۵ قمبوز - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ زہرہ قصوری - غزل اور دو گیت

۹ - ۴۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۵۰ محمدؐ خاں اور ساتھی - ٹھمری

لے ری بیکا نام محمدؐ پیارا

غزل - ہے دل میں مرے الفت مولا سے مدینہ (قمر)

۱۰ - ۵ زہرہ قصوری - ٹھمری - غزل اور گیت

۱۰ - ۳۰ **ترانہ دکن**

شنبہ ۲۶ اردی بہشت ۱۳۵۵ف مطابق ۳۰ مارچ ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ منتخب ریکارڈ

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ شنکرا بائی۔ ٹھمری۔ موری مان لے میں نہار واری سیاں

غزل۔ عرصۂ حشر دور ہے غمِ دل حزیں ...

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ لہانو باپوراؤ۔ خیال۔ شدھ سارنگ

اب موری بات مان لے پی ہردا (بلمپت و درت)

بھجن۔ رام کی دوانی دوانی ... میرا درد نہ جانے کوئی

۵ - ۳۰ شعرائے عثمانیہ کی تیرہ غزلیں۔ ذاکر علی اور شنکرا بائی

۶ - ۰ تلنگی نشریات

بچوں کا پروگرام

۶ - ۳۰ لہانو باپوراؤ۔ خیال پوریا۔ پار نہ پایو تیرو کرتار

پد۔ دیہانا یانتہ نا لگا نا

۶ - ۵۵ ذاکر علی۔ نظم اور گیت

۷ - ۱۵ بچوں کا پروگرام

ریڈیو کلب کی خبریں۔ گانا۔ عامر۔ کہانی۔ قدسیہ

"حیدرآباد کے وزیر اعظم" تقریر پروفیسر عبدالمجید صدیقی

"کہانی" تقریر ابراہیم جلیس پچیواں معمہ سنو

۷ - ۴۵ شنکرا بائی۔ دادرا۔ جلمی نیناں کہاں رے کے جیہو

خمسہ۔ غم عاشقی ہے فغاں کو بکو ہے

۸ - ۱۰ "اپنی باتیں" تقریر آغا حیدر حسن

۸ - ۲۵ ہارمونیم اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ لہانو باپوراؤ۔ خیال۔ بہاگ

تڑپ تڑپ ساری رین گنوائی

بھجن۔ بھجنا بن جل جیو رے سوجیو نا

۹ - ۴۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۵۰ ذاکر علی۔ دو گیت

(۱) ساجن کبھی آؤ (۲) بلم آ آ بلم مورے

۱۰ - ۵ شنکرا بائی۔ ٹھمری

میں توسے ناہیں بولوں رے

غزل۔ اب ان کا کیا بھروسہ وہ آئیں یا نہ آئیں (جگر)

" ۔ غیروں پہ کھل نہ جائے کہیں راز دیکھنا (مومن)

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

یکشنبہ ۲۷ اردی بہشت ۱۳۵۵ف مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ روشن علی - خیال - بلاس خانی توڈی
اے سدا اب دے بالم کو اپنے (بلمپت و درت)

۸ - ۵۰ غزلیں (ریکارڈ)

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ شکنتلا بائی
ٹھمری و غزل

۹ - ۳۰ **ترانہ دکن**

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ خواجہ محمود بیگ - دادرا -
بیدردا ستم گرجادو ڈار گیو ری
غزل - جتنا قریب تجھ سے ہوا جلوہ گاہ میں

۵ - ۲۵ روشن علی - خیال دھناسری - ہیگ بلاڈ

۵ - ۴۵ خواجہ محمود بیگ - گیت - پپیہے کہوں نہ پی کا راز
غزل - وفا نہیں نہ سہی کم سے کم جفا کرتے (شوکت)

۶ - ۰ **مرہٹی نشریات**
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ "سونے کا دھوا"
افسانہ - مسٹر اتم راؤ - ریکارڈ

۶ - ۳۰ شکنتلا بائی
دادرا اور غزلیں

۷ - ۰ روشن علی - ٹھمری - بلموا تورے نین جادو بھرے ری

۷ - ۱۵ **بچوں کا پروگرام**
خطوں کے جواب سنو

۷ - ۴۵ خواجہ محمود بیگ - ٹھمری - سجیا اکیلی دکھ دئے
غزل - گھونگٹ اس رخ سے گر جدا ہو جائے
غزل - ساری دنیا مجھے کہتی تیرا سودائی ہے (مجذوب)

۸ - ۱۰ حیدرآباد (سلسلہ) "پس اندازی کی مہم" تقریر

۸ - ۲۵ سارنگی - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ شکنتلا بائی ٹھمری

۹ - ۳۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۴۰ روشن علی - خیال - کھمباوتی - آلی ہیں جاگی

۹ - ۵۵ خواجہ محمود بیگ - غزل
وہ دل میں ہیں مگر دل کی پریشانی نہیں جاتی
(شہزادہ والاشان حضرت شجیع)

۱۰ - ۵ شکنتلا بائی
ٹھمری اور غزلیں

۱۰ - ۳۰ **ترانہ دکن**

دوشنبہ - ۲۸ / اردی بہشت ۱۳۵۵ف مطابق یکم اپریل ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ بابوراؤ - خیال جوگیا

۸ - ۵۰ منتخب ریکارڈ

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۰ زہرہ قصوری - عام پسند گانے

۹ - ۴۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ بابوراؤ خیال بھیم پلاس۔ سادھنا کرسا د (بلمپت و درت)

۵ - ۲۰ حسین خاں غزل۔ تری زلفوں نے بل کھایا تو ہوتا (آتش)
غزل۔ دنیا کے ستم یاد نہ ہے اپنی وفا یاد (جگر)

۵ - ۳۵ زہرہ قصوری - عام پسند گانے

۶ - ۰ فارسی نشریات
ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ۔ نظم ریکانی۔

۶ - ۳۰ بابوراؤ - بھجن

۶ - ۴۵ حسین خاں - دو گیت (۱) من کی باتیں بول پپیہے (۲) پیچ بھنور موری ناؤ

۷ - ۰ بریمی - نظمیں

۷ - ۱۵ بچوّں کا پروگرام
"دھوپ چھاؤں" چھوٹے بچوں کا پروگرام

۷ - ۴۵ زہرہ قصوری - عام پسند گانے

۸ - ۱۰ افسانہ - عبدالماجد

۸ - ۲۰ ستار - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ بابوراؤ خیال - بسنت - مائی کے دربار سب مل گاؤ

۹ - ۳۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۴۵ "پگلی" "عورت" (فلمی ریکارڈ)

۱۰ - ۰ زہرہ قصوری - عام پسند گانے

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

شنبہ ۲۹ ؍ اردی بہشت ۱۳۵۵ ف مطابق ۲ ؍ اپریل ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ تمہید۔ بھگوت گیتا

۸ - ۴۰ بھجن (ریکارڈ)

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ بنگاری بائی۔ خیال الیا بلاؤں۔ ارج سو مورے رام

غزل۔ تجھے تسکین دل پایا تجھے آرام جاں پایا (جوہر)

۹ - ۳۰ **ترانہ دکن**

شام دوسری نشر

۵ - ۰ رگھو بیر سنگھ۔ دو بھجن (۱) گوپال نگیلے راجہ (میرا)

(۲) میرو تو گردہر گوپال (میرا)

۵ - ۱۵ سید حسین علی۔ غزلیں۔

(۱) پرستش غم کا شکریہ کیا تجھے آگہی نہیں

(۲) نوجوانی کی ہے پیری میں تمنا باقی

۵ - ۳۰ بنگاری بائی۔ خیال پٹ دیپ کاھے کو بجی مری شام

۵ - ۴۵ فلمی گانے۔ ابراہیم خاں

۶ - ۰ **تلنگی نشریات**

فیچر پروگرام

۶ - ۳۰ رگھو بیر سنگھ۔ دادرا

لاگی ناہیں چھوٹے راجہ چاہے جیا جائے

بھجن۔ رادھے رانی دے ڈارو نا بنسری موری

۶ - ۴۵ سید حسین علی۔ غزل۔ وارفتگی شوق کا ساماں نہ کرسکے (ناظم)

گیت۔ مل کے بچھڑ گئی اکھیاں ہائے رام

۷ - ۰ بنگاری بائی۔ ٹھمری۔ سانوریا توسے ناہیں بولوں

۷ - ۱۵ **بچوں کا پروگرام**

"ہمایوں کا زمانہ" استاد کی بات چیت

۷ - ۴۵ سید حسین علی۔ دو گیت (۱) ساجن جائے بسے کس دیس

(۲) اے چاند نہ اترانا

۸ - ۰ فلمی گانے۔ ابراہیم خاں

۸ - ۱۰ "ریڈیو کی ڈاک" ندیم

۸ - ۲۵ کلاریونیٹ۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ سید حسین علی۔ غزل

تار نفس لہو میں بھگوئے ہوئے سے ہیں (امن)

۹ - ۲۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۳۵ بنگاری بائی۔ خیال بہاگ۔ کیسے سکھ سوئے

غزل۔ دہر کی نیرنگیوں کا خوب عرفاں ہوگیا

۱۰ - ۰ ڈراما

۱۰ - ۳۰ **ترانہ دکن**

چہارشنبہ ۳۰ اردی بہشت مطابق ۳ راپریل ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ استادی اور عام پسند موسیقی (ریکارڈ)

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ کنھیا لال ٹھمری۔ کاہے بپیہا ناہیں بول

غزل۔ مرکر ترے خیال کو ٹالے ہوئے تو ہیں (فانی)

۹ - ۳۰ **ترانہ دکن**

شام دوسری نشر

۵ - ۰ کنھیا لال جی۔ دادرا۔ مو ہے چین نہیں دن رین

غزل۔ [illegible] کے وہ ان کا حجاب کیا کہنا

(شہزادہ والا شان حضرت شجیع)

غزل۔ کسی غریب کی دنیا مٹائی جاتی ہے (خسرو)

۵ - ۳۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۵ - ۴۰ فلمی گانے (ریکارڈ)

۶ - ۰ **مرہٹی نشریات**

ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ نظم خوانی۔ پروفیسر مناتکر

ریکارڈ۔

۶ - ۳۰ فلمی کہانی

۷ - ۱۵ **بچوں کا پروگرام**

"چینی کا قلمدان"

فیچر۔ نوشتہ مرزا اظہر افسر

خطوں کے جواب

۷ - ۴۵ کنھیا لال۔ ٹھمری۔ پیا تو مانت ناہیں

غزل۔ دل شکن ثابت ہوا ہر آسرا میرے لئے (ناطق)

گیت۔ پریم سندیس سنائے بھنورا

۸ - ۱۰ "اگادی" تقریر رائے موہن پرشاد

۸ - ۲۵ بانسری۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ یوروپین موسیقی۔ یلی نک

۹ - ۴۵ انگریزی میں تقریر

۱۰ - ۰ یوروپین موسیقی۔ یلی نک

۱۰ - ۳۰ **ترانہ دکن**

پنجشنبہ۔ ۱۳ اردی بہشت ۱۳۵۵ف مطابق ۴ اپریل ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ دادرے۔ غزلیں اور گیت (ریکارڈ)

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ کملا دیوی ٹھمری۔ رنگ دیکھے جیا للچائے

غزل۔ شوق ہر رنگ رقیب سر وساماں نکلا (غالب)

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ غلام صدیق خاں۔ خیال۔ بھیم پلاس سکھی من لاگے

۵ - ۱۵ سید ذاکر علی۔ غزل۔ سادگی دل کی قیامت ہوگئی

(شہزادہ والاشان حضرت شجیع)

گیت۔ تو پریم ٭ کرنادان

۵ - ۴۵ کملا دیوی - دادرا۔ موہے چین نہیں دن رین

غزل۔ وہی میری کم نصیبی وہی تیری بے نیازی (اقبال)

گیت۔ میرے بچھڑے ہوئے ساتھی تیری یاد ستائے

۶ - ۰ کنٹری نشریات

"پرندرداس جی" فیچر پروگرام

۶ - ۳۰ غلام صدیق خاں۔ خیال پوریا دھناسری۔

بل بل جاؤں

۶ - ۴۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۶ - ۵۵ سید ذاکر علی۔ غزل۔ تم میرے سامنے آیا نہ کرو (زاہد)

نظم

۷ - ۱۵ بچوں کا پروگرام

"بچوں کے پروگرام پر بات چیت"

ڈاکٹر زور۔ قاضی محمد عبدالغفار۔ آغا حیدر حسن۔

استاد۔ ماموں جان۔

۷ - ۴۵ کملا دیوی ٹھمری جیا کو بہلاؤں میں کیسے آج ری

غزل۔ کسی کو دے کے دل کوئی نوا سنج فغاں کیوں ہو

گیت۔ نینا دکھ کے آنسو رول

۸ - ۱۰ "چاند تک پہونچنے کی کوشش اور اس کا مقصد"

تقریر۔ آفتاب حسن

۸ - ۲۵ کارنٹ۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ سید ذاکر علی۔ غزل۔ ملاکے آنکھ نہ محروم ناز رہنے دے

گیت۔ چاہنا ہم کو تو اس کو چاہئیے

۹ - ۳۵ کملا دیوی۔ غزل۔ محبت میں جدھر دیکھو بہار جاودانی ہے (جگر)

غزل۔ اب لب پہ وہ ہنگامہ فریاد نہیں ہے (فانی)

گیت۔ میٹھے گیت سہانے

۱۰ - ۰ غنائیہ

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

غزل

(جو ۱۵ر فروری ۱۹۴۵ء کے نشری مشاعرہ میں پڑھی گئی)

عابد علی صاحب سعید شہیدی

دل کی تقدیر پریشاں نظر آتی ہے مجھے
موت اب درد کا درماں نظر آتی ہے مجھے

کبھی بجلی کی نوازش کبھی آندھی کا کرم
یہی تقدیر گلستاں نظر آتی ہے مجھے

مسکراتا ہوا یہ کون چمن میں آیا !
ہر کلی سر بہ گریباں نظر آتی ہے مجھے

کیوں نہ ہر نقش قدم پر ترے سجدہ کرتا
بندگی فطرتِ انساں نظر آتی ہے مجھے

چار تنکے ہی ابھی جمع کئے ہیں میں نے
برق کیوں اتنی پریشاں نظر آتی ہے مجھے

کبھی آہیں کبھی نالے کبھی فریاد و فغاں
زندگی حشر بہ داماں نظر آتی ہے مجھے

جھلملاتی ہوئی اک شمع ہے محفل میں فقط
وہ بھی کچھ دیر کی مہماں نظر آتی ہے مجھے

پھر مرے درد نے شاید کوئی کروٹ بدلی
پھر نظر ان کی پشیماں نظر آتی ہے مجھے

نہ وہ مستانہ گھٹائیں نہ وہ رندوں کا ہجوم
فصل گل بے سروساماں نظر آتی ہے مجھے

موسم گل کی طرح کیوں نہ خزاں بھی ہو عزیز
اس میں توہین گلستاں نظر آتی ہے مجھے

کس سے میں حال کہوں اپنی پریشانی کا
ساری دنیا ہی پریشاں نظر آتی ہے مجھے
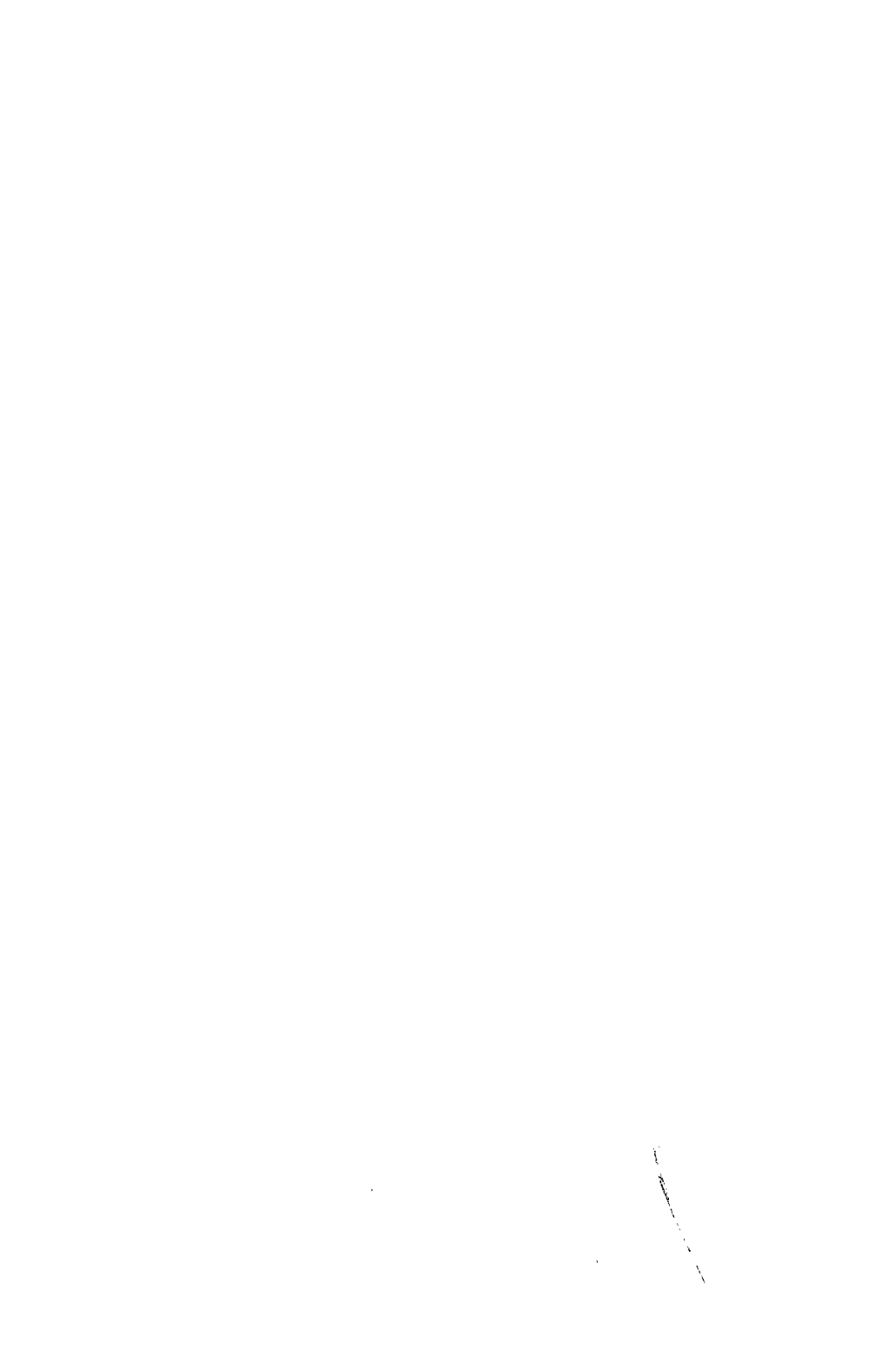
گنگناتا ہوا کون آیا گلستاں میں سعید
کائنات آج غزل خواں نظر آتی ہے مجھے

نشرگاہ حیدرآباد

آغا حیدر حسن صاحب
جو "اپنی باتیں" سناتے ہیں

ابن علی صاحب
۳ خورداد کو "کیا آپ یقین کریں گے"
کے عنوان پر تقریر نشر فرمائیں گے

لشن لال
١٠ خورداد دوان ککنا سنڈلی

نورجہاں بیگم
ا نلی کے ادثر انشر ھوتے ھیں

دکن ریڈیو

۴۱۱ میٹر

۷۳۰ کیلو سائیکل

نوا

نشان ٹپہ سرکار عالی ۱۷۳

ٹیلی فون نمبر ۲۵۰۸

تار کا پتہ "لاسلکی"

چندہ سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنے سکہ عثمانیہ

قیمت فی پرچہ ۱/۶ ؎

بیرون ریاست ایک روپیہ آٹھ آنے کلدار

جلد ۸ | یکم تا ۱۵ ارخورداد ۱۳۵۵ف مطابق ۵ تا ۱۹ اپریل ۱۹۴۶ء | شمارہ ۱۳

فہرس

مقام اشاعت ایوان منزل خیرت آباد

نوائیہ
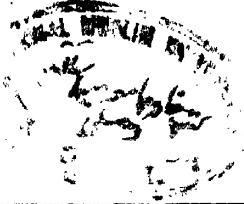
" نوا" کی اس اشاعت کے صباحی پروگراموں میں آپ اوقات کی تبدیلی پائیں گے۔ ختم اردی بہشت ۱۳۵۵ف مطابق ۴؍اپریل ۱۹۴۶ء تک صبح کی نشریات کا وقت ۸½ بجے سے ۹½ بجے تک تھا۔ جمعہ کے روز البتہ خواتین کے پروگرام کی وجہ سے صباحی نشر بارہ بجے تک جاری رہتی تھی۔ یکم خورداد ۱۳۵۵ف مطابق ۵؍اپریل ۱۹۴۶ء سے صبح کی نشر کا وقت ۸ سے ۹ بجے تک کردیا گیا ہے۔ جمعہ کا صباحی پروگرام حسب معمول ۱۲ بجے تک جاری رہے گا۔ اس تبدیلی کے بعد صبح کی نشر میں خبروں کا وقت ۸-۵۴ ہوگیا ہے جو پہلے ۹ بجے تھا۔

زیر نظر نیم ماہی میں "راتب بندی کا ہفتہ" منایا جارہا ہے۔ جس کے پروگرام یکم خورداد ۱۳۵۵ف سے شروع ہورہے ہیں۔ ان پروگراموں میں تقریروں کے علاوہ فیچر، بات چیت، نظمیں اور مباحثے وغیرہ شامل ہیں۔ لسانی نشریات میں بھی غلہ اور راتب بندی سے متعلق تقریریں ہوں گی۔ یکم خورداد ۱۳۵۵ف م ۵؍اپریل ۱۹۴۶ء کو رات کے ۸-۱۰ بجے جناب مولوی رضی الدین صاحب معتمد رسد سرکار عالی "حیدرآباد کی غذائی صورت حال" کے عنوان پر تقریر فرما رہے ہیں۔ ۵؍خورداد ۱۳۵۵ف مطابق ۹؍اپریل ۱۹۴۶ء کو شام کے ۷ بجے جناب مولوی کلیم اللہ صاحب ناظم اغذیہ "غلہ کا حساب" کے عنوان پر تقریر فرمائیں گے۔ ۷؍خورداد ۱۳۵۵ف مطابق ۱۱؍اپریل ۱۹۴۶ء کو رات کے ۸-۱۰ بجے جناب مولوی حمید الدین احمد صاحب ناظم راتب بندی "راتب بندی کے انتظامات" کے عنوان پر تقریر فرما رہے ہیں۔ اسی تاریخ رات کے ساڑھے نو سے ساڑھے دس بجے تک "غلہ" سے متعلق ایک مباحثہ ترتیب دیا جارہا ہے جس میں ممتاز مقامی افراد حصہ لیں گے۔ ۹؍خورداد مطابق ۱۳؍اپریل ۱۹۴۶ء کو رات کے ۹-۲۵ بجے جناب مولوی محمد صدیق صاحب پبلسٹی افسر محکمۂ رسد سرکار عالی "محکمہ رسد کی بیان کردہ بدعنوانیاں" کے عنوان پر تقریر فرمائیں گے۔ یکم خورداد ۱۳۵۵ف کو جمعہ کے صباحی پروگرام میں ۱۱-۳۰ سے ۱۲ تک "بھوکا تھا بنگال" فیچر پیش کیا جارہا ہے۔ لسانی نشریات میں اسی دن شام کو عربی پروگرام کے تحت "راتب بندی" کے عنوان پر تقریر ہوگی۔ ۲؍خورداد ۱۳۵۵ف کو تلنگی نشریات میں آپ تلنگانہ کی فصلوں کی بابت معلومات سنیں گے۔ ۳؍خورداد ۱۳۵۵ف کو مرہٹی نشریات میں "مرہٹواڑی کا غلہ" کے عنوان سے تقریر ہوگی۔ اسی دن شام کو ۷ بجے اسناد غلہ کے گوداموں کی سیر کر رہے ہیں۔ ۴؍خورداد ۱۳۵۵ف کو آپ فارسی نشریات

ہیں "غلہ کا مسئلہ" کے عنوان پر تقریر سنیں گے۔ ۵ رخورداد ۱۳۵۵ف کو ایک مسائلی مشاعرہ "پیٹ کی پکار" منعقد کیا جارہا ہے۔

چہارشنبہ ۹ رخورداد ۱۳۵۵ف مطابق ۱۰ اپریل ۱۹۴۶ء کو "سری رام نومی" کا تہوار واقع ہے۔ اس دن ہم اپنی صبح کی نشر شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ سے شروع کر رہے ہیں۔ اس دن کے پروگرام میں آپ سری رام چندرجی سے متعلق کئی خصوصی آئٹم پائیں گے۔ مرہٹی نشریات میں "سری رام نومی" کے عنوان پر ہوگی۔ بچے اس دن اپنے پروگرام میں "رام کہانی" سنیں گے۔ ۷-۵۸ سے ۸-۰ تک "رامائن کا ایک سین" سازوں کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔ ۸-۱۰ بجے "سری رام نومی" کے عنوان پر اردو میں تقریر ہوگی۔ رات کے ۱۰-۰ بجے "رام نام کی مالا" ایک محفل شعر منعقد کی جارہی ہے۔ "سری رام نومی کی رعایت سے اس روز انگریزی موسیقی کا پروگرام ملتوی رکھا گیا ہے۔

پیش نظر پروگراموں کی دوسری قابل ذکر تقریروں میں ۵ رخورداد ۱۳۵۵ف م ۹ اپریل ۱۹۴۶ء کو احمد مکی صاحب کی تقریر "پریم چند" ۹ رخورداد کو عبدالقادر صاحب کی تقریر "معاشی مسائل" ۱۰ رخورداد ۱۳۵۵ف کو محمد اعظم صاحب کی تقریر "بچے کی تربیت" اور ۱۱ رخورداد کو حیدرآباد (سلسلہ) سے متعلق سید محمد تقی ہاشمی صاحب کی تقریر ترقیات گوداوری شامل ہے

ان پندرہ دنوں کے گانے والوں میں کملا دیوی، محسن خاں، زہرہ بائی (دہلی والی)۔ بنگاری بائی، نسیم بائی، اقبال بانو دہلی والی اور ہیرو بائی قابل ذکر ہیں۔ زہرہ بائی ۵ رخورداد م ۹ اپریل اور اقبال بانو ۱۲ و ۱۴ رخورداد م ۱۶ و ۱۸ اپریل کو گارہی ہیں۔

بچوں کے پروگراموں میں ۵ رخورداد ۱۳۵۵ف منگل کو "استاد" ہمایون کی کہانی سنیں گے۔ ۱۲ رخورداد کو ایک بات چیت ہوگی، عنوان ہے "استادنے کانفرنس کی"، ۷ رخورداد کو دیوانی ہانڈی کا خاص پروگرام "آپا ارجمند" پیش کر رہی ہیں۔ اب تک اس سلسلے کے پروگرام ہمارے کمسن سننے والوں کے لئے ان کی خالائیں پیش کیا کرتی تھیں۔ اب آپاؤں کو موقع دیا جاتا ہے۔ پچھلے دنوں نشرگاہ لاسلکی حیدرآباد نے بچوں کی جو کامیاب کانفرنس کی تھی اس میں بچوں کے "ریڈیو کلب" کو سیکڑوں تحفے وصول ہوئے۔ ۱۱ رخورداد ۱۳۵۵ف کو ایک خاص پروگرام پیش کیا جارہا ہے "ریڈیو کلب کے تحفے"

۱۴ رخورداد ۱۳۵۵ف کو بچوں کے لئے ایک اور خاص پروگرام "گرمی کا موسم" پیش کیا جائے گا جس میں کمسن سننے والے ایک چھوٹا سا مزاحیہ مشاعرہ بھی سنیں گے۔

تقریر خواجہ غلام السیدین صاحب

جو ۰ ارادی بعنت شہ ...... کو نشر ہوئی

میں عثمانیہ یونیورسٹی کی دعوت پر تعلیم کے متعلق توسیعی خطبات دینے کے لئے حاضر ہوا تھا چونکہ آپ میں سے اکثر حضرات ان تقریروں کے بارے محفوظ رہے ہیں اس لئے ریڈیو والوں نے ازراہ ستم ظریفی مجھ سے فرمایش کی ہے میں اپنی تقریر سے آپ کی سمع خراشی کروں۔ مروت انکار کے راستے میں حائل ہوئی اور اس کا خمیازہ آپ کو بھگتنا پڑ رہا ہے! خیر!

اس چند منٹ کی تقریر کے دوران میں میرے لئے کسی مستقل تعلیمی موضوع پر اظہار خیال کرنا تو ممکن نہیں۔ اس لئے میں اس موقع سے فائدہ اٹھا کر ایک کس مپرس مضمون یعنی معلمی کے پیشے کے متعلق چند باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ پہلے ان تمام حضرات اور خواتین سے جن کا کام تعلیم کا انتظام کرنا ہے اور جنھیں تعلیم کے نتائج سے دلچسپی ہے۔ اس کے بعد استادوں سے جو تعلیم کا کام انجام دیتے ہیں اور جن کے سپرد یہ فرض ہے کہ ناطق حیوانوں کی ہر آنے والی نسل کو انسان بنائیں۔

آپ نے عام طور پر یہ شکایت سنی ہوگی کہ ہمارے ملک میں جو تعلیم نافذ ہے وہ بہت ناقص اور نامکمل ہے اس [illegible] پیش کرنے کے لئے کسی خاص واقفیت یا تجربے کی بھی شرط نہیں! مجھے یہ شکایت مسلم ہے اور معلوم ہے کہ ہمارے ملک میں ستر پچھتر فی صدی بچے تو اسکول کی طرف رخ ہی نہیں کرتے پانچ اور چھ وال جاتے بھی ہیں ان میں سے نصف کے قریب سال ہی بھر میں اسکول چھوڑ کر چلے جاتے ہیں کیونکہ مدرسے کا ماحول اس قدر ناسازگار اور تعلیم ایسی غیر دل کش ہوتی ہے کہ ان کے لئے وہاں قیام کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہندوستان کے چھ کروڑ بچوں میں سے مشکل سے ۴۰ لاکھ مدرسوں میں چار سال کی مدت بسر کرتے ہیں اور ان میں بھی اس قلیل عرصے میں صرف خواندگی سکھائی جا سکتی ہے کسی قسم کی دیرپا سماجی اور اخلاقی تربیت نہیں دی جا سکتی۔ ایک اور ستم یہ ہے کہ جس رفتار سے ہمارا

خواندگی بڑھ رہی ہے اس سے زیادہ رفتار سے آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے یعنی سال بہ سال اس ہندوستان جنت نشان میں جو ہزاروں برس سے تہذیب کا سرچشمہ رہا ہے اور جس کو ہمیشہ اپنی علمی روایتوں پر ناز رہا ہے، ناخواندوں کی مجموعی تعداد بجائے گھٹنے کے بڑھتی چلی جاتی ہے۔ لہٰذا اگر اس صورت حال کی اصلاح کے لئے کوئی انقلابی اقدام نہ کیا گیا تو ملک کے مستقبل کا خدا ہی حافظ ہے۔ اور خدا پر حفاظت کی ذمہ داری ڈالنے کو بھی ایک خوش عقیدہ محاورہ ہی کہئے۔ کیونکہ تاریخی مشاہدہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ خدا کسی قوم کی حفاظت کے لئے اپنے اختیارات خصوصی استعمال نہیں کرتا بلکہ عام قوانین فطرت اپنی کارفرمائی دکھاتے ہیں اور اعمال کا خمیازہ اٹھانا پڑتا ہے۔

لیکن آپ نے کبھی یہ غور بھی کیا کہ آخر ہمارے ملک میں تعلیم اس قدر کم اور گھٹیا معیار کی کیوں ہے؟ اس کا اصل جواب جس کو نہ آپ پسند کریں گے نہ میں یہ ہے کہ دراصل ہم لوگوں میں تعلیم کی صحیح قدر و قیمت کا احساس ہی نہیں ورنہ یہ ستم کیسے سمجھ میں آسکتا ہے کہ ہم تمام سماجی کارکنوں کے مقابلے میں سب سے کم معاوضہ ان استادوں کو دیتے ہیں جن کا کام ہے ہمارے بچوں کے دل و دماغ کی تربیت، ان کی سیرت کی تشکیل، ان کے ذوق کی اصلاح اور ان کے تصور خیر و شر کا تعین! اور ہم اپنے مدرسوں کے لئے بسا اوقات ایسی عمارتیں تجویز کرتے ہیں جن میں خوشحال اور سمجھ دار لوگ اپنے جانوروں کو رکھنا ہرگز پسند نہ کریں گے! کیا آپ نے کبھی اس عجیب صورت حال پر غور کیا ہے کہ موجودہ تمدن میں بہترین اعزاز اور انعام کے مستحق وہ لوگ نہیں سمجھے جاتے جو خاموشی اور دیانت داری کے ساتھ ہماری خدمت کرتے ہیں بلکہ دولت، عزت، اثر اور رسوخ کی فراوانی ان لوگوں پر کی جاتی ہے جو خونریز جنگوں کا باعث ہوتے ہیں یا کاروبار میں سٹہ بازی اور اسی قسم کی دوسری حرکتوں کے ذریعہ لوگوں کا روپیہ بٹورتے ہیں یا اشتہار بازی کے ذریعہ بیوقوفوں کی بیوقوفی اور خوش اعتقادی سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ بعض کتابی لوگوں کو چھوڑ کر اکثر کی نظر میں اسکندر، چنگیز خاں اور نپولین کی اہمیت سقراط اور نیوٹن اور اقبال سے کہیں زیادہ ہے اور خواہ لوگ ان کی شان میں لفظی قصیدے پڑھیں لیکن جہاں تک واقعی اعتراف اور دنیاوی وجاہت کا تعلق ہے خدمت کرنے والوں کا ملک گیری اور لوٹ مار کرنے والوں کے ساتھ کوئی مقابلہ ہی نہیں! یہ دراصل ان تمام انسانی اقدار کی توہین ہے جن پر ایک معقول معاشرے اور ایک متوازن شخصیت

کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے اور جب تک ہم اس بات کی کامیاب کوشش نہ کریں گے کہ سماج میں استادوں اور معلموں کو وہ درجہ حاصل ہو جس کے وہ مستحق ہیں ہماری تعلیم بے فیض اور بے جان رہے گی۔ آپ میں سے کتنے حضرات کو اندازہ ہے کہ ہندوستان کے پرائمری اسکولوں کے بیشتر مدرس جو تنخواہیں پاتے ہیں وہ آٹھ نو روپے ماہوار سے لے کر بیس پچیس روپے ماہوار تک پہنچتی ہیں اور اس قابل تعریف فیاضی کے بعد ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ یہ بے ضرر اور بے زبان طبقہ، جس کو معاشی کش مکش سے ایک دم کو فرصت نہیں ملتی، تعلیم و تربیت کے مشکل اور مقدس فرض کو بخوبی انجام دے! جب آپ معاوضہ اس قدر کم مقرر کریں گے تو ظاہر ہے کہ اس پیشے میں زیادہ تر وہ لوگ آئیں گے جو زندگی کے کسی دوسرے شعبے میں جگہ نہ پا سکیں گے یا اگر بعض مخلص اور جوشیلے اور بے نفس اور خدمت پسند لوگ اپنی طبیعت کے رجحان سے مجبور ہو کر اس طرف آئیں گے تو انھیں بھی یہ ہمت شکن حالات پسپا کر دیں گے۔ آپ کیسے توقع رکھ سکتے ہیں کہ جو لوگ اس حالت میں زندگی بسر کریں گے۔ وہ اطمینان خاطر کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کر سکیں گے یا اپنی قابلیت اور کارکردگی میں اضافہ کر سکیں گے یا اپنے گرد و پیش کی معاشرتی تحریکوں میں سمجھداری کے ساتھ وہ دلچسپی لیں گے جو تعلیم کے قالب میں روح ڈالتی ہے؟ لہٰذا ملک کی حکومتوں سے میرا مطالبہ یہ ہے کہ وہ معلموں کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ اس زمانے میں جنگ کی دار و گیر نے قیمتوں کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا ہے۔ پچیس یا تیس روپے ماہوار کی تنخواہ کو استادوں کا معراج نہ سمجھیں کیونکہ یہ تیس روپے جنگ سے پہلے کے دس بارہ روپوں سے زیادہ قیمت نہیں رکھتے۔ اس بارے میں مالی تنگی کا عذر بے معنی ہے کیونکہ اس مالی تنگی کے باوجود دنیا کی قوموں نے جنگ کی تباہ کاری کے لئے کروروں پونڈ روزانہ کا صرف کیا ہے اور جو کام انسان تخریب کی خاطر کر سکتا ہے اگر اسے تعمیر کی خاطر کرے تو یہ حماقت کا ثبوت نہیں دانشمندی کی دلیل ہے۔ اس کے ساتھ ہی سوسائٹی سے میرا مطالبہ یہ ہے کہ وہ استادوں کی سماجی حیثیت کو بہتر بنائے اور ان کی وہی قدر و احترام کرے جو ایک زمانے میں ہندوستان میں استادوں کی ہوتی تھی۔ اگر کسی شخص میں وہ شخصی صفات اور قابلیت نہیں ہے کہ وہ ایک اچھا معلم بن سکے تو اس کو یقیناً اس میدان عمل سے ہٹا دینا چاہئے لیکن جس شخص کو حکومت

اور سوسائٹی پچیس تیس سال تک بچوں کی ہدایت اور نگرانی کے لئے رکھتی ہے اور انسان سازی کا عظیم الشان کام اس کے سپرد کرتی ہے اس کے ساتھ بے اعتنائی یا تحقیر کا سلوک کرنا محض اس کے ساتھ بے انصافی نہیں بلکہ خود اپنے مستقبل کے ساتھ خیانت کرنا ہے۔

یہاں تک تو میں استادوں کے حقوق کی حمایت میں حکومت اور والدین اور سوسائٹی سے مخاطب تھا لیکن اب میں چاہتا ہوں کہ چند باتیں اپنے ہم پیشہ رفقا یعنی استادوں سے بھی کروں۔ میں نے اپنی عملی زندگی کا بیشتر حصہ استادوں کی تعلیم و تربیت اور ان کی نگرانی اور ان کے کام کی تنظیم میں صرف کیا ہے۔ اس لئے مجھے قدرتاً ان کے ساتھ بہت گہری ہمدردی اور دلچسپی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ سماج میں انھیں وہ بلند مقام اور عزت حاصل ہو جس کے وہ حقیقی حیثیت سے مستحق ہیں۔ لیکن اگر مجھے ایک صحیح مگر پامال حقیقت کو دہرانے کی اجازت ہو تو میں انھیں یہ بات یاد دلاؤں کہ حقوق اور حیثیت کسی جماعت یا شخص سے بطور عطیہ کے حاصل نہیں ہو سکتے انھیں تو اپنی کارکردگی اور اپنے فرائض کی ادائگی کے ذریعہ جتیا جاتا ہے۔ اس لئے اگر استاد یہ مرتبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو انھیں باوجود اپنی مشکلات اور محرومیوں کے باوجود سوسائٹی کی بے اعتنائی اور سرد مہری کے اپنے کام کو اس طرح انجام دینا ہوگا کہ رائے عامہ کو زبردستی اس کا اعتراف کرنا پڑے۔ شاید دنیا میں کوئی پیشہ اس قدر مشکل اور اس قدر متنوع صلاحیتوں کا طلب گار نہیں جس قدر معلمی کا پیشہ ہے۔ اس کے لئے مختلف نصابی مضامین میں مہارت کی ضرورت ہے اور بچوں کی انفرادی فطرت کو جاننا ضروری ہے، اس میں اس سادگی و پرکاری کی ضرورت ہے جو مدوّن اور مرتب علوم کو بچوں کے سامنے عمل اور کھیل اور مشاغل کے قالب میں پیش کر سکے۔ اس میں تہذیب اور تمدن اور قومی زندگی کے ان تمام مفید اور مضر اثرات اور تحریکوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے جو بچوں کی فطرت کو بناتی یا بگاڑتی ہیں اور ان تمام اثرات کے چوکھٹے میں تعلیم کو بہ حیثیت ایک مرکزی اثر کے نصب کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ تمام باتیں ہر استاد کے لئے، خواہ وہ گانوں کے کسی ابتدائی مدرسے کا استاد ہو، نہایت مشکل لیکن ناگزیر مسائل پیش کرتی ہیں جن کو حل کئے بغیر وہ آگے بڑھ ہی نہیں سکتا۔ اس لئے اپنی عملی قابلیت کے حدود کے اندر اندر ان تمام مسائل کو سمجھنا اور ان کی روشنی میں تعلیم کا کام چلانا اس کا فرض ہے

اس کے لئے کوئی غلط فہمی اس قدر مہلک نہیں ہو سکتی جس قدر یہ خیال کہ استاد کا کام محض چند مضامین یا چند کتابیں پڑھا دینا ہے اور بس خواہ طالب علم کی شخصیت اور اس کی موجودہ اور آئندہ زندگی کی آبیاری کریں یا نہ کریں۔ کس خوبی سے شاعر مشرق نے اس طرف اشارہ کیا ہے ؎

شیخ مکتب ہے اک عمارت گر جس کی صنعت ہے روح انسانی
نکتۂ دل پذیر تیرے لئے کہہ گیا ہے حکیم قاآنی
پیش خورشید بر مکش دیوار خواہی ار صحن خانہ نورانی

لہٰذا اگر آپ اپنے طلبہ کی زندگی کے صحن خانہ کو نورانی بنانا چاہتے ہیں تو خورشید حقیقت کے سامنے دیوار کھینچنے سے پرہیز کیجئے اور موجودہ تمدن کی جو بنیادی حقیقتیں ہیں ان کو سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ میرے پاس اس قدر وقت نہیں کہ میں اس تمدن کا تجزیہ کرکے یہ بتا سکوں کہ اس میں کون کون سے عناصر کارفرما ہیں لیکن دو باتیں ایسی ہیں جن کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ سائنس اور صنعت و حرفت کی ترقی نے انسان کی زندگی اور معاشرے کو متحرک اور انقلاب آفریں بنا دیا ہے اور اس میں یہ صورت آپڑی ہے کہ "سفر ہے حقیقت، حضر ہے مجاز" اس لئے تعلیم کو بھی اس طرح منظم کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ طلبہ کو ذہنی بیداری کی دولت سے بہرہ ور کرے اور انھیں اس قابل بنائے کہ وہ بجائے عادتوں اور سیکھی سکھائی باتوں کے بل بوتے پر زندگی بسر کرنے کے بدلتے ہوئے حالات کا جائزہ لے کر اپنا راستہ خود تلاش کر سکیں۔ آج کل کی زندگی میں ہر ہر قدم پر انسان کو دوراہے ملتے ہیں اور جو شخص عقل کی روشنی میں اپنا راستہ نہیں بنا سکتا وہ اسی بھول بھلیاں میں گم ہو کر رہ جاتا ہے۔ دوسری بات جو استادوں کو یاد رکھنی چاہئیے وہ یہ ہے کہ اس دنیا میں مختلف قسم کے لوگ بستے ہیں۔ وہ مختلف ملکوں اور قوموں اور نسلوں میں بٹے ہوئے ہیں اور ہر ملک اور قوم میں مختلف جماعتیں اور مختلف خیال اور عقائد کے لوگ ہیں۔ لیکن دور حاضر کے تقاضوں نے تمام انسانوں کی بہبود کو ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح وابستہ کر دیا ہے کہ اگر کوئی جماعت یا قوم یا ملک دوسروں کے حقوق پر تصرف کرکے یا ان کو تمدنی اور مادی دولت سے محروم کرکے اپنا سرمایۂ عیش فراہم کرنا چاہتا ہے۔ تو اسے اس نامبارک کوشش میں انجام کار ناکامی ہوتی ہے اس لئے انسانی وحدت اور یک جہتی کے احساس کو

طلبہ کے دل و دماغ میں مستحکم کرنا ان کا سب سے اہم فرض ہے۔ اختلافات کی جانب سے رواداری برتنا، مختلف خیالات کو ٹھنڈے دل سے سننا اور ان پر غیر جانب داری کے ساتھ غور کرنا، جو جماعتیں اور طبقے کسی لحاظ سے محروم یا مظلوم ہیں ان کی دستگیری کرنا اور ان کے جائز حقوق کے لئے جد وجہد کرنا، سختی کے ساتھ خود پر احتساب نفس کرنا اور فیاضی کے ساتھ مخالف کے حق کو تسلیم کرنا، یہ تمام صفات محض اخلاقی نقطۂ نظر ہی سے قابل تعریف نہیں۔ بلکہ آج کل کی دنیا میں کامیابی کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے لئے ہر شریف آدمی میں ان کا موجود ہونا ضروری ہے۔ معلم کا فرض یہ ہے کہ وہ ان صفات کی تربیت کرے اور انہیں زیادہ سے زیادہ عام کرنے کی کوشش کرے۔ اس تنگ نظری اور تعصب کے زمانے میں فیاضی، رواداری اور وسیع القلبی کی یہ تلقین بہت مشکل ہے لیکن اس کا کیا علاج کہ معلم کا کام ہی پہاڑ کی چڑھائی ہے۔ تمدنی زندگی کی بہت سی تحریکیں اور تحریصیں اور خود انسان کی فطرت کے آسان پسند رجحانات اس کو نیچے کی طرف کھینچنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں اور تعلیم کا کام یہ ہے کہ وہ مستقبل کی طرف نظر جمائے انسان کو اخلاقی شعور کی بلندی پر پہنچانے کے لئے جد وجہد کرتی رہے اور اس طرح ایک بہتر انسان اور بہتر سماج کی خالق بن جائے۔ یہی استادوں کی سب سے بڑی آزمائش یہی ان کی سب سے بلند منزل اور یہی ان کی اعلیٰ ترین سعادت ہے۔ اگر ایسا کرنے میں انھیں ہوا کی رفتار کے خلاف چلنا پڑے تو انھیں جرأت کے ساتھ اس ذمہ داری کو اٹھانا چاہئے۔ مختلف قسم کی نامبارک تحریکیں اور اثرات نظر فریب بھیس بدل بدل کر ان کے سامنے آئیں گے اور کبھی حب وطن کے نام پر، کبھی دانشمندی کا حوالہ دے کر، کبھی انفرادی اغراض کے واسطے سے، کبھی جماعتی اور نسلی تعصبات کو اپیل کر کے اس بات کی کوشش کریں گے کہ تعلیم شرافت، انسانیت، رواداری اور دردمندی کے بجائے ان جھوٹے معبودوں کی پرستش کرنے لگیں۔ لیکن اس وقت استادوں کا فرض ہے کہ وہ کوہ وقاری کے ساتھ اپنے اصولوں پر قائم رہیں اور جب وقت جنون اور خودغرضی کے طوفان عقل اور اخلاق کے کمزور چراغوں کو بجھانے کی کوشش کریں اس وقت وہ اپنے دل ودماغ کی تمام قوتوں کی بازی لگا کر ان کی حفاظت کریں اور اس بات کو ثابت کر دکھائیں کہ اہل غرض کی پھونکوں سے انسانی فضل وکرامت کے چراغ نہیں بجھائے جا سکتے۔

جمعہ یکم خورداد ۱۳۵۵ف مطابق ۵ اپریل ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ — ۔ تلاوت کلام اللہ اور ترجمہ ۔ قاری محمد عبدالباری
۸ — ۱۵ نعت ۔ حبیب اللہ
۸ — ۳۰ شہاب الدین اور ساتھی ۔ خمسہ ۔
دل سے ترا خیال بھلایا نہیں گیا ۔
۸ — ۴۵ خبریں
۸ — ۵۰ نعت ۔ حبیب اللہ
۹ — ۵ ”ناشتہ کی کہانی میاں بیوی کی زبانی“
مسٹر و مسز رشید قریشی
۹ — ۲۰ شہاب الدین اور ساتھی ۔ خمسہ
کیا کوئی آیا محمد سا پیمبر بن کر ۔
غزل ۔ جلوہ ترا روپوش ہے معلوم نہیں کیوں
۹ — ۴۵ نعتیہ ریکارڈ ۔

خواتین کے لئے

۱۰ — ۔ للتا بائی ۔ ہلکی استادی موسیقی اور غزلیں
۱۰ — ۳۰ ”غلہ“ نظمیں
۱۰ — ۴۵ شہاب الدین اور ساتھی ۔ خمسہ
جاں فدا کرتا تھا کوئی لذت گفتار پر
۱۱ — ۔ ”راتب“ تقریر مسز سید رحمت اللہ
۱۱ — ۱۰ عالم نسواں ۔

”ہمارا مودی خانہ“
۱۱ — ۳۰ ”بھوکا تھا بنگال“ (فیچر)
۱۲ — ۔ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ — ۔ بالکشن راؤ ۔ بھجن
۵ — ۲۰ للتا بائی ۔ ٹھمری اور غزل
۵ — ۴۰ شہاب الدین اور ساتھی ۔ خمسہ
اہل نظر کو ہر جگہ جلوہ گہ حبیب ہے
غزل ۔ ترے جلووں میں گم ہو کر خودی سے بے خبر ہو کر
۶ — ۔ عربی نشریات ۔ ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ
فوائد السکوت والکلام ۔ تقریر عبدالرحیم مفسر ”راتب بندی“ تقریر
۶ — ۳۰ بالکشن راؤ ۔ ٹھمری اور پد
۶ — ۵۰ شہاب الدین اور ساتھی ۔ غزل ۔
مستی میں فروغ رخ جاناں نہیں دیکھا
خمسہ ۔ ناز کرتے ہوئے آتے ہیں اطاعت والے
۷ — ۱۵ بچوں کا پروگرام

یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ
۷ — ۴۵ للتا بائی ۔ ہلکا استادی گانا اور غزل
۸ — ۔ حیدرآباد کی غذائی صورت حال ۔ تقریر ۔ رضی الدین معتمد رسد سرکار عالی
۸ — ۲۰ شہاب الدین اور ساتھی ۔ غزل
وہ دل کہ جس کو نیند نہ آئی تمام رات
۸ — ۳۰ اردو میں خبریں
۸ — ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۔ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ شہاب الدین اور ساتھی۔ نعتیہ ٹھمری
مورے گھر آج محمدؐ آئے
۹-۰۰۳ محفل راتب - خاص پروگرام
۱۰-۰۰۳ ترانہ دکن

سیٹھ جی کا شکوہ اور جواب شکوہ کے دو بند

شکوہ

ہے بجا قوم کے کام آنے سے معذور ہیں ہم
نفع خوری کی مدہیرا اپنے مخمور ہیں ہم
مفلسوں کے لئے اک روگ ہیں ناسور ہیں ہم
سانپ کی طرح نگل جانے میں مشہور ہیں ہم
لیکن اک عمر کی عادت نہیں چھوڑی جاتی
اپنی دیرینہ روایت نہیں توڑی جاتی

جواب شکوہ

کیا کہا کہنہ روایات سے مجبور ہو تم ؟
اپنی اک عمر کی عادات سے معذور ہو تم ؟
پھر تو یہ جان لو اس عہد میں مقہور ہو تم
برقِ جاں سوزِ امارت کے لئے طور ہو تم
تمہیں اس برق کے تیور کو سمجھنا ہو گا
اپنے خود سوز خیالوں کو کچلنا ہو گا

شنبہ ۲ر خورداد ۵۵ف مطابق ۶ر اپریل ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - - روشن علی۔خیال۔گجری توڑی۔جاجارے پتنگوا

۸ - ۱۵ غزلیں (ریکارڈ)

۸ - ۳۰ مانکی بائی۔ٹھمری۔پائل باجے راما

۸ - ۴۵ خبریں

۸ - ۵۰ مانکی بائی۔غزل

میں ستم رسیدۂ عشق ہوں مجھے تو نظر سے گرا نہ دے (میکش)

۹ - - ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - - روشن علی۔خیال۔للتا گوری۔پیتم سیاں

۵ - ۲۰ سید حسین علی۔غزل۔میری محویت کو گرما کر ہنسے (میکش)

گیت۔ہم چھوڑ چلے تیرا دیس (خمار اورنگ آبادی)

۵ - ۴۰ مانکی بائی۔ٹھمری۔چڑیاں کرک گیاں

غزل۔آہ کو چاہیئے اک عمر اثر ہونے تک (غالب)

۶ - - تلنگی نشریات

آرکسٹرا "تلنگانہ کی فصلیں" تقریر۔فلمی گانے

۶ - ۳۰ پریمی۔نظمیں

۶ - ۴۵ روشن علی۔ایک راگ

۷ - - سید حسین علی۔گیت۔مرے حسین تصور مجھے وہیں لے چل

غزل۔تری بزم سے اب تو جانا پڑے گا (امن)

۷ - ۱۵ بچوں کا پروگرام

ریڈیو کلب کی خبریں۔زندگی کا کارواں۔کہانی

اقبال احمد۔گانا۔

"ہمارے اضلاع" سلسلے کی پانچویں تقریر۔وحید یوسف زئی

چھبیسواں معمہ سنو

۷ - ۵۴ مانکی بائی۔دادرا۔

غزل۔کسی مست شباب کی دنیا (امجد)

۸ - - سارنگی۔اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۱۰ "فلسفے کی کہانی" تقریر ڈاکٹر ظہیر الدین

۸ - ۲۵ ستار۔اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۲۵ روشن علی۔بھاگڑا۔ہے پیاری پگ ہو کے

ٹھمری۔ناہیں پرت میکا چین

۹ - ۵۴ فلمی گانے (ریکارڈ)

۱۰ - ۱۰ مانکی بائی۔ٹھمری۔کیسو نپٹ اناڑی موسے کینی باراجوری

غزل۔ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی (اقبال)

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

یکشنبہ ۳ خورداد ۱۳۵۵ف مطابق ۷ اپریل ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - - ۰ کملا دیوی - گیت - جوانی یونہی بیتی جائے
غزل - کیا کر گیا اک جلوۂ مستانہ کسی کا (جگر)
دادرا -

۸ - ۲۵ خواجہ محمود بیگ - ٹھمری - کٹت ناہیں برہا کی رین
غزل - گئی بہار کب آئی خزاں نہیں معلوم (کلام شاہانہ)

۸ - ۴۵ خبریں

۸ - ۵۰ خواجہ محمود بیگ - دادرا

۹ - - ۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - - ۰ مانک راؤ رائچورکر - استادی گانے

۵ - ۲۰ کملا دیوی - ٹھمری پیلو - ابھی گئے رام
غزل - میں وہ دل ہوں جو ٹھکرایا گیا ہوں
(حضرت جلیل)

۵ - ۴۰ خواجہ محمود بیگ - دادرا - توسے لاگے مورے نین
غزل - اتری ہے آسمان سے جو کل اٹھا تو لا
(ریاض خیر آبادی)

۶ - - مرہٹی نشریات
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ -
"مرہٹواڑی کاغذ" تقریر - ریکارڈ

۶ - ۳۰ کملا دیوی - دادرا - نجریا کا ہے لاگے ری
گیت - پیا ملن کی آس سکھی ری

۶ - ۴۵ مانک راؤ - رائچورکر - استادی گانا

۷ - - ۰ استاد نے غلا گوداموں کی سیر کی - مزاحیہ بات چیت

۷ - ۱۵ بچوں کا پروگرام
خطوں کے جواب سنو -

۷ - ۴۵ مانک راؤ رائچورکر - بھجن

۸ - - ۰ خواجہ محمود بیگ - غزل
تھوڑی سی خودی سے لے کر کام یہ دیوانہ (وحید)

۸ - ۱۰ "حضرموت" تقریر - سیف بن سلطان

۸ - ۲۵ سا ششٹ ترنگ - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۲۵ مانک راؤ رائچورکر - ٹھمری

۹ - ۳۵ خواجہ محمود بیگ - دادرا - بلم منوا رے
غزل - نہ سنے درد دل مرا نہ سنے (امیر)

۹ - ۵۵ مانک راؤ رائچورکر - بھجن -

۱۰ - ۵ کملا دیوی - ٹھمری - بالم چھیڑے مت جا
غزل - اے دعا کیا ستم کیا تو نے (کلام شاہانہ)
گیت - پپیہا رے بولت ہے اس پار (دادرا)

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

دوشنبہ ۔ ۱۴ خورداد ۱۳۵۵ ف مطابق ۸ اپریل ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ ۔۔ ۰ استادی گانے (ریکارڈ)

۸ ۔۔ ۱۰ مانک راؤ بھجن

۸ ۔ ۳۰ بالو بائی ۔ خیال

۸ ۔ ۴۵ خبریں ۔ مانک راؤ

۸ ۔۔ ۵۰ بالو بائی ۔ ٹھمری

۹ ۔۔ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ ۔۔ بالو بائی ۔ خیال ملتانی ۔ کون دیس گئے پیا

۵ ۔۔ ۲۰ محسن خاں ۔ فلمی گانے

(۱) آئی ہے تو تو کیسے دل اپنا دکھاؤں میں

(۲) محبت کے گل ہائے تر گوندھتا ہوں

۵ ۔ ۳۵ بالو بائی ۔ خیال ۔ بھوپ آری آج سکھی ری

۵ ۔۔ ۵۰ مانک راؤ بھجن

۶ ۔۔ فارسی نشریات

ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ "غلہ کا مسئلہ"

تقریر ۔ ریکارڈ

۶ ۔ ۳۰ محسن خاں ۔ فلمی گانے

(۱) دنیا میں ہوں دنیا کا طلبگار نہیں ہوں

(۲) مت جاؤ ری گوری پنیا بھرن

(۳) دن سونا سورج بنا اور چندا بن رین

۶ ۔۔ ۵۰ بالو بائی ۔ ٹھمری ۔ ندیا کنارے میرا گاؤں

۷ ۔ ۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۷ ۔ ۱۵ بچوں کا پروگرام

"تارے اور ستارے" (ننھوں کا پروگرام)

۷ ۔ ۴۵ محسن خاں ۔ فلمی گانا ۔ اے کاتب تقدیر مجھے اتنا بتادے

۷ ۔ ۵۵ بالو بائی ۔ خیال ایمن ۔ کوئلیا بولے ری

۸ ۔ ۱۰ "کیا آپ یقین کریں گے" تقریر ابن علی

۸ ۔ ۲۵ بانسری ۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ ۔۔ ۳۰ اردو میں خبریں

۸ ۔۔ ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ ۔۔ انگریزی میں خبریں

۹ ۔ ۱۵ "پسند اپنی اپنی" ریکارڈ

۱۰ ۔۔ ۳۰ ترانۂ دکن

سہ شنبہ ۵ رخورداد ۱۳۵۵ف مطابق ۹ اپریل ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - - ۰ تشریح بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ

۸ - - ۱۰ زہرراؤ - بھجن

۸ - ۲۵ زہرہ بائی دہلی والی ٹھمری - نابک لاگے گھنوا
غزل - اک مئے بے نام جو اس دل کے پیمانے میں ہے
(جگر)

۸ - ۴۵ خبریں

۸ - ۵۰ زہرہ بائی دہلی والی - غزل

۹ - - ۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - - ۰ اونکار - خیال گوری - بھٹکت پھر کاہے باورے

۵ - - ۲۰ سید احمد - دادرا - رام کرکے کہیں نیناں نا الجھے
غزل - رسم الفت کا اب اس عہد میں دستور نہیں (جوش)
گیت - تن من دھن سب اس نے لوٹا

۵ - ۴۵ زہرراؤ - دو بھجن

۶ - - ۰ تلنگی نشریات

کانسٹ ترنگ "سماجی افسانہ" پی - رام راؤ
دوگانے

۶ - - ۳۰ زہرہ بائی دہلی والی - غزل
کیا قیامت کی کشش اس جذبۂ کامل میں ہے
دادرا - آرے مورے سیاں سوتن گھر نہ جا -

۶ - ۴۵ سید احمد - غزل - چارۂ درد جگر ہونے لگا

۷ - - ۰ "غلہ کا حساب" تقریر - کلیم اللہ ناظم اغذیہ سرکارعالی

۷ - ۱۵ بچوں کا پروگرام

"اُستاد نے ہمایون کی کہانی سنی"

۷ - ۴۵ اونکار - خیال - گوڑ ملہار -
جھکی آئی رے بدریا ساون کی

۸ - - ۰ زہرہ بائی دہلی والی - غزل
وہ کیسے لوگ ہیں جو عہد و پیماں سے مکرتے ہیں

۸ - - ۱۰ "پریم چند" تقریر احمد مکی

۸ - ۲۵ سارنگی - اسٹوڈیو فن کار

۸ - - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ سید احمد - دادرا - توری ترچھی نجریوں کے بان
غزل - جب سے مرنے کی جی میں ٹھانی ہے

۹ - ۳۰ "پیٹ کی پکار" - مسائلی مشاعرہ

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

چہار شنبہ ۶ خورداد ۱۳۵۵ف مطابق ۱۰ اپریل ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - - شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ

۸ - ۱۰ مانک راؤ رائچورکر۔ بھجن

۸ - ۳۵ کملا بائی۔ خیال

۸ - ۴۵ خبریں

۸ - ۵۰ کملا بائی۔ بھاؤ گیت

۹ - - **ترانۂ دکن**

شام — دوسری نشر

۵ - - کرناٹک موسیقی

۵ - ۲۰ مانک راؤ رائچورکر۔ خیال اور بھجن

۵ - ۵۰ کملا بائی۔ بھجن

۶ - - **مرہٹی نشریات**

اخباری تبصرہ۔ ''سری رام نومی'' تقریر کٹ لیکر

کرناٹک موسیقی

۶ - ۳۰ ''بھوک'' فلمی کہانی ریکارڈوں کے ساتھ

۷ - ۱۵ **بچوں کا پروگرام**

''رام کہانی'' راجہ رام چندر جی کے حالات کے بارے میں خاص پروگرام

۷ - ۴۵ ''رامائن کا ایک سین'' (سازوں کے ساتھ)

نوشتہ ڈاکٹر ابوالکلام بدر

۸ - - ''سری رام نومی'' تقریر

۸ - ۲۵ آرکسٹرا

۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - - **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ کرناٹک موسیقی

۹ - ۲۵ ''بھجنوں کا خاص پروگرام'' جس میں مادھوراؤ لکشمن راؤ، کنھیا لال۔ مانک راؤ رائچورکر اور کملا دیوی حصہ لیں گی۔

۱۰ - ۱۰ ''رام نام کی مالا'' (محفل شعر)

۱۰ - ۳۰ **ترانۂ دکن**

پنجشنبہ ۷ رخورداد ۱۳۵۵ف مطابق ۱۱ راپریل ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۰ - بنگاری بائی - خیال و غزل

۸ - ۲۵ - نارائن راؤ سیلوکر بھجن - لاج رکھو تم میری پربھوجی

۸ - ۴۵ - خبریں

۸ - ۵۰ - بنگاری بائی - ٹھمری - بھاؤ گیت

۹ - ۰ - **ترانہ دکن**

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ - نارائن راؤ سیلوکر - آج مورے مندر - بہاگ
مانت ناہیں بل جوری - دیس

۵ - ۲۰ - بنگاری بائی - دادرا - نجریا لاگ رہی
غزل - غضب کیا ترے وعدہ پہ اعتبار کیا

۵ - ۴۰ - ذاکر علی - گیت - نینا بھر آئے نیر
غزل - بلا قسمت سے اے خوش قسمتی دامن محمدؐ کا (کیفی)

۶ - ۰ - **کنٹری نشریات**
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ "ہندوستان میں بے روزگاری اور اس کا حل" تقریر "غلہ" تقریر
ایچ - کے - راما سوامی - ریکارڈ

۶ - ۳۰ - نارائن راؤ سیلوکر بھجن - تم بن موری کون خبر لے
(۲) پد - نول میں باسری باسری

۶ - ۵۰ - سید ذاکر علی - دادرا - کاہے مارے نینان بان
غزلیں

۷ - ۱۵ - **بچوں کا پروگرام**
"دیوانی باندی" "آپا ارجمند" کا پیش کیا ہوا
پروگرام [illegible]

۷ - ۴۵ - بنگاری [illegible] ب مل آئے (اہلیت ودر)
غزل - ضبط کرنا دل حزیں نہ کہیں (امیر مینائی)

۸ - ۱۰ - "راشن بندی کے انتظامات" تقریر
حمید الدین احمد ناظم راشن بندی

۸ - ۲۵ - کلاریونیٹ - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ - اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ - **تلنگی میں خبریں**

۹ - ۰ - **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ - بنگاری بائی - ٹھمری - نیا موری کیسے لاگے پار
غزل - غیر بھی میری طرح کرتے ہیں آہیں کیونکر (داغ)

۹ - ۳۰ - "غلہ" بحث

۱۰ - ۳۰ - **ترانہ دکن**

جمعہ ۸ خورداد ۱۳۵۵ف مطابق ۱۲ اپریل ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - - تلاوت کلام اللہ اور ترجمہ۔ قاری محمد عبد الباری

۸ - ۱۵ خواجہ محمود بیگ۔ نعت۔ آنکھوں میں بسے گھر دل میں کرے جا مدینہ

۸ - ۳۰ نعتیہ گانے (ریکارڈ)

۸ - ۴۵ خبریں

۸ - ۵۰ خواجہ محمود بیگ۔ نعت

۹ - ۵ منظور احمد اور ساتھی۔ خمسہ۔

آنکھ ان مست نگاہوں سے ملاؤں تو پیوں (اثر)

غزل فارسی۔ نمی دانم چہ منزل بود شب جائے کہ من بودم

غزل۔ تیرے بغیر مکمل یہ زندگی نہ ہوئی (جگر)

۹ - ۳۵ نعتیہ گانے (ریکارڈ)

خواتین کے لئے

۱۰ - - نور جہاں بیگم۔ خیال بھیرویں محمد راکھو لاج ہماری

غزل جس روز نبی کا باغ لٹا اس روز کی حالت کیا کہئے

(عابد اکبر آبادی)

گیت۔ اس مایا کو نیا لگ

۱۰ - ۳۰ ابراہیم خاں۔ غزل۔

طور والے تیری تنویر لئے بیٹھے ہیں (ریدم)

گیت۔ ساجن آ چھائی گھٹا

۱۰ - ۴۵ ایم اے۔ رؤف (اسٹوڈیو ریکارڈ)

۱ - - "گھر کا بجٹ ڈیڑھ سو روپئے" تقریر۔ مسز نظام الدین

۱۱ - ۱۰ عالم نسواں

"گھر کا بجٹ سو روپے" نوشتہ مسز ابراہیم جلیس

"داگی" افسانہ۔ عظیم النساء بیگم

۱۱ - ۳۰ فیچر

۱۲ - - ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - - ابراہیم خاں۔ ٹھمری۔ کون گلی گئے شیام

غزل۔ سائل سے خفا یوں مرے پیارے نہیں ہوتے

(داغ)

۵ - ۳۰ منظور احمد اور ساتھی۔ فارسی غزل

اے جان جہاں آرزوئے تو دارم

(حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ)

غزل۔ آزار محبت کی دوا کون کرے گا (بیان دہلوی)

۵ - ۴۰ نور جہاں بیگم۔ دادرا۔ کیسے جئیں ہنسی والے

غزل۔ تاثیر فغاں دیکھی نالوں کا اثر دیکھا (ناظم)

۶ - - عربی نشریات

ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ تقریر "عادیات الدکن"

حبیب مصطفیٰ۔ مزمار۔ بشیر بن عامر

۶ - ۳۰ منظور احمد اور ساتھی۔ خمسہ۔
نقاب روئے منور اٹھانے والے نے
غزل۔ کسی پردے کسی جلوے سے بہلائی نہیں جاتی
(شعری بھوپالی)

۶ - ۵۰ نورجہاں بیگم۔ ٹھمری۔ بڑے کپٹی سے لاگے ہیں نین
غزل۔ رسم ساغر اٹھائی جاتی ہے۔

۷ - ۱۵ **بچوں کا پروگرام**
یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ

۷ - ۴۵ نورجہاں بیگم۔ دادرا۔
ناہیں ناہیں جانا سوتن گھر سیاں
غزل۔ وہ دل میں ہیں گردوں کی پریشانی نہیں جاتی
(شہزادہ والاشان حضرت شجیع)

۸ - ۱۰ "اقبال اور انسان کامل" تقریر
محمد عزیز الرحمن

۸ - ۲۵ کمپوز۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ . انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ ابراہیم خاں۔ غزل۔
پھر اس انداز سے بہار آئی (غالب)
گیت۔ ناہیں ناہیں آئے سیاں۔

۹ - ۳۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۴۰ منظور احمد اور ساتھی۔ غزل۔
ہوئی کب دیکھیے پوری تمنائے دلی اپنی (باقر)
غزل۔ یہ مرے حدِ نظر کی دیدنی تاثیر ہے

۱۰ . نورجہاں بیگم۔ ٹھمری۔ شام گھونگٹ پٹ کھولے
غزل۔ تجلی رخ روشن کا کیا ٹھکانا تھا (بیدم)
گیت۔ نیاگ رے مورکھ مایا تیاگ
(اندرجیت شرما)

۱۰ - ۳۰ **ترانہ دکن**

۹ خورداد ۱۳۵۵ ف مطابق ۱۳ اپریل ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۰۰ نارائن راؤ ویسلوکر - استادی و عام پسند گانے
۸ - ۲۵ نسیم بائی ٹھمری بھیرویں - کون کرے توسے پیت
۸ - ۴۵ خبریں
۸ - ۵۰ نسیم بائی - غزل - اپنا ہی سا اے نرگس مستانہ بنادے
۹ - ۰۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰۰ نارائن راؤ ویسلوکر - باگیسری -
پائل باجے موری اچھا مجھ پیارے
کافی - درسن دیجو شام
۵ - ۲۰ نسیم بائی - دادرا - بیریت کی ریت انوکھی
غزل - دل نے سینہ میں تڑپ کر جب انھیں یاد کیا
۵ - ۴۰ کنھیا لال ٹھمری - ندیا دھیرے بہو
گیت - باغوں میں پڑے جھولے
۶ - ۰۰ تلنگی نشریات
عورتوں کے لئے خاص پروگرام
۶ - ۳۰ نسیم بائی غزل
کبھی شاخ و سبزۂ برگ پر کبھی غنچہ و گل و خار پر (جگر)
گیت - گھر آئی بدریا گھر آؤ
۶ - ۵۰ نارائن راؤ ویسلوکر بھجن - رام بھجن کو دیا (؟) پد
۷ - ۰۵ کنھیا لال غزل
دکھا کر [illegible]

۷ - ۱۵ بچوں کا پروگرام

ریڈیو کلب کی خبریں "یاد نہ آ گزرے زمانے" "یہ بیفا یہ کیا ہے - آہیں نہ بھریں" "ورزش" تقریر امجد علی خاں - وطن کا سپاہی - ستائیسواں معمہ سنو
۷ - ۴۵ نسیم بائی ٹھمری - نینا لگائے دکھ دے
غزل - وہ بے خودی کے پیالے پلادے تونے
گیت - اب کہاں آرام ہے تجھ بن
۸ - ۱۰ "معاشی مسائل" تقریر محمد عبد القادر
۸ - ۲۵ وائلن - اسٹوڈیو فن کار
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰۰ انگریزی میں خبریں
۹ - [illegible] نارائن راؤ ویسلوکر - میاں کی ملہار - بجلی چمکے برسے -
۹ - ۳۰ محکمۂ رسد کی بیان کردہ بدعنوانیاں - تقریر - [illegible] افسر تشہیر محکمہ رسد سرکار عالی
۹ - ۴۰ نسیم بائی - دادرا - گجر گئیں رتیاں پی نہیں آئے
غزل - چھیڑ ان کے تصور میں اے بہار مجھے
گیت آؤ آؤ ساجن پیارے
۱۰ - ۰۰ غنائیہ
۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

یکشنبہ ۱۰ خورداد ۵۵ ف مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - - ۰ شکنتلا بائی - خیال - جون پوری - ستونندیا تورا پر

ٹھمری - جاگوری نندیا

غزل - اس نور مجسم کے افسانے کو کیا کہیے

۸ - - ۳۰ کشن لال - دادرا - غزل

۸ - ۴۵ خبریں

۸ - - ۵۰ کشن لال - گیت

۹ - - ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - - ۰ بابوراؤ چھتر پتی بھیم پلاس - چنتا نہ کرے

۵ - ۱۵ کشن لال - ٹھمری - لاگی سنوریا سے پریت

غزل - چوٹیں جو کھائیں دل پہ محبت میں کیا کہوں

۵ - ۲۵ شکنتلا بائی - دادرا - بن دیکھے تہارے میں مرجاؤں گی

غزل - دل مرا سوزِ نہاں سے بے محابا جل گیا

غزل - عشق کی حد سے نکلتے پھر یہ منظر دیکھتے

۶ - - ۰ مرہٹی نشریات

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ - تقریر - ریکارڈ

۶ - - ۳۰ سازوں کی محفل

۶ - - ۵۰ کشن لال - دادرا - انیاں کو دیکھے بہت دن بیتے

۷ - - ۰ بابوراؤ چھتر پتی - ملتانی - صاحب جمال (جلپت)

سندر سر جڑوا (درت)

۷ - ۱۵ بچوں کا پروگرام

خطوں کے جواب سنو

۷ - شکنتلا بائی - خیال شنکرا

سو جا تو جی جانو بالموا

غزل - اے مرے دل کی زندگی آجا

(شہزادہ والا شان حضرت شجیع)

۸ - - ۱۰ "بچہ کی تربیت" تقریر محمد اعظم

۸ - ۲۵ ستار - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اُردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ بابوراؤ چھتر پتی - ٹھمری کلیاں

مورا من تم سے لاگے

۹ - ۳۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - - ۴۰ کشن لال - ٹھمری - ان بن نیند نہ آئی

غزل - ان سے ہم رے درد کا درماں نہ ہو سکا (صفی)

گیت

۱۰ - ۵ شکنتلا بائی - ٹھمری - دھیرے سے جگا لائی رے

غزل - مشتاق نگاہوں کی اللہ رے رسوائی (فانی)

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

دوشنبہ ۱۱ خورداد ۱۳۵۵ ف مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - - کینن آلوار۔ استادی گانا

۸ - ۲۰ زاہد علی۔ غزل۔ وہ دل کہ جس کو نیند نہ آئی تمام رات

گیت۔ ساجن شام بھئی گھر آؤ

غزل۔ جذب دل آزما کے دیکھ لیا

۸ - ۴۵ خبریں

۸ - ۵ کینن اوار۔ ٹھمری

۹ - - ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۲۰ زاہد علی۔ فلمی گیت (۱) ساجن کبھی آؤ

(۲) دکھیا جیارا

۵ - ۳۰ انوری بائی آگرہ والی۔ زیری بائی پونہ والی اور افضل حسین نگینہ والے (اسٹوڈیو ریکارڈ)

۶ - - فارسی نشریات

ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ ریکارڈ۔ نظم خوانی

سید قادر حسین قادری۔ ریکارڈ

۶ - ۳۰ کینن اوار۔ ٹھمری

۶ - ۴۵ زاہد علی۔ گیت۔ پی کی یاد ستائی

غزل۔ جب وہ داغ جدائی دیتے ہیں

۷ - - حیدرآبادی فن کاروں کے ریکارڈ (خواجہ محمود بیگ روشن علی اور ام۔ اے رؤف)

۷ - ۱۵ بچوں کا پروگرام

"ریڈیو کلب کے تھے۔ خاص پروگرام

۷ - ۴۵ کینن اوار۔ خیال

۸ - - زاہد علی۔ غزل۔ تم مرے سامنے آیا کرو

۸ - ۱۰ "حیدرآباد" (سلسلہ ترقیات گوداوری)

تقریر۔ سید محمد نقی ہاشمی

۸ - ۲۵ بلبل ترنگ۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ "پسند اپنی اپنی" (ریکارڈ)

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

شنبہ ۱۲ ارخورداد ۱۳۵۵ ف مطابق ۱۶ ار اپریل ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - - شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ

- ۱۰ بابوراؤ چھترپتی - خیال اساوری

کان بہنکوا (بلمپت) چھنن چھنن پائلیا (دُرت)

۸ - ۲۵ اقبال بانو - دہلی والی - عام پسند گانا

۸ - ۴۵ خبریں

۸ - ۵۰ اقبال بانو دہلی والی - عام پسند گانے

۹ - - ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - - یوسف شریف - غزل

مشورے غیروں سے لے کر یوں مجھے رسوا کیا (صفی)

گیت - چھوٹا سب سنسار

۵ - ۱۵ بابوراؤ چھترپتی - پٹ دیپ -

بنا ساری رین کا جاگا

۵ - ۳۰ اقبال بانو دہلی والی - عام پسند موسیقی

۶ - - تلنگی نشریات

"ہندو مسلم ثقافتی اتحاد" تقریر بی - رام کشن راؤ

"پسند اپنی اپنی"

۶ - ۳۰ یوسف شریف - گیت -

جمنا کے اُس پار ساجن جھوم رہی ہے بہار

غزل - نہ آتے ہمیں اس میں تکرار کیا تھی (اقبال)

۶ - ۴۵ اقبال بانو دہلی والی - عام پسند موسیقی

۷ - ۵ بابوراؤ چھترپتی - بھجن -

سوامن اب رکھنا لاج ہماری

۷ - ۱۵ بچوں کا پروگرام

"استادنے کانفرنس کی" بات چیت

۷ - ۴۵ اقبال بانو دہلی والی - عام پسند موسیقی

۸ - - یوسف شریف - غزل -

خود وہ جفا پر مائل ہیں ارمان جفا کا کون کرے

۸ - ۱۰ "موجودہ مسائل" تقریر قاضی محمد عبدالغفار

۸ - ۲۵ شش ترنگ - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ ریکارڈ

۹ - ۳۰ آرکسٹرا

۹ - ۴۰ یوسف شریف - غزل

چھائی ہوئی ہیں دل پر اسرار کی گھٹائیں (فانی)

۹ - ۵۰ بابوراؤ چھترپتی - (۱) خیال کیدارا

سیکھے ہو - (بلمپت) (۲) ترانہ

۱۰ - ۵ اقبال بانو دہلی والی - عام پسند موسیقی

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

چہار شنبہ ۱۳؍ خورداد ۱۳۵۵ف مطابق ۱۷؍ اپریل ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - - ۰ ریکارڈ

۸ - - ۳۰ مادھوراؤ - خیال و بھجن

۸ - ۴۵ خبریں

۸ - - ۵۰ مادھوراؤ - بھاؤ گیت

۹ - - ۰ **ترانہ دکن**

شام — دوسری نشر

۵ - - ۰ لکشمن راؤ - ٹھمری - ناہیں کرو جھوٹی بتیاں

غزل - خدا نے حسن دیا تم کو بے مثال کیا (محمود)

گیت - کٹ گئے ہمارے سیاں

۵ - ۲۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۵ - ۳۵ مادھوراؤ - بھجن

۵ - ۴۵ لکشمن راؤ - گیت - مجھے لے چل اپنی نگریا

غزل - تجھ کو دل سے جو پیار کرتے ہیں

(شہزادہ والاشان حضرت شجیع)

۶ - - ۰ فلمی کہانی

۷ - ۱۵ **بچوں کا پروگرام**

بچے ہوئے خطوں کے جواب

۷ - ۴۵ لکشمن راؤ - ٹھمری - تم کاہے کو پریت لگائے

گیت - پریتم آؤ -

۸ - - ۰ مادھوراؤ - بھجن

۸ - - ۱۰ "راڈار اور دوسری مفید ایجادیں"

ترجمہ تقریر - این - جہالنگم

۸ - ۲۵ بینڈولین - اسٹوڈیو فن کار

۸ - - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - - ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ یوروپین موسیقی پیانو نوازی - آر جے پارکس

۹ - ۴۵ "حیدرآباد" انگریزی تقریر مسز گرین

۱۰ - - ۰ آرگوس ارکسٹرا

۱۰ - ۳۰ **ترانہ دکن**

پنجشنبہ ۲۸ / خورداد ۱۳۵۵ف مطابق ۱۸ / اپریل ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۰ عبدالکریم - غزل - موت بھی فرقت میں ٹل کر رہ گئی (فانی)
غزل - کوئی زمانہ میں تیری مثال لا نہ سکا (ماہر)
۸ - ۱۵ معین قریشی - دو گیت
۸ - ۲۵ اقبال بانو دہلی والی - عام پسند گانا
۸ - ۴۵ خبریں
۸ - ۵۰ اقبال بانو دہلی والی - عام پسند موسیقی
۹ - ۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ عبدالکریم - غزل - مرا دل ہے مضطر مدینہ کے چاند (واصفی)
غزل - گیسوئے آبدار کو اور بھی تابدار کر (اقبال)
۵ - ۱۵ معین قریشی - دادرا - کیسا جادو ڈارا
غزل - بہر صورت طبیعت مجھ سے بہلائی نہیں جاتی (ماہر)
۵ - ۳۰ اقبال بانو دہلی والی - عام پسند موسیقی -
۶ - ۰ کنٹری نشریات
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ "حیدرآباد کی ندیاں" تقریر وجے چاری - ریکارڈ

۶ - ۳۰ عبدالکریم - غزل - دل برد از من دیروز شامے
غزل - مرمٹے عشق میں خاک در جاناں کی قسم (بیدم)

۶ - ۴۵ معین قریشی - ٹھمری (۱) نا کرنا برجوری
(۲) غزل ہم موت بھی آئے تو مسرور نہیں ہوتے
۷ - ۰ اقبال بانو دہلی والی - عام پسند موسیقی -
۷ - ۱۵ بچوں کا پروگرام
"گرمی کا موسم" خاص پروگرام -
گرمی - تقریر - شاہد صدیقی
"اف" نظم - امیر احمد خسرو
"لو" تقریر اظہر افسر
"پنکھا چلا" گرمی کا مزاحیہ مشاعرہ
۷ - ۴۵ - شیخ داؤد - طبلہ پر گت توڑا
۸ - ۰ معین قریشی - غزل -
کس کے دل میں کھب گئی کس کی نظر میں بچ گئی (کیفی)
۸ - ۱۰ "ریڈیو کی ڈاک" ندیم
۸ - ۲۵ ہارمونیم - اسٹوڈیو فن کار
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۲۵ اقبال بانو دہلی والی - عام پسند موسیقی
۹ - ۴۵ معین قریشی - غزل - وہ دل میں ہیں مگر دل کی پریشانی نہیں جاتی (شہزادہ والاشان حضرت شجیع)
دادرا - دل تیر نظر کا نشانہ ہوا
۱۰ - ۵ اقبال بانو - دہلی والی - عام پسند موسیقی
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

جمعہ۔ ۱۵ خورداد ۱۳۵۵ف مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ ۔ ۔ تلاوت کلام اللہ اور ترجمہ۔ قاری محمد عبد الباری

۸ ۔ ۱۵ ولی اللہ حسینی۔ نعت

۸ ۔ ۔۳۰ "نعتیہ گانے اور بھجن" (ریکارڈ)

۸ ۔ ۴۵ خبریں

۸ ۔ ۔۵۰ ولی اللہ حسینی۔ نعت

۹ ۔ ۵ شمس الدین اور ساتھی۔ خمسہ

حسینوں سے تجھ کو سوا جانتے ہیں

غزل۔ ہیچ ہیں سب رفعتیں خیر البشر کے سامنے

۹ ۔ ۳۰ حبیب الدین۔ نعتیہ گانے

(۱) تو سبین چوں نہ گویم ابروئے مصطفےٰ را

(کلام شاہانہ)

۹ ۔ ۴۵ بھجن (ریکارڈ)

خواتین کے لئے

۱۰ ۔ ۔ بنو بائی۔ دادرا۔ چلی جا موری نیا کنارے کنارے

گیت۔ اے پریم تیری بلہاری ہو

۱۰ ۔ ۲۰ ریکارڈ

۱۰ ۔ ۴۰ ذاکر علی۔ غزل۔ خطاؤں سے پہلے پشیمانیاں ہیں

غزل۔ سادگی دل کی قیامت ہوگئی

(شہزادہ والاشان حضرت شجیع)

۱۱ ۔ ۔ "موسیقی کے تاثرات" تقریر

مس یم۔ کاؤس جی

۱۱ ۔ ۱۰ عالم نسواں

"گھر کا بجٹ" ۲۰۰، ۲۵۰، ۳۰۰ روپے

رفعت لئیق، حمیدہ بانو، مسز میر حسن

۱۱ ۔ ۳۰ فیچر

۱۲ ۔ ۔ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ ۔ ۔ شمس الدین اور ساتھی۔ ٹھمری پنجابی

اکھیاں تورے سنگ۔ لاگیاں

غزل۔ کعبہ کا شوق ہے نہ صنم خانہ چاہئے

۵ ۔ ۲۵ بنو بائی۔ ٹھمری پیلو

موہے مرلی کی ٹیر سنا جا

غزل۔ وہ دل میں ہیں مگر دل کی پریشانی نہیں جاتی

(شہزادہ والاشان حضرت شجیع)

۵ ۔ ۵۴ حبیب الدین۔ غزل۔

دوستی کا ہو زمانہ میں بھروسہ کس پر (داغ)

غزل۔ پھر کچھ اک دل کو بے قراری ہے (غالب)

۶ - - ۰ عربی نشریات

ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ
اللغۃ العربیۃ الحضرمیتہ ۔ تقریر
سیف بن سلطان حسین

۶ - - ۳۰ شمس الدین اور ساتھی ۔ غزل ۔
دیکھئے کس حسن سے پوشیدہ غم کا راز ہے
غزل فارسی ۔ برجمال شمع روئے مصطفےٰ پروانہ باش

۶ - - ۵۰ راگوں کا دربار (ریکارڈ)

۷ - - ۱۵ بچوں کا پروگرام

یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ

۷ - ۴۵ حبیب الدین ۔ غزل ۔
دل کی قسمت میں غم تمہارا ہے
غزل ۔ لے گیا جوش جنوں کون سے ویرانے کو
(حضرت جلیل)

۸ - - شمس الدین اور ساتھی ۔ ٹھمری ۔
پیا کے دیکھن کو جیا للچائے

۸ - - ۱۰ "بچوں کے لئے معلوماتی کتابیں" تقریر
شجاع احمد ۔

۸ - ۲۵ کارنٹ ۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ شمس الدین اور ساتھی ۔ خمسہ
داغ جگر کسی کو دکھایا نہ جائے گا
غزل ۔ پیر مغاں نے کیا کہوں کیا کیا بنا دیا

۹ - ۴۰ حبیب الدین ۔ غزلیں

۹ - ۵۵ آرکسٹرا

۱۰ - ۵ بہو بائی ۔ دادرا ۔
ناہیں ناہیں جانا سوتن گھر سیاں
ٹھمری ۔ بالم چھیڑے مت جا
فلمی گیت ۔ در پہ بیٹھی ہوں آس لگائے

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

اعتذار

لطیف ساجد صاحب

(۱۵ فروری ۱۹۵۵ء کے نشری مشاعرہ کی ایک نظم)

تری خوشنودیٔ خاطر کا مجھے پاس تو ہے
اپنی فطرت کے تقاضوں سے بھی مجبور ہوں میں
کاش تو مجھ کو سمجھتا تو بتا بھی دیتا
کتنی ترسی ہوئی امیدوں میں محصور ہوں میں

برہمی اور مری اک لغزش مستانہ پر
تو نے اک دل کو تو مجبور ہی سمجھا ہوتا
تو کہ ہر گام ترا اوجِ ثریا سے بلند
مجھ کو اتنی بھی بلندی سے نہ دیکھا ہوتا

ایک سہما ہوا احساس ہوں دنیا ہے مری!
وحشت چاک گریباں غمِ ماضی کے نشاں
ان سہاروں پہ بھی نازل ہوا گر تیرا عتاب
زندگی ڈھونڈنے جائے گی کہاں بزم اماں

جام مے سوز تمنا کا مداوا تو نہیں
ہاں ذرا روح کو تسکین سی مل جاتی ہے
ہر کلی پرتو خورشید سے واقف ہے مگر!
ایک لمحہ ہی سہی زیست کا کھل جاتی ہے!

دل کو اب لذتِ پرواز سے سرشار نہ کر یہ اگر خواب میں ہے تو اسے بیدار نہ کر

پروگرام نشرگاہ حیدرآباد
بکار سرکاری ON H. E. H. THE NIZAM'S SERVICE
مکتبہ جامعہ دہلی
Delhi
FROM: OFFICE OF THE STATION DIRECTOR
HYDERABAD BROADCASTING STATION.
از دفتر مہتمم نشرگاہ حیدرآباد

نشرگاہ حیدرآباد
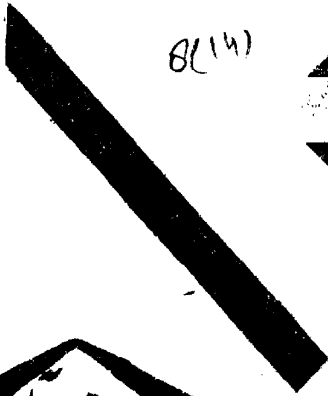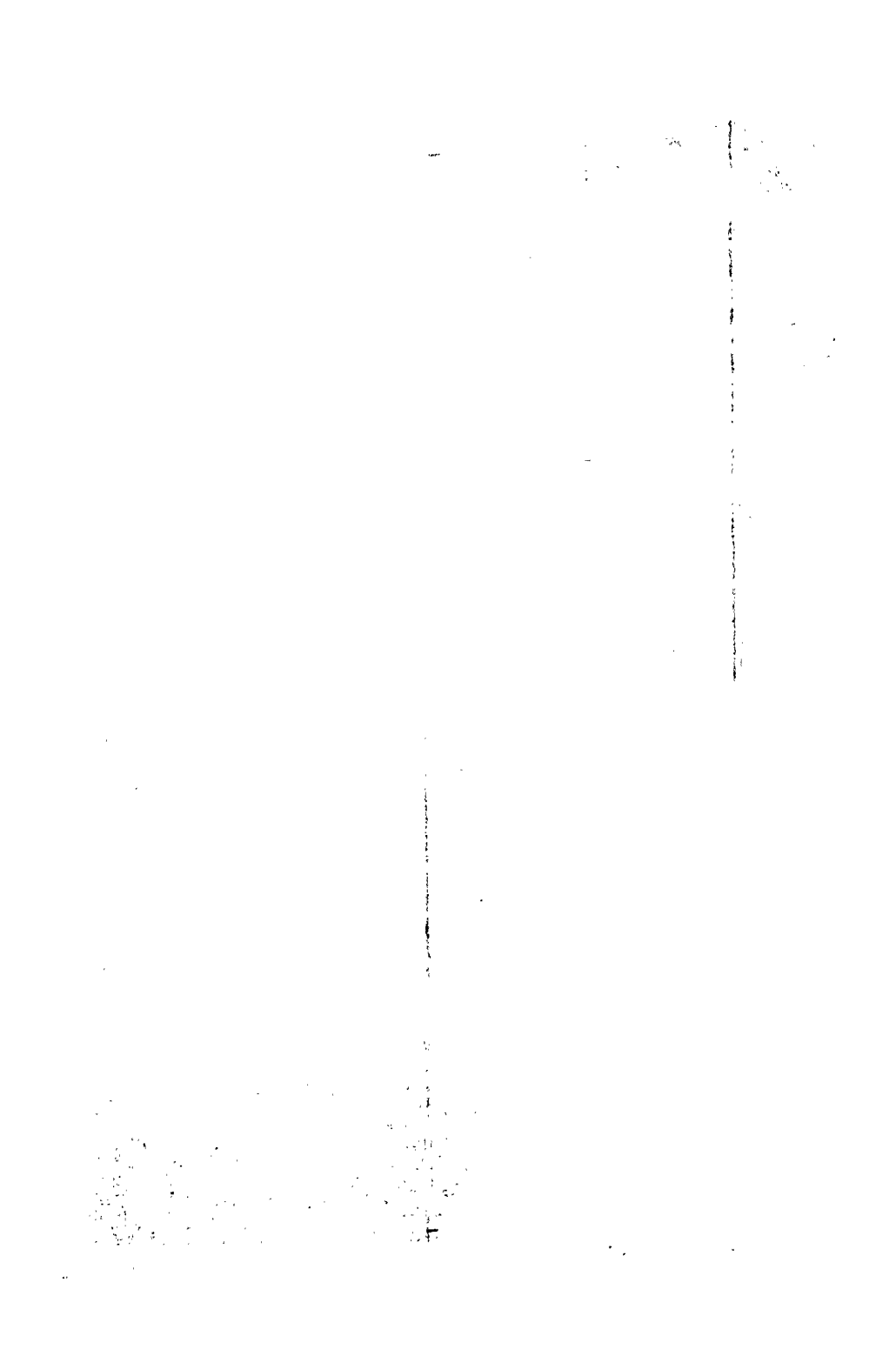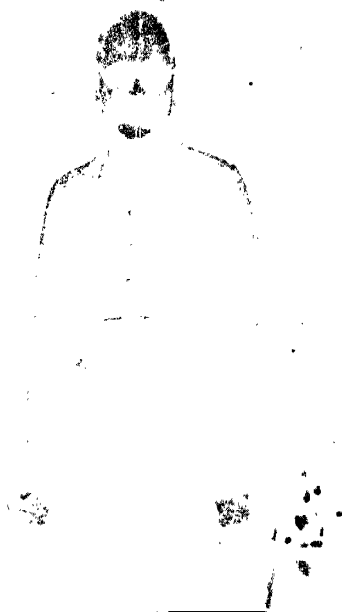
قاضی محمد عبد الغفار صاحب
"آج کل" کے مشہور مقرر جو "موجودہ مسائل"
پر تقریریں نشر فرماتے ہیں

حفیظ احمد خان کانپور والے
جو استادی اور عام پسند گانے سنائیں گے

دکن ریڈیو

۳۰ ے کیلو سائیکل

چندہ سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنے سکۂ عثمانیہ

بیرون ریاست - ایک روپیہ آٹھ آنے کلدار

قیمت فی پرچہ ۱ر ۶ مر

۴۱۱ میٹر

نشان ٹپہ سرکار عالی ۲۷۱

ٹیلی فون نمبر ۲۵۰۸

تار کا پتہ - "LASILKI"
لاسلکی

جلد ۸	۱۶ تا ۳۱ ر خورداد ۱۳۵۵ف مطابق ۲۰ ر اپریل تا ۵ ر مئی ۱۹۴۶ء	شمارہ ۱۴

فہرس

مقام اشاعت یادر منزل خیرت آباد (دکن)

نوائیہ

خورداد ۵۵ شمسی کے آخری سولہ دنوں کے پروگرام "نوا" کی زیر نظر اشاعت میں آپ کے سامنے ہیں۔

گزشتہ پندرہ دنوں سے صباحی نشر کا وقت بدل چکا ہے جو سوائے جمعہ کے ۸ سے ۹ بجے صبح تک ہے۔ اس نشر میں ۱۵ر خورداد مطابق ۹ر اپریل تک خبروں کا وقت ۸۔۴۵ سے ۸۔۵۰ تک تھا لیکن ۱۶ر خورداد ۵۵ش م ۲۰ر اپریل ۷۶ء سے یہ وقت ۸۔۵۵ سے ۹ بجے تک کر دیا گیا ہے۔ ناظرین اس تبدیلی کو نوٹ فرمالیں۔

خبروں کے علاوہ ہمارے پروگرام کے دوسرے قابل ذکر اجزا یہ ہیں موسیقی، لسانی نشریات، تقاریر، بچوں کا پروگرام اور فیچر و ڈراما وغیرہ۔ ان سولہ دنوں کے موسیقی کے پروگراموں میں جن فن کاروں کو شریک کیا گیا ہے ان میں قابل ذکر ماسٹر ساوے، اقبال بانو دہلی والی، حفیظ احمد خاں کانپور والے، وِمل تنکی بمبئی والی، ونسلا دھول کر اور مانک دادرکر ہیں۔ حفیظ احمد خاں ۲۲ر و ۲۴ر خورداد مطابق ۲۶ر و ۲۸ر اپریل کو اور وِمل تنکی ۲۴ر و ۲۶ر خورداد مطابق ۲۸ر و ۳۰ر اپریل کو گا رہی ہیں۔ ونسلا دھول کر کا پروگرام ۲۸ر و ۳۰ر خورداد مطابق ۲ر و ۴ر مئی کو اور مانک دادرکر کا پروگرام ۲۹ر و ۳۱ر خورداد مطابق ۳ر و ۵ر مئی کو رکھا گیا ہے۔

لسانی نشریات ہمارے پروگراموں کا ایک مستقل جزو ہیں ان کا وقت شام کے ۶ سے ۶۔۳۰ بجے تک ہے۔ ان کے تحت آپ ہفتہ میں دو مرتبہ تلنگی، دو مرتبہ مرہٹی، اور ایک ایک مرتبہ کنڑی، فارسی اور عربی پروگرام سنتے ہیں۔

ان پروگراموں کے دن بالترتیب شنبہ و سہ شنبہ، یکشنبہ و چہار شنبہ اور پنجشنبہ، دوشنبہ اور جمعہ ہیں۔ پیش نظر

پروگرام میں ۲۱ خورداد مطابق ۲۵ اپریل کو کنٹری نشریات کے تحت "پرندرداس جی" کا خاص پروگرام پیش کیا جارہا ہے۔ اس پروگرام کا دوران بجائے آدھے گھنٹے کے ایک گھنٹہ رکھا گیا ہے۔ یہ پروگرام ۶ سے ۷ بجے شام تک جاری رہے گا۔ جس میں پرندرداس جی سے متعلق تقریر، فیچر اور اس کے علاوہ گانے ہوں گے۔

زیر نظر سولہ دنوں کی قابل ذکر تقریروں میں ۱۷ خورداد کو صادق علی صاحب عباسی کی تقریر "مخلوط تعلیم" ۲۳ کو محشر عابدی صاحب کی تقریر "اڑنے والے حیوانات" اور ۲۸ کو ڈاکٹر صادق حسین صاحب کی تقریر "بایوکیمسٹری" شامل ہے اس کے علاوہ ۱۹ خورداد مطابق ۲۳ اپریل کو ڈاکٹر عبدالحی صاحب "ہماری غذا" کے عنوان پر رات کے ۹-۴۰ بجے تقریر فرمائیں گے۔ اردو کی روزانہ تقریروں کے علاوہ جن کا وقت آج کل ۸-۱۰ بجے شب ہے، ہفتہ میں ایک دن چہارشنبہ کو ۹-۴۵ بجے انگریزی تقریر بھی ہمارے پروگرام کا ایک جزو ہوتی ہے۔ ۲۰ خورداد کو ڈاکٹر داور "غذا اور غذائیت" کے عنوان پر انگریزی میں تقریر فرمائیں گے۔ ۲۷ خورداد کو محمد عطاء الرحمن صاحب ۶-۴۵ بجے منتخب انگریزی نظمیں سنائیں گے۔

کم سن سننے والوں کا پروگرام بھی ان سولہ دنوں میں کافی دلچسپ ہے۔ جس میں بچوں کے لئے دو مشاعرے شامل ہیں۔ ۲۹ خورداد مطابق ۲۳ اپریل کو منگل کے دن لڑکیوں کا ایک مشاعرہ ہوگا۔ ۲۷ خورداد کو "ہوائی نشر گاہی" کی صدارت میں بچوں کا ایک مزاحیہ مشاعرہ ترتیب دیا جا رہا ہے۔ ۳۰ خورداد کو بچے ایک فیچر سنیں گے "ریڈیو ایجاد ہوا" ۲۸ خورداد مطابق ۲ مئی کو ہمارے کم سن سننے والے اسٹیشن کی سیر کریں گے۔ ۲۱ خورداد کو "دیوانی ہانڈی" کا پروگرام لڑکیوں کے لئے خاص ہے، جو آپا آمنہ پیش کر رہی ہیں۔ ۲۶ خورداد کے دیوانی ہانڈی کے پروگرام میں جسے استاد پیش کر رہے ہیں جس میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں حصہ لے سکتے ہیں۔

فرض کی قربان گاہ

(محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ رمنور حمت اللہ)

چند نالے جن میں میری زندگی کا ساز ہے نذر لایا ہوں ترے کیف ترنم کے لئے

شیاما پیاری!

تم نے بارہا مجھے میری خاموشی پر چھیڑا، تنگ کیا۔ ہمیشہ اس ٹوہ میں رہیں کہ میری خاموشی اور میری سوچ کا سبب دریافت کرو لیکن انتہائی کوشش کے باوجود تم اس کی تہہ کو نہ پہونچ سکیں!

میں کس سوچ میں رہتی ہوں اور یہ "چپ کیوں سادھ لی ہے" سنوگی اب بھی تو سنو اور کان دھر کے سنو۔ یہ ایک ایسا افسانہ ہے جو زمانے کی نیرنگیوں اور سماج کی پابندیوں کے باوجود ان سے بے نیاز رہا۔ جو درحقیقت افسانہ نہیں بلکہ محبت کی بارگاہ نیاز میں ایک عقیدت مند دل کا پُرخلوص نذرانہ ہے۔

شیاما! ایثار کا دوسرا نام محبت ہے۔ اپنی ہستی کو دوسرے پر مٹا دینا۔ اسی کو پریم کہتے ہیں یہ ایک بے نفس قربانی ہے۔ گناہ نہیں۔

لیکن دنیا والے کیا جانیں کہ سچا پریم کسے کہتے ہیں۔ ان کے تنگ و تاریک دماغ میں محبت و ہوسنا کی مترادف الفاظ ہیں اس روحانی جذبہ سے وہ یکسر ناواقف ہیں جس کو بجا طور پر پریم کہا جا سکتا ہے۔ جو روح کی غذا اور اس ہستی ناپائیدار کا سہارا ہے۔

یہ وہ لطیف جذبہ ہے جو دل کی گہرائیوں میں پرورش پاتا ہے۔ وہ پاک اور منور دیا ہے جو من مندر میں فروزاں ہو کر اپنی ضیا پاشیوں سے دنیا کی تمام چیزوں کو پُرنور کر دیتا ہے۔ وہ ذخار سمندر ہے جس کا تشنا درساحل پر پہونچ کر اپنا دامن گوہر مقصود سے بھرا پاتا ہے۔ جس نے اس پاک جذبہ کا مزہ چکھا ہو اور اس کے درد کی لذت اٹھائی ہو وہی کچھ اس کی لطافت کی داد دے سکتا ہے اس

باپ بھری دنیا میں جس جذبہ کو محبت کہتے ہیں وہ محبت نہیں ہوس ہے - ہوس اور نفس پرستی !!
اسی لئے دنیا والوں کے دماغ میں محبت کے تصور کے ساتھ ساتھ گناہ کا تصور آتا ہے - ان کے خیال میں ایک کا دوسرے سے جدا رہنا ناممکن ہے - ان کی عقل میں یہ بات سماتی ہی نہیں کہ محبت کرنے والوں کا دامن آلایشوں سے پاک بھی رہ سکتا ہے - ان کے خیال میں محبت کا انجام بجز معصیت کے کچھ اور ہی نہیں سکتا -

شیاما تم جانتی ہو کہ میں نے اپنی ازدواجی زندگی کس طرح بسر کی - میرا گھر جنت الارض تھا - جس میں محبت کی بے پایاں حکومت تھی میں اپنے گھر کی ملکہ تھی اور ایک سچے اور نیک آدمی کی پرستار محبت - ہماری محبت خود ایک افسانہ ہوگئی تھی - لوگ مثال کے طور پر ہماری محبت کو پیش کرتے تھے - ہاں یہی لوگ جو آج کے دن مرے دامن عصمت کی دھجیاں بھی باقی نہیں رکھنا چاہتے ! لیکن انھیں کیا خبر کہ رادھا کا دامن پاک ہے - وہ ایک ہندوستانی عورت ہے جو پتی کی ہوکر پھر کسی کی نہیں ہوسکتی ؟ اس کا دل ایک حساس اور دردمند دل ہے جو محبت کی تمام وسعتوں سے آشنا ہے جس میں پھول بھی ہیں اور کانٹے بھی - لیکن جس نے پریم نگر کی پُر خار وادیوں سے صرف پھول چن لئے اور کانٹوں میں اپنا دامن الجھنے نہ دیا اور خدا اس بات کا شاہد ہے !

ہاں تو ہماری محبت خود ایک افسانہ تھی - ہم دنیا کے شور و شر سے دور ندی کے کنارے ایک پُر فضا مقام پر رہتے تھے جہاں کے خوش نما مناظر ہماری پرسکون زندگی میں ایک دل فریب ہم آہنگی پیدا کرتے - میری عمر کا وہ حصہ جو عموماً کش مکش میں گزرتا ہے میرے لئے راحت و سکون اور روحانی مسرتوں کا ایک بیکراں سمندر تھا جس کی سطح پر میری کشتی حیات نہایت آسودگی سے رواں تھی اور میں اپنی زندگی کا بہترین زمانہ اس خوش گوار ماحول میں اطمینان و مسرت سے بسر کر رہی تھی -

زمانہ کسی ایک حالت پر نہیں رہتا - نظام ہستی میں نت نئی تبدیلیاں ہوا کرتی ہیں - پھر میری زندگی کیونکر اس سے مستثنیٰ ہوتی ! ہماری اس خوش آیند زندگی میں خلل ڈالنے والا میرا دہ جذبۂ ہیجان تھا جس نے میری زندگی میں ایک غیر معمولی ہل چل ڈال دی - ایک زبردست انقلاب پیدا کردیا میرا سکون اضطراب سے بدل گیا - میرے دل میں ایک درد ، ایک تڑپ پیدا کردی جو پھر کبھی منت کش درماں نہ ہوئی

اور جس کی خلش میں اب بھی میرے لئے کیف و سرور کے سربستہ راز پنہاں ہیں!

اسے تم میرا اقبال جرم سمجھو یا میرا رومان! لیکن حقیقت میں یہ دونوں ہی نہیں بلکہ مری زندگی کا وہ نادر تجربہ ہے جس نے مجھے دنیا کی لطافتوں۔ اس کے دکھ درد اور اس کے نشیب و فراز سے روشناس کردیا۔ جس نے مجھے انسان کی ہستی۔ اس کی فطرت' اس کی نفسیات اور اس کے حسن و قبیح کا تجربہ کرنے کا موقع دیا۔ جسنے ایک قلیل مدت میں مجھے ایک ناتجربہ کار لڑکی سے ایک فلسفی بنا دیا۔

سچ پوچھو تو دنیا ہی کی کسوٹی پر کھرے اور کھوٹے کو پرکھا جاتا ہے! اشیا بالیقین مانو کہ تمہاری رادھا اس امتحان میں اپنی ثابت قدمی کی وجہ پوری اتری

کرشنا میری بھاوج کا عزیز تھا اور کبھی کبھی ہمارے یہاں بھی آیا کرتا۔ میرے بھائی کا تبادلہ گاؤں پر ہوگیا۔ بھابی نے کرشنا کو جوان کے ساتھ رہتا تھا میرے پتی کے حوالے کیا اب وہ ہمارے ساتھ رہنے لگا۔

میں کبھی خاص طور پر اس کی طرف متوجہ نہ ہوئی۔ البتہ بہ حیثیت مہمان کے اس کے کھانے پینے آرام و آسائش کا کم و بیش خیال رکھتی۔

رفتہ رفتہ میں یہ محسوس کرنے لگی کہ وہ اکثر خاموش اور کچھ کھویا ہوا سا رہتا ہے پھر میں نے اکثر اسے مجھے غور سے دیکھتا ہوا پایا۔ میری سمجھ میں کچھ نہ آتا تھا میں بدستور اپنے کام کاج میں منہمک رہتی۔

لیکن عورت بہت حساس ہوتی ہے۔ چند ہی دنوں میں میں نے محسوس کیا کہ میرا کام' میرا انداق' میرا رکھ رکھاؤ۔ غرض میری ہر چیز اس کو مرغوب ہے۔ گو اس نے زبان سے کبھی اس کا اعتراف نہیں کیا لیکن اس کی آنکھیں اس کی پسندیدگی کا اظہار کر جاتیں۔

عورت کی خلقت میں جہاں بہت سی خوبیاں ہیں وہاں خود پسندی اور خود ستائی کا بڑا عیب بھی موجود ہے۔ میں نے گو بظاہر اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو لیکن دل میں اس کی قدردانی اور ستائش کی ضرور متمنی رہتی۔

بہت ممکن ہے کہ میری اس ظاہری بے توجہی نے ہی کرشنا کو میری طرف مائل کیا ہو۔ کیونکہ مرد کی عادت ہے کہ ایسی چیز کی تمنا کرتے ہیں جس کا ملنا دشوار ہو اور شاید ہونا بھی تو یہی چاہئے۔ کیونکہ تمنا تمنا ہی نہیں۔

جو حاصل ہو جائے ۔ بہرحال کرشنا بھی بہ مقتضائے بشریت ایک ایسی تمنا کا شکار ہوا جس کا حاصل کرنا نہ صرف دشوار بلکہ بالکل ناممکن تھا ۔ اس حقیقت سے میں مدتوں بے خبر رہی اور اچھا ہوتا اگر ہمیشہ ہی بے خبر رہتی لیکن مشیت ایزدی میں کس کو دخل ہے ۔ اس کو تو میری آزمائش مقصود تھی ۔

ہاں تو کرشنا ہمارے ساتھ رہنے لگا ۔ وہ میرا ہم عمر اور ہم خیال تھا ۔ اس لئے بہت جلد ہم ایک دوسرے سے مانوس ہو گئے ۔ کام سے واپس آکر وہ گھنٹوں میری صحبت میں گزارتا ۔ ندی کے کنارے اکثر ہم شام میں جا کر بیٹھتے اور مختلف عنوانوں پر گفتگو کرتے وہ اکثر ادھر ادھر کے قصے سناتا ۔ کبھی کبھی گاتا بھی تھا ۔ اس نے آواز نہایت درد بھری اور رسیلی پائی تھی ۔

چھٹی کے دن وہ گھر بار کے کام میں میری مدد کرتا ۔ کبھی اچھی اچھی کتابیں پڑھ کر سناتا ۔ میرے پتی اس کو بہت پیار کرتے تھے اور ہمیشہ تاکید کرتے کہ اس کو تکلیف نہ ہونے پائے ۔ اسی طرح دو چار مہینے گزر گئے اور میں اس سے خاصی بے تکلف ہو گئی ۔

اکثر ہم میں ان بن ہو جاتی میں اس سے روٹھ جاتی تو وہ "رادھے کرشنا بول مکھ سے" گنگنانے لگتا میں فوراً ہنس پڑتی ۔ جب میں کسی بات پر بحث و دلیل لے کر بیٹھتی تو وہ مجھے طنزاً "سرسوتی دیوی جی" کہہ کر مخاطب کرتا ۔

میرے پتی ایک خدا ترس، نیک و پاک طینت انسان تھے وہ ہماری سرگوشیاں سن کر خوش ہوتے اور محبت بھری نظروں سے مجھے دیکھ کر کہتے "رادھے تو اس غریب کو اتنا تنگ کرتی ہے دیکھ وہ کہیں گھبرا کر بھاگ نہ جائے" میں اپنی شوخی و طراری سے کہتی "پھر تو ان کے لئے بیڑیاں تیار کرنی ہوں گی"۔ کرشنا شرما کر آنکھیں نیچی کر لیتا ۔ اس کے چہرہ پر ایک ہلکی سی سرخی دوڑ جاتی اور وہ کوئی بہانہ کر کے باہر چلا جاتا ۔

کرشنا اسم بامسمیٰ تھا ۔ اس کی سیاہ چمکیلی آنکھیں اس کے جذبات کی پاکیزگی اور اس کی محبت کی فراوانی کے ضامن تھے ۔ اس کی ادائیں بانکپن اور اس کی آواز میں ایک دل فریب کشش تھی ۔

ایک ساتھ کے اٹھنے بیٹھنے ۔ رہنے سہنے نے میرے دل میں بھی اس کا خیال پیدا کر دیا تھا ۔ اس کی شب و روز کی خدمت ۔ اس کا ادب و احترام اس کا خلوص اور اس کا مشفقانہ برتاؤ ـــ یہ ایسی چیزیں

نہ تھیں جن سے میں متاثر نہ ہوتی ۔ رفتہ رفتہ میرے دل میں یہ چیزیں گھر کر گئیں اور مجھے اپنا گرویدہ بنالیا۔ میرے دل میں بھی اس کی محبت پیدا ہوگئی ۔ گو میں نے اس وقت اس جذبہ کو محبت سے تعبیر نہ کیا تھا ۔ لیکن اس کی قربت سے میرے دل میں ایک خوشی کی لہر سی دوڑ جاتی ۔ ایک کیف ایک بے پایاں مسرت سی محسوس ہوتی جس کو میں سمجھنے سے قاصر تھی ۔

اسی اثنا میں میرے بھائی گاؤں سے واپس آگئے اور کرشنا پنے کھانے والے چلا گیا ۔ اس کے چلے جانے سے گھر بالکل سونا ہوگیا ۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ میں نے محسوس کیا کہ کرشنا کا وجود میری زندگی کا ایک اہم جزء ہے ۔ اس کے بغیر میری ۔۔۔ ایک بجھے ہوئے چراغ اور ایک بے نور آنکھ کے مانند تھی ۔

مجھے وہ ہر وقت و ہر لحظہ یاد آتا ۔ اس کی محبت، اس کی رواداری، اس کا ادب و احترام، اس کی دل لگی، چھیڑ چھاڑ ۔ اس کی وہ دل فریب کہانیاں ۔ میں نے نہ صرف گھر ہی میں اس کی جگہ خالی پائی بلکہ میرے دل میں بھی کسی چیز کی کمی محسوس ہونے لگی ۔ میرا سکون قلب جاتا رہا تھا ۔

میرے پتی بھی اس کو اکثر یاد کرتے اور ہم دونوں اکثر اسی کی باتیں کیا کرتے ۔ لیکن جب میرے پتی اپنے کام پر چلے جاتے تو میں پہروں بیٹھی سوچا کرتی کہ مجھے یہ کیا سودا ہوگیا ہے ۔

صرف سوچنا بے سود تھا جب تک کہ اس کی مدافعت کی تدبیریں اختیار نہ کی جاتیں ۔ لیکن جو شخص محبت اور اس کی نفسیات سے ہی بیگانہ ہو وہ کیونکر اس کی تہہ کو پہنچ سکتا ہے ۔ نوبت یہ اینجا رسید کہ ہر وقت کرشنا کا دھیان اور کرشنا کا خیال رہنے لگا ۔ کسی کام میں دل نہ لگتا تھا ۔ میری دنیا دلچسپیوں اور لطافتوں سے خالی نظر آنے لگی اور میں کچھ کھوئی کھوئی سی رہنے لگی ۔

میرے پتی بڑے فطرت شناس آدمی تھے ۔ گو میں ہر وقت ان سے اپنے اس ہیجان کو چھپاتی رہی، لیکن میرے جذبات ان سے چھپ نہ سکے ۔ انھوں نے تاڑ لیا کہ کرشنا کی مفارقت اس پر شاق گزر رہی ہے ۔ اشارتاً یا کنایتاً انھوں نے کبھی مجھے اس کا طعنہ نہیں دیا ۔ برخلاف اس کے وہ ہر وقت میری دلجوئی میں مصروف رہتے ۔ اکثر کرشنا ہی کا ذکر کیا کرتے جس سے مجھے ایک گونہ سکون حاصل ہوتا ۔ وہ صحیح معنوں میں ایک غمخوار و غمگسار "رفیق حیات" کا حق ادا کر رہے تھے ۔ ان کا یہ سلوک خود میرے لئے ایک تازیانہ تھا ۔ لیکن میں مجبور تھی

اتفاقاً اسی زمانے میں میں بیمار ہوگئی۔ یا یوں کہنا چاہئیے کہ دن رات کی خلش اور تڑپ نے جو مری روح کو تحلیل کر رہی تھی آخر کار مجھے بیمار کر دیا۔ مرے حق میں یہ ایک غیبی اعانت تھی۔ میں تمام دن بستر پر آنکھیں بند کئے پڑی رہتی۔ مجھے اپنی سدھ ہی نہ تھی۔ چوبیس گھنٹے جو خیال دامنگیر تھا وہ کرشنا کا۔ اسی کا تصور مرے دن رات کا مشغلہ تھا

میری عیادت کو ایک دن بھابی آئیں ان سے معلوم ہوا کہ ان کی والدہ جو اپنے وطن مدراس میں مقیم تھیں سخت بیمار ہیں۔ بھابی کرشنا کی ہمراہی میں انھیں دیکھنے جا رہی ہیں۔

وہ رات میں نے کانٹوں پر کاٹی۔ مجھے یقین تھا کہ کرشنا مجھ سے بن ملے نہ جائے گا خصوصاً میری علالت کی خبر پاکر۔ لیکن یہ میری خوش قسمتی تھی۔ کرشنا بن ملے ہی چلا گیا۔ اس کی بے التفاتی نے میرے جذبات کو ایک ایسی ٹھیس لگائی کہ ایک عرصے تک میں اس سے سنبھل نہ سکی۔ مرے نسوانی وقار کو ایک ناقابل برداشت دھچکا لگا میں نے اس وقت محسوس کیا کہ عورت مرد کی نگاہ میں ایک کھلونے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی اور جب اس کا دل بھر جاتا ہے تو کھلونے ہی کی طرح اس کو ٹھکرا بھی دیتا ہے۔

میری خودداری کو ایک کاری ضرب لگی تھی۔ میں نے ٹھان لیا کہ اب کبھی کرشنا سے نہ ملوں گی۔ پھر سوچتی کہ کرشنا سے مری خفگی بے جا ہے۔ آخر اس کا قصور۔ اس کو مجھ سے واسطہ ہی کیا ہے۔ نہ رشتہ نہ ناتا۔ پھر وہ کیوں میرا خیال کرے۔ کیوں میرے دیکھنے کو بھاگا بھاگا آئے۔ اس سے یہ امید رکھنا خود مری نادانی تھی۔ غلطی میری اور قصوروار بھی میں ہی ہوں۔ پھر گلہ کس بات کا۔ میں اگر اس کو پسند کرتی ہوں تو ضروری نہیں کہ وہ بھی مجھے پسند کرے۔ کیسی مورکھ اور نادان ہوں میں۔ لیکن پھر اس کی آنکھیں۔ اس کا وہ سکوت جس پر گویائی بھی نثار تھی میرے دماغ میں ایک تلاطم برپا کر دیتے۔

اب میں بہت جلد اچھی ہوگئی اور حسب دستور اپنے کام کاج میں مصروف رہنے لگی۔ پھر میرا

گھر تھا اور وہی میں۔ کہتے ہیں کہ قوت ارادی سے انسان بہت سی چیزوں پر قابو پا سکتا ہے۔ میں نے بھی کرشنا کے خیال کو اپنے دل سے محو کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ مستقل مزاجی سے اس پر کاربند رہی اور اپنی دانست میں کامیاب بھی ہو گئی تھی۔

یوں ہی دو مہینے گزر گئے۔ لیکن بھابی کی واپسی کے دن جوں جوں قریب آتے گئے میں نے اپنے میں ایک بے چینی محسوس کی جو اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔ آخر وہ دن بھی آ گیا کہ بھابی واپس ہو گئیں۔ مجھے اس کی خبر میرے پتی نے دی۔ میرا دل نہ جانے کیوں بلیوں اچھلنے لگا۔ چاہتی تھی کہ پوچھوں "کرشنا بھی آیا کہ نہیں" لیکن زبان تک یہ الفاظ آ نہ سکے۔ اس وقت مجھ پر ثابت ہوا کہ دو مہینے کی میری کوشش بے سود ہوئی۔ میں کرشنا کے خیال کو ظاہراً تو مٹا چکی تھی لیکن "نہاں خانہ" دل میں ہنوز اس کی یاد باقی تھی۔ ع

سکوں نصیب مرا اضطراب ہو نہ سکا

ساون کا مہینہ تھا۔ ہمارے محلہ میں ایک شادی کے موقعہ پر ہم سب وہاں مدعو تھے۔ بھابی کی چونکہ برادری تھی کرشنا کے بھی وہاں آنے کا امکان تھا۔ ایک اسی خیال نے مجھے ہزاروں الجھنوں میں ڈال دیا تاہم نہ جاتے بھی بن نہ پڑی۔

میں دلہن کے پاس بیٹھی پان لگا رہی تھی کرشنا کو دیکھنے کا ایک موہوم سا آسرا جو دل میں تھا اس سے بھی مایوس ہو چکی تھی دل ہی دل میں سوچ رہی تھی کہ اسے اپنی خوش نصیبی تصور کروں یا بدبختی، انہی خیالات میں غرق میں پان بنائے جا رہی تھی کہ یکایک "کیوں رادھا بہن ہمیں پان نہ دو گی" کی آواز سے چونک پڑی۔ نگاہ اٹھائی تو کرشنا سامنے کھڑا کچھ عجیب معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ مجھے دیکھ رہا تھا۔ نہ معلوم اس سے یوں اچانک ملنے کی خوشی تھی یا اس کی آواز کی کشش کہ میرے تن بدن میں ایک سنسنی سی پھیل گئی۔ ہاتھ سے پان چھوٹ گیا۔ دوبارہ استفسار پر پان کی تھالی تو بڑھا دی لیکن زبان سے ایک حرف بھی نہ نکلا۔ ہر چند میں نے کوشش کی کہ اپنی اس

کیفیت کو چھپانے ہی کی خاطر کچھ بولوں۔ یہی کہہ کر ٹال دوں کہ "واہ آپ نے تو مجھے ڈرا دیا" لیکن زبان نے یاوری نہ کی معلوم ہوتا تھا کہ سانپ سونگھ گیا ہے۔

غرض کرشنا نے دیکھا کہ میں خاموش ہوں تو وہ یہ کہتا ہوا چلا گیا۔ "بہن اس دفعہ تو تم کو منانا ٹیڑھی کھیر ہے۔ پان ہی مل گئے یہی بڑا احسان ہے۔ اچھا ہم خود ہی چلے جاتے ہیں" اس واقعہ کے بعد گو میں وہاں دو تین دن رہی لیکن کرشنا سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ ایک تو وہ خود اندر کم آتا دوسرے جب وہ آتا تو میں کسی بہانے سے اٹھ جاتی۔ اس کی اچانک ملاقات نے میرے جذبات برانگیختہ کر دئے تھے اور میں نہیں چاہتی تھی کہ میری یہ سراسیمگی اس پر ظاہر ہو۔ گھر آنے پر پھر وہی اپنے کام دھندوں میں مشغول ہو گئی لیکن از سرِ نو کرشنا کا تصور صبح شام میرے خیالات پر چھایا رہنے لگا۔

ایک دن میں بیٹھی کشیدہ کاڑھ رہی تھی۔ پتی اپنے کام پر گئے ہوئے تھے۔ دروازہ پر کسی نے دستک دی۔ میں نے خیال کیا بھیا آئے ہوں گے۔ ایسے وقت اور کون آسکتا ہے۔ اس لئے پکار کر کہا "آئیے" میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب میں نے دیکھ کہ بھیّا تو نہیں کرشنا چلا آرہا ہے۔

مجھ پر پھر وہی وارفتگی چھا گئی۔ ہاتھ پیر میں رعشہ سا ہونے لگا۔ نمستے کر کے خاموش کھڑی ہو گئی۔ آخر کرشنا نے کہا "کیا آپ مجھے بیٹھنے کو بھی نہ کہیں گی" اس وقت میرے ہوش و حواس ٹھکانے ہوئے، میں نے بیٹھنے کو اشارہ کیا اور خود بھی بیٹھ گئی۔

پہلے تو ہم دونوں کچھ دیر خاموش بیٹھے رہے پھر کرشنا نے مدراس جانے سے قبل نہ آنے کی معذرت کرتے ہوئے اپنی مجبوری کا اظہار کیا "تم خیال کرتی ہوگی کہ کتنا بے مروت احسان فراموش ہے کہ بن ملے چلا گیا! رادھا میں احسان فراموش نہیں لیکن میں تم کو وجوہات بتانے سے بھی قاصر ہوں۔ تم اس کو میری بے التفاتی نہ کہو۔ تم مجھ سے خفا ہو۔ تمہاری خفگی بجا ہے۔ لیکن میں اس کا متحمل

نہیں ہو سکتا ۔ ۔ ۔ مجھے معاف کر دو" وہ خاموش ہو گیا ۔ میں بھی کچھ کہنے کی جرأت نہ کر سکی ۔ مجھے ہمیشہ اپنے ضبط و استقلال پر ناز تھا لیکن کرشنا کی اس التجا نے مجھے نہ جانے کیوں بے چین کر دیا ۔ میری پلکیں بھیگ گئیں ۔ میں شربت کا بہانہ کر کے اندر چلی آئی ۔

ہاں تو شیاما وہ میری اس وارفتگی کو اس سراسیمگی کی کیفیت کو ۔ اس خاموشی کو خفگی پر محمول کر رہا تھا ۔ اور میں ـــ مدتوں اس پر غور کرنے اور سر دھننے کے باوجود بھی اطمینان بخش نتیجہ کو نہ پہونچ سکی کہ آخر اس وارفتگی اس ارتعاش کے کیا معنی ۔

یونہی دن بیتا کئے ۔ ہم ایک دوسرے سے بہت کم ملتے ۔ کرشنا نے ہمارے یہاں کا آنا جانا ترک کر دیا تھا ۔ مجھے خود اپنی الجھنوں سے اتنی فرصت کہاں تھی کہ دنیا کے دھندے لے بیٹھتی ۔ کہیں نہ جاتی آتی اور دل بھی تو نہیں چاہتا تھا وہ تو وہی فرصت کے رات دن کا طلب گار تھا ۔ یوں بھی میں زیادہ جانے آنے کی عادی نہ تھی ۔ محفلوں سے میرا جی گھبرا اٹھتا تھا ۔ اس لئے بیرونی دنیا اور اس کے ہنگاموں سے مجھے کوئی سروکار نہ تھا ۔ میری دنیا میری چار دیواری کے اندر محدود تھی ۔ اپنا گھر ہی سب سنسار تھا ۔ جس میں میرے تخیل کی رنگ آمیزیوں سے مجھے سورگ سکھ کا آنند حاصل تھا ۔

یہ وہ زمانہ تھا جب کہ کرشنا کی شادی کے چرچے ہو رہے تھے ۔ ہر آدمی کی زبان پر یہی ذکر تھا ۔ ایک خبر نہ تھی تو مجھے ۔ اور مجھے ہوتی بھی کس طرح ؟ میں نے تو گوشہ نشینی اختیار کی تھی ۔ لیکن ایسی بات کسی نہ کسی طرح پھیل ہی جاتی ہے ۔ ہوتے ہوتے میرے کانوں تک بھی پہنچی ۔ میں نے اس پہلو پر اس سے قبل کبھی غور نہ کیا تھا ۔ اس لئے پہلے پہل یہ خبر کسی قدر شاق گزری ۔ دل میں کرشنا کا خیال چٹکیاں لینے لگا ۔ لیکن میں ایسی نادان کبھی نہ تھی کہ اپنے اور کرشنا کے فرائض کو نظر انداز کر دیتی ۔ تاہم وہ دن میں نے بڑی کرب و بے چینی میں کاٹا ۔ پتی کے سو جانے کے بعد میں نے رات عبادت میں بسر کی اور اپنے پروردگار سے سکون قلب کی بھیک مانگی ۔ اس سے التجا کی کہ مجھے نیک ہدایت دے ۔ گناہوں کی

آلودگی سے دور رکھے۔ دنیا میں عزت و آبرو اور پرلوک میں سرخروئی نصیب کرے۔

شاما! تم روحانیت کی قائل نہیں۔ خواب اور ان کے روحانی تعلق سے تمہیں انکار ہے لیکن اس خواب کو سن کر شاید تم بھی منکر نہ رہو۔ دعا کرکے جب میں صبح صبح بستر پر لیٹی تو فوراً ہی میری آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شاہ راہ پر میری لاش ایک چبوترے پر پڑی ہے۔ مجھے ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ میری بصارت، سماعت اور احساس کی قوتیں زائل نہیں ہوئی ہیں۔ کیونکہ میں سب کچھ دیکھ سن اور محسوس کر رہی ہوں۔ میں نے دیکھا کہ چند عورتیں جن کے ہاتھوں میں کانٹیاں ہیں۔ اس شاہراہ سے گزر رہی ہیں ان کے تیور سے غصہ کے آثار نمایاں ہیں۔ کچھ بڑبڑاتی بھی جا رہی ہیں۔ میری لاش کو دیکھ کر وہ میری طرف بڑھیں اور کچھ بکتی ہوئی ان کانٹوں کا میرے سر کے گرد ایک حلقہ سا لگا دیا ابھی یہ کچھ آگے بڑھی ہوں گی کہ ادھر سے ایک مرد آپہونچا۔ اس کا دامن گلاب کے خوب صورت پھولوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس نے میری لاش پر جھک کر نہایت احترام سے ان کانٹوں میں ایک ایک پھول لگا دیا۔ پھول لگاتے ہوئے وہ کہتا جا رہا ہے "جس طرح ان پھولوں کی مہک فضا کو معطر کر رہی ہے اسی طرح تمہاری خوش بو سے سارا عالم مہک اٹھے گا۔ فضائے عالم میں تمہاری خوبیاں ایسی ہی چھا جائیں گی جیسے ان پھولوں کی مہک یہاں چھائی ہوئی ہے"۔ میرے سر پر بجائے کانٹوں کے اب پھولوں کا تاج تھا۔ وہ اٹھا اور جانے لگا ۔۔ میری بھی آنکھ کھل گئی۔

میری دعا قبول ہو گئی تھی۔ فرط خوشی سے میرا دل دھڑک رہا تھا۔ میری آتما سکھ اور آنند سے بھرپور تھی۔ اور میرے خواب کی تعبیر۔ یہی جو تم دیکھ رہی ہو اور ممکن ہے آگے دیکھو۔

اس دن مجھ پر ایک روحانی مسرت سی طاری رہی۔ ایک زمانہ کے بعد میرا قلب مطمئن تھا۔ دل سے ایک بوجھ ہٹ گیا تھا۔ اب وہاں سکون ہی سکون تھا۔

اس واقعہ کو ابھی کچھ ہی دن گزرے ہوں گے کہ ایک دن کرشنا میرے یہاں آیا۔

کرشنا بچپن سے ایک جگہ منسوب تھا۔ لڑکی والے اب وداعی کے لئے جلدی کر رہے تھے لیکن کرشنا

کسی طرح راضی نہ ہوتا تھا۔ روز ایک نیا حیلہ ایک نیا بہانہ۔ بھابی سے سارا قصہ سن چکی تھی اس لئے میں نے بیٹھتے ہی اس کا ذکر چھیڑا۔ میرے اس ذکر سے وہ کسی قدر مکدر ہوا۔ اس نے سر نیوڑھا لیا اور "رادھا بہن اس کا ذکر چھوڑ دو میں شادی نہیں کر سکتا" کہتے ہوئے اٹھ کر ٹہلنے لگا۔ اس کے چہرہ سے اس کی اندرونی کش مکش کا اظہار ہو رہا تھا میں نے دوبارہ سمجھانے کی کوشش کی۔ وہ بیٹھ گیا، اس کی آنکھوں میں آنسو چھلک رہے تھے۔ جن کو دیکھ کر میرا دل تڑپ اٹھا۔ یہ وقت کمزوری کا نہ تھا۔ میرا ضمیر مجھے ملامت کر رہا تھا میں نے اپنے جذبات کو کچلنے کی آخری اور انتہائی کوشش کی۔ اس کی خاطر میں ہر طرح کی قربانی کرنے پر تیار تھی اور یہی میری آزمائش کا وقت تھا۔ میں نے مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ آج سے اس کی زندگی کو پرمسرت بنانا ہی میرا نصب العین ہو گا۔ اس پر ثابت قدم رہی اور شکر ہے کہ پرماتما کی کرپا سے حصول مقاصد میں کامیاب رہی۔

میں نے کہا "کرشنا" تم کیسی بچوں کی سی باتیں کرتے ہو۔ بھلا شادی کیوں نہیں کر سکتے۔ کوئی وجہ بھی تو معلوم ہو۔ خیر سے تم اب نوکر بھی ہو۔ کیا اپنی ہٹ دھرمی کی وجہ سے اس غریب کی زندگی برباد کرو گے جو تمہاری جائز استری ہے۔ میں تو تمہیں ایسا نہ سمجھتی تھی۔ میرا تو خیال تھا کہ تم ان معدودے چند مردوں میں سے ہو جو کمزور ہستیوں کی سیوا کرنا اپنا دھرم سمجھتے ہیں" میرا نشانہ ٹھیک بیٹھا۔ کرشنا بے چین و مضطرب ہو گیا۔ اس کی آنکھیں غمناک اور آواز گلو گیر ہو گئی "رادھا"! اس نے ملتجیانہ لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں اس کا طرز اس کی بے قراری۔ اس کی ہر ہر ادا سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ میرا پرستار ہے۔ وہ اب اپنے جذبات کو چھپا نہ سکا۔ اس نے جھک کر میرے قدم چھوے اور بے تابانہ بول اٹھا۔ "رادھا اس آستان کی جبیں سائی کے بعد عرش کی حکومت بھی قبول نہیں"

تھوڑی دیر کے لئے مجھے اس انکشاف نے مبہوت کر دیا۔ میری تمام ہستی پر ایک بے خودی سی چھا گئی۔ فرط انبساط سے میرے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ میرا دل دھڑکنے لگا۔ یا اللہ یہ کون نیکی کا صلہ تھا۔ پھر میں سوچ رہی تھی، اس نے بھی میری طرح کرب و بے چینی میں نہ جانے کتنے دن بسر کئے ہوں گے۔ نیک و بد

حق و باطل دوش اور زردوش کی کشمکش نے اسے بھی پریشان کیا ہوگا۔ بے خوابی کی تکلیفیں جھیلی ہوں گی! مجھے اس کے ساتھ دلی ہمدردی تھی۔ اب مجھے اس کی باتیں ایک ایک کرکے یاد آنے لگیں۔ اس کا فوراً گھر باہر چلا جانا۔ اس کا ملنے کو نہ آنا۔ پھر وجوہات بتلانے میں پس وپیش کرنا۔ اس کا اضطراب اس کی خاموشی۔

میری آنکھوں تلے اندھیرا چھانے لگا۔ میرا صبر وشکیب رخصت ہوگیا۔ میں نے ہرچند چاہا کہ انھیں روکوں لیکن بے اختیار میری آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے۔ اس سارے واقعہ کو ایک چشم زدن سے زیادہ وقت نہ لگا ہوگا لیکن اس قلیل عرصہ میں میری کائنات بدل گئی تھی۔ میں نے خلوص دل سے دعا کی "پرماتما میری لاج تیرے ہاتھ ہے۔ میرے بھگوان مجھے ثابت قدم رکھیو"

شاید میری اضطراری کیفیت سے کرشنا کو میرے قلب کی کیفیت کا پتہ چل گیا ہو۔ میں جانتی ہوں کہ میرے اس وقت کے ہیجان کا کچھ تھوڑا بہت احساس کرشنا کو ضرور ہوا کیونکہ اس کے چہرے پر فکر وتشویش کے آثار نمایاں ہونے لگے۔ اس نے جھک کر نہایت احترام کے ساتھ میرے ہاتھ چوم لیے۔

رادھا! تم حقیقت میں رادھا ہو۔ میں شرمندہ ہوں کہ اپنی تکلیف کے خیال میں تمہارے جذبات کا خیال نہ رکھ سکا۔ مجھے نہ اس کی توقع تھی نہ اس کا علم تھا۔ مجھے اپنی خوش نصیبی پر ناز ہے"۔ وہ چپ ہوگیا۔ میں نے بہ ہزار دقت اپنے کو سنبھالتے ہوئے اس کو شادی پر آمادہ کرنے کی ایک نئی تجویز پیش کی "کرشنا میری بڑی آرزو ہے کہ ایک چھوٹی سی بھاوج بیاہ لاؤں۔ بھیّا کی جب شادی ہوئی ہے۔ میں بالکل ذرا سی تھی۔ کیا تم میری آرزو پوری نہ کروگے۔ اگر تم کو میرا ذرا بھی پاس ہے تو تم یقیناً میری خوشی کو سب چیزوں حتیٰ کہ اپنے جذبات پر بھی مقدم سمجھوگے!"

یہ محبت کا ایک انوکھا اور نیا معیار تھا۔ لیکن حالات کا لحاظ کرتے مناسب اور بہترین معیار۔ وہ اس کو رد نہ کرسکا۔ اس کا چہرہ اس کے جذبات کا آئینہ دار تھا۔ جس سے ایک زبردست کشمکش کا پتہ چل رہا تھا۔ اس کی آنکھیں امنڈ آئیں۔ اس نے ضبط کرتے ہوئے کہا "رادھا جس میں تمہاری خوشنودی۔ تم واقعی پرستش کے قابل ہو۔ آج سے تم میری دیوی ہو اور میں تمہارا پجاری۔ تمہارے

نام کی مالا جپنا میری زندگی کا مقصد رہا ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اس نے دوبارہ میرے پاؤں چھونے چاہے لیکن میں نے یہ کہہ کر باز رکھا کہ "کرشنا مجھے ثابت قدم رہنے دو۔ مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے"۔ ایک لمحہ کے لئے اس کی نگاہیں میرے چہرہ پر اٹھیں۔ ان میں پرستش، یاس اور محرومی کا ایک عجیب طلسم بھرا تھا جس کے آگے میری آنکھیں خود بخود جھک گئیں۔

وہ تھوڑی دیر اسی طرح کھڑا رہا پھر بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا "بیڑیاں اسی لئے بنوائیں تھیں کہ پہنا کر آزاد کردو" وہ پلٹا اور دروازہ کی راہ لی پھر اسے میں نے نہیں دیکھا۔ ایک مہینے بعد اس کی شادی ہوگئی۔ میرے پتی اس زمانے میں بیمار تھے اس لئے ہم شادی میں شریک نہ ہوسکے۔ اس میں بھی پرمیشور کی مصلحت ہوگی۔ وہ ضرورت سے زیادہ اپنے بندہ کو آزمانا نہیں چاہتا۔ اس کی شادی کی تفصیلی کیفیت میں نے بعد کو سنی لیکن مجھ پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ میرا وہ ہیجان فرو ہوگیا تھا۔ اور اس کی جگہ سکون نے لی تھی۔ وہ سکون جو ایک زبردست ہنگامہ یا طوفان کے بعد طاری ہوتا ہے!!

"جس دل میں اکھنڈ آنند کا نواس رہتا ہے اس میں دنیوی دکھوں کا گزر نہیں ہوتا" ہم نے گیتا میں پڑھا تھا۔ اس کی صداقت کا اندازہ مجھے اب ہوا۔ میں اس سطح پر پہنچ چکی تھی جہاں دکھ اور سکھ میں کوئی امتیاز نہیں رہتا۔ جہاں رنج و راحت بے معنی الفاظ بن کر رہ جاتے ہیں۔ میں ہر چیز سے بے نیاز ہوچکی تھیں۔ میں نے آتما سکھ کی دعا مانگی تھی مجھے آتما سکھ مل گیا تھا۔

غیر متزلزل ارادہ بے لاگ محبت، ایثار و قربانی نے جہاں مجھے سکون قلب بخشا وہاں مجھ میں فکر و تجسس طلب و جستجو، سوچ بچار کی خو بھی ڈالدی۔ جب انسان چوبیس گھنٹے سوچنے اور غور کرنے کا عادی ہوجاتا ہے تو خاموشی اس کی عادت ثانیہ ہوکر رہ جاتی ہے بس یہی وجہ میری خاموشی کی ہے۔ مجھے خاموشی میں وہ لذت حاصل ہے جو کسی کو گویائی میں میسر نہیں۔

شیاما یہ ہے وہ داستان جس کو تم سننے کے لئے بے قرار تھیں۔ میں نے بلا کم و کاست سب کچھ تمہیں بتادیا۔ اب اس پر تمہیں تنقید و تبصرہ کا اختیار رہے۔

کہتے ہیں کہ تاریکی کے بعد اجالا۔ رنج کے بعد راحت اور ہنگامہ کے بعد سکون لازم و ملزوم ہیں۔ میری تلخ کامیوں کی تاریکی میں میری رہنمائی کے لئے جوشؔ کے یہ اشعار مشعل راہ ثابت ہوئے۔ انہی کی روشنی نے اس بھیانک تاریکی میں میری دستگیری اور رہبری کی تھی اسی لئے انہی پر اپنے اس طویل خط کو ختم کرتی ہوں کہ یہی میرا سرمایۂ حیات ہیں ؎

گرا نہ آنکھ سے آنسو فریب قسمت پر ! سکون جس سے ہو وہ اضطراب پیدا کر
مژہ میں روک لے آنسو کہ دل ہو آئینہ ستارے توڑ دے اور آفتاب پیدا کر (جوشؔ)

تمہاری
"رادھا"

شنبہ ۱۶ خورداد ۱۳۵۵ف مطابق ۲۰ اپریل ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - - ۰ رنگا رنگ (ریکارڈ)

۸ - ۲۵ اقبال بانو دہلی والی ۔ عام پسند گانے

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - - ۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - - ۰ ماسٹر ساولے ۔ خیال

۵ - ۱۵ خواجہ محمود بیگ ۔ غزلیں

(۱) کچھ اس طرح تڑپ کر میں بے قرار رہا (فانی)

(۲) وہ چلا جان چلی دونوں یہاں سے کھسکے (مومن)

۵ - ۳۵ اقبال بانو دہلی والی ۔ عام پسند گانے

۶ - - ۰ تلنگی نشریات

وائلن ۔ "تلنگی ادب اور رومان" تقریر

ایس ۔ وشوا ناتھ شاستری ۔ فلمی گانے

۶ - - ۳۰ ماسٹر ساولے ۔ خیال

۶ - - ۵۰ خواجہ محمود بیگ ۔ دادرا ۔ مورے نین لاگے

غزل ۔ [illegible] گئی بہار کب آئی خزاں نہیں معلوم

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

ریڈیو کلب کی خبریں ۔ ریکارڈ

"حیدرآباد کے وزیر اعظم" (سلسلہ تقریر)

غریبوں کی دنیا ۔ ریکارڈ ۔ کہانی ۔ وصی ۔

پنچھی میری خوشی کا زمانہ کہاں گیا ۔

انتیسواں معمہ سنو

۷ - ۴۵ ماسٹر ساولے ۔ خیال

۷ - ۵۵ خواجہ محمود بیگ ۔ گیت ۔ کتنا سندر ہے سنسار

غزل ۔ دل کی بستی عجیب بستی ہے (وحید)

۸ - - ۱۰ "جنگلات کا مستقبل" تقریر معین عالم

۸ - ۲۵ کاشت ترنگ ۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ - - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ اقبال بانو ۔ دہلی والی ۔ عام پسند گانے

۹ - ۳۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۴۵ خواجہ محمود بیگ ۔ دادرا

پیت راکھو نا راکھو تہاری مرجی

غزل ۔ تجھے یاد کیا نہیں ہے مرے دل کا وہ زمانہ (اقبال)

۱۰ - ۵ اقبال بانو ۔ عام پسند گانے

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

یکشنبہ ۱۷ خورداد ۱۳۵۵ ف مطابق ۲۱ اپریل ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - - . فلمی گیت (ریکارڈ)

۸ - - ۳۰ نورجہاں بیگم۔ ٹھمری۔ اٹھت کرجوا میں پیر
غزل۔ وہ جام کیوں مجھے پیر مغاں نہیں ملتا (بیدم)

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - - . **ترانہ دکن**

شام — دوسری نشر

۵ - - . لہانو باپوراؤ۔ خیال۔ بھیم پلاس
درشن کی پیاسی اکھیاں

۵ - - ۲۰ محسن خاں۔ قلمی غزلیں

۵ - - ۴۰ نورجہاں بیگم۔ دادرا۔ نجریا لاگ رہی کس اور
غزل۔ کچھ عرض مدعا میں نہ آہ و فغاں میں ہے (ناظم)

۶ - - . **مرہٹی نشریات**
ریکارڈ۔ تبصرہ۔ ریکارڈ۔ تقریر
اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

۶ - ۳۰ لہانو باپوراؤ۔ خیال۔ درگا سکھی موری ردم جھوم
بھجن۔

۶ - ۵۵ محسن خاں۔ فلمی گیت۔ بھجن۔

۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**
خطوں کے جواب

۷ - ۴۵ نورجہاں بیگم۔ ٹھمری۔ اب نہ بجاؤ شام مرلیا
غزل۔ آنکھ دی اور آنکھ کو محو تماشا کر دیا (امامشاہ جہاں پوری)

۸ - - ۱۰ مخلوط تعلیم۔ تقریر۔ صادق علی عباسی

۸ - ۲۵ بانسری۔ اسٹوڈیو۔ فن کار

۸ - - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - - . **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ لہانو باپوراؤ۔ خیال۔ کھماوتی
ہری کھیلت برج میں ہوری

۹ - - ۳۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - - ۴۰ نورجہاں بیگم۔ ٹھمری۔ نازک بیاں کیوں مروڑی
غزل۔ کی وفا ہم سے تو غیر اس کو جفا کہتے ہیں
(غالب)

۱۰ - - . ڈراما

۱۰ - - ۳۰ **ترانہ دکن**

دوشنبہ ۱۸ خورداد ۱۳۵۵ف مطابق ۲۲ اپریل ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - - دلنواز نغمے (ریکارڈ)

۸ - ۳۰ - کشن لال - ٹھمری - جاگی ساری رین

غزل - اب سے کبھی بلائیں گے اس کو نہ جاکے ہم

۸ - ۵۵ خبریں -

۹ . ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - . نیلا بائی - خیال ملتانی - گوکل گاؤں کا چھورا

بھاؤ گیت

۵ - ۲۵ کشن لال - دادرا - دگا باز توری بتیاں نا مانوں رے

غزل - نیا ارماں ہوتا تھا نئی امید ہوتی تھی (کیفی)

گیت - میں تو گئی بلہار بلموا

۵ - ۵۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۶ - . فارسی نشریات

نغمہ بہار (کورس) نوشتہ فرخ شیرازی - خیاری تبرہ

ریکارڈ "ایران کی بہار" تقریر -

مرزا باقر علی بیگ - ریکارڈ

۶ - ۳۰ نیلا بائی - خیال پٹ دیپ -

پیا ناہیں آئے - مرہٹی پد

۶ - ۵۰ کشن لال - دادرا

چلے جیہو لے درد امیں روئے مری ہوں -

غزل - دل بے قرار کیوں ہے سبب کچھ نہ پوچھئے

۷ - ۱۵ بچّوں کے لئے

"دھوپ چھاؤں" چھوٹے بچوں کا پروگرام

۷ - ۴۵ نیلا بائی - خیال ایمن -

کہو سکھی پیا کے درس کیسے جاؤں

۷ - ۵۵ کشن لال - ٹھمری -

کب سے پڑی موری سونی سیجریا

غزل - وہ جو روٹھے یوں منانا چاہئے (جگر)

۸ - ۱۰ "مجھے نفرت ہے" تقریر - رحیم الدین

۸ - ۲۵ سارنگی - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ "پسند اپنی اپنی" (ریکارڈ)

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

سہ شنبہ ۱۹ خورداد ۱۳۵۵ف مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - - شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ
۸ - - ۱۰ وسنت راؤ بھجن - جھوٹا جگ سنسار مسافر
بھجن - ہری کے لاکھوں نام بابا
۸ - ۳۰ شاطلا دیوی - خیال اساوری - بیت نہ کیجے
غزل - ہم حسن کو بحد نظر دیکھتے رہے۔
۸ - ۵۵ خبریں
۹ - - ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - - وسنت راؤ تلجا پورکر بھجن - جاؤ بنواری مراری
۵ - ۱۵ ذاکر علی - امیرا اور جلیل کی غزلیں
۵ - ۳۰ شاطلا دیوی - خیال پوریا دھناسری۔
اب تو رت ما آئے (بلمپت)
بھوں بھوں بولے رت بھونرا (درت)
۵ - ۴۵ احمداللہ حسینی - نظمیں
۶ - - تلنگی نشریات
"حیدرآباد میں جدید مکانات کی تعمیر" تقریر
بسوا راجو "پسند اپنی اپنی" ریکارڈ
۶ - ۳۰ ذاکر علی - دادرا - کاہے مارے نیناں بان
غزل - کسی نے پھر نہ سنا درد کے فسانے کو (جگر)
۶ - ۵۰ شاطلا دیوی - ٹھمری - ایسی سانورے سلونے موسے
غزل - نقش وفا کا رنگ مٹایا نہ جائے گا۔
۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
"جھمک جھمکا" لڑکیوں کا خاص مشاعرہ
۷ - ۴۵ ذاکر علی - فلمی گیت
(۱) کھینچ لائی مجھے اے میری تقدیر کہاں
(۲) بدنام محبت کون کرے
(۳) دل کی دنیا درد سے آباد ہے
۸ - ۱۰ "پرانا حیدرآباد" تقریر۔
۸ - ۲۵ کلاریونیٹ۔ اسٹوڈیو - فن کار
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - - انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ شاطلا دیوی - خیال بہاگ۔
اے کون ڈھنگ تورا (بلمپت)
لٹ الجھی سلجھا جا بالم (درت)
۹ - ۳۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۴۰ "ہماری غذا" تقریر - ڈاکٹر عبدالحی
۹ - ۵۵ ذاکر علی - غزل
کبھی تو یا الٰہی جذب دل یہ راس آجائے (محشر)
۱۰ - ۵ شاطلا دیوی - ٹھمری بھیرویں
تم نے ہمری دردیا نہ جانی
غزل - خبر تحیر عشق سن نہ جنوں رہا نہ پری رہی (سراج)
۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

چہار شنبہ ۲۰ ؍ خورداد ۱۳۵۵ف مطابق ۲۴ ؍ اپریل ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ ـ ـ ۰ خیال ۔ دادرے ۔ غزل اور گیت (ریکارڈ)

۸ ۔ ۵۵ خبریں

۹ ـ ـ ۰ **ترانہ دکن**

شام — دوسری نشر

۵ ـ ـ ۰ لکشمن راؤ ۔ دادرا ۔ تو ہے بڑی جیتر ائی ری پیاری

غزل ۔ کس ادا سے وہ فتنہ گر نکلا (حضرت جلیل)

۵ ـ ۲۰ بین اور شہنائی (ریکارڈ)

۵ ۔ ۴۵ پریمی نظمیں

۶ ـ ـ ۰ **مرہٹی نشریات**

ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ "ادب اور خواتین"

تقریر ۔ کملا راپول ۔ ریکارڈ

۶ ـ ۳۰ فلمی کہانی

۷ ـ ۱۵ **بچوں کے لئے**

"ریڈیو ایجا دہوا" فیچر

۷ ـ ۴۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۷ ـ ۵۵ لکشمن راؤ ۔ غزل

تو اب جان کے صیاد دل دکھانے کو

(حضرت معین)

گیت ۔ ساجن دیکھو پریم دوار

۸ ـ ـ ۱۰ "ریڈیو ڈرامے میں سننے والوں کا حصہ"

تقریر ۔ غلام دستگیر

۸ ـ ۲۵ بینڈ ولین ۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ ـ ـ ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ ـ ـ ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ ـ ـ ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ ـ ۱۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۹ ـ ۴۵ "غذا اور غذائیت" انگریزی تقریر ۔ ڈاکٹر داور

۱۰ ـ ـ ۰ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۱۰ ـ ـ ۳۰ **ترانہ دکن**

پنجشنبہ ۲۱ خورداد ۱۳۵۵ف مطابق ۲۵ اپریل ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - - "گلزار فلم" (ریکارڈ)

۸ - ۳۰ شنکرا بائی۔ ٹھمری۔ لگت کرجوا میں چوٹ

غزل۔ یارب بنا ہے جب سے تو بندہ نواز ہے (توفیق)

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - - ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - - باپو راؤ۔ خیال۔ درگا۔ آدُجن بولو

۵ - ۲۰ حیدر علی۔ غزل۔

گناہگار اگر شرمسار ہوجائے (افغاں)

گیت۔ ہم نے مان لی ہار بلموا

۵ - ۳۵ شنکرا بائی۔ دادرا۔

جھکا جوری موری بتیاں کیوں مروڑاری رے

غزل۔ وہ خفا بے سبب نہ ہوجائے (کیفی)

غزل۔ مجاز عین حقیقت ہے باصفا کے لئے (حفیظ)

۶ - - کنڑی نشریات

پرندر داس جی" خاص پروگرام۔ اخباری تبصرہ

گانا۔ تقریر۔ پرندر داس جی۔ گانا میں پر

فیچر۔ پرندر داس جی۔ گانا

۷ - - شنکرا بائی۔ ٹھمری۔ موری مانے ناہیں گھنشام

غزل۔ نگہ بھی ان کی تُلی رہتی ہے ستانے کو

(کلام شاہانہ)

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

"دیوانی ہانڈی" آمنہ آپا کا پیش کیا ہوا

پروگرام لڑکیوں کے لئے

۷ - ۴۵ باپو راؤ۔ بھجن

۸ - - نسیم اختر۔ لاہور والی۔ دادرا

(اسٹوڈیو میں تیار کیا ہوا ریکارڈ)

۸ - ۱۰ "چودہ برس" تقریر۔ بھارت چند کھنّا

۸ - ۲۵ ستار۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۲۵ باپو راؤ۔ خیال بہار۔ بہار آئی رے

۹ - ۴۵ سازی موسیقی (ریکارڈ)

۱۰ - ۵ شنکرا بائی۔ ٹھمری۔ تم کاہے کو نیہا لگائے سجن

غزل۔ دہر میں نقش وفا تسلی نہ ہوا (غالب)

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

سنہ ۱۳۵۵ف بوقت سنہ ۱۹۴۶ء

جمعہ ۔۲۲ر خورداد مطا ۲۶ر اپریل

صبح پہلی نشر

۸ - - تلاوت کلام اللہ اور ترجمہ۔

قاری محمد عبدالباری

۸ - ۱۵ نعت۔ ولی اللہ حسینی

۸ - ۳۰ محبوب بخش اور ساتھی۔ خمسہ

راحت دل، دل بیتاب میں جاے آجا

ٹھمری۔ نبی جی آن ملو ہجر میں جان گنواؤں

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - - سوشیلا بائی۔ خیال بھیروں

۹ - ۲۰ "پسند اپنی اپنی" (ریکارڈ)

خواتین کے لئے

۱۰ - - حفیظ احمد خاں کانپور والے۔

عام پسند گانے

۱۰ - ۲۵ امیر بائی کرناٹکی اور زہرہ جان انبالہ والی

(ریکارڈ)

۱۰ - ۴۰ مس [illegible] دو بھجن

۱۱ - - "کھانے میں کفایت" تقریر۔ رحمانی لطیفی

۱۱ - ۱۰ عالم نسواں

۱۱ - ۳۰ فیچر

۱۲ - - ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - - محبوب بخش اور ساتھی۔ غزل

عجب بستی مدینہ ہے جہاں رحمت برستی ہے

(امیر مینائی)

غزل۔ مدت سے ہے ملنے کی تمنا مرے دل میں

۵ - ۲۰ سوشیلا بائی۔ خیال۔ جے جے ونتی

۵ - ۳۵ حفیظ احمد خاں کانپور والے

عام پسند گانے

۶ - - عربی نشریات

اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ۔ "نشریات اور علم و ادب کی خدمت" تقریر۔ العسیری۔ عربی گانا۔

عبداللہ مجحم

۶ - ۳۰ محبوب بخش اور ساتھی۔ کلام شاہانہ:

(۱) دید بازے عجبے کشتہ نازے عجبے

(۲) دل کو خدا نے اپنی محبت سے بھر دیا

(۳) مجھ کو خاک درِ محبوب خدا رہنے دے

۶ - ۵۵ سوشیلا بائی - ٹھمری -

پائلیا جھنکار توری

غزل - چمن میں آشیاں ہے اور میں ہوں

(بسمل)

۷ - ۱۵ بچّوں کے لئے

ریکارڈ سنو

۷ - ۴۵ حفیظ احمد خاں کانپور والے

استادی و عام پسند گانے

۸ - ۱۰ "ہنسی کی باتیں" (لطیفے)

۸ - ۲۵ قمبوز - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ شیخ داؤد - طبلہ پر گت توڑا

۹ - ۳۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۴۵ نعتیہ گانے (ریکارڈ)

۱۰ - ۰ حفیظ احمد خاں - کانپور والے

عام پسند گانے

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

شنبہ ۔ ۲۳ خورداد ۱۳۵۵ف مطابق ۲۷ اپریل ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ ۔۔ ۰ بھیرویں ۔ ہر رنگ میں (ریکارڈ)

۸ ۔۔ ۳۰ ممتاز بائی ۔ ٹھمری ۔ ناہیں پرت میکا چین

غزل ۔ ذروں سے باتیں کرتے ہیں دیوار و در سے ہم (جگر)

۸ ۔ ۵۵ خبریں

۹ ۔۔ ۰ **ترانہ دکن**

شام دوسری نشر

۵ ۔۔ ۰ تصدق حسین ۔ خیال بہاگ ۔ آلی ری

۵ ۔ ۱۵ غلام محمد ۔ غزل ۔ دم حریف زوال غم نہ ہوا

غزل ۔ دل نے سینے میں تڑپ کر جب انھیں یاد کیا

۵ ۔۔ ۳۰ ممتاز بائی ۔ دادرا ۔ صورتیا دیکھے بنا ناہیں چین

غزل ۔ ہے موت ہے سوا مرا جینا ترے بغیر (ذوقی)

۵ ۔۔ ۵۰ غلام محمد ۔ گیت ۔ کوئل کی کو کو میں چھپ کر

۶ ۔۔ ۰ **تلنگی نشریات**

خواتین کے لئے خاص پروگرام

"سنئے سناتی ہوں" افسانہ ۔

شریمتی سنداگری اندرا دیوی ۔ گھریلو گانے

شریمتی للتا دیوی ۔ دوگانے ۔

۶ ۔۔ ۳۰ تصدق حسین ۔ ٹھمری ۔ ہولی آج چلے جا ہے کل

غزل ۔ تری زلفوں میں الجھایا گیا ہوں (حفیظ شاہ)

۶ ۔۔ ۵۰ ممتاز بائی ۔ ٹھمری ۔

ماں کرے گھونگٹ میں ایسی راد صا پیاری

غزل ۔ دل مرا توڑ کر کہا اس نے زبان راز میں

۷ ۔ ۱۵ **بچوں کے لئے**

ریڈیو کلب کی خبریں ۔ فلمی کھچڑی "ہمارے اضلاع" سلسلہ کی تقریر ۔ گانا ۔ حبیب احمد ۔ کہانی ۔ باسط ۔ دو دلوں کی دنیا ۔ کہانی ۔ نجمہ ۔ تینوں ان معمہ سنو ۔

۷ ۔ ۴۵ تصدق حسین ۔ خیال بہار ۔ دیکھو سیاں آتے ہوں گے

غزل ۔ یار آ کر ہوا جہاں بڑی مشکل سے (کلام شاہانہ)

۸ ۔۔ ۱۰ "اڑنے والے جیوانات" تقریر ۔ محشر عابدی

۸ ۔ ۲۵ بلبل ترنگ ۔ محمود علی خاں ۔

۸ ۔۔ ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ ۔۔ ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ ۔۔ ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ ۔ ۱۵ دوگانے (ریکارڈ)

۹ ۔۔ ۴۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ ۔۔ ۵۰ تصدق حسین ۔ ٹھمری ۔ سارنگ پھنک پری من تو پیا کیسے جگا

غزل ۔ کام آخر جذبۂ بے اختیار آ ہی گیا (جگر)

۱۰ ۔۔ ۱۰ ممتاز بائی ۔ غزل ۔ آپ ہی کا خیال ہے شاید

گیت ۔ مان بھی جاؤ جانے بھی دو

۱۰ ۔۔ ۳۰ **ترانہ دکن**

یکشنبہ ۲۴؍ خورداد ۱۳۵۵ف مطابق ۲۸؍ اپریل ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - ۰ . غزلیں اور گیت (ریکارڈ)

۸ - ۲۵ مس وِمل پتکی بمبئی والی ۔ استادی گانا

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - ۰ . ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ . حفیظ احمد خاں کانپور والے ۔ عام پسند گانے

۵ - ۲۵ مس وِمل پتکی بمبئی والی ۔ استادی گانا

۵ - ۴۰ سید احمد ۔ غزل ۔ نگاہ شوق اگر دل کی ترجماں ہو جائے

(حیا ۔ لکھنوی)

غزل ۔ یوں ہم اس شوخ کو پہلو میں لئے بیٹھے ہیں

(جوش)

۶ - ۰ . مرہٹی نشریات

ریکارڈ ۔ تبصرہ ۔ فیچر نوشتہ ڈاکٹر شنکر لال پرواز

۶ - ۳۰ حفیظ احمد خاں ۔ عام پسند گانے

۶ - ۵۵ مس وِمل پتکی ۔ بھاؤ گیت ۔

بھجن ۔

بچوں کے لئے

۷ - ۱۵ سنو خطوں کے جواب

۷ - ۴۵ سید احمد ۔ غزل ۔ کون اٹھائے میری وفا کے ناز (فانی)

گیت ۔ دھوکا ہے سب سنسار ۔

غزل ۔ رسم الفت کا اب اس عہد میں دستور نہیں

۸ - ۱۰ حیدرآباد (سلسلۂ تقریر)

۸ - ۲۵ ۔ وائلن ۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ . انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ حفیظ احمد خاں ۔ عام پسند گانے

۹ - ۳۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۴۵ مس وِمل پتکی ۔ استادی گانا

۱۰ - ۰ . حفیظ احمد خاں کانپور والے

عام پسند گانے

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

دوشنبہ ۲۵ رخورداد ۵۵ف مطابق ۲۹ راپریل ۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - - . کملا بائی - خیال جونپوری - من ہردارے

بھاؤگیت

۸ - ۲۵ خواجہ محمود بیگ - ٹھمری - لگت کرجوا میں چوٹ

غزل - اک برق تجلی نے میری تعبیر کے ٹکڑے کر ڈالے (امجد)

گیت - کون بندھائے دھیر پیا بن

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - - . ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - - . کملا بائی - خیال ملتانی - سندر سر جنوا سائی رے

۵ - ۱۵ خواجہ محمود بیگ - دادرا - توری ترچھی نجریا کے بان

غزل - اس نے اگر کرم بھی کیا تو جفا کے بعد (داغ)

گیت - روگ نہ اپنے من کا سدھرے (عاقل)

۵ - ۴۵ کملا بائی - دو بھاؤ گیت

۶ - - . فارسی نشریات

ریکارڈ - تبصرہ - ریکارڈ "شیراز اور حیدرآباد کا تقابل"

تقریر - آقا محمد علی - ریکارڈ

۶ - ۳۰ اسٹوڈیو آرکیسٹرا

۶ - ۴۵ خواجہ محمود بیگ - دادرا - کھو گئے نین دکھیا جیارا

غزل - جتنا قریب تجھ سے ہوا جلوہ گاہ میں (ناظم)

گیت - پنچھی گا تو اپنے گیت (الطاف مشہدی)

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

"تارے اور ستارے" ننھوں کا پروگرام

۷ - ۴۵ کملا بائی - خیال پٹ دیپ - پیا نا ہیں آئے

۸ - - . خواجہ محمود بیگ - غزل -

میرے پہلو سے وہ لے کر دل گیا (محشر)

۸ - ۱۰ "وضع جسمانی" تقریر - غوث الدین

۸ - ۲۵ ہارمونیم - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - . انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ "پسند اپنی اپنی" (ریکارڈ)

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

بچوں کی کانفرنس

جو ۲۰ اور ۲۱ فروردی ۱۳۵۵ف مطابق ۲۱ اور ۲۲ فروری ۱۹۴۶ء کو ہوئی

سہ شنبہ ۲۶ خورداد ۱۳۵۵ف مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - - ۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ

۸ - - ۱۰ ملہار راؤ - دو بھجن (۱) سپنے میں من موہن آئے

(۲) پار کرو نیا موری

۸ - - ۳۰ مس ویمل تپکی - بمبئی والی - استادی گانا دبھجن

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - - ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - - ۰ حفیظ احمد خاں - کانپور والے - عام پسند گانے

۵ - ۲۵ مس ویمل تپکی - بمبئی والی - استادی گانا

۵ - - ۴۰ محمد یعقوب - غزل

تم ملے مجھ سے ملے بیشک ملے اکثر ملے (کیفی)

غزل - دل کو وہ برق نظر یاد آیا (ماہر)

۶ - - تلنگی نشریات

آرکسٹرا - "ہندو قانون میں عورت کا مقام"

(سلسلہ کی تقریر) الیس - سوریا نارائن راؤ -

کرناٹک موسیقی (ریکارڈ)

۶ - - ۳۰ حفیظ احمد خاں - عام پسند گانے

۶ - ۵۵ مس ویمل تپکی - بھاؤ گیت - بھجن

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

استاد نے دیوانی ہانڈی کا پروگرام پیش کیا

۷ - ۴۵ محمد یعقوب - غزل -

چین مرکر تہہ زمیں بھی نہیں (ریاض)

گیت - پیت نہ آئی راس سجنوا (خمار - اورنگ آبادی)

۸ - - ۰ ملہار راؤ - بھجن

۸ - - ۱۰ اعلان بعد میں کیا جائے گا

۸ - ۲۵ کارنٹ - اسٹوڈیو فن کار

۸ - - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ حفیظ احمد خاں - عام پسند گانے

۹ - - ۳۰ آرکسٹرا

۹ - - ۴۰ راگ اور رنگ

مس ویمل تپکی - خیال

محمد یعقوب - غزل

حفیظ احمد خاں - ٹھمری - دادرا اور گیت)

۱۰ - - ۳۰ ترانہ دکن

چہار شنبہ ۲۷ خورداد ۱۳۵۵ف بق مطابق یکم مئی ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - - ۰ فلمی غزلیں، گیت اور دوگانے (ریکارڈ)

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - - ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - - ۰ مادہوراؤ۔ خیال درگا۔ میرو من لاگے

۵ - ۱۵ کنھیالال۔ دادرا۔ چلے جیہو سیپا

غزل۔ ہوا دل خون لیکن اشک افشانی نہیں جاتی (قدیر)

۵ - ۳۵ مادہوراؤ۔ خیال میاں کی ملہار۔ کریم نام تیرو

۸ - ۴۵ کنھیالال بھجن۔ تم بن موری کون خبر لے

غزل۔ آئیں کیوں ہچکیاں نہیں معلوم (عابد علی سعید)

۶ - - ۰ مرہٹی نشریات

ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ "غذائی بحران اور خواتین" تقریر۔ مسز پھاٹک۔ مادھوراؤ ٹھمری۔

فلمی کہانی

۷ - - ۱۵ بچوں کے لئے

"مذاقیہ مشاعرہ" ہوائی نشر گاہی کی صدارت میں

۷ - ۴۵ کنھیالال۔ گیت۔ بولت ہے اس پار پپیہا

غزل۔ آہٹ پہ کان در پہ نظر بار بار ہے (بیدم)

گیت۔ نیا دھیرے دھیرے جانا

۸ - - ۱۰ "موجودہ مسائل" تقریر۔ قاضی محمد عبدالغفار

۸ - ۲۵ کاشٹے ترنگ۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ - - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۹ - ۴۵ "انگریزی نظم خوانی" محمد عطاء الرحمن

۱۰ - - ۰ آرگوس آرکسٹرا

۱۰ - - ۳۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ ۲۸ خورداد ۱۳۵۵ ف مطابق ۲۸ مئی ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - - ۰ "رسیلے گیت" (ریکارڈ)

۸ - - ۳۰ وتسلا مدھول کر۔ استادی و عام پسند گانے

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - - **ترانہ دکن**

شام دوسری نشر

۵ - - ۰ ذاکر علی - دادرا۔ چلے جیہو بیدردا میں روکی مری ہو

غزل۔ غم دل سنانے کو جی چاہتا ہے

(شہزادہ والاشان حضرت شجیع)

۵ - - ۲۰ وتسلا مدھول کر۔ ہلکا استادی و عام پسند گانا

۵ - ۵ ۴ روح اللہ حسینی - دو گیت -

(۱) آجا سجنی آجا

(۲) کوئلیا جب بن میں گائے

۶ - - **کنڑی نشریات**

ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ - ریکارڈ۔

"سائنس اور ادب" تقریر۔ پدمنابھ - ریکارڈ

۶ - ۳۰ ذاکر علی - غزل - وہ نگاہ مستانہ کچھ جھکی سی جاتی ہے

(ماہر)

گیت۔ نینا بھر آئے نیر۔

غزل۔ آپ کی آرزو کئے ہی بنی (فانی)

۶ - ۵۵ وتسلا مدھول کر۔ عام پسند گانے

۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**

"اسٹیشن کی سیر"

۷ - ۵ ۴ ذاکر علی۔ فلمی بھجن - بیچ بھنور موری ناؤ

۸ - - ۰ روح اللہ حسینی - گیت۔ مدھ میں ڈوبے نین اٹھاؤ

۸ - - ۱۰ "بایو کیمسٹری" تقریر۔ ڈاکٹر صادق حسین

۸ - ۲۵ بالسری - اسٹوڈیو فن کار

۸ - - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - - ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ ذاکر علی - دادرا۔ کاہے مارے نیناں بان سانورے

غزل۔ سائل سے خفا یوں مرے پیارے نہیں ہوتے

(داغ)

۹ - ۳۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۵ ۴ وتسلا مدھول کر۔ عام پسند گانے

۱۰ - - ۰ ڈراما

۱۰ ۳۰ **ترانہ دکن**

جمعہ ۲۹ خورداد ۱۳۵۵ف مطابق ۳ مئی ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ ـ ـ ۔ تلاوت کلام اللہ اور ترجمہ ۔ قاری محمد عبد الباری

۸ ـ ۱۵ غلام محمد ۔ نعت

۸ ـ ۳۰ محمد خاں اور ساتھی ۔

ہوری ۔ مارت مورے نین میں پچکاری

غزل ۔ مجھے درد دل کی دوا چاہئے (حضرت جلیل)

فارسی غزل ۔ گفتم کہ روشن از قمر گفتا کہ رخسار من ست

(امیر خسرو)

۸ ـ ۵۵ خبریں

۹ ـ ـ ۔ مانک دادرکر ۔ استادی گانا

۹ ـ ۲۰ "پسند اپنی اپنی" (ریکارڈ)

خواتین کے لئے

۱۰ ـ ـ ۔ مانک دادرکر ۔ عام پسند گانے

۱۰ ـ ۲۰ وحیدہ ۔ فلمی گیت

۱۰ ـ ۳۵ ثریا اور زینت بیگم (ریکارڈ)

۱۰ ـ ۴۵ سعیدہ منظہر ۔ نظمیں

۱۱ ـ ـ ۔ افسانہ ۔

۱۱ ـ ۱۰ عالم نسواں

۱۱ ـ ۳۰ فیچر

۱۲ ـ ـ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ ـ ـ ۔ محمد خاں اور ساتھی ۔ غزل فارسی

غلام نرگس مست تو تاجدار انند (حضرت حافظ)

غزل ۔ کثرت میں بھی وحدت کا تماشا نظر آیا

۵ ـ ۲۰ مانک دادرکر ۔ استادی گانا

۵ ـ ۴۰ سید حسین علی ۔ غزل ۔

آنکھوں میں سماتے ہی وہ دل میں اتر آئے

شہزادہ والا شان حضرت شجیع)

غزل ۔ نہ اضطراب میں لذت نہ کچھ قرار میں ہے ۔

۶ ـ ـ ۔ عربی نشریات

اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ "الاخلاق الفاضلہ"

تقریر شیخ محمدؐ صادق الحکامی۔ عربی گانا

صالح بن ناصر

۶ -- ۳۰ محمدؐ خاں اور ساتھی ٹھمری۔

کاکھ لئے گھر جاؤں پیا کے۔

غزل۔ اٹھتا ہوا ہستی کا پردا نظر آتا ہے

(بیدم)

۶ - ۵۵ سید حسین علی۔ دو گیت۔

(۱) اڑجا پی کے دیس تو پنچھی

(۲) ہم چھوڑ چلے تیرا دیس (خمار اورنگ آبادی)

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

ریکارڈ سنو

۷ - ۴۵ مانک دادر کر۔ عام پسند گانے

۸ -- ۱۰ "ریڈیو کی ڈاک" ندیم

۸ - ۲۵ سارنگی۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ -- ۳۰ اردو میں خبریں

۸ -- ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ -- ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ محمد خاں اور ساتھی۔ غزل

کمال حسن سے لاکھوں میں انتخاب ہیں آپ

غزل۔ دیکھ کر دست کرم نام کرم بھول گئے (حبیب)

۹ - ۳۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۴۵ "فلمی ستارے" (ریکارڈ)

۱۰ - ۵ مانک دادر کر۔ استادی و عام پسند گانے

۱۰ -- ۳۰ ترانہ دکن

شنبہ ۳۰ خورداد ۱۳۵۵ف مطابق ۴ مئی ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۰ "پچرنگ" (ریکارڈ)

۸ - ۳۰ ونسلا دھول کر۔ استادی و عام پسند گانے

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - ۰ **ترانہ دکن**

شام دوسری نشر

۵ - ۰ کینن الوار

(خیال)

۵ - ۲۰ زاہد علی۔ جگر اور اصغر کی غزلیں

۵ - ۴۰ ونسلا دھول کر۔ عام پسند گانے

۶ - ۰ **تلنگی نشریات**

ستار۔ جا شوا "سائنس کی دنیا" تقریر۔

ای ستیا رام راؤ۔ کورس (ریکارڈ)

۶ - ۳۰ کینن الوار

خیال

۶ - ۵۰ زاہد علی۔ گیت۔

کھینچ کر لائی مجھے ہے میری تقدیر کہاں

غزل۔ نشانہ تیر نظر کا بنا کے چھوڑ دیا (حضرت شفیع)

۷ - ۵ "غلہ گوداموں کی سیر" استاد کی بات چیت

۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**

ریڈیو کلب کی خبریں "خاموش نگاہیں"

کہانی۔ صغیر۔ "صحت" تقریر۔ امجد علی خاں۔

گانا۔ عامر۔ کہانی۔ سکندر۔ اکیتسواں معمہ سنو

۷ - ۵۴ ونسلا دھول کر۔ عام پسند گانے

۸ - ۱۰ "حیدرآباد" (سلسلہ) تقریر عابد علی خان

۸ - ۲۵ کلارینیٹ۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ زاہد علی۔ دو گیت

(۱) مل کے بچھڑ گئی انکھیاں ہائے رام

(۲) انکھیاں ملا کے جیا برما کے چلے نہیں جانا

۹ - ۳۰ کینن الوار۔ ٹھمری

۹ - ۵۰ اسٹوڈیو آرکیسٹرا۔

۱۰ - ۰ راج کماری اور رام دلاری (ریکارڈ)

۱۰ - ۱۰ ونسلا دھول کر۔ عام پسند گانے

۱۰ - ۳۰ **ترانہ دکن**

یکشنبہ - ۳۱ خورداد ۱۳۵۵ف مطابق ۵ مئی ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - . منتخب ریکارڈ

۸ - - ۳ مانک دادرکر۔ استادی و عام پسند گانے

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - . ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - . خواجہ محمود بیگ - دادرا۔ دگا دیکے نا

۵ - ۱۵ حبیب الدین - غزل۔

عرض نیاز عشق کے قابل نہیں رہا (غالب)

غزل - نیا ارمان ہوتا نفا نئی امید ہوتی تھی (کیفی)

۵ - ۳۵ مانک دادرکر۔ عام پسند گانے

۶ - . مرہٹی نشریات -

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ - سماجی افسانہ

تم راؤ کلکرنی - ریکارڈ

۶ - - ۳۰ خواجہ محمود بیگ - ٹھمری - سیاں بدیس گئے -

غزل - کیا کیا فریب دل کو دئے اضطراب میں (داغ)

۶ - ۵۵ حبیب الدین - غزل -

داغ جنوں کو دیدۂ بینا کرے کوئی (توفیق)

گیت - یا محمد مصطفےٰ ارکھوالی مرحبا

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

سنو خطوں کے جواب -

۷ - ۴۵ مانک دادرکر۔ استادی و عام پسند گانے

۸ - ۱۰ افسانہ - رشید قریشی

۸ - ۲۵ ستار - اسٹوڈیو فن کار

۸ - - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - . انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ خواجہ محمود بیگ - دادرا -

سیاں بے الیبنوا نے بیت موری کھوی

غزل - شکستہ بال کے ہر بال و پر میں آگ لگی (امجد)

۹ - ۳۵ اسٹوڈیو آرکیسٹرا

۹ - ۴۵ مانک دادرکر۔ استادی و عام پسند گانے

۱۰ - ۱۰ خواجہ محمود بیگ - گیت -

ہوش میں آؤ پریم پجاری

غزل - دل میں تمنا لب پہ دعائیں ارے جوانی ہے رے زمانے

۱۰ - - ۳۰ ترانہ دکن

کرو غلّہ کی حفاظت

(یہ نظم نذیر دہقانی صاحب نے ہفتہ غذا کے مشاعرہ میں نشر فرمائی)

زندگی ایک حکایت   جینا مرنے کی علامت   موت کا نام قیامت
اب تو بی چھوڑو جہالت   کرد غلہ کی حفاظت   خالہ ماں چھوڑو سخاوت

کیسا کی آیا زمانہ   کیوں بی جاناں کو بچانا   اللہ پیراں کو منانا
دج کرتے سو حمایت   خالہ ماں چھوڑو سخاوت   کرو غلہ کی حفاظت

تمے اڑماپ چریں گے   دوسرے فاقے کریں گے   ایڑیاں گھس کو مریں گے
ہوتی بنگال کی حالت   خالہ ماں چھوڑو سخاوت   کرو غلہ کی حفاظت

شادی مزوانی رچائے   چوری کا غلہ منگائے   ساؤ کو چوری سکائے
چرے آخر کو عدالت   خالہ ماں چھوڑو سخاوت   کرو غلہ کی حفاظت

اینٹ رئیں کائیکو مرس رئیں   سر پو اب ہوے برس رئیں   لوگاں دانیاں کو ترس رئیں
کام میں لاؤ شرافت   خالہ ماں چھوڑو سخاوت   کرو غلہ کی حفاظت

سگے سدریاں کو بلا کو   ہے سو سب ان کو کھلا کو   اونکو سر کو جھکا کو!
کائیکو کرتے ہیں حماقت   خالہ ماں چھوڑو سخاوت   کرو غلہ کی حفاظت

مرگلے کنکیاں لگڑ کو   دالو ہنڈیاں میں پچھڑ کو   دیلو نکو کس کو اپڑ کو
کانکی رھندیو جی عنایت   خالہ ماں چھوڑو سخاوت   کرو غلہ کی حفاظت

چارپیسیاں پو اچھل گئی   آپے سے بھار نکل گئی   انگے کی دنیا بدل گئی
کاں دکھاتے ہیں نزاکت   خالہ ماں چھوڑو سخاوت   کرو غلہ کی حفاظت

دانے مٹکیاں میں چھپاؤ   آتش انبیل پکاؤ   تنگ کھاؤ منگ نکو کھاؤ
اگئی سر پو قیامت   خالہ ماں چھوڑو سخاوت   کرو غلہ کی حفاظت

دیکھو مرتے ہیں غریباں   جن کے پھوٹے ہے نصیباں   ان کے نیئں کو حبیباں
سچی ہے ان کی شکایت   خالہ ماں چھوڑو سخاوت   کرو غلہ کی حفاظت

تات آتا ہے نرالا   نتھنا منہ بڑا نیوالا   دیکھو نکلے گا دیوالا
ہنگی خالو کی حجامت   خالہ ماں چھوڑو سخاوت   کرو غلہ کی حفاظت

اللہ صاحب کے کرم سے   شاہ عثمان کے دم سے   تمے واقف نہیں غم سے
سر پو رہو پاشا سلامت   خالہ ماں چھوڑو سخاوت   کرو غلہ کی حفاظت

دہقانی پوچھ سکینگے!   کاں تلگ پاس رکھینگے   کاں تلگ ماٹی پھکنگے
مرینگے کرکو زراعت   خالہ ماں چھوڑو سخاوت   کرو غلہ کی حفاظت

پروگرام نشرگاہ حیدرآباد
رجسٹری شدہ ٹپہ سرکار عالی نشان (۱۶۳)

بکار سرکاری ON H. E. H. THE NIZAM'S SERVICE

بخدمت شریف جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ جامعہ
مکتبہ جامعہ دھلی،
Delhi.

از دفتر مہتمم نشرگاہ حیدرآباد

FROM: OFFICE OF THE STATION DIRECTOR
HYDERABAD BROADCASTING STATION.

پندرہ روزہ رسالہ

۶ تا ۲۰ مئی ۱۹۴۶ء

نشرگاہ حیدرآباد

محمد یحییٰ صاحب صدیقی
۷ تیر کوا فسانہ نشر فرمائیں گے
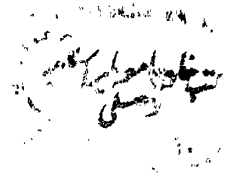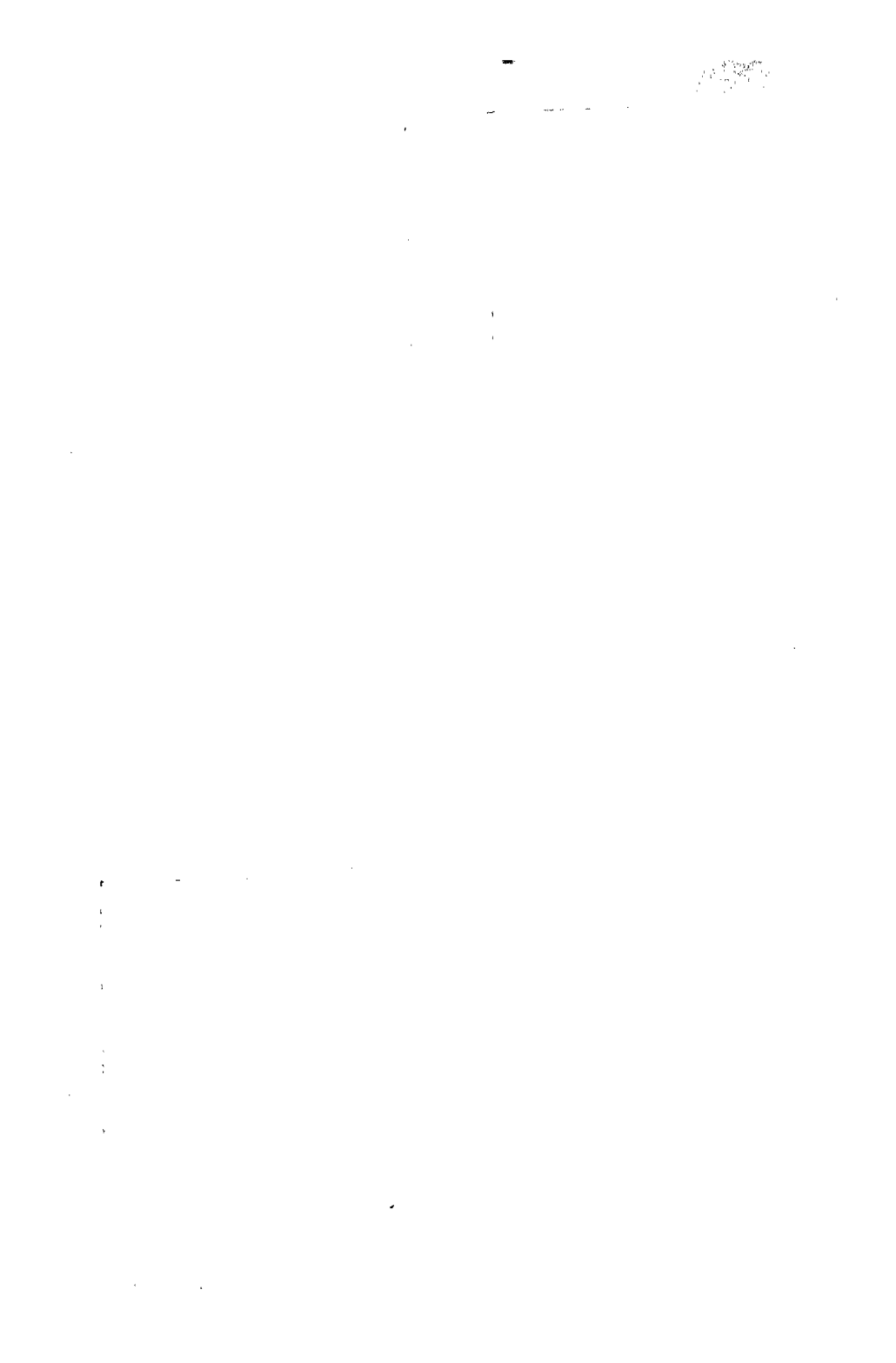
سرسوتی بائی

دکن ریڈیو

۴۱ میٹر

۳۰ ۷ کیلو سائیکل

نوا

نشان ٹپہ سرکار عالی ۱۷۲

ٹیلی فون نمبر ۲۵۰۸

تار کا پتہ LASILKI "لاسلکی"

چندہ سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنے

بیرون ریاست - ایک روپیہ آٹھ آنے کلدار

قیمت فی پرچہ ۱/۶ مر

جلد (۸) یکم تا ۱۵ اتیر ۱۳۵۵ ف مطابق ۶ تا ۲۰ مئی ۱۹۴۶ء شمارہ (۱۵)
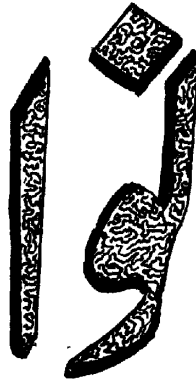
فہرس

مقام اشاعت "پاور منزل" خیرت آباد

نشرگاہ حیدرآباد سے مہینہ بھر پہلے "غذا" کا ہفتہ منایا گیا تھا۔ یکم خورداد سے ۷ رخورداد تک اس ہفتہ میں راتب بندی اور غلہ کے استعمال سے متعلق تقاریر، نظمیں اور فیچر وغیرہ نشر ہوئے۔ عام غذائی صورت حال کی مشکلات پر رفتہ رفتہ اور مسلسل کوششوں ہی سے قابو پایا جا سکتا ہے اور ضرورت اس کی ہے کہ عوام کی توجہ موجودہ حالات کے اس نہایت اہم اور قابل توجہ پہلو کی طرف برابر منعطف کرائی جاتی رہے۔ نشرگاہ حیدرآباد کے پروگراموں میں اس چیز کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ چنانچہ زیر نظر پندرہ دنوں میں بھی آپ غذائی مسئلہ سے متعلق دو خصوصی تقریریں سنیں گے۔ ایک تقریر "غلہ اور مچھلی" کے عنوان سے جناب ڈاکٹر رحیم اللہ صاحب افسر سمکیات سرکار عالی یکم تیر کو شام کے ۶ بجے فرما رہے ہیں۔ دوسری تقریر جناب ایس۔ چندن صاحب "چنے کا استعمال" کے عنوان پر ۶ رتیر مطابق ۱۱ رمئی کو شام کے ۷ بجے فرمائیں گے۔

عام تقاریر میں ہم نے "کمزوروں کی نفسیات" کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس سلسلہ کی پہلی تقریر "جواری" سے متعلق ۳ رتیر م ۸ رمئی کو جناب بشیر احمد خاں صاحب فرمائیں گے۔ کمزوری خواہ طبعی ہو یا اخلاقی اپنی ایک خاص نفسیات رکھتی ہے۔ انسان اپنے ہی اعمال سے خود اپنی اخلاقی کمزوریاں پیدا کر لیتا ہے۔ موجودہ دور میں عام انسانی فلاح کی خاطر سماج کے مختلف پہلوؤں اور اس کی کمزوریوں کا خاص طور پر مطالعہ کیا جا رہا ہے۔ ۳ رتیر کو اس سلسلہ میں جواری کی نفسیات پر تقریر سنیئے۔ ۴ رتیر م ۹ رمئی کو جناب ذوالفقار حسین صاحب "صحت اور عادات و رسوم" کے عنوان پر تقریر فرمائیں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری صحت پر عادات و رسوم کا گہرا اثر پڑتا ہے ہماری گھریلو اور عام سماجی زندگی جتنی زیادہ صاف ستھری ہوگی اتنی ہی ہماری صحتیں بہتر ہوں گی۔ ۴ رتیر کی تقریر میں آپ کو بتایا جائے گا کہ مروجہ عادات و رسوم سے ہماری عام صحت کس طرح اور کس حد تک متاثر ہو رہی ہے۔ ۵ رتیر م ۱۰ رمئی کو آپ عصری سائنسی تحقیقات کی ایک اہم ایجاد "دورنمائی" سے متعلق تقریر سنیں گے۔ سائنس نے بیسویں صدی عیسوی میں بہت زیادہ ترقی کی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ انسان ان تمام ترقیوں اور ان ترقیوں کی بدولت جو نئی

قوتیں اُسے حاصل ہوتی ہیں اُن کے ساتھ وہ اگلا قدم کس سمت اٹھاتا ہے۔ ۵ ر تیر کو اپنی تقریر میں جناب فنا ب حسن صاحب "دور نمائی" یا ٹیلی ویژن کی ایجاد پر روشنی ڈالیں گے۔ گھر بیٹھے دنیا کی سیر کرنے کا خیال کوئی نئی چیز نہیں۔ جام جم سے متعلق روایات سے آپ بھی واقف ہیں۔ دور حاضر میں سائنس داں اس خیال کو بڑے پیمانے پر عملی جامہ پہنانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن سائنس کی ان کوششوں کو محض اس شعر کا مصداق ہو کر نہیں رہ جانا چاہیئے کہ ؎

نظر آئی نہ جب اپنی حقیقت جام سے جم کو　　　اگر دیکھا بھی اُس نے سارے عالم کو تو کیا دیکھا

۸ ر تیر م ۱۳ ر مئی کو جناب عباس جعفری صاحب صحافت کے اہم اصول بیان کریں گے۔ موجودہ دور میں صحافت ایک اہم قوت ہے لیکن قوت کو چونکہ انسان تخریب اور تعمیر دونوں کے لئے استعمال کر سکتا ہے اس لئے ضرورت اس بات کی تھی کہ ہر قوت کو تعمیر کے لئے استعمال کرنے کی خاطر چند اصول بنا لئے جائیں۔ صحافت کو اس کے بلند معیار پر قائم رکھنے کے اصول بھی بنا لئے گئے ہیں۔ ۸ ر تیر کو صحافت کے چند اہم اصول پر روشنی ڈالی جائے گی۔ ۹ ر تیر م ۱۴ ر مئی کو جناب ڈاکٹر یوسف حسین خاں صاحب "اردو غزل" پر تقریر فرمائیں گے۔ اردو غزل وہ وسیع سمندر ہے جس کا ساحل ہر ملک خیال تک پہونچتا ہے اور جس کی آغوش میں ہر دریائے معنی کو جگہ مل جاتی ہے۔ اردو ادب کے شعرا کے کلام پر نظر ڈالنے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ غزل ہماری شاعری کی وہ صنف ہے جس میں مختلف خیالات کامیابی کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ ۸ ر تیر کو جناب ڈاکٹر یوسف حسین خاں صاحب اردو غزل پر اپنے خیالات ظاہر فرمائیں گے۔ زیر نظر پندرہ دنوں کی دوسری قابل ذکر تقریروں میں ۷ ر تیر م ۴ ر مئی کو جناب محمد یحییٰ صاحب صدیقی کا "افسانہ" ۱۵ ر تیر م ۲۰ ر مئی کو جناب شنکر جی صاحب کی تقریر "سٹ پانٹھ" شامل ہے۔ ۱ ر تیر م ۵ ر مئی کو جناب عبد القادر صاحب "چار ہفتے انگلستان میں" کے عنوان پر تقریر فرمائیں گے۔

اس نیم ماہی کے قابل ذکر گانے والوں میں محمد صدیق دہلی والے۔ امان اللہ خاں۔ معین قریشی نور الحسن خاں اور تصدق حسین شامل ہیں۔

بچوں کے لئے ان پندرہ دنوں میں دو خاص پروگرام پیش کئے جا رہے ہیں۔ جن میں سے ایک غذائی مسئلہ سے متعلق ہے۔ ہمارے کمسن سننے والے یہ پروگرام ۱۰ ر تیر م ۱۵ ر مئی کو "ہماری غذا" کے عنوان سے سنیں گے۔ ۲ ر تیر م ۷ ر مئی کو "زندگی کا کارواں" کے عنوان سے خاص پروگرام پیش کیا جا رہا ہے۔ ۹ ر تیر م ۱۴ ر مئی کو استاد کا پروگرام ہے۔ اُس دن بچے سنیں گے کہ استاد نے گرمیاں کس طرح گزاریں۔

چاند تک پہونچنے کی کوشش اور اس کا مقصد

نشری تقریر جناب آفتاب حسن صاحب

آج سے پانچ سال پہلے اگر کوئی مجھ سے پوچھتا کہ چاند کی سیر ممکن ہے یا نہیں تو میں جواب دیتا کہ ع دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں۔

ممکن بھی ہے اور ناممکن بھی۔ ممکن اس لئے کہ چاند تک پہونچنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ اگر کوئی ایسا فضائی جہاز مل جائے جس میں قوت ہو تو وہ ہمیں اڑا کر اوپر لے جا سکتا ہے اور چاند کا سفر بڑے مزے میں طے ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ معاملہ ناممکن یوں ہے کہ ایسا کوئی ایندھن معلوم نہیں جو جہاز تو جہاز خود اپنے آپ کو' زور لگا کر زمین کی کشش سے باہر نکال لے جائے یہ جواب پانچ سال پہلے کا تھا لیکن اب دنیا بدل چکی ہے۔ اس جنگ نے ہم پر جو سب سے بڑا احسان کیا ہے وہ یہ ہے کہ جوہری قوت ہمارے ہاتھ آگئی ہے۔ اس لئے اب فضائی پرواز ناممکن نہیں بلکہ بالکل ممکن ہوگئی ہے اور اگر میں یہ کہوں تو بے جا نہ ہوگا کہ ہماری آپ کی زندگی ہی میں زمین سے پہلا فضائی جہاز چاند کی طرف روانہ ہوگا۔

کسی بچے سے بھی پوچھئے کہ تم چاند پر کس طرح جاؤگے تو وہ جواب دے گا کہ "ہوائی جہاز کے ذریعے" لیکن بچے کو یہ معلوم نہیں کہ ہوا دو سو میل سے آگے نہیں ہے۔ اس کے آگے فضاء بالکل خالی ہے۔ جب ہوا نہیں ہے تو ہوائی جہاز اڑے گا کس طرح ؟ جس طرح بغیر پانی مچھلی تیر نہیں سکتی ہے۔ اسی طرح بغیر ہوا' ہوائی جہاز نہیں اڑ سکتا۔ ہوا ایک مادی چیز ہے۔ زمین کی کشش کے سبب اس کے گرد لپٹی رہتی ہے۔ جیسے جیسے آپ فضا میں بلند

ہوتے جائیں گے۔ ہوا کم ہوتی جاتی ہے۔ دو سو میل کا تو صرف نام ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بیس پچیس میل اوپر ہوا اس قدر کم ہے کہ وہ کسی قسم کے جہاز کا بوجھ سنبھال نہیں سکتی۔ مطلب یہ نکلا کہ چاند تک پہونچنے کے لئے ہوائی جہاز بے کار چیز ہے۔ یہی سبب ہے کہ میں "ہوائی جہاز" کے عوض "فضائی جہاز" کا لفظ استعمال کر رہا ہوں جس کا مطلب یہ ہوا کہ ایسا جہاز جو فضائے بسیط میں پرواز کر سکے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہوائی جہاز بے کار ہے تو پھر کس قسم کا جہاز کام دے گا۔ جواب یہ ہے کہ اس کام کے لئے بان کو استعمال کرنا پڑے گا۔ بان کے اصول پر جو جہاز چلائے جائیں گے وہی کامیاب ہوں گے۔ بان سے آپ یقیناً واقف ہوں گے، اسے ہوائی بھی کہتے ہیں۔ اور آتش بازی میں یہ بہت زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک لکڑے کے سرے پر کاغذ یا لکڑی کا خول ہوتا ہے۔ جس میں بارود بھری ہوتی ہے۔ خول کا منہ نیچے کی طرف ہوتا ہے۔ جب بارود میں آگ لگائی جاتی ہے تو اس کا شرارہ تیزی سے نیچے کی طرف نکلنے لگتا ہے اور خود بان اوپر اڑ جاتا ہے۔

آپ نے اگر بندوق چلائی ہے تو اس کے اصول کو نہایت آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ جب بندوق چھوڑی جاتی ہے تو فیر کے ساتھ بندوق پیچھے کی طرف دھکا مارتی ہے۔ اگر بندوق میں پہیے لگا دیئے جائیں اور وہ مسلسل چھوٹتی رہے تو نہایت تیزی کے ساتھ پیچھے کی طرف حرکت کرنے لگے گی۔ بان میں یہی ہوتا ہے بارود دھماکے کے ساتھ پھٹتا ہے، اس کا دھکا خود بان کو لگتا ہے۔ اور وہ مخالف سمت میں حرکت کرنے لگتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ بان کے سامنے فضا میں جس قدر کم رکاوٹ ہوگی۔ اتنا ہی آسانی سے وہ اس میں حرکت کر سکے گا۔ فضائے بسیط بان کے سفر کے لئے موزوں ترین جگہ ہے۔

چاند تک پہونچنے میں سب سے بڑی دقت زمین سے چھٹکارا پانے کی ہے۔ زمین اپنے

کلیجے کے ٹکڑوں کو اپنے سے الگ ہونے نہیں دیتی ۔ اور ایسی زبردست قوت سے اپنی طرف کھینچتی ہے کہ طاقتور سے طاقتور توپ کا گولا مجبور ہو جاتا ہے کہ آخر کار زمین ہی کی گود میں آگرے ۔

اگر زمین میں کشش نہ ہوتی یا کوئی ایسی مشین ایجاد ہوسکتی جس میں ردثقل کی صلاحیت ہوتی تو پھر سارا معاملہ آسان تھا ۔ ادھر مشین پر سے کشش کا اثر زائل ہوا اور ادھر مشین زمین کی حرکت کے سبب خود اس سے الگ ہوگئی اور چاند کی طرف روانہ ہوئی ۔ نہ انجن کی ضرورت ہے اور نہ ایندھن کی ۔ لیکن افسوس ہے کہ اس طرح کی مشین ابھی ایجاد نہیں ہوئی ہے اور نہ زمانہ قریب میں اس کی توقع ہے ۔ اس لئے سردست تو یہی کیفیت ہے کہ قوت استعمال کیجئے اور زمین کی کشش سے باہر نکل جائیے ۔ آپ جب ڈھیلا پھینکتے ہیں تو وہ تھوڑی دور جاکر گرتا ہے اور زور سے پھینکئے تو زیادہ تیز جائے گا' زیادہ بلند ہوگا اور دور جاکر گرے گا ۔ رائفل میں زیادہ قوت ہوتی ہے اس کی گولی بہت تیز جاتی ہے اور بہت زیادہ دور جاکر گرتی ہے ۔ توپ کا گولہ اس سے بھی تیز جاتا ہے ۔ لیکن اس گولے کو بھی زمین پر گرنا پڑتا ہے ۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کسی توپ یا بندوق میں ایسی قوت ہے کہ اس کا گولا اس قدر تیزی سے نکلے کہ زمین کی کشش سے باہر نکل جائے ؟ جواب یہ ہے کہ نہیں' سردست ایسی کوئی توپ یا مشین ایجاد نہیں ہوئی ہے ۔ اس جنگ میں سب سے تیز رو آلہ وی ۲ تھا ۔ اس کی رفتار ۵۰۰۰ میل فی گھنٹہ سے زیادہ تھی لیکن زمین سے باہر ہونے کے لئے یہ رفتار بھی کافی نہیں ہے ۔ حساب لگایا گیا ہے کہ اگر آلے میں اتنی قوت ہو کہ وہ ۸۴۹۴۲ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چل سکے تو وہ زمین کی کشش سے باہر نکل سکے گا ۔ لیکن بس نکل ہی سکے گا ۔ اس کے بعد اس میں اتنی قوت نہیں رہے گی کہ آگے جاسکے ۔ اس لئے اگر کسی آلے کو باہر نکلنا ہے تو اس کی رفتار کم از کم (۲۵۰۰۰) میل فی گھنٹہ ہونا چاہئے ۔ یہ رفتار ایسی زبردست ہے کہ اگر کوئی مشین ساکن حالت سے ایک دم

...۵۰۰ میل کی رفتار پر آجائے، جس طرح توپ کا گولہ آجاتا ہے تو انسان اس کو برداشت نہ کرسکے اور جھٹکے ہی سے مرجائے۔ لیکن اگر رفتار کو رفتہ رفتہ بڑھایا جائے تو پھر کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے۔

فضائی جہازوں میں زبردست بان لگے ہوں گے۔ اب تک جو تجربے ہوئے ہیں ان سے ثابت ہوا کہ ٹھوس ایندھن مثلاً بارود وغیرہ اس میں استعمال نہیں ہوسکتا اس لئے کہ جب اس میں آگ لگ جاتی ہے تو پھر اس پر قابو نہیں رہتا۔ اس کے برخلاف رقیق ایندھن میں یہ سہولت ہے کہ حسب خواہش انجن میں داخل کیا اور اس کو جلایا جاسکتا ہے۔ اس طرح مشین قابو میں رہ سکتی ہے۔
جنگ سے قبل انگلستان کی بین السیاراتی انجمن کے معتمد نے ایک بیان دیا تھا جس میں انھوں نے ثابت کیا تھا کہ یہ بالکل ممکن ہے کہ ایک ایسا فضائی جہاز تیار کیا جائے جس کا وزن ۲۰ ٹن ہو۔ اس میں چار آدمی بیٹھ سکیں۔ یہ اپنی قوت سے زمین سے اوپر اٹھے یا زمین کی کشش سے باہر نکل جائے اور پھر اپنی مرضی کے مطابق واپس آجائے۔ زمین سے روانہ ہوتے وقت اس کا وزن ایندھن اور ایندھن دان سمیت ۴۰۹۰ ٹن ہوگا۔ اس کی لاگت تقریباً ۲۶ کروڑ روپے ہوگی۔ ظاہر ہے کہ اس قیمت کا جہاز بنانا نہ سردست ممکن ہے اور نہ اب اس کی ضرورت ہے۔ جہاز کا اپنا وزن تو صرف ۲۰ ٹن ہے باقی سارا وزن ایندھن لے لیتا ہے۔ اگر ایندھن کا مسئلہ حل ہوجائے تو اس زبردست قیمت اور وزن کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ موجودہ زمانے میں ایندھن کا مسئلہ حل ہوچکا ہے۔ فضائی جہاز میں آئندہ جوہری انجن لگائے جائیں گے اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ جوہر کی جسامت اور قوت میں کوئی مناسبت نہیں ہے۔ جوہر کا ایک ٹن وزنی انجن جو کام کرے گا وہ ہزاروں ٹن کے معمولی انجنوں سے ممکن نہ ہوگا۔ اس لئے اب اس کی ضرورت نہیں ہے کہ فضائی جہاز ضرورت سے زیادہ بڑا ہو۔

آیئے اب آپ میرے ساتھ تھوڑی دیر کے لئے زمانۂ مستقبل کی سیر کیجئے سمجھ لیجئے کہ تجربوں کا دور ختم ہوگیا۔ فضائی سفر عام ہوگیا اور لوگ سیاروں کی سیر کرنے کی فکر میں لگ گئے ہیں

پہلا سفر چاند کی طرف ہے۔ آپ بھی فضائی جہاز کے ایک مسافر ہیں۔ آپ اپنے عزیزوں اور دوستوں کو الوداع کہیں گے۔ جہاز کا انجن گرجنے لگے گا اور دس منٹ کے اندر ۲۵۰۰۰ میل کی رفتار سے فضا میں سفر کرنے لگے گا۔ رفتار میں اس زبردست تبدیلی کے سبب ابتدا میں مسافروں کو ایسا معلوم ہوگا کہ ان کا وزن بہت زیادہ ہے لیکن جہاز جب زمین کی کشش سے باہر نکل جائے گا تو مسافروں کو یہ محسوس کرکے سخت حیرت ہوگی کہ ان کا وزن کچھ ہے ہی نہیں۔ آپ کو اس پر تعجب نہ کرنا چاہئے یہ تو آپ جانتے ہیں کہ وزن دراصل زمین کی کشش کے سبب محسوس ہوتا ہے۔ جب کشش نہیں تو وزن بھی نہیں اور جب وزن نہیں تو چیزوں کی کیا کیفیت ہوگی آپ خود محسوس کرسکتے ہیں۔ اگر کسی چیز کو آپ اوپر اٹھا کر چھوڑ دیں گے تو وہ فضا میں معلق ہو جائے گی نیچے نہیں گرے گی۔ آپ کو یہ محسوس ہوگا کہ آپ غیر مادی شیشے کے بنے ہوئے ہیں۔

جب تک آپ کا جہاز زمین کی کشش کے اندر رہے گا اس کا انجن چلتا رہے گا لیکن جب باہر نکل جائے گا تو پھر انجن روک دیا جائے گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جہاز بھی رک جائے گا۔ جہاز جس رفتار سے چل رہا تھا۔ چلتا رہے گا کیوں کہ اس کو روکنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ فضا بالکل خالی ہے۔
فضا کی خصوصیات عجیب وغریب ہیں اگر اس جہاز کا کوئی مسافر جہاز کا دروازہ کھول کر کود پڑے تو اس کو دوسرا حیرت انگیز تجربہ ہوگا۔ یعنی یہ کہ وہ گرے گا نہیں۔ یہاں پر کودنے کا لفظ بے معنی ہے۔ زمین پر آپ جب بلندی سے کودتے ہیں تو نیچے گرتے ہیں۔ اس لئے کہ زمین آپ کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ لیکن فضائے بسیط میں جہاں زمین کی کشش موجود نہیں ہے۔ اس قسم کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ یہاں اوپر نیچے کے کوئی معنی نہیں۔ جب آپ جہاز سے باہر نکلیں گے تو یہ نہیں ہوگا کہ نیچے گر جائیں یا اوپر اڑ جائیں۔ آپ وہیں کے وہیں پڑے رہیں گے اور یہ بھی نہیں ہوگا کہ آپ کو چھوڑ کر جہاز آگے بڑھ جائے۔ آپ فضا میں اسی رفتار سے جہاز کے ساتھ ساتھ حرکت کرتے رہیں گے۔ بات یہ ہے کہ جب آپ جہاز کے اندر تھے تو جہاز کی رفتار سے حرکت کر رہے تھے۔ جب باہر آئے تو آپ کی حرکت کو روکنے والی کوئی چیز

نہیں ہے کیونکہ فضاء خالی ہے۔

لیکن آپ باہر نکلنے کی ہمت نہیں کریں گے۔ بات یہ ہے کہ زمین کے گرد چونکہ کرۂ ہوا ہے اس لئے سورج کی حرارت کا اثر اس میں زائل ہو جاتا ہے۔ لیکن فضا میں اس کی تیزی کو کم کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ اس لئے جہاز کا جو رخ سورج کے سامنے ہوگا اس پر زبردست گرمی پڑے گی اور جو مخالف رخ ہوگا وہ انتہائی سرد ہوگا۔ اگر اس کا کوئی علاج نہ ہو تو جہاز کے اندر کوئی زندہ نہیں رہ سکتا۔ لیکن موجودہ زمانے میں حرارت کو کم کرنا یا زائل کر دینا کوئی مشکل چیز نہیں ہے۔ اب انتظام آسانی سے ہو سکتا ہے کہ جہاز کے اندر، باہر کی گرمی کا کوئی اثر نہ ہو۔

ایک اور خطرہ بھی ہے جس سے آپ کے جہاز کو فضائے بسیط میں دوچار ہونا ہوگا۔ یہ خطرہ شعاعوں کا ہے۔ فضائے بسیط میں طرح طرح کی شعاعیں بے روک ٹوک سفر کرتی رہتی ہیں۔ زمین کے گرد کی فضا میں یہ شعاعیں یا تو جذب ہو جاتی ہیں یا ان کا اثر زائل ہو جاتا ہے لیکن فضائے بسیط میں ان کو روکنے والا کوئی نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ ان سے کچھ نقصان پہنچے۔ اسی طرح شہابیوں سے بھی جہاز کو خطرہ ہے۔ فضاء میں شہابیوں کی بوچھاڑ ہر وقت ہوتی رہتی ہے۔ اس کی فضاء ان کو بھی روکتی ہے۔ ان میں جو چھوٹے ہیں وہ تو جل جاتے ہیں۔ جو بڑے ہوتے ہیں ان کی قوت بڑی حد تک کم ہو جاتی ہے۔ لیکن فضائے بسیط میں اگر کوئی شہابیہ جہاز سے ٹکرا گیا تو آپ کا جہاز ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ لیکن اس کا امکان بہت ہی کم ہے۔ ان کی یا شعاعوں کی تعداد اتنی نہیں ہے جن سے حقیقی خطرہ ہو۔

مان لیجئے کہ ان سب رکاوٹوں سے آپ کا جہاز پار نکل گیا۔ اور چاند کے قریب

پہنچ گیا تو اب اس پر چاند کی کشش کا اثر ہوگا اور بڑی زبردست رفتار سے چاند کی سمت چلے گا۔ اگر اس رفتار کو کم نہ کیا جائے تو آپ کا جہاز چاند پر گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے گا۔ رفتار کو کم کرنے کے لئے پھر بان ہی کو استعمال کرنا ہوگا۔ اب آگے کے بان چھوڑے جائیں گے جس سے جہاز کی رفتار میں کمی آئے گی اور جہاز نہایت سہولت سے چاند کی سطح پر اتر جائے گا۔ چاند چونکہ تقریباً ڈھائی لاکھ میل دور ہے۔ اس لئے آپ کا جہاز تقریباً ۸ ۲۵ گھنٹے میں پہنچے گا۔

لیجئے صاحب پندرہ منٹ میں آپ کو میں زمین سے چاند تک کھینچ کر تو لے گیا لیکن اب آپ چاہیں گے چاند پر کیا نظر آئے گا تو اس کی تفصیل کے لئے کسی اور مجلس کی ضرورت ہوگی۔ مختصر طور پر اس کو سن لیجئے کہ چاند کی دنیا مردہ دنیا ہے۔ اس پر فضاء نہیں ہے۔ ہوا کا وجود نہیں ہے۔ انسان سانس نہیں لے سکتا۔ اس کو اس دنیا سے ہوا بھی ساتھ لے جانی ہوگی۔

فضا کی غیر موجودگی کا دوسرا نتیجہ یہ ہے کہ چاند میں دن کے وقت انتہائی سخت گرمی اور رات کو شدت کی سردی پڑتی ہے۔ دنیا والوں کے اس سے محفوظ رہنے کا بھی انتظام کرنا ہوگا۔ چاند کی سطح آتش فشاں راکھ سے ڈھکی ہوئی ہے۔ یہ چیز انتہائی غیر موصل حرارت ہوتی ہے۔ اگر زمین دوز مکان بنائے جائیں تو یقین ہے کہ باہر کی گرمی کا بالکل اثر نہیں ہوگا۔ اس لئے قرینہ غالب ہے کہ پہلا گروہ جو انسانوں کا چاند پر پہونچے گا وہ رہنے کے لئے مکان ہی تیار کرے گا۔ اور اس میں لاسلکی آلات وغیرہ لگا کر زمین سے تعلق قائم کرے گا۔ فتح کا یہ پہلا جھنڈا ہوگا جو چاند پر نصب کیا جائے گا۔

اب آخر میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر ان ساری کوششوں اور پریشانیوں کا

نیتجہ کیا ہے۔ تو بھائی صاحب اس کا جواب یہ ہے کہ کچھ آج کی بات نہیں ہے۔ جب سے انسان اس دنیا میں تنہا ترقی کرنے اور آگے بڑھنے کی دھن میں ہے۔ قدرت پر قابو پانا اور کائنات کو قبضے میں لانا اس کی سرشت میں داخل ہوگیا ہے۔ یہ رفتہ رفتہ زمین آسمان پر قبضہ جمانا اور بلند سے بلند تر ہوتا جا رہا ہے اور اتنا ہی نہیں وہ تو یہاں تک گستاخی کرجاتا ہے کہ ؎

در دشتِ جنونِ من جبریل زبوں صیدے
یزداں بکمند آور اے ہمتِ مردانہ

دوشنبہ یکم تیر ۱۳۵۵ف مطابق ۶ مئی ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - - ۰ ریکارڈ

۸ - - ۳۰ مادھو راؤ - خیال توڑی - کاکرئیے جن مارو بھجن

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - - . ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - - ذاکر علی - دادرا - کاہے مارے نیناں بان

غزل - زیست کا اعتبار ہوتا تھا (باقی)

غزل - جگر میں درد پایا جا رہا ہے (ماہر)

۵ - - ۳۰ مادھو راؤ - خیال بھوپ کلیاں - اب ان لے

۵ - ۴۵ پریم نظمیں

۶ - - . فارسی نشریات

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ

"سخن وران ہند" تقریر - آغا عون آفندی -

ریکارڈ۔

۶ - - ۳۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۶ - - ۴۰ ذاکر علی - غزل - پردہ رخ روشن کا اٹھایا نہیں جاتا (سرور)

گیت - موری اٹریا ہے سونی موہن نہیں آئے -

گیت - او جانے والے آجا

۷ - - ۵ "غلہ اور مچھلی" تقریر - ڈاکٹر رحیم اللہ افسر سمکیات سرکار عالی

۷ - - ۱۵ **بچوں کے لئے**

دھوپ چھاؤں - چھوٹے بچوں کا پروگرام

۷ - ۴۵ ذاکر علی - خمسہ - حسن سے ابتدا ہے خدا کی قسم

گیت - تم نہیں آتے ہو تو نہ آؤ یا دسے کہہ دو کبھی آئے

غزل - کیسی نے ساتھ ہمارا دیا دیا نہ دیا (ناظم)

۸ - - ۱۰ "ہماری تجارت" تقریر سعید احمد مینائی

۸ - ۲۵ کلا ریونیٹ - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - . انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ "پسند اپنی اپنی" (ریکارڈ)

۱۰ - - ۳۰ ترانۂ دکن

سہ شنبہ ۲ تیر ۱۳۵۵ف مطابق ۷ مئی ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - - ۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ

۸ - - ۱۰ ملہار راؤ - دو بھجن (۱) تج دے مائی جگ کی آشا

(۲) بھائی ہم کو جانا ہے پیا جی کے دیس

۸ - - ۳۰ محمد صدیق دہلی والے - عام پسند گانے

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - - ۰ **ترانۂ دکن**

شام دوسری نشر

۵ - - ۰ بالو بائی - خیال گوری - دادر بھولے کہیں

۵ - - ۲۰ زاہد علی - غزل

آج اُن کو اپنا افسانہ سنا کر رو دیئے (عابد علی سعید)

غزل - شب وعدہ وہ اب تک آ رہے ہیں (ماہر)

۵ - - ۴۰ محمد صدیق دہلی والے - عام پسند گانے

۶ - - ۰ **تلنگی نشریات**

آرکسٹرا ''تلنگی ادب کے رجحانات'' تقریر

الیس - پرتاب ریڈی - نظم خوانی

۶ - - ۳۰ بالو بائی - خیال کیدارا - بن ٹھن کر کہاں چلے

۶ - ۵۰ زاہد علی - غزل - ملاکے آنکھ نہ محروم ناز رہنے دے (جگر)

فلمی گیت - آئے ہو ابھی بیٹھو تو سہی دو پیار کی باتیں ہو جائیں

۷ - ۵ ملہار راؤ - بھجن - نارائن نام ہے تیرا

۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے** ''زندگی کا کاروان'' خاص پروگرام

۷ - ۴۵ محمد صدیق دہلی والے - عام پسند گانے

۸ - - ۰ بالو بائی - ٹھمری

۸ - - ۱۰ ''اردو ڈراما'' تقریر - یوسف ناظم

۸ - ۲۵ بانسری - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - - ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ بالو بائی - خیال مالکونس - کھ مور مور

۹ - ۳۵ زاہد علی - دو گیت

(۱) اے چاند تو بتا دے مرے دل کو کیا ہوا ہے

(۲) رسم الفت کسی صورت سے نبھائے نہ بنے

۹ - ۵۰ ریکارڈ

۱۰ - ۱۰ محمد صدیق دہلی والے - عام پسند گانے

۱۰ - ۳۰ **ترانہ دکن**

چہار شنبہ ۳ ر تیر ۱۳۵۵ف مطابق ۸ ر مئی ۱۹۴۶ء

صبح شام

۸ - - ریکارڈ

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - - **ترانہ دکن**

شام دوسری نشر

۵ - لکشمن راؤ۔ بھجن۔ من موہن کہاں تجھے پاؤں

غزل۔ اک فسانہ سن گئے اک کہہ گئے (فانیؔ)

غزل۔ ارماں دل مضطر سے نکل جائے تو اچھا (جلیلؔ)

۵ - ۳۰ سازی دوگانا (سارنگی اور وائلن)

۵ - ۴۵ ریکارڈ

۶ - - **مرہٹی نشریات**

ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ

"مشرقی ممالک میں بچوں کی تعلیم" تقریر۔ مسز دنا

ریکارڈ

۶ - ۳۰ فلمی کہانی

۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**

فیچر پروگرام

۷ - ۴۵ لکشمن راؤ۔ دادرا۔ آن بان جیا میں لاگے

غزل۔ روٹھنا میرا وہ ہر وقت منانا تیرا (محمود)

گیت۔ کون سنے گا من کی کہانی

۸ - ۱۰ "کمزوروں کی نفسیات" جواری۔ تقریر۔ بشیر احمد خاں

۸ - ۲۵ مینڈولین۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - - **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۹ - ۴۵ "لیمو کی کاشت" انگریزی تقریر۔

کرشنا سوامی

۱۰ - - یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۱۰ - ۳۰ **ترانہ دکن**

پنجشنبہ ۴ رتیر مطابق ۹ رمئی ۱۳۵۵ف ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - - ریکارڈ

۸ - ۳۰ شکنتلا بائی - خیال بھیرون - بالموا موری سیاں
غزل - تسکین کو ہم نہ روئیں جو ذوقِ نظر ملے (غالب)

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - - ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - - محمد صدیق دہلی والے - عام پسند گانے

۵ - ۲۰ محمد یعقوب - گیت - پھاگن کے دن چار (الطاف مشہدی)
غزل - گرتے گرتے ان کا دامن تھام لے (میکش)

۵ - ۴۰ شکنتلا بائی - دادرا - ندیا لاگی میں سونے گئی گوئیاں
غزل - مجھے ہلاکِ فریب مجاز رہنے دے (جگر)

۶ - - کنڑی نشریات
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - "ممالک محروسہ سرکار عالی میں زندگی کا بیمہ" تقریر - ڈھل راؤ - ریکارڈ

۶ - ۳۰ محمد صدیق - عام پسند گانے

۶ - ۵۵ محمد یعقوب - بھجن
غزل - آلِ سوزِ غم ہائے نہانی دیکھتے جاؤ (فانی)

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
"دیوانی ہانڈی" خورشید آپا کا پیش کیا ہوا خاص پروگرام -

۷ - ۴۵ شکنتلا بائی - خیال بسنت - کا ہے بجائی بین

۸ - - محمد یعقوب - گیت - من موہنیا متواری (عاقل)

۸ - ۱۰ "صحت اور عادات و رسوم" تقریر - ذوالفقار حسین

۸ - ۲۵ کاشٹ ترنگ - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ محمد صدیق - عام پسند گانے

۹ - ۳۵ شکنتلا بائی - ٹھمری - توری سانوری صورت لاگے پیاری
غزل - ظالم کے اعتبار میں لذت ہے کیا کروں (شہزادہ والاشان حضرت شجیع)

۹ - ۵۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۱۰ - ۵ محمد صدیق - عام پسند گانے

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۵ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ — . تلاوت کلام اللہ اور ترجمہ۔ قاری محمد عبدالباری

۸ ۔ ۱۵ نعت۔ ولی اللہ حبیبی۔ نعت۔

ہیں طفلی سے ہم عاشق ابروئے خمدار احمدؐ کا

(حضرت امیر مینائی رح)

۸ — ۳۰ منظور احمد اور ساتھی۔ خمسہ

زمیں سے عرش تک گونجا وہ افسانہ محمدؐ کا

ندرت)

غزل چشم کو اشکبار ہونا تھا (بیان)

غزل۔ وہی جلوے رگ و پے میں اگر مستور ہو جاتے

(جمالی)

۸ ۔ ۵۵ خبریں

۹ — . منظور احمد اور ساتھی۔ خمسہ۔ مقدر کچھ الیا رسالِ گیا

غزل فارسی۔

۹ — ۲۰ راجمنی بائی۔ فلمی گیت۔ ساون کی رت آئی

بھجن۔ مجھے لے چل اپنی ناگریا

۹ ۔ ۳۵ محمد صدیق دہلی والے۔ عام پسند گانے

خواتین کے لئے

۱۰ — . عورتوں کی پسند کے ریکارڈ

۱۱ — . افسانہ۔ رحمانی لطیفی

۱۱ — ۱۰ عالم نسواں

۱۱ ۔ ۳۰ "ادیبوں کی محفل" خاص پروگرام

۱۲ — . **ترانہ دکن**

شام — دوسری نشر

۵ — . مانکی بائی۔ خیال پٹ دیپ۔ دھن دھن بھاگ

۵ ۔ ۱۵ منظور احمد اور ساتھی۔ غزل فارسی

بہ خوبی ہمچو مہ تابندہ باشی (حضرت امیر خسرو رح)

گیت۔ اب پیارے محمد آجاؤ

۵ ۔ ۳۵ محمد صدیق۔ عام پسند گانے

۶ — . عربی نشریات

اخباری تبصرہ - ریکارڈ "قصص الاولین"

ہشام بن عبدالملک - تقریر - امان اللہ جھکڑ

صالح بن ناصر - گانا -

۶ - ۳۰ مانکی بائی - ٹھمری - کاہو کہو جائے

۶ - ۴۵ منظور احمد اور ساتھی - خمسہ

کسی در پر ہو سجدہ ریز ایسا ہو نہیں سکتا

۷ - . محمد صدیق - عام پسند گانے

۷ - ۱۵ **بچّوں کے لئے**

یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ

۷ - ۴۵ انکی بائی - خیال پوریا -

سپنے میں آئیں -

۷ - ۵۵ محمد صدیق - غزل اور گیت

۸ - ۱۰ دور نمائی

تقریر - آفتاب حسن

۸ ۲۵ تمبوز - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ **اُردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - . **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ مانکی بائی - ٹھمری -

پیا آدن کی سنت کھبریا

غزل - آئیں کیوں ہچکیاں نہیں معلوم

(عابد علی سعید)

۹ - ۳۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۴۰ محمد صدیق - ڈوگیت

۱۰ - . ڈراما

۱۰ - ۳۰ **ترانۂ دکن**

شنبہ ۶ ر تیر ۱۳۵۵ ف مطابق ۱۱ ر مئی ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - - ریکارڈ

۸ - ۳۰ - ممتاز بائی ٹھمری - باجو بند کھل کھل جائے
غزل - ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں (اقبال)

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - - ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - - تصدق حسین - خیال باگیسری -
پارے بالموا چھاڑو نہ میں کو

۵ - ۱۵ - غلام مصطفے خاں - غزل
نظر سے حسن دو عالم گرا دیا تو نے (جگر)
غزل - نادان تھے وہ شباب نے ہشیار کر دیا (جلیل)

۵ - ۳۰ - ممتاز بائی - دادرا - کیسی بنی ابجانی سدھ بسرائی
غزل - وہ چلے جھٹک کے دامن مرے دست ناتواں سے
گیت - تم بن جی ہے اداس ساجن

۶ - - تلنگی نشریات

دائلن - منتخب کلام - دوگانے (ریکارڈ)

۶ - ۳۰ - تصدق حسین - ٹھمری - پیا آون کی میں سنت کھبر یا
غزل - ملا یہ ہو اسی کو خاک میں جو دل سے ملتا ہے (داغ)
غزل - دنیا مری بلا جانے مہنگی ہے یا سستی ہے (فانی)

۷ - - "چینے کا استعمال" تقریر - الیس - چندن

۷ - ۱۵ - بچوں کے لئے
ریڈیو کلب کی خبریں - بے خبر جاگ ذرا -
کہانی - شمیم سعید - "سنی کی خیر" یادگار دن
تقریر - سعادت علی خاں - ۳۴ وہاں نہ ہو سنو -

۷ - ۴۵ ممتاز بائی - دو گیت

۸ - - تصدق حسین - خیال شنکرا - دھڑو باجے باجے ہرم

۸ - ۱۰ - منتخب کلام - علی اختر

۸ - ۲۰ - شیش ترنگ - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ - اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ - تلنگی میں خبریں

۹ - - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ ممتاز بائی - دادرا - الجھ گئے نینوا
غزل - سنبل و گل کو کیا کروں روئے نگار ہی نہیں

۹ - ۳۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۴۵ تصدق حسین - ٹھمری -
سجن تم کاہے کو نیہا لگائے

۹ - ۵۵ ریکارڈ

۱۰ - ۱۰ - ممتاز بائی - گیت - پیتم پیارے کا خط آیا
غزل - یوں جبیں محبت جھکائیں گے ہم (شاہد صدیقی)

۱۰ - ۳۰ - ترانہ دکن

یکشنبہ ۷ ر تیر ۱۳۵۵ ف مطابق ۱۲ ر مئی ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - - ۰ ریکارڈ

۸ ۳۵ نسیم بائی - ٹھمری - رس کے بھرے تورے نین
غزل - سایہ بھی جس پہ میرے نشیمن کا پڑ گیا (فانی)

۸ - ۵۵ خبریں -

۹ - - ۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - - ۰ اونکار - خیال پوروی - گگے - بجے بین سانورو

۵ - ۲۰ محسن خاں - فلمی غزلیں

۵ - ۴۰ نسیم بائی - دادرا - چلے جیہو بیدردا میں رو رو مری ہوں
غزل - عاشقی امتیاز کیا جانے (جگر)

۶ - - ۰ مرہٹی نشریات
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ - تقریر - بھاؤ گیت

۶ - ۴۰ اونکار - مرہٹی پد اور بھجن

۶ - ۵۰ محسن خاں - فلمی گیت

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
خطوں کے جواب

۷ - ۴۵ نسیم بائی - ٹھمری - لاگے مورے نین
غزل - کسی صورت طبیعت مجھ سے بہلائی نہیں جاتی -
غزل - غم دل جواں کو سنائیں تو کیا ہو

۸ - - ۱۰ افسانہ یحییٰ صدیقی

۸ - ۲۵ بازو تیم - اسٹوڈیو فن کار

۸ - - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ محسن خاں - فلمی بھجن

۹ - - ۳۰ اونکار - خیال درباری -
النیا بندھن باندھو محمد شاہ پیارے کے گھر کا ج

۹ - ۴۵ ریکارڈ

۱۰ - - ۱۰ نسیم بائی - دادرا - بہت دن بیتے سیاں کو گئے
گیت - چلی جا موری نیا کنارے کنارے -

۱۰ - - ۳۰ ترانۂ دکن

دوشنبہ ۸ تیر ۱۳۵۵ف مطابق ۱۳ مئی ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - ۰۰ ریکارڈ

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - - ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ شیخ داؤد - دادرا - دل تیر نظر کا نشانہ ہوا

غزل - اضطراب دلِ فگار تو دیکھ (شاد)

۵ - ۲۰ پریمی نظمیں

۵ - ۳۵ ذاکر علی - گیت - دھیرے دھیرے آرے بادل

غزل - کام کب حسب مدعا نہ ہوا (امجد)

گیت - بلم مورے بھولے پریت نہیں جانے

۶ - - فارسی نشریات

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ "ارسطوبا"

تقریر - مرزا باقر علی بیگ

۶ - ۳۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۶ - ۴۰ شیخ داؤد - ٹھمری -

کیسی بنسیا بجائی راما سدھ بسرائی

۶ - ۵۰ ذاکر علی - غزل - چشم ساقی کی اثر فرمائیاں (ماہر)

غزل - سادگی دل کی قیامت ہوگئی -

(شہزادہ والاشان حضرت شجیع)

فلمی گیت - دنیا میں غریبوں کو آرام نہیں ملتا

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

"تارے اور ستارے" ننھنوں کا پروگرام

۷ - ۴۵ ذاکر علی - تین فلمی گانے

(۱) یاد کوئی آرہا ہے کیا کروں

(۲) اب کوئی ٹوٹے ہوئے دل کا سہارا نہ رہا

(۳) نینا بھر آئے نیر

۸ - ۱۰ صحافت کے چند اہم اصول - تقریر - عباس جعفری

۸ - ۲۵ سارنگی - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ "پسند اپنی اپنی" (ریکارڈ)

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

سہ شنبہ ۹ ربیع ۱۳۵۵ف مطابق ۱۴ مئی ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - - ۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ

۸ - - ۱۰ وسنت راؤ - دو بھجن

۸ - - ۲۰ شاملا دیوی - خیال بھیروں - کریم رحیم (بلمپت)
میں کو پیا ملنے کی (درت)
غزل - سر میں چکر پاؤں زخمی بال و پر ٹوٹے ہوئے (توفیق)

۸ - ۵۵ **خبریں**

۹ - - ۰ **ترانۂ دکن**

شام دوسری نشر

۵ - - ۰ معین قریشی - غزل -
اک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا (فانی)
غزل غم دل سنانے کو جی چاہتا ہے
(شہزادۂ والاشان حضرت شجیع)

۵ - - ۲۰ شاملا دیوی - خیال - ملتانی -
کیوں مجھ سوں پیت کینی (بلمپت)
آری ایری آلی ری (درت)

۵ - ۴۵ شیخ احمد - عام پسند گانے

۶ - - ۰ **تلنگی نشریات**

محفل ساز (وائلن - ستار - گلاس ترنگ - کلارینیٹ)

سماجی افسانہ - بی - کشن راؤ

۶ - - ۳۰ معین قریشی بھجن - پنچھی کا ہے ہوت اداس
غزل - توبہ نہ کرو ستم سے پہلے -

۶ - - ۵۰ شاملا دیوی - دادرا - سیاں اتریں گے پار
غزل - دل میں کسی کے راہ کئے جا رہا ہوں میں (جگر)
مرہٹی پد - پربھو نے دیدلا

۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**
"استاد نے گرمیاں گزاریں"

۷ - ۴۵ شیخ احمد - عام پسند گانے

۸ - - ۰ وسنت راؤ بھجن

۸ - - ۱۰ "اردو غزل" تقریر - ڈاکٹر یوسف حسین خان

۸ - ۲۵ ستار - اسٹوڈیو فن کار

۸ - - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - - ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ معین قریشی - غزل
اس عشق کے ہاتھوں سے ہرگز نہ مفر دیکھا

۹ - - ۳۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - - ۴۰ ریکارڈ

۱۰ - - ۰ شیخ احمد - عام پسند گانے

۱۰ - - ۲۰ شاملا دیوی - ٹھمری - دیکھے جیا بے چین
غزل - تسکین کو ہم نہ روئیں جو ذوق نظر ملے (غالب)

۱۰ - - ۳۰ **ترانۂ دکن**

چہارشنبہ ۱۰ ارتیر ۵۵ف مطابق ۱۵ مئی ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ — ریکارڈ

۸-۵۵ خبریں

۹ — ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ — کنھیا لعل ۔ ٹھمری ۔ نہیں آئے گھر گھنشام

غزل ۔ کچھ تجھ کو خبر ہے ہم کیا کیا اے گردش دوراں بھول گئے (ذوق)

غزل ۔ دن کی آہیں نہ گئیں رات کے نالے نہ گئے (حضرت جلیل)

۵-۳۰ "بین" اور "ستار" (ریکارڈ)

۵-۴۵ کنھیا لعل ۔ دادرا ۔ مورے سیاں بسے پردیس

غزل کسی نے پھر نہ سنا درد کے فسانے کو (جگر)

۶ — مرہٹی نشریات

ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ ۔ منتخب کلام وسنت راؤ تلجاپورکر ۔ ریکارڈ

۷-۰۰ فلمی کہانی

۷-۱۵ بچوں کے لئے

"ہماری غذا" خاص پروگرام

بچے ہوئے خطوں کے جواب

۷-۴۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۷-۵۵ کنھیا لعل ۔ دو گیت

(۱) نس اندھیاری اک دکھیاری

(۲) پیتم بن جگ اندھیارا سارا

۸-۱۰ چار ہفتے انگلستان میں تقریر سید عبدالقادر

۸-۲۵ کلاریونیٹ ۔ اسٹوڈیو فن کار

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ — انگریزی میں خبریں

۹-۱۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۹-۴۵ حالات حاضرہ ۔ انگریزی تقریر

۱۰ — آرگوس سمفنی آرکسٹرا (یوروپین سازی موسیقی)

۱۰-۳۰ ترانۂ دکن

پنجشنبہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۵ف مطابق ۱۶ مئی ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - - نورالحسن خاں - خیال

۸ - ۱۵ حیدرعلی - غزل -

ترڑپائے گا اے دل تو کس کس کی تمنا میں (فغاں)

غزل - دل کو مٹا کے داغ تمنا دیا مجھے (جگر)

۸ - ۳۵ بوبائی - ٹھمری - اب کے ساون گھر آجا

غزل - تری عنایت سے ڈر رہا ہوں نہ جانے کیا انقلاب کردے (شہزادۂ والاشان حضرت شجیع)

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - - ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - - نورالحسن خاں - خیال

۵ - ۱۵ روح اللہ حسینی - مومن کی غزلیں

(۱) تم بھی رہنے لگے خفا صاحب

(۲) اے ناصحو آہی گیا وہ فتنۂ ایام لو

۵ - ۳۰ بوبائی - دادرا - گوری تورے نینا کا جرنب کا ئے

غزل - مشکل تھی زندگی اُسے آساں بنادیا (شاہد صدیقی)

۵ - - ۵ حیدرعلی - فلمی گیت - ندی کا کنارہ ہو تارے بکھرا ہیں

۶ - - کنسرٹی نشریات

ریکارڈ - اخبارتی تبصرہ - ریکارڈ "جنگ اور امن" تقریر - رام راؤ - ریکارڈ -

۶ - ۳۰ نورالحسن خاں - دادرا اور غزل

۶ - ۵۰ روح اللہ حسینی - دو گیت -

(۱) آؤ چلیں اُس پار سجنی

(۲) کوک کوئلیا کوک

۷ - - حیدرعلی - غزل -

میرا جنون شوق وہ عرض وفا کے بعد

گیت - برہا کا روگ لگا میرے من کو

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

"بے خبر جاگ ذرا" "حیدرآباد کے وزیراعظم" عبدالمجید صدیقی کی لکھی ہوئی سلسلہ کی تقریر -

ٹھکرا رہی ہے دنیا - موہن لال - کہانی -

سخی کی خیر - کہانی - عابد -

۷ - ۴۵ بوبائی - غزل - کیا آگیا خیال دل بے قرار میں

غزل - عقل کو آستاں سے دور نہیں

گیت - پردیسی بلما بادل آئے

۸ - - ۱۰ "موجودہ مسائل" تقریر - قاضی محمد عبدالغفار

۸ ۲۵ بانسری - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ نورالحسن خاں - ٹھمری

غزل -

۹ - ۳۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۴۵ ریکارڈ

۱۰ - ۵ بوبائی - ٹھمری - تم کاہے کو نیہا لگائے

غزل - گزر رہا ہے ادھر سے تو مسکراتا جا

غزل - بات ساقی کی نہ ٹالی جائے گی (جلیل)

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

جمعہ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۵ف ۱۷ مئی ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ - . تلاوت کلام اللہ اور ترجمہ۔ قاری محمد عبد الباری

۸ - ۱۵ نعت حبیب اللہ۔

گیسوئے مصطفےٰ کا جو دیوانہ ہوگیا (امیر مینائی)

۸ - ۳۰ شمس الدین اور ساتھی

(۱) حبیب خدا سارے عالم کا مولا

(۲) سب حسرتوں کا خون کئے جا رہا ہوں میں

۸ - ۵۵ خبریں۔

۹ - . محمد ابراہیم خاں۔ نعتیہ گانے

۹ - ۱۰ شمس الدین اور ساتھی۔ ٹھمری

نشام لو بتیاں ہماری میں واری تم پہ جاؤں نبی جی

۹ - ۲۰ "پسند اپنی اپنی" ریکارڈ

خواتین کے لئے

۱۰ - . شیلا بائی۔ خیال۔ توڑی

کا کر یئے جن مارو

۱۰ - ۱۵ عام پسند گانے

۱۰ - ۴۵ خاتون۔ فن کاروں کے ریکارڈ

۱۱ - . "آچار اور چٹنیاں" تقریر

۱۱ - ۱۰ عالم نسواں

۱۱ - ۳۰ فیچر

۱۲ - . ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - . شمس الدین اور ساتھی

(۱) تو وہ مہ جوہی ہے اے جلوۂ جانانہ

غزل (۲) میں طفلی سے ہوں عاشق ابروئے خمدار احمد کا (امیر مینائی)

۵ - ۲۰ شیلا بائی۔ خیال۔ کافی۔ شام نا ہیں آئے

۵ - ۳۵ عام پسند گانے

۶ - . عربی نشریات

اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ۔ محادثہ

"الیاس منصور" ریاض منصور کا گانا۔ صالح بن ناصر

۶ - ۳۰ محمد ابراہیم خاں - نعتیہ گانے

۶ - ۴۵ نیلا بائی - مرہٹی پد اور بھجن

۷ - شمس الدین اور ساتھی - غزل

(۱) دم بدم کھائے چلے جاتے ہیں حیرت کی قسم

(۲) اب کوئی بات بھی مری مانا کہ ہوش کی نہیں

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ

۷ - ۴۵ عام پسند گانے

۸ - ۱۰ سائنس کی دنیا - تقریر - محمد حفیظ اللہ

۸ - ۲۵ قمبوز - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ نیلا بائی - خیال - ہمیر

کیسے گھر جاؤں دھیٹ لنگر وا

۹ - ۳۰ شمس الدین اور ساتھی - خمسہ

۹ - ۴۵ ہارمونیم سولو - آر - دیونڈر

۱۰ - عام پسند گانے

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

شنبہ ۱۳ ار تیر ۱۳۵۵ف مطابق ۱۰ ار مئی ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ — ۰ ریکارڈ

۸ — ۳۵ زہرہ بائی دہلی والی - ٹھمری -

رس کے بھرے تورے نین -

غزل نہ زباں سے شکوہ کھلے کبھی (حضرت نالہ دراز)

۸ — ۵۵ خبریں

۹ — ۰ **ترانۂ دکن**

شام — دوسری نشر

[illegible] — ۰ امان اللہ خاں - خیال [illegible]

[illegible] مانت نا ہیں -

[illegible] — ۲۰ سید احمد - [illegible]

قسمت میں ناامیدی و حسرت ہے کیا کروں

غزل [illegible] بیٹھا ہوں یا [illegible]

[illegible] — ۷۰ [illegible] دہلی والی - دادرا

[illegible] دے بانکے [illegible]

غزل - آیا یہ حشر میں دل شیدا لئے ہوئے (فانی)

۶ — **تلنگی نشریات**

عورتوں کے لئے خاص پروگرام

۶ — ۳۰ امان اللہ خاں - خیال [illegible]

جگ کے رجن راج مہاراج

۶ — ۴۵ سید محمد - گیت - مرلی [illegible] کے مارے

غزل - [illegible] نوازی مری قیامت ہو قیامت [illegible]

۷ — [illegible] امان اللہ خاں - ٹھمری -

مدہر مدہر گائے پپیہا

۷ — ۱۵ **بچوں کے لئے**

ریڈیو کلب کی خبریں - ہندوستان کے فرزند - کہانی

نظم - ساون کے بادلو - کہانی - الور - صحیح تلفظ سنو

۴۳ واں معمہ سنو

۷ — ۵۴ زہرہ بائی دہلی والی - غزل -

ہیں وجہ انتیاز مری عشق بازیاں (کلام شاہانہ)

غزل - موسم گل میں عجب رنگ ہے میخانہ کا (حضرت جلیل)

گیت - ہاں بیت گئے دن ساون کے

۸ — ۱۰ ریڈیو کی ڈاک - ندیم

۸ — ۴۵ کانفرنس ٹریننگ - اسٹوڈیو فن کار

۸ — ۳۰ اردو میں خبریں

— ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ — ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ — ۱۵ سید احمد - غزل - حسن کا فر شباب کا عالم

غزل - کون اٹھائے مری وفا کے ناز

۹ — ۳۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ — ۴۰ امان اللہ خاں - خیال چندرکانت

کون کرے دکھ درد بچھ بن مولا موری

۹ — ۵۵ ریکارڈ

۱۰ — ۵ زہرہ بائی دہلی والی - ٹھمری

چلو مدن موہن مورا من بھائے

غزل - ہم کیا ہیں کائنات کا نقشہ ہی اور ہے

گیت - کون سنے گا من کی کہانی

۱۰ — ۳۰ **ترانۂ دکن**

یکشنبہ ۱۴ ار تیر ۱۳۵۵ف مطابق ۱۹ ار مئی ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ — ۔ روشن علی ۔ خیال دلیسی ۔ موراممن ہرلینو

۸ — ۲۰ عام پسند گانے

۸ ۔ ۵۵ خبریں

۹ — ۔ **ترانۂ دکن**

شام — دوسری نشر

۵ — ۔ روشن علی ۔ خیال بھیم پلاس ۔ سکھی من لاگے

۵ — ۲۰ حبیب الدین ۔ غزل ۔

نہیں کہ مجھ کو قیامت کا اعتقاد نہیں (غالب)

غزل ۔ لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے (ذوق)

۵ — ۴۰ دینکٹ راؤ بھجن اور مرہٹی پد

۶ — ۔ **مرہٹی نشریات**

ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ ۔ تقریر

ریکارڈ ۔

۶ — ۳۰ عام پسند گانے

۷ — ۔ روشن علی ۔ خیال جیت ۔ موسے راجی آنند

۷ — ۱۵ **بچوں کے لئے**

خطوں کے جواب

۷ ۔ ۴۵ حبیب الدین ۔ غزل ۔

پھر ہجوم ہوس عالم تنہائی ہے (توفیق)

غزل مر کر ترے خیال کو ٹالے ہوئے تو ہیں (؟)

۸ — ۔ وینکٹ راؤ بھجن ۔

۸ — ۱۰ بلدیہ کی مصروفیتیں ۔ تقریر محمد فاروق

۸ ۔ ۲۵ گلاس ترنگ ۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ — ۳۰ اردو میں خبریں

۸ — ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ — ۔ **انگریزی میں خبریں** ۔

۹ — ۱۵ عام پسند گانے

۹ — ۴۰ روشن علی ۔ خیال سر ملہار ۔

گرجت آئے ۔

۱۰ — ۔ عام پسند گانے

۱۰ ۔ ۳۰ **ترانۂ دکن**

دوشنبہ ۵ ارتیر ۱۳۵۵ف مطابق ۲۰ مئی ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸ - - . ریکارڈ

۸ - ۳۰ خواجہ محمود بیگ۔ ٹھمری۔

میں تو تورے دامنوا لاگی مہاراج

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - - . **ترانۂ دکن**

شام — دوسری نشر

۵ - - . غلام صدیق خاں۔ خیال باگیسری۔ ہے داتا

۵ - ۱۵ خواجہ محمود بیگ۔ دادرا۔ سیاں بے ایمنوا

غزل۔ یہ جو ہے حکم مرے پاس نہ آئے کوئی (داغ)

گیت۔ تجھ بن سجنی جی گھبرائے

۵ - ۳۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۵ - ۴۵ غلام صدیق خاں۔ ٹھمری۔ نجریا لاگے پیار

۶ - - . **فارسی نشریات**

ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ۔

"ایران اور ہندوستان کی ثقافت" تقریر

۶ - ۳۰ خواجہ محمود بیگ۔ دادرا۔

اب کیسے کٹے موری سونی سیجریا

غزل۔ اک ذرا سی بات کا افسانہ گھر گھر ہو گیا (بیدم)

۶ - ۵۰ نسیم اختر (اسٹوڈیو ریکارڈ)

۷ - - . طبلہ پر گت توڑا چھوٹے خاں

۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے۔**

"دھوپ چھاؤں" چھوٹے بچوں کا پروگرام

۷ - ۴۵ خواجہ محمود بیگ۔ ٹھمری

کیسی بنسی بجائی موری سدھ بسرائی

غزل۔ سر مرا کاٹ کے پچھتائے گا

(حضرت امیر مینائی)

۸ - ۱۰ "فٹ پاتھ" تقریر۔ شنکر جی

۸ - ۲۵ مینڈولیں۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - - . **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ "پسند اپنی اپنی" ریکارڈ

۱۰ - ۳۰ **ترانۂ دکن**
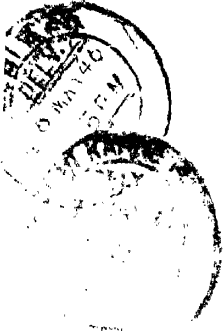
پندرہ روزہ رسالہ

نشرگاہ حیدرآباد

خواجہ حمید الدین صاحب شاہد
جو ہمارے تقریری پروگراموں میں حصہ لیتے ہیں

دکن ریڈیو
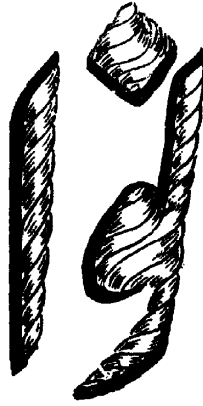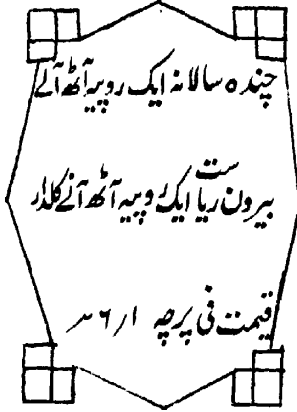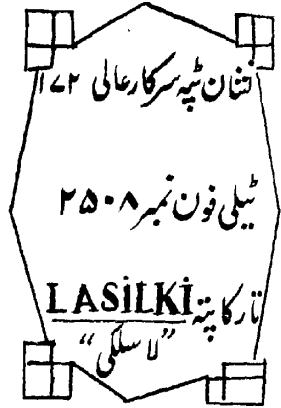
۴۱۱ میٹر — ۷۳۰ کیلو سائکل

نشان ٹپہ سرکار عالی ۲۷

ٹیلی فون نمبر ۲۵۰۸

تار کا پتہ LASILKI "لاسلکی"

چندہ سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنے

بیرون ریاست ایک روپیہ آٹھ آنے کلدار

قیمت فی پرچہ ۱/۶

نوا

جلد (۸)	۱۶ تا ۳۱ تیر ۱۳۵۵ف مطابق ۲۱ مئی تا ۵ جون ۱۹۴۶ء	شمارہ (۱۶)

فہرس

مقام اشاعت "یادر منزل" خیرت آباد

نوائیہ

ماہ تیر ۱۳۵۵ف کے آخری سولہ دنوں کے پروگرام "نوا" کی زیرِ نظر اشاعت میں آپ کے سامنے ہیں۔ "نوائیہ" کا مقصد ہر شمارہ کے پروگرام کے نمایاں اجزا کو بہ یک نظر آپ کے سامنے پیش کرنا ہوتا ہے۔ چنانچہ ان سطروں میں وہ قابلِ ذکر اجزا پیش کئے جاتے ہیں جنھیں آپ کسی شمارے کے پروگرام میں مختلف جگہ پائیں گے۔ آپ کو یہ اندازہ تو ضرور ہوگا کہ نشری پروگرام اپنے مقررہ وقت سے بہت پہلے مرتب کئے جاتے ہیں۔ مختلف اجزا میں حصہ لینے والوں کے خط و کتابت کی جاتی ہے۔ ضرورت پڑنے پر یاد دہانیاں بھی ہوتی ہیں اور وہی آئیٹم شریک پروگرام کئے جاتے ہیں جن کے پیش ہونے کی ہمیں امید ہوتی ہے۔ ان تمام کوششوں کے باوجود بعض آئٹم چھپے ہوئے پروگرام کے مطابق پیش نہیں کئے جاسکتے، جس کا احساس سننے والوں سے زیادہ خود ہمیں ہوتا ہے۔ غیر متوقعہ طور پر پیش آنے والی ان صورتوں کے مختلف اسباب ہیں۔ یہ سوال ان اجزا کی حد تک اور زیادہ پیچیدہ ہو جاتا ہے جن کا تعلق بیرونِ حیدرآباد سے آکر حصہ لینے والے افراد سے ہو۔ یہ مقصد برابر ہمارے پیشِ نظر ہے کہ ہم چھپے ہوئے پروگرام کی زیادہ سے زیادہ پابندی کریں لیکن تجربہ سے آپ کو بھی یہ اندازہ ضرور ہوا ہوگا کہ نشرگاہیں ایسی غیر متوقع صورتوں سے برابر دوچار ہوتی رہتی ہیں۔

زیرِ نظر سولہ دنوں میں دوسرے اجزا کی طرح موسیقی میں بھی سامعین کے مطالبات کے مدنظر توازن قائم رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہمارے سننے والوں کا ایک قابل لحاظ طبقہ ایسا ہے جو کرناٹک موسیقی کو پسند کرتا ہے۔ چنانچہ کرناٹک موسیقی کے آئیٹم ہم اپنے پروگراموں میں برابر شامل کرتے رہتے ہیں۔ اس مرتبہ آپ ۱۷ اور نیز ۲۲ رمئی کو شام کے پانچ بجے سے چھے بجے تک کرناٹک سازی

موسیقی اور گانا سنیں گے۔ یہ اٹیٹم مسٹر ٹنٹیشن پیش کر رہے ہیں۔ ۱۸ اور ۲۰ ستمبر م ۲۳ و ۲۵ مئی کو آپ زینت بیگم سے استادی موسیقی اور عام پسند گانے سنیں گے۔ جمعہ کے دن سامعین قوالی سننا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ ۱۹ ستمبر م ۲۴ مئی کو اکرام الدین اور ۲۶ ستمبر م ۳۱ مئی کو محبوب بخش اور ان کے ساتھیوں کی قوالی سنیں گے۔ ۲۸ و ۳۰ ستمبر م ۲ و ۴ جون کو دہلی والے پریم شرما گا رہے ہیں۔

اس شمارہ کی تقریروں میں آپ مختلف سماجی، اصلاحی اور معلوماتی مضامین پائیں گے۔ ۱۶ ستمبر م ۲۱ مئی کو سید محمد ہادی صاحب "کردار سازی" کے عنوان پر تقریر فرمائیں گے۔ کردار ہی وہ بنیاد ہے جس پر کوئی قوم اپنی بہتری اور ترقی کی عمارت کھڑی کر سکتی ہے۔ کردار کی بلندی، قوم کی سربلندی کے مرادف ہے۔ ۱۶ ستمبر م ۲۱ مئی کی تقریر میں بتایا جائے گا کہ ہم کردار کس طرح بنا سکتے ہیں۔

۱۸ ستمبر م ۲۳ مئی کو ہونے والی تقریر کا عنوان ہے۔ نظام عالم اور مجلس اقوام متحدہ۔ تمدن کی ترقی کے ساتھ ساتھ مختلف قومیں اس بات کی کوشش کرتی رہی ہیں کہ آپس کے اختلافات کا حل ہمیشہ طاقت ہی کے ذریعہ نہیں بلکہ پُرامن بات چیت اور سمجھوتوں کی مدد سے بھی تلاش کیا جائے۔ اسی مقصد کے لئے پہلی بڑی لڑائی کے بعد انجمن اقوام بنائی گئی یہ چونکہ بین قومی نوعیت کا پہلا سبق تھا اس لئے انسان نے اسے جلد ہی بھلا دیا۔ اب دوسری عالمگیر لڑائی کے بعد مدبران عالم نے مجلس اقوام متحدہ کی تشکیل کی ہے۔ امید ہے کہ یہ ادارہ دنیا کی قوموں کی بہتر رہنمائی کر سکے گا۔

۱۸ ستمبر کو اسرائیل احمد صاحب بتائیں گے کہ نظام عالم میں مجلس اقوام کو کیا جگہ حاصل ہے۔ ۲۰ ستمبر م ۲۵ مئی کو مسعود علی خاں صاحب "مزدوروں کی تفریح کے انتظامات" کے عنوان پر تقریر فرما رہے ہیں۔ موجودہ دور میں مزدور طبقہ کو سماج میں جو اہمیت حاصل ہوتی جا رہی ہے اس سے سب واقف ہیں۔ معاشی نقطۂ نظر سے اس طبقہ کا شمار عاملین پیدائش دولت میں ہے۔ دوسرے سماجی کام کرنے والوں کی طرح مزدور طبقہ بھی مختلف آسائشوں اور آسانیوں کا مستحق ہے۔ ۲۰ ستمبر کو مزدوروں کی تفریح کے انتظامات کے بارے میں تقریر سنئے۔ ۲۲ ستمبر م ۲۷ مئی کو احمد شاہ خاں صاحب "مجرم کی نفسیات"

کے عنوان پر تقریر فرما رہے ہیں۔ زیر نظر سولہ دنوں کی دوسری قابل ذکر تقریروں میں ۱۷ رتیر م ۲۲ر مئی کو ڈاکٹر قاسم حسین صاحب صدیقی کی تقریر " جلد کی بیماریاں " ۲۱ رتیر م ۲۶ر مئی کو ڈاکٹر فضل کریم خاں صاحب کی تقریر " زہریلے سانپ " اور ۱۹ رتیر م ۲۴ر مئی کو " حضرت خلیفۂ اولؓ " سے متعلق قاری عبدالباری صاحب کی تقریر شامل ہے۔ ۲۸ رتیر م ۲ رجون کو آپ " جدید حیدرآباد " سے متعلق ایک مضمون سنیں گے۔

بچوں کے لئے اس نیم ماہی میں کئی دلچسپ پروگرام پیش کئے جا رہے ہیں۔ ۱۶ رتیر م ۲۱ر مئی کو ایک " غسلہ کانفرنس " ہوگی جس میں لڑکوں اور لڑکیوں کی تقریریں اور مشورے وغیرہ ہوں گے۔ ۲۳ رتیر م ۲۸ر مئی کو استاد تیلی راجہ کا ہاتھ دیکھ رہے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے استاد نے تیلی راجہ کو ہاتھ دکھایا تھا۔ لیکن اب استاد خود اس قابل ہوگئے ہیں کہ وہ تیلی راجہ کا ہاتھ دیکھیں۔ ۳۰ر اور ۳۱ رتیر م ۴ر و ۵ رجون کو دو خاص پروگرام پیش کئے جا رہے ہیں " برسات کا استقبال " اور " ساون کے نظارے " ۱۸ رتیر م ۲۳ر مئی کو دیوانی ہانڈی کا پروگرام آپا معراج پیش کر رہی ہیں۔ ۱۹ رتیر کو بچوں کا پروگرام " حضرت خلیفۂ اوّل " سے متعلق ہے۔ ۲۸ تیر م ۲ رجون کو ہمارے شاہ ذیجاہ کی سال گرہ مبارک واقع ہے۔ اس دن ہم اپنے کمسن سننے والوں کے لئے بھی " ہمارے بادشاہ " کے عنوان سے ایک خاص پروگرام پیش کر رہے ہیں۔

لسانی نشریات کے تحت ۲۹ رتیر م ۳ رجون کے فارسی پروگرام میں ہم " ساعت سعدی " پیش کرنے والے ہیں۔ یہ پروگرام شام کے چھ سے سات بجے تک ہوگا جس میں آپ فارسی کے مشہور شاعر " حضرت شیخ سعدی شیرازیؒ " سے متعلق تقریر اور ان کا کلام وغیرہ سنیں گے۔

۳۰ رتیر م ۴ رجون کو رات کے دس بجے ایک دلچسپ فیچر " نیا گاؤں " پیش کیا جا رہا ہے۔

پانچ سال پہلے
ان بچوں نے ہمارے پروگرام میں حصہ لیا تھا

اڑنے والے حیوانات

نشری تقریر جناب محتشم عابدی صاحب بی اے۔ ایم۔ایس۔سی (عثمانیہ)

جب ہم اڑنے والے جانوروں کا نام لیتے ہیں تو ہمارا ذہن خود بخود پرندوں اور چمگادڑوں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے کیونکہ یہی دو وہ نمایاں جسامت کے حیوانات ہیں جو ہر وقت ہماری نظروں کے سامنے اڑتے پھرتے ہیں گو ہم اس کے ساتھ اس بات کو بھی نہیں بھولتے کہ ان اڑنے والے جانوروں کے علاوہ تتلیاں، کیڑے پتنگے اور بہت سے مختلف قسم کے حشرات بھی اڑتے ہیں اور ان میں اور پرندوں اور چمگادڑوں میں فرق یہ ہے کہ ایک تو ہڈی دار جانور ہیں اور دوسرے بے ہڈی کے۔ یعنی ان کے جسم کے اندر ہڈیوں کا ڈھانچہ موجود نہیں ہوتا۔

اب اڑنے کے اعضا یعنی پنکھوں کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ پرندوں کے پنکھ اصلی پنکھ ہیں۔ جو پروں سے بنے ہوتے ہیں، چمگادڑ کے پنکھ پر سے نہیں بنتے بلکہ ایک قسم کی جھلی اس کی اگلی اور پچھلی ٹانگوں کے بیچ میں اور دائیں اور بائیں جانب چھتری کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے۔ ان کے برعکس تتلی، مکھی اور دوسرے حشرات کے پر ایک دوسرے مسالہ سے بنتے ہیں جو پرندوں کے پر اور چمگادڑ کی جھلی سے بالکل الگ قسم کا ہوتا ہے۔

اس مختصر سی تمہید کے بعد اب ہم چند ایسے حیوانوں کا ذکر کرتے ہیں جو عام طور پر ہم کو اڑتے ہوئے نظر نہیں آتے۔ کیونکہ وہ ہندوستان میں بہت ہی کم ہوتے ہیں البتہ دنیا کے بعض ملکوں میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔

آپ کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ تمام ہڈی دار جانور ایک ہی قسم کے نہیں ہوتے بلکہ وہ اپنی جسمانی بناوٹ،

لہٰذا، طرزِ بود و باش اور عادات و خصائل کے اعتبار سے ایک دوسرے سے بہت مختلف ہوتے ہیں۔ چنانچہ تمام ہڈی دار جانوروں کو چند بڑی بڑی جماعتوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے مثلاً مچھلیاں، جل تھلئے یعنی ایمفیبیا، اس میں مینڈک اور اسی قبیل کے حیوانات شامل ہیں۔ جل تھلئے ایسے حیوانات ہیں جو خشکی اور پانی دونوں میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ تیسری جماعت میں ہوام شامل کئے جاتے ہیں۔ ہوام کو انگریزی میں ریپٹائل کہا جاتا ہے یعنی زمین پر رینگ کر چلنے والے حیوانات۔ یوں تو جونک اور کیچوا بھی زمین پر رینگتا ہے لیکن ہوام ہڈی دار رینگنے والے حیوانات ہیں اور اس گروہ میں ہم سانپ، کیچوا، مگرمچھ، گھڑیال، چھپکلی، گرگٹ، گھوڑ پھوڑ وغیرہ کو شامل کرتے ہیں اس کے بعد پرندوں کی جماعت ہے جس میں ہر قسم کے اڑنے والے جانور اور وہ حیوانات بھی جنھوں نے عادتاً اڑنا ترک کر دیا ہے، شامل کئے جاتے ہیں ۔ آخر میں دودھ پلانے والے حیوانوں کی جماعت ہے اور اس جماعت میں خود حضرت انسان شامل ہیں لیکن ان کا درجہ حیوانات سے بالاتر ہے۔

اب ہم ان جماعتوں کے اڑنے والے افراد کا مختصر حال آپ کو سناتے ہیں۔ ہڈی دار حیوانوں کی پہلی جماعت میں مچھلیاں شامل ہیں۔ کیا آپ نے کسی مچھلی کو دریا یا تالاب سے اڑتے ہوئے دیکھا ہے؟ بہت ممکن ہے کہ دیکھا ہو۔ اڑنے والی مچھلیوں کی کئی قسمیں اور متعدد خاندان ہیں۔ چنانچہ دنیا کے تمام گرم اور نیم گرم خطوں کے سمندروں میں ایک اڑنے والی مچھلی پائی جاتی ہے۔ جس کو ایکسوسی ٹس کہتے ہیں۔ اڑنے والی مچھلیوں میں پرندوں کے جیسے پنکھ یا چمگادڑ کی جیسی جھلّی نہیں ہوتی بلکہ ان میں جو چھتری نما پَر ہوتے ہیں اور جن کو انگریزی میں "فِن" کہا جاتا ہے، انھیں سے یہ اڑنے میں مدد لیتی ہے۔ یہ پَر مختلف مچھلیوں میں کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ مثلاً پیٹھ کے پَر، دُم کا پَر، شکم کا پَر اور صدر یا سینہ کا پَر۔ سائنس کی اصطلاح میں ان پَروں کو "زعنفہ" بھی کہا جاتا ہے۔ دراصل مچھلی کے صدری پَر بہ نسبت دوسرے پَروں کے زیادہ بڑے ہوتے اور پھیل سکتے ہیں جن سے وہ بڑی بڑی چھلانگیں مارتی ہے۔ مچھلیاں پرندوں اور چمگادڑ کے مانند مسلسل اور

دیر تک نہیں اُڑ سکتیں۔ بلکہ وہ پانی سے باہر نکلتی اور پھر کچھ بلندی تک جانے کے بعد پانی میں غوطہ لگاتی ہیں۔ ایکسوسی لٹس مچھلیاں سمندر کی بعض نہایت خوفناک اور خونخوار مچھلیوں سے جان بچانے کے لئے جھُنڈ کی جھُنڈ اڑتی ہیں اور بہت خوبصورت نظر آتی ہیں۔ مچھلی کی اس پرواز سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ سمندر کے دشمنوں سے جان بچانے کے لئے ان مچھلیوں نے اپنے جسم میں پرواز کی صلاحیت پیدا کرلی ہے۔ یہی بات دوسرے اڑنے والے حیوانات پر بھی صادق آتی ہے۔ اس مچھلی کی پرواز کا فاصلہ ۲۰۰ سے لے کر ۳۰۰ گز تک ہوتا ہے۔

اڑنے والی مچھلیوں کی دوسری قسم گرنٹ کہلاتی ہے۔ ان مچھلیوں کی پرواز کے متعلق مشہور ماہر حیوانیات موزلی کا بیان ہے کہ اُس نے اپنی آنکھوں سے ان مچھلیوں کو اڑتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس پرواز کے دوران میں وہ اپنے پَروں کو زور زور سے حرکت دیتی ہیں جو نہایت خوبصورت رنگ کے ہوتے ہیں اور ان کی یہ پرواز ٹڈوں کی پرواز سے بہت زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔ یہ مچھلی بحیرۂ سارگیسو (یعنی بحرِ اوقیانوس کے شمالی حصہ) میں پائی جاتی ہے۔

دریائے کانگو اور دریائے نائگر میں ایک افریقائی اڑنے والی مچھلی پنٹوڈان نامی پائی جاتی ہے جو تین یا چار انچ لانبی ہوتی ہے۔ یہ پانی سے چھلانگ مار کر کچھ دور تک ہوا میں اڑتی ہے

ایک اور اڑنے والی مچھلی برٹش گائنا میں پائی جاتی ہے جس کو گیسٹروپیلی کس کہتے ہیں یہ پانی کی سطح کے ساتھ ساتھ تقریباً ۴۰ فٹ یا اس سے زیادہ فاصلہ تک اڑتی ہے اور اس دوران میں پانی کو اپنے پروں سے مارتی رہتی ہے اس کے بعد وہ پانی سے ۵ تا ۱۰ فٹ کی بلندی تک جاتی ہے اور تھک جانے کے بعد ایک جانب سے پانی میں گر پڑتی ہے۔

ایک اور اڑنے والی مچھلی پیگاٹس ہے۔ یہ ایک چھوٹی سی مچھلی ہے جو ہندوستان، چین جاپان اور آسٹریلیا کے ساحلوں پر ملتی ہے اور تھوڑی سی بلندی اور فاصلہ تک جاتی ہے۔

اب اگر جل تھلیوں یعنی مینڈک کا خاندان لیا جائے تو آپ کو غالباً یہ سن کر حیرت ہوگی کہ بعض قسم کے مینڈک بھی اُڑتے یا چھلانگیں مارتے ہیں۔ چنانچہ درختوں پر رہنے والے ایسے مینڈکوں کی ایک قسم کو "ریھیکوفورسس" کہتے ہیں۔ اس مینڈک کے پیر زیادہ لانبے اور جھلّی دار ہوتے ہیں جو چھلانگیں مارتے وقت ہوا میں اس کو سنبھالے رہتے ہیں۔ اس گروہ کی کئی قسمیں جزیرۂ بورنیو میں پائی جاتی ہیں۔ ان کی انگلیوں کے سروں پر گول قرص نما گدّیاں ہوتی ہیں جو انھیں درختوں سے چمٹنے میں مدد دیتی ہیں۔

اس مینڈک کے علاوہ درختوں پر رہنے والے مینڈکوں کی ایک اور جماعت بھی ہے جس کے افراد شجر باش مینڈک یا ہائلا کہلاتے ہیں۔ ان کی انگلیوں کے سروں پر بھی قُرص نما گدیاں ہوتی ہیں اور یہ زمین سے درخت پر، اور ایک شاخ سے دوسری شاخ پر اچک کر چلے جاتے ہیں۔

جل تھلیوں یعنی مینڈک کے خاندان کے بعد رینگنے والے ہڈی دار حیوانات یعنی ہوام کی جماعت میں بھی ہم کو کئی ایک اُڑنے والے افراد نظر آتے ہیں۔ چنانچہ چھلانگ مارنے والی چھپکلیوں کا ایک بڑا خاندان ملتا ہے جس کو ڈریکو کہا جاتا ہے۔ اس حیوان کے دائیں اور بائیں جانب کے حاشیئے پھیلاؤ کی شکل میں ہوتے ہیں جن کو پسلیاں سہارا دیئے رہتی ہیں اور ان کی مدد سے یہ لانبی لانبی چھلانگیں مار سکتی ہیں۔ یہ چھپکلیاں جزیرہ نما ملایا اور مشرقی مجمع الجزائر میں پائی جاتی ہیں ان کی اوسط لانبائی آٹھ سے دس فٹ تک ہوتی ہے۔ ملایا کی ایک اور اڑنے والی چھپکلی ٹاکوزون کہلاتی ہے۔ یہ بھی دیواروں پر رہتی ہے۔ اس کی گردن، دُم، ہاتھ اور پیروں اور انگلیوں کے بیچ میں جلد کے پھیلاؤ موجود ہوتے ہیں تاکہ اس جانور کو زمین پر گرنے سے بچائیں۔ ان کے پنکھ نما جلدی پھیلاؤ یا چھتریاں، اس حیوان کو اس کے دشمنوں سے بچانے میں بھی

حصہ لیتی ہیں یعنی اس کی جلد کا رنگ درختوں کی چھال سے بہت زیادہ مشابہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کے دشمن اس حیوان کو آسانی سے درختوں پر پہچان نہیں سکتے۔

چھپکلیوں کے علاوہ بعض اڑنے والے سانپ بھی پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ایک اڑنے والا سانپ جزیرۂ بورنیوؔ میں پایا جاتا ہے اس کو کرائسوپیلیا کہا جاتا ہے یہ ہوا میں چھلانگ مارتا اور ترچھا ہو کر نیچے اترتا ہے۔ اس کا جسم سخت ہوتا ہے اس کے علاوہ اس کی نچلی سطح اندر کی طرف کسی قدر گہری ہوتی ہے تاکہ سانپ کو ہوا میں قائم رکھ سکے

قدیم زمانہ کی حیوانیاتی تاریخ کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اب سے ہزاروں برس پہلے اُڑنے والے اژدھے بھی دنیا میں پائے جاتے تھے۔ ان کے گروہ کو "ٹیروڈیکٹائل" کہا جاتا ہے۔ ان اڑنے والے حیوانات کی ہڈیاں اور نقوش پتھر کی چٹانوں میں پائے گئے ہیں۔ ان کی جسامت چھوٹی گھریلو چڑیا سے لے کر بہت بڑے پرندے تک تھی۔ چنانچہ ایسا ایک اڑنے والا ہاتھہ ٹیرانوڈان کہلاتا ہے۔ اس کے دونوں پنکھوں کے درمیان کا فاصلہ ۱۳ فٹ ٦ انچ تھا۔ اس قسم کے ایک اور اڑنے والے ہاتھہ کے دونوں پنکھوں کے درمیان کا فاصلہ ۲٦ فٹ ۹ انچ بیان کیا گیا ہے۔ اُن ٹیروڈیکٹائل" میں اصلی پرواز کی صلاحیت موجود تھی جیسی کہ چمگاڈر میں موجود ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ ہوا میں بہت دیر تک قائم رہ سکتے اور کافی فاصلہ طے کر سکتے تھے۔

ہوام یعنی رینگنے والے ہڈی دار حیوانوں کے بعد اصلی اڑنے والے حیوانات یعنی پرندے ہیں جن سے ہر آدمی واقف ہے۔ پرندے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو اڑنے والے جیسے کہ کبوتر، چیل، سارس وغیرہ ہیں اور دوسرے نہ اڑنے والے جیسے کہ شتر مرغ، کیوی اور سمندری پنگوئین وغیرہ۔ نہ اڑنے والے پرندوں کی

جسمانی بناوٹ کو دیکھنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ نہایت قدیم زمانہ میں یہ بھی اڑنے والے پرندے تھے لیکن چونکہ ان کو دشمنوں کا خوف نہ تھا اور ان کے مسکنوں کے قرب و جوار میں غذا آسانی سے مل سکتی تھی لہٰذا رفتہ رفتہ ہزاروں سال گزرنے کے بعد ان کی پرواز کی صلاحیت زائل ہوگئی۔ اڑنے والے پرندوں کی ایک قابلِ ذکر خصوصیت یہ ہے کہ یہ ہوا میں تو آسانی سے اڑ ہی سکتے ہیں، لیکن زمین پر بھی بہت آسانی سے چلتے پھرتے اور زندگی بسر کرسکتے ہیں کیونکہ ان کی ٹانگیں پرواز کے اعضاء میں شامل نہیں ہیں۔

حیوانوں کے جو آثار یعنی اکاز جس کو انگریزی میں "فاسل" کہا جاتا ہے۔ ماہرین حیوانیات کو دستیاب ہوئے ہیں۔ اُن سے پتہ چلتا ہے کہ پرندوں نے دراصل ہوّام سے جنم لیا ہے یعنی بعض ہوّام نے اڑنے یا زمین سے ہوا میں چھلانگیں مارنے کی کوشش کی۔ چنانچہ اس مسلسل کوشش سے ان کے جسم میں بعض ایسی تبدیلیاں پیدا ہوگئیں جنھوں نے ان کو پرواز میں مدد دی۔ اس طرح ایک نہایت قدیم زمانہ کے پرندے "آرچیاپیٹریکس" کے آثار (یعنی باقی ماندہ ہڈیوں) کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی چونچ میں رینگنے والے ہڈی دار حیوانوں کے سے دانت موجود تھے اور دُم میں بھی چھوٹی چھوٹی ہڈیوں کی ایک قطار تھی جس کی دائیں اور بائیں جانب لانبے پر جڑے ہوئے تھے۔ حالانکہ موجودہ زمانے کے پرندوں کی دم میں کوئی ہڈی نہیں پائی جاتی اور نہ چونچ میں دانت ہوتے ہیں۔ اس پرندہ کی ہڈیوں کے ساتھ اصلی پر بھی موجود تھے۔ پرندوں کی پرواز کی میکانیت کے مطابق انسان نے ہوائی جہاز بنائے ہیں۔

پرندوں کی پرواز مسلسل بھی ہوتی ہے اور غیر مسلسل بھی۔ مسلسل پرواز کا یہ مطلب ہے کہ بعض پرندے سیکڑوں میل کا سفر طے کر جاتے ہیں اور بیچ میں کہیں دم نہیں لیتے

مثلاً طوطے، بط، چیل، کبوتر، ابابیل وغیرہ ۔ اور بعض پرندے تھوڑی دیر تک اُڑ کر پھر بیٹھ جاتے ہیں ۔ مثلاً مینا، فاختہ، مور وغیرہ ۔ اس کے علاوہ بعض پرندے بہت تیزی سے پرواز کرتے ہیں اور بعض کی رفتار بہت کم ہوتی ہے ۔ چنانچہ یہاں ہم دلچسپی کی خاطر بعض پرندوں کی رفتار اور پرواز کے فاصلہ کا ذکر کرتے ہیں ۔ یورپ کی ایک ابابیل کے متعلق (جس کو کیلی ڈان اربکا کہتے ہیں) بیان کیا جاتا ہے کہ اُس نے شہر گینٹ سے شہر اینٹ ورپ تک ساڑھے بارہ منٹ میں پرواز کی ان دونوں شہروں کا درمیانی فاصلہ ۳۲ میل ہے ۔ چنانچہ اس کے مطابق اوسط رفتار ۱۵۳ میل فی گھنٹہ ہوتی ہے ۔ چند پرندوں کی پرواز کا مقابلہ ہوائی جہاز کی رفتار سے کیا گیا ہے اور اس سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ سفید سارس کی رفتار ۲۰۰ د ۴ ہزار فٹ کی بلندی پر اڑتالیس میل فی گھنٹہ تھی ۔ اسی طرح قاز کی ۵۵ میل، سنہری پلور کی ساٹھ میل، ابابیل چھے ہزار فٹ کی بلندی پر اڑسٹھ میل اور ایک داڑھی دار گدھ کی ۱۱۰ میل فی گھنٹہ تھی ۔ مشہور جہازی چڑیا نے، جس کو البٹراس یا قادوسی پرندہ کہا جاتا ہے، فاصلہ اور پرواز کا ریکارڈ قائم کیا ہے، چنانچہ اس ریکارڈ سے جو اس کی پرواز کے متعلق رکھا گیا ہے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے ۱۲ دن میں تین ہزار ایک سو پچاس میل کا فاصلہ طے کیا ۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ سمجھنا چاہئے کیونکہ یہ پرندہ ایک سیدھ میں کبھی نہیں اُڑتا ۔ اس پرندہ کا وزن ۱۸ پونڈ، پھیلے ہوئے پنکھ ایک سرے سے دوسرے سرے تک ۱۱ فٹ ۶ انچ اور رقبہ ۷ مربع فٹ تھا ۔ پرواز کی بلندی کے لحاظ سے بڑا گدھ سات ہزار سے پندرہ ہزار فٹ تک جاتا ہے ۔

اڑنے والے حیوانوں کی آخری جماعت دودھ پلانے والوں کی ہے ۔ ان حیوانوں میں ۱۳ سے زیادہ ایسے گروہ ہیں جن میں پرواز کی میکانیت پائی جاتی ہے

اور ان میں سے ایک یعنی چمگاڈر کے گروہ نے اصلی پرواز کی خاصیت اپنے اندر پیدا کرلی ہے۔ پرواز کرنے والے حیوانوں میں ایک خاص قسم کا تھیلی دار جانور شامل کیا جاتا ہے جس کو فیلنجر کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض دوسرے اڑنے والے حیوانات پٹارس اور ایکروبیٹس ہیں۔ ان سب کی خصوصیت یہ ہے کہ ان کے جسم کے دائیں اور بائیں جانب چھتری کے مانند جلدی پھیلاؤ پائے جاتے ہیں جو اگلی اور پچھلی ٹانگوں کے بیچ میں ہوتے ہیں۔ فیلنجر، آسٹریلیا میں کوئنس لینڈ سے لے کر وکٹوریہ تک پایا جاتا ہے، بعض دانتوں سے کترنے والے حیوانات بھی جن کو روڈنٹس کہا جاتا ہے، اڑنے والے ہوتے ہیں ان میں سے ٹیرومیس اور سیوراپیٹرس وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ٹیرومیس، ایشیا کے گرم جنوبی مشرقی صحرائی علاقوں، جاپان اور بعض ملیشیائی جزیروں میں پائے جاتے ہیں ان کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ یہ تقریباً ۸۰ گز کی بلندی تک پرواز کرتے ہیں۔

ایک نہایت عجیب قسم کا دودھ پلانے والا کرم خور حیوان گیلیو پاتھی کس کہلاتا ہے۔ یہ حیوان بہ نسبت دوسرے اڑنے والے پستانیوں کے، جس میں چمگاڈر شامل نہیں ہے، زیادہ بہتر طریقے سے پرواز کرسکتا ہے۔ اس کا تعلق چمگادڑ کے خاندان سے نہیں ہے۔ لیکن بعض خصوصیات کی بناء پر ان دونوں میں مشابہت زیادہ پائی جاتی ہے۔ گیلیو پاتھی کس ایک شبینہ حیوان ہے۔ یعنی رات کو غذا کی تلاش میں درختوں پر سے اڑتا ہے۔ اس میں پرواز کی قوت بہت زیادہ موجود ہوتی ہے۔ مشہور ماہر حیوانیات ویلیس نے اس کی پرواز کا ایک ریکارڈ رکھا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس پرواز کا فاصلہ ۷۰ گز تھا گیلیو پاتھی کس کے دو گروہ ہیں ایک جزیرہ نمائے ملایا۔ جزائر سماترا اور بورنیو میں ملتا ہے اور دوسرا جزائر فلپائین میں۔

سب سے آخر میں بندر نما حیوانات کا گروہ ہے جس کو پرائمیٹس کہا جاتا ہے۔ اس گروہ کے صرف ایک حیوان یعنی پرو پائتھی کس میں پرواز کی خفیف سی صلاحیتیں موجود ہوتی ہیں۔ اس حیوان کی پرواز یا ایک درخت سے دوسرے درخت پر چھلانگ مارنے کا فاصلہ ماہر حیوانیات، لیڈیکر نے ۱۰ گز کے قریب بتلایا ہے اور اس میں زیادہ تر پچھلی ٹانگیں حصہ لیتی ہیں۔ اس میں دائیں اور بائیں جانب پائی جانے والی ماشینی جلد، بازوؤں اور جسم کے درمیان میں موجود ہوتی ہے۔ پروپائتھی کس کی کئی قسمیں جزیرۂ مدغاسکر میں پائی جاتی ہیں۔ یہ حیوان بہ نسبت رات کے، دن کے وقت زیادہ باہر نکلتے ہیں اگرچہ کہ وہ صبح اور شام کو نسبتاً زیادہ پھرتیلے اور تیز ہوتے ہیں۔

سہ شنبہ ۱۶ ار تیر مطابق ۲۱ ر مئی

صبح پہلی نشر

۸ — ۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ
۸ — ۱۰ نرہر راؤ ۔ بھجن
۸ — ۳۰ عام پسند گانے
۸ — ۵۵ خبریں
۹ — ۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ — ۰ نرہر راؤ ۔ بھجن
۵ — ۱۵ کنھیا لال ۔ غزل ۔
دل گیا رونق حیات گئی (جگر)
غزل ۔ آرزو ہے وفا کرے کوئی (داغ)
۵ — ۳۵ عام پسند گانے
۶ — ۰ تلنگی نشریات
فیچر پروگرام (مجوزہ اصلاحات)
۶ — ۳۰ نرہر راؤ ۔ بھجن
۶ — ۴۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۶ — ۵۵ کنھیا لال ۔ دادرا ۔
موہے چین نہیں دن رین بالم
غزل ۔ جی چاہتا ہے گھر کوئی دونوں جہاں سے دور (فانی)
۷ — ۱۵ بچوں کے لئے
"غلہ کانفرنس" لڑکوں اور لڑکیوں کی تقریریں اور مشور
۷ — ۴۵ عام پسند گانے
۸ — ۱۰ "کردار سازی" تقریر سید محمد ہادی
۸ — ۲۵ ہارمونیم ۔ اسٹوڈیو فن کار
۸ — ۳۰ اردو میں خبریں
۸ — ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ — ۰ انگریزی میں خبریں
۹ — ۱۵ عام پسند گانے
۹ — ۳۰ فلمی گانے (ریکارڈ)
۱۰ — ۱۰ عام پسند گانے
۱۰ — ۳۰ ترانۂ دکن

چہارشنبہ ۱۷ ارتیر مطابق ۲۲ مئی

صبح — پہلی نشر

۸ — ۰ ریکارڈ

۸ — ۵۵ خبریں

۹ — ۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ — ۰ کرناٹک گانے اور سازی موسیقی

مسٹر نیٹیشن

۶ — ۰ مرہٹی نشریات

ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ

"زیادہ غلہ اگاؤ کی مہم" تقریر۔ بچو پھلے

۶ — ۳۰ فلمی کہانی

۷ — ۱۵ بچّوں کے لئے

"زبان" فیچر

۷ — ۴۵ لکشمن راؤ۔ ٹھمری۔ کون گلی گئے شام

گیت۔ کیسے میں سمجھاؤں

۸ — ۱۰ "جلد کی بیماریاں" تقریر

ڈاکٹر قاسم حسین صدیقی

۸ — ۲۵ گٹار۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ — ۳۰ اردو میں خبریں

۸ — ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ — ۰ انگریزی میں خبریں

۹ — ۱۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۹ — ۴۵ "قانون کمپنی" انگریزی تقریر۔ اکبر حسن لطیف

۱۰ — ۰ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۱۰ — ۳۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ ۱۸ر تیر مطابق ۲۳ر مئی

صبح پہلی نشر

۸ - - ۰ ریکارڈ

۸ - ۳۵ زینت بیگم - استادی و عام پسند گانے

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - - ۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - - ۰ کشن لال - دادرا - کا نعاسد صو لو ہاری

غزل - مرے مرنے پہ وہ محجوب ہوگا (صفی)

۵ - ۳۰ عبدالکریم - نظم اور غزل

۵ - ۴۰ زینت بیگم - استادی و عام پسند گانا

۶ - - ۰ کنڑی نشریات

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ

"حیدرآباد کے کنڑی افسانہ نگار" تقریر

نرسنگ راؤ مانوی - ریکارڈ

۶ - ۳۰ کشن لال - گیت - جھوٹی پریت کی ریت

غزل - غلام شوق کے بندے بنے تمنا کے (صفی)

۶ - ۵۰ عبدالکریم - بھجن

۷ - - ۰ زینت بیگم - عام پسند گانے

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

"دیوانی ہانڈی" معراج آپا کا پیش کیا ہوا

خاص پروگرام

۷ - ۴۵ کشن لال - ٹھمری - بلم چھیڑے مت جا

غزل - مجھے بھی عشق میں پامال ناز رہنے دے

۸ - - ۱۰ نظام عالم اور مجلس اقوام متحدہ

تقریر - اسرائیل احمد

۸ - ۲۵ سارنگی - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ زینت بیگم - استادی و عام پسند گانے

۹ - ۳۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۴۵ کشن لال - دو گیت

(۱) شام نہ اب تک آئے سکھی ری

(۲) بولت ہے اس پار پپیہا

۱۰ - - ۰ ڈراما

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

جمعہ ۱۹ رتیر مطابق ۲۴ رمئی

صبح — پہلی نشر

۸ ۔ ۔ تلاوت کلام اللہ اور ترجمہ۔ قاری محمد عبدالباری

۸ ۔ ۱۵ ولی اللہ حسینی ۔ نعت ۔

تم پہ میں لاکھ جان سے قربان یارسول

(حضرت امیر مینائی)

۸ ۔ ۳۰ محمد اکرام الدین ۔ نعتیہ کلام

چلو رب کے پیارے کا دربار دیکھو

فارسی کلام ۔ تو جان پاکی سرلبرنے آب وخاک آنا زمین

۸ ۔ ۵۵ خبریں

۹ ۔ ۔ باپوراؤ خیال توڑی

۹ ۔ ۱۵ محمد اکرام الدین ۔ فارسی غزل ۔

خراباتیاں مے پرستی کنیم

غزل ۔ رحمت ہوئی نمایاں حضرت کے پیرہن میں

۹ ۔ ۳۰ بھجن اور نعتیہ ریکارڈ

خواتین کے لئے

۱۰ ۔ ۔ ولی اللہ حسینی ۔ نعت ۔

جبریل بھی ہیں حاضر دربار محمدؐ (حضرت امیر مینائی)

۱۰ ۔ ۱۰ باپوراؤ ۔ ٹھمری اور بھجن

۱۰ ۔ ۳۰ سعیدہ منظہر ۔ نظمیں

۱۰ ۔ ۴۵ نعتیہ گانوں کے ریکارڈ

۱۱ ۔ ۔ "حضرت خلیفۂ اولؓ" تقریر مسز انوار اللہ

۱۱ ۔ ۱۰ عالم النسواں

۱۱ ۔ ۳۰ فیچر

۱۲ ۔ ۔ **ترانۂ دکن**

شام — دوسری نشر

۵ ۔ ۔ محمد اکرام الدین ۔ غزل ۔

نالۂ جانِ خستہ جاں عرش بریں پہ جائے کیوں

ٹھمری ۔ کالی کملیا والے ہو

۵ ۔ ۲۰ باپوراؤ ۔ خیال ملتانی

۵ ۔ ۴۰ محمد علی ۔ نعتیہ غزلیں (۱) بنا نور میں مصطفےٰ کہتے ہیں

(۲) رحمت کو ان کی جوش میں لانے کی دیر ہے (آسی)

۶ ۔ ۔ **عربی نشریات**

اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ "الوطن وخدمتہ"

تقریر ۔ شیخ عبدالرحمٰن الحضرمی

صالح بن ناصر - عربی موسیقی

۶ - ۳۰ محمد اکرام الدین - ٹھمری

اپنے پیا کے میں سنگ چلی

غزل - دل آپ پر تصدق جاں آپ پر سے صدقے

۶ - ۵۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۷ - - محمد علی - نعتیہ غزلیں

(۱) وہ نظروں میں جب سے سمائے ہوئے ہیں (امیر)

(۲) صدقے ہے نظر بر رخ تابان محمد (مختار)

۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**

قرأت - "پہلے خلیفہ" تقریر - قاری محمد عبدالباری

قوالی - اقبال اور ساتھی "خلافت" تقریر

یوسف حسین - ریکارڈ

۷ - ۴۵ بابوراؤ - خیال پوریا دھناسری

بھجن -

۸ - ۱۰ "حضرت خلیفہ اول رض" تقریر - قاری محمد عبدالباری

۸ - ۲۵ ستار - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - - **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ قصیدہ بردہ شریف - محمد اسمعیل اور ساتھی

۹ - ۳۵ محمد علی - نعتیہ مثلث

جان اک آفت میں ہے دل اک طرف گھبرائے ہے

نعتیہ غزل -

حضور کی جو نظر ایک بار ہو جائے (غوثی)

۹ - ۵۵ محمد اکرام الدین - قوالی

اے سائل آ آ پھر مانگ پھر مانگ -

۱۰ - ۱۰ قصیدہ بردہ شریف - محمد اسمعیل اور ساتھی

۱۰ - ۳۰ **ترانۂ دکن**

شنبہ ۲۰ ر تیر مطابق ۲۵ ر مئی

صبح — پہلی نشر

۸ - - ۰ ریکارڈ

۸ - ۳۰ زینت بیگم۔ استادی و عام پسند موسیقی

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - - ۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - - ۰ رگھوبیر سنگھ ۔ میرا کے بھجن

(۱) رانا جی میں تو گردھر کے گھر جاؤں

(۲) مالن بن کر آؤ ۔

۵ - - ۲ عبدالعزیز ۔ غزل ۔

خدا اثر سے بچائے اس آستانے کو (فانی)

غزل ۔ جو چیز عیش دو عالم سے بے نیاز کرے (صفی)

۵ - - ۴ زینت بیگم ۔ استادی و عام پسند گانے

۶ - - ۰ تلنگی نشریات

آرکسٹرا ۔ حیدرآباد کے تاریخی مقامات

تقریر ۔ اے ۔ ویربھدر راؤ ۔ سازی موسیقی

۶ - ۳۰ ۔ زینت بیگم ۔ استادی اور عام پسند گانے

۷ - عبدالعزیز ۔ غزل ۔ جان تم پر مری فدا ہو جائے (بیدم)

غزل نہیں سنتا ستم ایجاد ہماری یارب (داغ)

بچوں کے لئے

۷ - ۱۵ ریڈیو کلب کی خبریں ۔

دنیا میں امیروں کو آرام نہیں ملتا ۔ کہانی تند ہمارے اضلاع ۔ وحید یوسف زئی کی لکھی ہوئی سلسلہ کی تقریر ۔ "ناچو ستارو" کہانی ۔ حاصر ۴۳ واں معمہ سنو ۔

۷ - ۴۵ زینت بیگم ۔ عام پسند گانے

۸ - - ۱۰ "مزدوروں کی تفریح کے انتظامات"

تقریر ۔ مسعود علی خاں

۸ - ۲۵ کلاریونیٹ ۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ - - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ عبدالعزیز ۔ غزل ۔

کبھی کبھی جو محبت جتائی جاتی ہے (نعیم)

غزل ۔ سمجھ رہا ہے مرا حال زار آنکھوں سے (اشرف)

۹ - - ۳۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - - ۴۰ ریکارڈ

۱۰ - - ۱۰ زینت بیگم ۔ عام پسند گانے

۱۰ - - ۳۰ ترانہ دکن

یکشنبہ ۲۱ ر تیر مطابق ۲۶ ر مئی

صبح پہلی نشر

۸ - - ۰ ریکارڈ

۸ - ۳۵ سرسوتی بائی ۔ ٹھمری ۔ مانو کہنیا موسے راڑ نہ کریو
غزل ۔ میں ستم رسیدہ عشق ہوں مجھے یوں نظر سے گرا نہ دے (میکش)

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - - ۰ **ترانۂ دکن**

شام دوسری نشر

۵ - - ۰ لہانو با پوراؤ ۔ خیال باگیسری ۔
کون گت بھئی (بلمپت وورت)

۵ - ۲۰ محمد یعقوب ۔ غزل ۔
ہم بھی پئیں تمھیں بھی پلائیں تمام رات (ریاض)
غزل ۔ محبت میں ہم پر یہ کیا وقت آیا (ساغر)

۵ - ۴۰ سرسوتی بائی ۔ بھجن ۔
تم ہو ہے دربار نرنجن (کبیر داس)
غزل ۔ آلام روزگار کو آسان بنا دیا (اصغر گونڈوی)

۶ - - ۰ **مرہٹی نشریات**

ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ ۔ سماجی افسانہ
منوہر راؤ ۔ ریکارڈ

۶ - ۴۰ لہانو با پوراؤ ۔ خیال تلک کامود ۔
تم ہرگن گاؤ

۶ - ۵۰ محمد یعقوب ۔ غزل ۔ کون اٹھائے مری وفا کے ناز (فانی)
غزل ۔ نگہہ شوق بے اثر نہ ہوئی (داغ)

گیت ۔ آجا آجا او پیتم آجا

۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**

خطوں کے جواب

۷ - ۴۵ "غذا" منتخب کلام نذیر دہقانی

۸ - - ۰ سرسوتی بائی ۔ دو گیت
(۱) چھائی کالی رات جگت میں
(۲) پریت کی ماری ہوں

۸ - ۱۰ زہریلے سانپ ۔ تقریر ۔ ڈاکٹر فضل کریم خاں

۸ - ۲۵ بالنسری ۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - - ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ محمد یعقوب ۔ غزل ۔
دل کو وہ برق نظر یاد آیا (ماہر)
گیت ۔ بلم آ ۔ آ بلم مورے

۹ - ۳۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۴۵ لہانو با پوراؤ ۔ خیال گورکھ کلیاں ۔
دھن دھن بھاگ جاگے (بلمپت وورت)

۱۰ - ۵ سرسوتی بائی ۔ دادرا ۔ موہے چین نہیں دن رین
غزل ۔ دل وہ آباد نہیں جس میں تری یاد نہیں (جگر)
گیت ۔ برج باسیوں میں شام بنسری بجائے جا

۱۰ - ۳۰ **ترانۂ دکن**

دوشنبہ ۲۲ تیر مطابق ۲۷ مئی

صبح — پہلی نشر

۸ - - ۰ ریکارڈ

۸ - - ۳۰ مادھوراؤ۔ خیال للت۔

رین کا سپنا میں کا سے کہوں رنی۔ بھجن

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - - ۰ **ترانہ دکن**

شام — دوسری نشر

۵ - - ۰ ذاکر علی۔ دادرا

غزل۔ کوئی اُمید بر نہیں آتی (غالب)

غزل۔ اے برق حسن یار یہ اچھا ظہور تھا (امیر)

۵ - - ۳۰ مادھوراؤ۔ خیال۔ بھیم پلاس۔

اب تو بڑی بیر بھئی

۵ - ۴۵ پریّی۔ نظمیں

۶ - - ۰ **فارسی نشریات**

ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ۔ نظم خوانی

ریحانی۔ ریکارڈ۔

۶ - - ۳۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۶ - - ۴۰ ذاکر علی۔ غزل۔

ملا کے آنکھ نہ محروم ناز رہنے دے (جگر)

فلمی گیت۔ امید ان سے کیا تھی اور کر دہ کیا رہے ہیں

فلمی گیت۔ بیچ بھنور موری ناؤ

۷ - - ۵ مادھوراؤ۔ بھاؤ گیت

۷ - ۱۵ **بچّوں کے لئے**

"تارے اور ستارے" ننھوں کا پروگرام

۷ - ۴۵ ذاکر علی۔ خمسہ۔ تمہارا جب کرم ہوگا تو میری بہتری ہوگی

غزل۔ آنکھوں آنکھوں میں کچھ پیام آیا (بیکش)

گیت۔ بھگوان کنارے سے لگا دے موری نیاّ

۸ - - ۱۰ "جرم کی نفسیات" تقریر۔ احمد شاہ خاں

۸ - ۲۵ کانٹنٹ ٹرنگ۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ - - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - - ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ "پسند اپنی اپنی" ریکارڈ

۱۰ - - ۳۰ **ترانہ دکن**

سہ شنبہ ۲۳ تیر مطابق ۲۸ مئی

صبح پہلی نشر

۸ - - ۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ
۸ - ۱۰ وٹھل راؤ - بھجن
۸ - - ۳۰ شنکرا بائی - دادرا - بھیروی
جا جا ری سیاں میں ناہیں بولوں
غزل - ذکر اس پری وش کا اور پھر بیاں اپنا (غالب)

۸ - ۵۵ خبریں
۹ - - ۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - - ۰ وٹھل راؤ - بھجن -
۵ - - ۲۰ جہانگیر علی بیگ - غزل -
وہ دل میں ہیں مگر دل کی پریشانی نہیں جاتی (شہزادہ والا شان حضرت شجیع)
گیت - کب آؤ گے پیتم پیارے
۵ - - ۴۰ قاسم خاں - استادی گانا
۶ - - تلنگی نشریات

ستار جا شوا - "مزدوروں کی آسائش"
تقریر - ای - رام چندر راؤ - وینکٹ راؤ سنیتی
۶ - - ۳۰ شنکرا بائی - دادرا - آن بان جیا میں لاگی
غزل - اس شان سے وہ آج پئے امتحاں چلے (جلیل)
۶ - - ۵۰ جہانگیر علی بیگ - غزل -
وہ بےخودی کے پیالے پلا دیئے تو نے (فانی)
گیت - دھو کا ہے سنسار سکھی ری
۷ - ۵ وٹھل راؤ - بھجن -
۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
استاد نے تیلی راجہ کا ہاتھ دیکھا
۷ - ۴۵ قاسم خاں - استادی گانا -
۸ - - ۰ جہانگیر علی بیگ - غزل -
آئیں کیوں ہچکیاں نہیں معلوم (عابد علی سعید)
۸ - - ۱۰ اچھی نظمیں - تقریر
۸ - ۲۵ گلاس ترنگ - اسٹوڈیو فن کار
۸ - - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - - ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ شنکرا بائی - غزل -
حسن غمزہ کی کشاکش سے چھٹا میرے بعد
غزل - دل گیا رونق حیات گئی (جگر)
۹ - ۳۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا
۹ - ۴۵ قاسم خاں - استادی گانا
۱۰ - - ۰ شنکرا بائی - ٹھمری -
سانوری صورت بانکے نین
غزل - دل کی قسمت میں غم تمہارا ہے (شہزادہ والا شان حضرت شجیع)
غزل - اُف یہ تیغ آزمائیاں توبہ
۱۰ - - ۳۰ ترانہ دکن

چہارشنبہ ۲۴ رتیر مطابق ۲۹ رمئی

صبح — پہلی نشر

۸ - - ریکارڈ

۸ - ۳۵ کنہیا لال ۔ ٹھمری ۔ جمنا کے تیر

غزل ۔ گر ملے مجنوں تو پوچھوں ہیں یہ میرے دل میں ہے

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - - **ترانہ دکن**

شام — دوسری نشر

۵ - - کنہیا لال ۔ دادرا

راجہ نہیں آئے سکھی ری برسن لاگے بینیاں

غزل ۔ آلام روزگار کو آساں بنادیا (اصغر)

گیت ۔ گھنشام رنگ رنگ جاؤں میں

۵ - ۳۰ شہنائی اور بین (ریکارڈ)

۵ - ۴۵ کنہیا لال ۔ بھجن ۔ گوکل اب تو جاؤں رے

غزل ۔ یاد ہیں اب تک جگر وہ بے قراری کے مزے (جگر)

۶ - - **مرہٹی نشریات**

ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ ۔

"ممالک محروسہ میں مصنوعی ریشمی کپڑے کی پیداوار"

تقریر ۔ جوشی ۔ ریکارڈ

۶ - ۳۰ فلمی کہانی

۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**

لطیفوں کا پروگرام ۔ بچے ہوئے خطوں کے جواب

۷ - ۴۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۷ - ۵۵ کنہیا لال ۔ ڈو گیت

(۱) ایسا گیت سنا جا شام

(۲) اس بستی سے بھاگ مسافر

۸ - ۱۰ افسانہ ۔ محبوب حسین جگر

۸ - ۲۵ ہارمونیم ۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - - **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۹ - ۴۵ "بہترین کتاب" انگریزی تقریر

سعادت علی خاں

۱۰ - - یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۱۰ - ۳۰ **ترانہ دکن**

پنجشنبہ ۲۵ر تیر مطابق ۳۰ر مئی

صبح — پہلی نشر

۸ — ۰ ریکارڈ

۸ — ۳۰ نورجہاں بیگم ـ ٹھمری ـ ناہیں پرت میکا چین
غزل ـ نظر ملتے ہی دل کو وقف تسلیم و رضا کردے (جگر)

۸ ـ ۴۵ روشن علی ـ ٹھمری ـ مرلی بجاوت شام

۸ ـ ۵۵ خبریں

۹ — ۰ **ترانۂ دکن**

شام — دوسری نشر

۵ — ۰ روشن علی ـ خیال گوڑ سارنگ ـ سیوں میں تو رجنی

۵ — ۲۰ اصغر علی ـ عام پسند گانے

۵ ـ ۴۰ نورجہاں بیگم ـ دادرا
سوتن گھر نہ جا ارے مورے سیّاں
غزل ـ یہ کج ادائی یہ انداز بے رخی کیا ہے (عزیز)

۶ — ۰ **کنٹری نشریات**
ملیکارڈ ـ اخباری تبصرہ ـ ریکارڈ "بچوں کے لئے کتابیں"
تقریر ـ یوگینیدآچاریہ ـ ریکارڈ

۶ — ۳۰ روشن علی ـ خیال ـ کیدارا ـ چاندنی رات

۶ ـ ۴۵ اصغر علی ـ عام پسند گانے

۷ — ۰ روشن علی ـ ٹھمری ـ پپیہے دھیرے دھیرے بول

۷ ـ ۱۵ **بچوں کے لئے**
"ہندوستان کے سپوت" خاص پروگرام

۷ ـ ۴۵ نورجہاں بیگم ـ غزل ـ
رخ پہ قاتل کے نظر دم خنجر قاتل میں ہے (اثر)
گیت ـ بس درشن درشن میرا (حفیظ جالندھری)
غزل ـ نگاہوں میں سما جا پیکر تصویر بن کر (اختر)

۸ — ۱۰ موجودہ مسائل
تقریر ـ قاضی محمد عبدالغفار

۸ ـ ۲۵ سارنگی ـ اسٹوڈیو فن کار

۸ — ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ — ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ — ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ ـ ۱۵ اصغر علی ـ عام پسند گانے

۹ — ۳۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ — ۴۰ روشن علی ـ ایک راگ

۱۰ — ۰ ریکارڈ

۱۰ — ۱۰ نورجہاں بیگم ـ ٹھمری ـ کلپت بیتی موری عمریا
غزل ـ لب پہ آنے کو ہے آہ دل ناکام ابھی (ناظم)

۱۰ ـ ۳۰ **ترانۂ دکن**

جمعہ ۲۶ ر تیر مطابق ۳۱ ر مئی

صبح — پہلی نشر

۸ ـ ـ تلاوت کلام اللہ اور ترجمہ ـ قاری محمد عبد الباری

۸ ـ ۱۵ سید ذاکر علی ـ نعت ـ

مدینے کو سفر ہم اے دلِ ناشاد کرتے ہیں (امیر مینائی)

۸ ـ ـ ۳۰ محبوب بخش اور ساتھی ـ خمسہ

فرقت میں جاں برباد ہے آیا ہے اب آنکھوں میں دم

یا رسول اللہ بدرگاہت پناہ آوردہ ام

۸ ـ ۵۵ خبریں

۹ ـ ـ محبوب بخش اور ساتھی ـ ٹھمری

تم ہی محمد پار لاگیاں

غزل ـ اب تو مری بگڑی بھی سرکار بنا دیجے

۹ ـ ـ ۳۰ ر ا م لکشمی بائی

استادی و عام پسند موسیقی

۹ ـ ـ ۴۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ ـ ـ ۵۰ راجمنی بائی ـ بھجن بابا بھر دے میرا پیمانہ

گیت ـ مرے حال پر بے بسی رو رہی ہے

خواتین کے لئے

۱۰ ـ ـ عورتوں کے پسند کئے ہوئے ریکارڈ

۱۱ ـ ـ "گھریلو دستکاری" تقریر ـ سرور فاطمہ

۱۱ ـ ـ ۱۰ عالم نسواں

۱۱ ـ ـ ۳۰ "سائنس کی دنیا" خاص پروگرام

۱۲ ـ ـ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ ـ ـ یوسف شریف ـ نعتیہ گانے

۵ ـ ـ ۲۰ ذاکر علی ـ گیت ـ

یاد آتی ہے تری آنسو بہا لیتے ہیں

غزل ـ سائل سے خفا یوں مرے پیارے نہیں ہوتے (داغ)

۵ ـ ـ ۴۰ محبوب بخش اور ساتھی ـ فارسی غزل ـ

قوسین چوں نہ گویم ابروئے مصطفیٰ را

(کلام شاہانہ)

غزل۔ درد دل کا گر دوائی یا حبیب یا حبیب

۶ ۔ ۔ **عربی نشریات**

اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ۔ "قصہ سیدنا نوح علیہ السلام"

تقریر۔ امتہ النور صالحہ۔ صالح بن ناصر موسیقی

۶ ۔ ۳۰ رام لکشمی بائی۔ استادی اور عام پسند موسیقی

۶۔۵۵ ذاکر علی۔ غزل

آپ کی آرزو کیے ہی بنی (فانی)

غزل۔ عرش سے ہو کے جو مایوس دعائیں آئیں (جگر)

۷۔۱۵ **بچوں کے لئے**

یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ

۷ ۔ ۴۵ یوسف شریف۔ نعتیہ گانے

۸ ۔ ۔ محبوب بخش اور ساتھی۔ خمسہ

اے مہ یثرب رسول ہاشمی بانکے جواں

۸ ۔ ۱۰ اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

۸ ۔ ۲۵ تمبوز۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ ۔ ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ ۔ ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ ۔ ۔ **انگریزی میں خبریں**

۹ ۔ ۱۵ رام لکشمی بائی۔ عام پسند گانے

۹ ۔ ۳۵ نعتیہ گانے (ریکارڈ)

۹ ۔ ۴۵ ذاکر علی۔ دو گیت

(۱) اب کہاں بسیرا اپنا

(۲) اے چاند چھپ نہ جانا

۱۰ ۔ ۵ رام لکشمی بائی۔ استادی اور عام پسند گانے

۱۰۔ ۳۰ **ترانہ دکن**

شنبہ ۲۷ ر تیر مطابق یکم جون

صبح — پہلی نشر

۸ - - ریکارڈ

۸ - ۲۵ للتا بائی۔ استادی اور عام پسند گانا

۸ - ۴۵ غزلیں (ریکارڈ)

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - - ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - - خواجہ محمود بیگ۔ ٹھمری

پیا ناہیں آئے برہا ستائے

غزل۔ ہر گھڑی انقلاب میں گزری (فانی)

۵ - ۲۵ زاہد علی۔ گیت۔ رم جھم برسے بادروا

غزل۔ ستم کے بعد اب ان کی پشیمانی نہیں جاتی (اصغر)

۵ - ۴۰ للتا بائی۔ استادی اور عام پسند گانا۔

۶ - - تلنگی نشریات

"حیدرآباد میں تلنگی زبان" تقریر۔

ڈی راما نجا راؤ۔ تلنگی موسیقی۔ وینکٹ راجو

- - ۳۰ خواجہ محمود بیگ۔ دادرا۔ تو سے لاگے مورے نین سانوریا

غزل۔ عیاں نکلی تھی مری جان بڑی مشکل سے (ریاض)

- - ۴۵ للتا بائی۔ عام پسند گانے۔

- ۵ زاہد علی۔ غزل۔

کچھ کھیل نہیں ہے لینا ارباب وفا کی جانوں کا (حسرت معین)

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

ریڈیو کلب کی خبریں۔ گانا۔ راگنی۔ کہانی۔ فریدہ "یہ کیا ہے" مذاقیہ شعر سنو۔

۳۵ واں معمہ سنو۔

۷ - ۴۵ "قحط" بات چیت

۸ - - خواجہ محمود بیگ۔ غزل۔

گھٹا گھنگور چھائے خوب گرجے پھوٹ کر برسے (صفی)

۸ - ۱۰ "پبلک زندگی کے دلچسپ پہلو" تقریر۔ اکبر وفا قانی

۸ - ۲۵ ستار۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ للتا بائی۔ استادی اور عام پسند گانے

۹ - ۳۰ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۴۰ خواجہ محمود بیگ۔ دادرا۔

آن ملو اک بار بالموا

غزل۔ جینا اگر ہے تجھ کو تو فرزانہ بن کے جی

۹ - ۵۵ زاہد علی۔ گیت۔ کس کو سنائیں من کی بات (زاہد)

۱۰ - ۵ للتا بائی۔ استادی اور عام پسند گانے۔

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

یکشنبہ ۲۸ ر تیر مطابق ۲ ر جون

صبح پہلی نشر

۸ - - ۰ ریکارڈ

۸ - - ۲۰ سوشیلا بائی - استادی اور عام پسند گانا۔

۸ - - ۴۰ معین قریشی - غزل -

خبر تحیر عشق سن نہ جنوں رہا نہ پری رہی

(سراج اورنگ آبادی)

دادرا - پیا تورے نینوا جادو بھرے

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - - ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - - ۰ سوشیلا بائی - استادی اور عام پسند گانا۔

۵ - - ۲۰ معین قریشی - غزل -

افراز ظلم کرلیں اور کیسی سکرائیں

غزل - مجمع یاس کو دیکھ کر شب غم آئی ہے -

۵ - ۳۵ پریم شرما - دہلی والے - عام پسند گانے

۶ - - ۰ مرہٹی نشریات

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ "سورج درشن"

فیچر - نوشتہ اتم راؤ

۶ - - ۳۰ شو شیلا بائی - عام پسند گانے

۶ - ۵۵ معین قریشی - غزل -

مرنے کی دعائیں کیوں مانگوں جینے کی تمنا کون کرے

بھجن -

۷ - ۱۵ بچّوں کے لئے

"ہمارے بادشاہ" خاص پروگرام

۷ - ۴۵ پریم شرما دہلی والے - عام پسند گانے

۸ - - ۱۰ "جدید حیدرآباد" (نوشتہ)

۸ - ۲۵ کلا ریونیٹ - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ پریم شرما - دہلی والے - عام پسند گانے

۹ - ۳۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۹ - ۴۵ اصلاحات کیا ہیں (نوشتہ)

۱۰ - - ۰ پریم شرما - دہلی والے - عام پسند گانا

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

دوشنبہ ۲۹ر تیر مطابق ۳ر جون

صبح — پہلی نشر

۸ — ۰ ریکارڈ

۸ — ۳۵ کنھیالال۔ ٹھمری۔ ندیا دھیرے بہو

غزل۔ مرنے کی دعائیں کیوں مانگوں جینے کی تمنا کون کرے (جذبی)

۸ — ۵۵ خبریں

۹ — ۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ — ۰ استادی گانے (ریکارڈ)

۵ — ۲۰ کنھیالال بھجن۔ شام سندر مدن موہن

غزل۔ نظر سے حسن دو عالم گرا دیا تو نے (جگر)

غزل۔ اک برق تجلی نے میری تعمیر کے ٹکڑے کر ڈالے (امجد)

۵ — ۴۵ دادرے اور گیت (ریکارڈ)

۶ — ۰ فارسی نشریات

"یوم سعدی" خاص پروگرام

۷ — ۰ "بزم سازنہ" (اسٹوڈیو آرٹسٹ)

۷ — ۱۵ بچوں کے لئے

خطوں کے جواب سنو

۷ — ۴۵ کنھیالال۔ گیت۔

میرے من کا گیت اُن بن کون سنے

غزل۔ آنکھ ملتے ہی دل مرا نہ رہا (بیدم)

گیت۔ بولت ہے اس پار پپیہا

۸ — ۱۰ مبارک دورِ عثمانی۔ تقریر۔

۸ — ۲۵ بانسری۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ — ۳۰ اردو میں خبریں

۸ — ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ — ۰ انگریزی میں خبریں

۹ — ۱۵ "پسند اپنی اپنی" (ریکارڈ)

۱۰ — ۳۰ ترانۂ دکن

سہ شنبہ ۳۰ر تیر مطابق ۴ر جون

صبح — پہلی نشر

۸ ـ ۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ

۸ ـ ۱۰ بنواری لال۔ بھجن

۸ ـ ۳۰ تارا گوسلے گاؤن کر۔ استادی اور عام پسند موسیقی

۸ ـ ۵۵ خبریں

۹ ـ ۰ **ترانۂ دکن**

شام — دوسری نشر

۵ ـ ۰ بنواری لال۔ بھجن

۵ ـ ۱۵ پریم شرما۔ دہلی والے۔ عام پسند گانے

۵ ـ ۴۵ تارا گوسلے گاؤن کر۔ استادی گانا

۶ ـ ۰ **تلنگی نشریات**

"تاریخ دکن" (سلسلہ تقریر) پروفیسر یس۔ ہنمنت راؤ "پسند اپنی اپنی"

۶ ـ ۳۰ پریم شرما دہلی والے۔ عام پسند گانے

۶ ـ ۵۵ تارا گوسلے گاؤن کر۔ مرہٹی پد اور بھاؤ گیت

۷ ـ ۱۵ **بچوں کے لئے**

"برسات کا استقبال" خاص پروگرام

۷ ـ ۴۵ پریم شرما دہلی والے۔ عام پسند گانے

۸ ـ ۱۰ "ریڈیو کی ڈاک" ندیم

۸ ـ ۲۵ بلبل ترنگ۔ محمود علی خاں

۸ ـ ۳۰ **اُردو میں خبریں**

۸ ـ ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ ـ ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ ـ ۱۵ تارا گوسلے گاؤن کر۔ استادی گانا

۹ ـ ۳۵ پریم شرما۔ دہلی والے۔ عام پسند گانے

۱۰ ـ ۰ "نیا گاؤں"۔ اشفاق حسین کا لکھا ہوا فیچر جس کا تعلق مجوزہ اصلاحات سے ہے۔

۱۰ ـ ۳۰ **ترانۂ دکن**۔

چہارشنبہ ۱۳ تیر مطابق ۵ جون

صبح — پہلی نشر

۸ - ۰ - ریکارڈ

۸ - ۰۳ خواجہ محمود بیگ - دادرا بھیرویں
نہ مانوں توری بتیاں
غزل - اک برق تجلی نے میری تعمیر کے ٹکڑے کر ڈالے (امجد)

۸ - ۵۵ خبریں

۹ - ۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ - استادی موسیقی (ریکارڈ)

۵ - ۱۵ خواجہ محمود بیگ - دادرا -
نجریوں کی ماری میں مری موری گیاں
غزل - فتنی کے آثار میں پھر غش مجھے آیا دیکھو (بیدم)

۵ - ۳۵ اسٹوڈیو آرکسٹرا

۵ - ۴۵ خواجہ محمود بیگ - گیت - دی کس نے صدا ساجن ساجن
غزل - کیا خوب رازدار ملا ہے نصیب سے (داغ)

۶ - ۰ - مرہٹی نشریات
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ
"تعلیم بالغاں" تقریر - ڈاکٹر شند اکر
کماری شکنتلا بائی - بھاؤ گیت

۶ - ۳۰ فلمی کہانی

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
"ساون کے نظارے" فیچر پروگرام

۷ - ۴۵ خواجہ محمود بیگ - دادرا
موہے پنگھٹ پہ نندلال چھیڑ گیوری
غزل - ساری دنیا مجھے کہتی تراسودائی ہے (مجذوب)
گیت - کتنا سندر ہے سنسار

۸ - ۱۰ "ہماری پھلواری" تقریر - سعید الدین

۸ - ۲۵ مینڈولین - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۹ - ۴۵ "ادارۂ رہنمائے اطفال" انگریزی تقریر
مس ایل سوامی

۱۰ - ۰ - یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

گھر کی مرغی دال برابر

(اسٹاف ڈے کے مزاحیہ مشاعرے کی ایک نظم)

اپنے منہ سے اپنی شکایت — حال پرانا نئی حکایت
کرتے ہو سگوں کی حمایت — کارندوں کو پند و ہدایت
فائدہ کیا ہے جان کھپا کر
گھر کی مرغی دال برابر

چور اچکے بانٹ کے کھائیں — ساہو کو بھتنا ہی بتائیں
کام کا بدلہ کچھ نہیں پائیں — البتہ ایک ڈانٹ کھائیں
کس سے کہیں دکھڑا یہ جا کر
گھر کی مرغی دال برابر

آقاؤں کا حال نہ پوچھو — چھوٹا منہ ہے کچھ تو سوچو
کچھ نہ کرو بس ان کو پوجو — ان کے معمے سوچو بوجھو
پچھتاؤ گے جان لڑا کر
گھر کی مرغی دال برابر

کہنے کو تم لاکھ کہو گے — پچھتاؤ گے ہاتھ ملو گے
ایک کہو گے لاکھ سنو گے — اپنی قسمت پر رو دو گے
پچھتاؤ نا حال سنا کر
گھر کی مرغی دال برابر

آنکھوں سے پردوں کو اٹھاؤ — یاروں کو سوتے سے جگاؤ
جھوٹے کو منزل پہنچاؤ — جو بھی نہ مانے اس کو مناؤ
ہم تو رہیں گے یہ جھٹلا کر
گھر کی مرغی دال برابر

علی احمد

پندرہ روزہ رسالہ

رائے گوونداس صاحب جاگیردار
۱۰ امرداد کو تقرر نشہ فرمایش گئے

رام لکشمی بائی
۷ امرداد کو ان کا گانا سنئے

جلد (۸) | یکم تا ۱۵ امرداد ۱۳۵۵ ف مطابق ۶ تا ۲۰ جون ۱۹۴۶ عیسوی | شمارہ (۱۷)

فہرس

مقام اشاعت "پاور منزل" خیرت آباد

نوائیہ

یکم امرداد م ۶ر جون سے صبح کی نشر کے اوقات پھر حسب سابق ۸ر۳۰ تا ۹ر۲۰ کردئے گئے ہیں۔ صباحی نشر میں اوقات کی تبدیلی ماہ خورداد و تیر کے لئے ہوتی ہے ان مہینوں میں ہماری پہلی نشر کا وقت بجائے ۸۔۳۰ تا ۹۔۳۰ کے ۸ تا ۹ ہوتا ہے یکم امرداد م ۶ر جون سے پہلی نشر میں خبریں آپ حسب سابق ۹ بجے سنیں گے۔

زیر نظر نیم ماہی کی قابل ذکر تقاریر یہہ ہیں۔

یکم امرداد م ۶ر جون کو سید احمد رضا صاحب " دہلی " سے متعلق تقریر فرمارہے ہیں۔ سرزمین دہلی زمانہ قدیم سے ہندوستان کی راجدھانی رہی ہے۔ اس لحاظ سے یہ علاقہ دنیا میں وہ سب سے قدیم دارالسلطنت کہلانے کا مستحق ہے جو آج بھی کسی ملک کی حکومت کا مرکز ہے۔

سید احمد رضا صاحب اپنی تقریر میں بتائیں گے کہ یہ سرزمین مختلف زمانوں میں کن کن دوروں سے گذری ہے۔

۴ر امرداد م ۹ر جون کو غفار احمد صاحب "تاروں کی دنیا" پر تقریر فرمائیں گے تاروں کی دنیا بھی ایک عجیب دنیا ہے۔ سائنسدان ان ہی تاروں یعنی دور دراز

کے عالموں کے مطالعہ کی مدد سے کائنات کے راز ہائے سربستہ کا انکشاف کرنے کی
کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ہم اپنی زمین سے جو جھلملاتے تارے دیکھتے ہیں اُن میں،
سے بعض ایسے بڑے آفتاب ہیں کہ اگر اُنہیں ہمارے آفتاب کی جگہ رکھدیا جائے
تو کرۂ زمین کے سارے سمندروں وغیرہ کا پانی پانچ سات منٹ میں بھاپ بن کر
اُڑ جائے۔ اور زمین پر ساری زندگی ختم ہو جائے۔ غفار احمد صاحب اپنی تقریر میں تاروں
کے متعلق دلچسپ معلومات پیش کریں گے۔

۸ر امرداد م ۱۳ر جون کو آپ حیدرآباد میں زرعی قرضداری کے مسئلہ پر تقریر سنیں گے
ہندوستان جیسے زراعتی ملک میں کاشتکاروں سے متعلق تمام مسائل بڑی اہمیت رکھتے ہیں
جن میں اس طبقہ کی قرضداری کا مسئلہ خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ جبتک ہمارا کاشتکار اپنے
موروثی قرضہ سے نجات نہیں پائیگا تب تک اس کی بہبودی ناممکن ہے۔ ۸ر امرداد کو سعید احمد صاحب
مینائی ملک سرکار عالی میں زرعی قرضداری کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالیں گے۔ ۱۱ر امرداد م ۱۶ر
جون کو امن کے معاشی مضمرات کے عنوان پر تقریر ہوگی۔ زمانہ جنگ کی معاشیات زمانہ امن کی معاشیات
سے بہت زیادہ مختلف ہوتی ہے۔ لڑائی اپنے ساتھ جو نئے مسائل لاتی ہے ان میں خاص طور پہ معاشی
مسائل بڑی بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ اگر کوئی حکومت یا ملک جنگ کے بعد امن کے زمانہ میں اپنے معاشی مسائل
پر قابو نہ رکھے تو اسکے سارے انتظامات درہم برہم ہو جانے کا سخت خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ۱۱ر امرداد
کو خواجہ شمس الدین صاحب امن کے معاشی مضمرات کے عنوان پر تقریر کریں گے۔

ان پندرہ دنوں کی دوسری قابل ذکر تقریروں میں ۹ر امرداد م ۱۴ر جون کو قاری عبدالباری صاحب
کی تقریر "حضرت علیؓ" اور ۲ر امرداد م ۷ر جون کو تقریر بعنوان "حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ" شامل ہے
۲ر اور ۹ر امرداد کے پروگرام میں حضرت خواجہ اجمیری اور ولادت با سعادت ۲ کی مناسبت سے ترتیب دیئے گئے ہیں

یہہ دونوں تاریخیں اس مرتبہ جمعہ کے دن واقع ہیں - ۲؍امرداد کو اکرام الدین اور ۹؍امرداد کو محبوب بخش اور انکے ساتھیوں سے قوالی سنیئے -

زیر نظم نیم ماہی کے قابل ذکر گانیوالوں میں اقبال بانو رہتک والی اور ومیل ترڈول کر شامل ہیں ۔ اقبال بانو ۴؍۶؍اور ۸؍امرداد م ۹؍۱۱ اور ۱۳؍جون کو گارہی ہیں - ڈمیل ترڈول کر کا گانا آپ ۵؍خورداد م ۱۰؍جون کو سننگے ۲؍امرداد م ۹؍جون کو موسیقی کا ایک خاص پروگرام "قوس قزح" پیش کیا جارہاہے - اس پروگرام کا وقت رات کے سوا نو سے ساڑھے دس بجے تک ہے - جیساکہ نام سے ظاہر ہے اس میں آپ رنگ برنگی گانے سنیں گے - اس پروگرام میں چھ فنکار حصہ لے رہے ہیں جن میں روشن علی صاحب اور اقبال بانو شامل ہیں۔

بچوں کیلیئے اس مرتبہ دیوانی ہانڈی کے پروگرام یکم امرداد م ۶؍جون کو آپا نجم العین اور ۱۳؍امرداد م ۱۸؍جون کو آپا طیبہ پیش کر رہی ہیں - ۵؍امرداد م ۱۰؍جون کو دھوپ چھاؤں کا پروگرام چھوٹے بچوں کیلئے ہے - ۶؍امرداد م ۱۱؍جون کو منگل کے دن ہمارے کمسن سننے والے استاد کو زیادہ ترکاری اگانے کی تیاریاں کرتے ہوئے سنیں گے - موجودہ حالات میں یہہ فائدہ مند بات ہے کہ ہر شخص اپنے لیئے ترکاری آپ اگانے کی کوشش کرے - اس سے نہ صرف تمہیں اچھی اور تازہ ترکاریاں استعمال کرنے کو ملیں گی بلکہ اگر ہم اسطرف تھوڑی سی توجہہ کریں تو اپنی اگائی ہوئی ترکاریاں بازار کی ترکاریوں سے خاصی کم قیمت ثابت ہوسکتی ہیں - ۷؍امرداد م ۱۲؍جون کو "ایک تنہا شاعر" کے عنوان سے حضرت ناکارہ حیدرآبادی کا لکھا ہوا پروگرام پیش کیا جائیگا - ۸؍امرداد م ۱۳؍جون کو بھائی افتخار ایک پروگرام پیش کر رہے ہیں "صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے" ۱۲؍امرداد م ۱۷؍جون کو ننھوں کا پروگرام ہے ـــ "تارے اور ستارے" ۴؍امرداد م ۹؍جون کو بچوں کے پروگرام میں "جولیس سیزر" ڈرامہ پیش کیا جارہاہے - جولیس سیزر ایطالیہ کی قدیم حکومت روم کا مشہور رہنما اور حکمران گذرا ہے -

۲؍امرداد ۷؍جون کو پہلی نشر میں ۱۱ - ۳۰ سے ۱۲ بجے تک نورالنساء بیگم صاحبہ کا لکھا ہوا فیچر "انوکھی آزمائش" پیش کیا جائے گا -

جواریوں کی نفسیات

نشری تقریر حاجی بشیر احمد خاں صاحب

نشرگاہ والوں کی ستم ظریفی تو دیکھئے کہ مجھ حاجی کو جواریوں کی نفسیات پر تقریر کرنے کی دعوت دی — جواریوں کی نفسیات سے ایک جواری ہی واقف ہوسکتا ہے یا پھر وہ جس کو جواریوں سے بہت قریبی تعلق رہتا ہو — گویا اِس لحاظ سے میرا تعلق ان ہی دو گروہوں میں سے کسی ایک کے ساتھ لازم آتا ہے — اب اگر میں اِس سے اِنکار بھی کروں تو سُننے والے کیوں یقین کرنے لگے — بہرحال وہ بات جو اب تک چُھپی ڈھکی تھی اب الم نشرح ہو جائیگی۔

انسان کی طبیعت میں رِسک (RISK) کا مادّہ پیدائیشاً موجود رہتا ہے اِسی فطری مادّہ کا اظہار جوے کی مختلف شکلوں میں ہوتا رہتا ہے۔

دنیا میں جوے کی ابتدا کب اور کہاں ہوئی غالباً اس کا تعین ممکن نہیں البتہ آج سے پانچ چھ ہزار برس پہلے بھی جوے کے وجود کا پتہ چلتا ہے۔ رومی اور یونانی امراء اور عوام مختلف قسم کے جانوروں کی دوڑوں پر اور دوسری قسم کے کھیلوں پر بازی لگاکر بہت بڑے پیمانے پر جیتتے اور ہارتے تھے۔

موجودہ زمانے میں دنیا کے ہر حصّہ اور ہر طبقہ میں مختلف طریقوں سے جوا کھیلا جاتا ہے جوے کی اقسام کا شمار کرنا ممکن نہیں ہے — مغرب چونکہ دولت اور تمدن میں بہت آگے ہے اس لئے وہاں جوے کے اقسام بھی بہت کثیر اور جدید ہیں۔ اُن میں سب سے زیادہ مشہور اور مقبول قسم گھوڑ دوڑ ہے۔ اُس کے بعد تاش کا جوا ہے — ایک تاش کے باون ۵۲ پتّوں سے عقلمندوں نے جوے کی ہزاروں قسمیں بنا ڈالی ہیں ان میں سب سے زیادہ مشہور اور مہذب قسم برج

(Bridge) ہے اور دوسری مشہور اور غیر معمولی مقبول لیکن ذرا غیر مہذب قسم پپل کہلاتی ہے جس کو انگریزی میں (Flash) کہتے ہیں۔

ہندوستان میں اگرچہ مفلسی عام ہے مگر باوجود اس کے یہاں جوا بھی عام ہے البتہ یہاں اتنی بڑی مقدار میں جوا نہیں کھیلا جاتا جتنا یورپ میں کھیلا جاتا ہے پھر بھی جہاں چھوٹے بچے کنکروں، پتھروں، بیڑیوں اور سگریٹوں سے جوا کھیلتے ہیں وہاں کلکتے بمبئی اور پونا میں گھوڑ دوڑ پر کروڑوں روپیوں کی جیت ہار ہو جاتی ہے۔ اور اب تو سنا ہے کہ یورپ کی ریس میں کلکتہ میں کتوں کی بھی دوڑ بڑے اہتمام سے ہونے لگی ہے۔ اور اس پر بھی شوقین جی کھول کر ہار جیت کرنے لگے ہیں۔

یورپ میں جوے خانے عام اور باضابطہ طریقے سے قائم ہیں۔ جن میں سے بعض تو بہت مشہور ہیں۔ چنانچہ فرانس کے مانٹی کارلو سے دنیا کے ہر طبقہ کے لوگ واقف ہیں جہاں ایک زمانے میں روزانہ لاکھوں کروڑوں روپیے کی ہار جیت ہوا کرتی تھی۔ اور اس کے متعلق ایک عجیب اور دلچسپ روایت بہت مشہور تھی کہ جو بدنصیب جواری اپنی ساری پونجی ہار کر بالآخر خودکشی کر لینا چاہتا تھا تو اس کو جوے خانے کی طرف سے اسباب خودکشی فراہم کر دیئے جاتے تھے اور پولیس اس قسم کی وارداتوں کے سلسلے میں کوئی کارروائی بھی نہیں کرتی تھی۔

ہندوستان میں کلب گھروں کو چھوڑ کر جہاں برج (Bridge) وغیرہ کے مہذب ناموں سے علانیہ جوا کھیلا جاتا ہے، باضابطہ جوے خانے نہیں ہیں اس لئے کہ یہاں جوے کی بعض قسموں کے علانیہ کھیلنے کی قانونی ممانعت ہے۔ البتہ یہاں چھپے ہوئے جوے خانے بکثرت موجود ہیں۔ ان چھپے ہوئے جوے خانوں کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک شخص (خواہ وہ جواری ہو یا نہ ہو) بحصول معاوضہ مستقل طور پر ایک مکان مع سازو سامان فراہم کرتا ہے اور بوقت کھیل جواریوں کی ساری ضروریات کا انتظام کرتا ہے۔ اخراجات کی پابجائی جواریوں کی مشترکہ رقم سے کیجاتی

ہے اور اس غرض سے جو رقم جمع کی جاتی ہے اس کو "بیٹھک" یا "نعل" کہتے ہیں۔ جو شخص یہ انتظام کرتا ہے اگر وہ جواری نہ ہو تو بہت فائدہ میں رہتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک نوبت پر جیتنے اور ہارنے والے سارے جواری کھک ہو جاتے ہیں اور اجارہ دار امیر بن جاتے ہیں۔ ایسی ایک دو مثالیں میرے سامنے ہیں کہ بعض مفلس اشخاص نے اس قسم کا منفعت بخش کام شروع کیا اور بہت جلد لکھ پتی ہو گئے۔ گو یہ طریقہ خطرہ سے خالی نہیں ہے اور ایسے اڈوں پر ہر وقت قانونی گرفت کا ڈر لگا رہتا ہے لیکن اونچے طبقے کے جواریوں کے اثرات وقت پڑے پر کام آ جاتے ہیں بعض پارٹیوں میں کسی ایک ممبر کے گھر کو (جس میں ہر قسم کی سہولتیں حاصل ہوں) اڈہ بنایا جاتا ہے۔ مگر اخراجات یہاں بھی مشترکہ ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں بعض شوقین قسم کے نئے نئے جواری شروع شروع میں جوا پارٹی کو بڑے چاؤ سے اپنے پاس مدعو کرتے رہتے ہیں۔

ایک دفعہ مجھے ایسے ایک شوقین جواری کو اپنے ہاں جوا پارٹی کا اہتمام کرتے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ انھوں نے گھر کی صفائی کرائی سفید فرش بچھوایا۔ خوشبوئیں جلائیں۔ اچھے کھانوں اور ٹھنڈے پانی کا انتظام کیا۔ گویا ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے اس دن ان کے ہاں کوئی محفل وعظ منعقد ہونے والی ہے۔ مگر ان شوقینوں کی ایسی دعوتوں کے سلسلے زیادہ دنوں تک قائم نہیں رہنے پاتے۔

جیسے جوے کی مختلف قسمیں ہیں ویسے جواریوں کی بھی متعدد اقسام ہوتی ہیں بعض محض شوق کی خاطر کھیلتے ہیں۔ بعض صرف وقت گذاری کے طور پر کھیلتے ہیں بعضوں کو اس کی لت پڑ جاتی ہے۔ اور بعضوں نے جلب منفعت کی خاطر اسکو بطور پیشہ اختیار کر رکھا ہے۔ بعض مجبوراً کھیلتے ہیں اور بعض مصلحتاً۔

اور سب قسمیں تو سمجھ میں آسکتی ہیں مگر یہ مصلحتاً کھیلنے والوں کی قسم شاید بہت سے لوگوں کی سمجھ میں نہ آئے۔ یہ قسم بعض کاروباری لوگ مثلاً ٹھیکہ داروں وغیرہ پر مشتمل ہوتی ہے جو اپنے متعلقہ

افسروں کی خوشنودی حاصل کرنیکے لئے کھیلتے ہیں اور اس صورت میں یہہ لوگ عمداً کچھ ہار کر مزید خوشنودی کا باعث بنتے ہیں ۔ اس کے علاوہ بعض خوشامدی ماتحتیں بھی اپنے جواری افسروں کو خوش کرنے کے لئے اپنی عادت کے خلاف مصلحتاً جوا کھیلتے ہیں ۔

جس طرح جواری مختلف قسم کے ہوتے ہیں اُسیطرح اُن کے طبایع بھی مختلف ہوتے ہیں لیکن بعض صفات میں سب کے سب مشترک بھی ہوتے ہیں ۔ مثلاً ہر جواری شگونی، وہمی، شکّی اور عقیدے کا کمزور ہوتا ہے ۔ چنانچہ بعض جواری جب جوا کھیلنے کے لئے گھر سے چلتے ہیں تو استخارہ یا کوئی فال وغیرہ دیکھکر نکلتے ہیں ۔ بعض جواری جس روز کوئی بڑھیا پارٹی مقرر ہوتی ہے اُس روز صبح میں پہلے پہل کسی خوش نصیب کی صورت دیکھنے کا ایک رات قبل انتظام کرکے سوتے ہیں جوابازوں کے عقائد کی کمزوری کے اکثر مظاہرے ریس کو رس پر نظر آتے ہیں ۔ جہاں جواریوں کی اس قسم کی کمزوریوں سے واقف کار غنڈے سادھوؤں اور فقیروں کے بھیس میں ریس کھیلنے والوں کو لوٹتے رہتے ہیں ۔ یہہ لفنگے شرط دوڑنے والے تمام گھوڑوں کے ناموں سے واقف ہوتے ہیں ۔ لیکن کھلاڑیوں پر اپنے علم غیب کی دھونس جماکر ہر ایک سے پیسے وصول کرکے اور نہایت رازداری کی تاکید کرکے کسی ایک گھوڑے کا نام بتادیتے ہیں کہ اُس پر بازی لگاؤ اس طرح سے ایک ایک بدمعاش ریس کے زمانے میں اچھے اچھے سمجھداروں کو الّو بناکر روزآنہ کئی کئی سو روپیے کمالیتا ہے

جب کھیل شروع ہوتا ہے تو جواری کسی غیر متعلق شخص کا اپنے قریب بیٹھنا پسند نہیں کرتا یہہ ایک تو اس لئے کہ وہ شخص کہیں اس کا کھیل دیکھ کر کسی دوسرے کو اشارہ نہ کردے ۔ دوسرے معلوم نہیں اُس کا قدم اپنے لئے مبارک ہے یا نہیں چنانچہ کچھ دیر تک تو وہ اندازہ کرتا رہتا ہے اور جب اُس کو اپنے لئے مفید نہیں پاتا تو چشم وابرو سے اپنی بیزاری کا اظہار کرنے لگتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ بیٹھنے والا اپنی جگہہ سے نہ ٹلے تو پھر بہہ تکلف برطرف کرکے صاف طور پر کہہ دیتا ہے کہ

مہربان ذرا ہٹ کر تشریف رکھیئے اور اگر اُن مہربان سے کچھ بے تکلفی ہو تو پھر ان کی شان میں اور ہی کلمات استعمال کئے جاتے ہیں۔

جواری بالعموم کھیل کے لئے رات کا انتخاب کرتے ہیں اور جب بیٹھتے ہیں تو پہلے وقت کا رسمائ تعین کر لیتے ہیں جس کی حد بالعموم چار چھ گھنٹے ہوتی ہے لیکن اختتام وقت کی پابندی کبھی نہیں ہوتی۔ عام طور پر یہہ ہوتا ہے کہ وقت کے ختم پہ جیتے ہوئے کھلاڑی تو اُٹھنے کی کوشش کرتے ہیں مگر ہارے ہوئے جواری وقت میں کچھ اور توسیع کی خواہش کرتے ہیں تاکہ یہہ اپنی گئی ہوئی رقم جس قدر بھی ممکن ہو واپس لے سکیں۔ اسی کشمکش اور ناگواریوں اور تلخیوں کے ساتھ کئی راتوں کی صبح ہو جاتی ہے۔ صبح کو جیتے ہوئے کھلاڑیوں کی حالت پھر بھی کچھ بہتر رہتی ہے مگر ہارے ہوؤں پر ذہنی کوفت کے ساتھ تکان کا بہت بُرا اثر مترتب ہوتا ہے ـــ بعض اُچکّے کھلاڑی کھیل کے دوران میں آکر شامل ہوتے ہیں اور اس طرح سے وہ وقت کی پابندی کے معاہدہ سے آزاد رہتے ہیں ایسے لوگ ہوشیاری یہہ کرتے ہیں کہ بیٹھتے وقت کہہ دیتے ہیں، بھئی میں زیادہ دیر تک نہیں بیٹھوں گا مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے۔ چنانچہ اگر جیت میں ہوئے تو جلد اُٹھ جاتے ہیں اور ہارنے والوں کے اصرار پر بھی نہیں ٹھیرتے البتہ پیچھا چھڑانے کو یہہ کہکر جاتے ہیں کہ میں ابھی تھوڑی دیر میں آتا ہوں مگر آتے واتے نہیں لیکن اگر ہار گئے تو پھر اُٹھنے کا نام نہیں لیتے۔ بلکہ اگر کوئی اُن سے جلا ہوا اُنھیں یاد بھی دلائے کہ آپ کو تو کسی ضرورت سے جلد جانا تھا۔ تو شرماکر لاجواب ہو جاتے ہیں۔

جوے کی اسپرٹ بھی عجیب وغریب ہوتی ہے اگر دو سگے بھائی بھی ایک پارٹی میں کھیلیں گے تو ایک دوسرے کی یہہ کوشش ہوگی کہ وہ ہارے اور میں جیتوں۔ اس اسپرٹ سے عام طور پر عزیزوں اور دوستوں میں سخت قسم کی ناگواریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

کبھی کوئی جواری ہار جیت کے متعلق سچ نہیں کہتا۔ ہمیشہ اپنی جیت کو کم اور ہار کو زیادہ کر کے بیان کرنے کا عادی ہوتا ہے۔ کھیلنے کر بیٹھتے وقت ہر چند سب کھلاڑی اپنے اپنے جھاڑے بتا بتا کر

بیٹھتے ہیں مگر اٹھتے وقت جیتنے والوں کی جیت اور ہارنے والوں کی ہار جوڑی جائے تو ایک اور چار کی نسبت سے آپس میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ پھر لطف یہ کہ ہارنے اور جیتنے والے دونوں اپنے اعداد کی صحت کی قسمیں کھاتے ہیں۔

جو جواری بالعموم ہارتا رہتا ہے تمام پارٹی کی ہمدردیاں اُس کے ساتھ رہتی ہیں اس کے برعکس جو اکثر جیتتا رہتا ہے سب اُس کے مخالف اور نقصان کے خواہاں رہتے ہیں۔

بعض جواری جب تک جیتتے رہتے ہیں جوئے کو اچھا سمجھتے ہیں مگر ہار کے وقت اُس کو معیوب کہنے لگتے ہیں بلکہ ہار کو برداشت ہی نہیں کر سکتے ایسے کھلاڑی کم ظرف سمجھے جاتے ہیں۔

بعض خوش مزاج جواری شروع سے آخر تک ایک ہی موڈ میں کھیلتے ہیں خواہ وہ جیت میں ہوں یا ہار میں لیکن بعض کھلاڑیوں کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ جیت میں خوش اور ہارتے وقت غصے میں رہتے ہیں۔ ایسے جواری ناپسندیدہ سمجھے جاتے ہیں۔

بعض کھلاڑی کا نچو کہلاتے ہیں یہ اگر کبھی جیت جاتے ہیں تو پھر اُن کے پاس سے اُس کا واپس لوٹنا ممکن نہیں ہوتا کیونکہ جیت لینے کے بعد اُن کے کھیل کی رفتار بالکل بدل جاتی ہے جوا بازوں میں ایسے جواریوں کو زرغل کہا جاتا ہے۔ یہ لفظ "زرغل" جواریوں کا پیٹنٹ لفظ ہے۔

دوران کھیل میں ایک جواری دوسرے جواری کو عام طور پر کبھی قرض نہیں دیتا خواہ قرض مانگنے والا کتنا ہی معتبر کیوں نہ ہو اگر کوئی بہت ہی با مروت جواری ہوا تو قرض خواہ کو یہ کہہ دیتا ہے کہ بھئی تم کو قرض دینے میں مجھے کوئی تامل نہیں ہے لیکن کھیل کے دوران میں کسی کو قرض دینے سے مجھے کھنس لگتی ہے۔ معلوم نہیں یہ کھنس کس زبان کا لفظ ہے جسے عام طور پر اکثر جواری نحوست کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ اور جواریوں کا یہ کہنا ایک حد تک ٹھیک بھی ہے۔ چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ کبھی قرض دینے والا آخر میں خود قرض لیکر اٹھتا ہے۔ علاوہ ازیں بعض جواری قرض لے کر یا تو بروقت ادا نہیں کرتے یا اگر قرضہ کی رقم زیادہ ہو جائے تو اُس پارٹی سے روپوش ہو جاتے ہیں۔

جواریوں کی مساوات حقیقت میں مساوات ہوتی ہے جس طرح محمود و ایاز ایک ہی صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں اسی طرح کھیل میں اونچی نیچی حیثیت کے جواری بالکل ایک ہی سطح پر نظر آتے ہیں۔ —۔

جواریوں کا انہماک بے نظیر و بے مثال ہوتا ہے۔ یعنی جواری جس انہماک سے جوا کھیلتا ہے اس انہماک سے شائد ہی دنیا کا کوئی دوسرا طبقہ اپنا متعلقہ کام کرتا ہو۔ حقیقت میں دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جانا جسے کہتے ہیں وہ کیفیت ایک جواری کو کھیل میں جُتا ہوا دیکھ کر محسوس ہوتی ہے۔ کھیل کے وقت کوئی دوسرا اہم سے اہم کام رکا ہوا ہو تو اس کو احساس نہیں ہوتا۔ ضروری سے ضروری اپائنٹمنٹس ہوں وہ اسکی پرواہ نہیں کرتا۔ اس کا بزرگ یا مخلص ملنے آئے تو اپنی عدم موجودگی ظاہر کر کے ان کو چلتا کر دے گا لیکن ان میں سے اگر کوئی بے تکلف یا واقف کار مقام واردات تک پہونچ جائے تو ان کی طرف مطلق توجہ نہیں کرے گا جس کے نتیجہ میں اپنے اچھے اور مخلص دوستوں کو کھو دیتا اور عزیزوں سے بگاڑ مول لیتا ہے۔ اس کو نہ کسی کی شادی میں جانا یاد رہتا ہے اور نہ کسی کے غم میں شریک ہونے کا ہوش ہوتا ہے۔ اس خصوص میں ایک واقعہ بہت مشہور ہے خدا معلوم کہاں تک سچ ہے کہ ایک جواری مشغول بہ کار تھا۔ گھر سے اطلاع آئی کہ لڑکا بیمار ہے۔ بولا ابھی آتا ہوں۔ پھر بلاوا آیا — یہ پھر ٹال گیا۔ اب کی یہ معلوم کرایا گیا کہ بیمار کی حالت بہت خراب ہے اس نے کہلوایا کہ ڈاکٹر کو بلواؤ میں ابھی آیا حتّٰی کہ تھوڑی دیر بعد یہ خبر آئی کہ صاحبزادے کا انتقال ہو گیا۔ تو بولا کہ جس کے واسطے جانا تھا جب وہی چلا گیا تو اب جا کر کیا کروں اور یہ کہکر پہلے سے تیز رفتار سے کھیلنے لگا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

جواری جوا نہ کھیلنے کی نسبت جو توبہ کرتے ہیں اُس توبہ کا کوئی اعتبار نہیں۔ ہزاروں مرتبہ قسمیں کھائی جاتی ہیں۔ کبھی ضمیر کی ملامت کے اثر سے۔ کبھی کسی ناصح کے منع کرنے سے۔ کبھی زیادہ ہار کر۔ کبھی کسی وجہ سے۔ کبھی کسی وجہ سے۔ مگر استقامت کسی توبہ پر نہیں ہوتی اگر ان کو کوئی اس کمزوری پر توجہ دلا کر شرمندہ کرنا چاہے تو جھلا کر اپنے عدم استقلال پر حافظ کے اس شعر کو دلیل میں پیش کرتے ہیں۔

در کوے نیک نامی ما را گزر نہ دادند
گر تو نمی پسندی تغییر کن قضا را

تو گویا اب تو یہ معاملہ جواریوں سے قطع نظر عام بندوں ہی کی دسترس سے باہر کر دیا گیا۔

جواریوں میں سب سے زیادہ خطرناک گروہ پتے لگانے والوں یعنی کارڈ شارپرس (Card Sharpers) کا ہوتا ہے۔ ان سے ہر شریف جواری پناہ مانگتا ہے۔ اور حقیقت میں خدا ایسوں سے بچائے رکھے۔ ایسا ایک کھلاڑی سینکڑوں کا صفایا کر دیتا ہے ــــ میں نے ایک ایسے ہاتھ چالاک کھلاڑی کے کمالات اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں ــــ اِس صفائی اور خوبی سے وہ پتہ لگاتا تھا کہ واہ واہ ۔ واہ ــــ جو کھیل آپ کہئے وہی کھیل اور جس کو آپ کہئے اُس کو دے دیتا تھا ۔ اور کیا مجال کہ کوئی محسوس کرلے۔ مگر ایسے کھلاڑیوں سے دوسرے جواری زیادہ دیر تک دھوکا نہیں کھا سکتے ۔ بہت جلد معلوم ہو جاتا ہے کہ کھیل میں کچھ گڑ بڑ ہو رہی ہے مگر یہ محسوس کرنے تک بہت سوں کا دیوالہ نکل جاتا ہے ۔ ایسے موقعوں پر اگر پارٹی مہذب ہوئی تو کسی بہانے سے کھیل ختم کر دیا جاتا ہے ورنہ اُن ہاتھ چالاک صاحب کی خوب مرمّت کی جاتی ہے اور جو کچھ اُن کے پاس ہوتا ہے چھین کر انھیں گیٹ آؤٹ کر دیا جاتا ہے۔

جواری جب جوا کھیلنے بیٹھتے ہیں تو اس یقین کے ساتھ بیٹھتے ہیں کہ اُنکی جیت لازمی ہے لیکن اگر یہ یقین پورا نہ ہو تو ہر وقت یہ توقع بندھی رہتی ہے کہ اب کی نہیں تو اب کی ضرور جیتیں گے علی ہذا ایک نشست کے بعد دوسری نشست کے موقع پر بھی اُن کی ذہنی کیفیت یہی رہتی ہے حتیٰ کہ دیوالیہ ہونے تک اُنکی آس بندھی رہتی ہے۔

جوے کی تباہ کاریاں اس قدر عام اور مشہور ہیں کہ اگر اُن کی مثالیں دی جائیں تو اس کے لئے کئی جلدیں درکار ہونگی ۔ مگر میں یہاں صرف دو ایسے نوجوانوں کا ذکر کرتا ہوں جنکی زندگی کا روشن مستقبل جوئے کے کارن تاریک ہو گیا ۔

حیدرآباد کے ایک متوسط گھرانے کے طالب علم علیگڈھ میں پڑھتے تھے ۔ بی اے پاس کرنیکے بعد ایم اے

اور ال۔ ال۔ بی میں ایکساتھ شریک ہونا چاہتے تھے۔ اس کے لئے گھر سے فیس اور کتابوں کے واسطے جو رقم آئی تھی وہ جوے کی نذر کردی۔ اور دوبارہ کچھ حیلے بہانے کرکے پھر اسی قدر رقم منگوائی۔ اُن کا بیان ہے کہ دوسری بار رقم ایسے وقت آئی جبکہ وہ ایک جوا پارٹی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ بس وہیں منی آرڈر وصول کیا اور وہیں ختم کرکے اُٹھے — دوسرے دن اپنے ایک ساتھی سے بیس روپے قرض لے کر سیدھے حیدرآباد چلے آئے اور یہاں ایک محکمہ میں صیغہ داری قبول کرلی۔

اسی طرح یہاں کے ایک جاگیردار گھرانے کے نورنظر پونا سے بی۔اے پاس کرکے ال ال بی کی تعلیم کیلئے بمبئی گئے اُسی دوران میں انہیں جوے کی لت پڑ گئی۔ بمبئی کے لا کالج (Law College) ایل ایل بی اور کتابوں کی خریدی کے نام سے بڑی بھاری بھاری رقمیں گھر سے منگوا کر جوے میں ہار دیں اور یہ سلسلہ تین سال تک برابر جاری رکھا بالآخر ناکامی امتحان کا رونا روتے ہوئے گھر واپس آگئے اور چونکہ خوشحال گھرانے کے فرد تھے اس لئے اس شغل کو یہاں آکر بھی جاری رکھا۔ وہ قسم کھا کر بیان کرتے تھے کہ گذشتہ بیس سال میں بتدریج دو لاکھ روپیے سے زاید ہار چکا ہوں۔ چنانچہ یہاں کافی تباہ ہوکر اب انھوں نے مستقل طور پر بمبئی میں سکونت اختیار کرلی ہے۔ خدا معلوم وہ اب وہاں کس حال میں ہیں۔

ابھی ابھی اس سلسلہ کا ایک اور چٹکلہ مجھے یاد آگیا۔ میرے ایک رشتہ دار اپنی جاں بلب بیوی کی آخری استدعا پر اسکو اپنا آخری دیدار دکھانے کے لئے کریم نگر جانے کو حیدرآباد سے چلے۔ اسٹیشن کے راستہ میں چند اسی قسم کے جواریوں کی ایک ٹولی نے اُن کی پوری زادِ راہ لوٹ لی۔ بے چارے روتے دھوتے گھر واپس آگئے اور اپنی لب گور بیوی کو لکھ دیا کہ میں ایک شدید مجبوری کی وجہ سے نہیں آسکتا۔ مگر تم افسوس مت کرو کیونکہ تم کو مجھ منحوس کے دیدار کے بدلے اب خدا کا دیدار نصیب ہوگا۔ چنانچہ بہت جلد ایسا ہی ہوا۔

اکثر لوگوں سے سُنا ہے کہ جوے میں کوئی سرسبز نہیں ہوا۔ لیکن اس سے استثناء کی بھی دو مثالیں میرے پیشِ نظر ہیں۔ اسی طرح ممکن ہیں اور بھی ہوں۔ ایک تو میرے بزرگ ہیں جو بہت مدت پہلے یہاں ایک معمولی حیثیت کے آدمی تھے۔ کسی سرکاری کام سے یورپ بھیجے گئے۔ وہاں ایک عرصہ تک مقیم رہے اور جب لوٹے تو بہت دولتمند ہوکر۔ مجھ سے بیان کیا کہ میں نے جرمنی کے ایک جوے خانے میں ڈیڑھ لاکھ روپیے جیتے ہیں۔ واللہ اعلم۔ بہرحال اس وقت تو واقعی وہ لکھ پتی ہیں۔

دوسرے میرے ایک دوست ہیں جن کی خوش قسمتی کی جواری قسم کھاتے ہیں۔ میرے دیکھتے دیکھتے انہوں نے جوے کی آمدنی سے دو مکان خریدے اُن کو درست کروایا اور ضروری ساز و سامان سے سجایا اور ایک مدت تک اپنے اہل و عیال کی اکثر ضروریات کی تکمیل اسی مد سے کرتے رہے اس کے علاوہ ایک معقول رقم بنک میں پس انداز بھی کر لی ہے۔ اور اب اس بزنس سے کنارہ کش ہو گئے ہیں۔ یہ اُن کی انتہائی عقلمندی ہے۔ اس لئے کہ ہار کر تو اکثر جواری کنارہ کش ہو جاتے ہیں جو بڑی نادانی ہے حقیقت میں عقلمند جواری وہ ہے جو جیت کر انجان ہو جائے۔

جواریوں کے ذکر کے ساتھ اگر دم کشوں کا ذکر خیر نہ کیا جائے تو اُن کے حق میں ناانصافی ہوگی۔ یہ بھی عجیب قسم کی مخلوق ہوتی ہے۔ یہ لوگ کسی نہ کسی جوا خانے سے متعلق ہوتے ہیں اور جوا پارٹی میں محض تماشبین کی حیثیت سے شریک ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کو جواریوں کی اصطلاح میں دم کش کہتے ہیں نہ ان کو کوئی کام ہوتا ہے نہ کاج۔ گھنٹوں بلکہ دنوں جواریوں کے ساتھ بیٹھکر گزار دیتے ہیں اگر ان کا کچھ فائدہ ہے تو بس یہی کہ جو بھلا بُرا کھانا۔ وقت بے وقت جواری کھلاتے ہیں یہ اسی پر قانع ہو جاتے ہیں اور ہر گھنٹے دو گھنٹے کو جوا پارٹی میں چائے کا جو دور چلتا ہے اس میں یہ جواریوں سے بڑھ کر شرکت کرتے ہیں اور جواریوں کے لئے جو اچھے اچھے سگریٹ فراہم کئے جاتے ہیں ان کو مسلسل پھونکتے رہتے ہیں۔ اور کھیل ختم ہونے پر سب کی نظر بچا کر ایک آدھ گنجفہ (جو اجنبل عوضا ہو گیا ہے) چپکے سے جیب میں اتار لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ کھیل میں اگر ان کا آدمی جیت رہا ہو تو ہر بڑے داؤ پر گڈ لک (Good Luck) کے نام سے کچھ نہ کچھ مانگ لیتے ہیں۔

ارباب نشرگاہ حیدرآباد جہاں اور بہت سی مفید جدتیں کیا کرتے ہیں وہاں حال میں کمزوریوں کی نفسیات کے عنوان پر تقاریر نشر کرنے کا ایک اچھا اور اچھوتا سلسلہ جاری کیا ہے۔ لیکن جواریوں کے "راز درونِ خانہ" کے اظہار کے بعد مجھے تو اب کوئی دوسرا کمزور طبقہ بچتا ہے گا نہیں۔ بلکہ ایسے تمام طبقات اپنے پانچویں کالم سے ہوشیار ہو جائیں گے۔ اس طرح ممکن ہے کہ ارباب نشرگاہ کو اس مفید سلسلہ کے جاری رکھنے میں دشواری کا سامنا ہو۔ بہرحال آپ حضرات تو جہاں تک ہو سکے سب کی کمزوریوں سے واقف ہوتے جائیے۔ خدا حافظ۔

پنجشنبہ یکم امرداد مطابق ۱۶ جون

صبح　　پہلی نشر

۸ ــ ۳۰ معین قریشی ــ
ٹھمری ــ دہنیاں لگو موسے تورا ــ
گیت ــ شیام نہ آئے سکھی ری
غزل ــ وفا نہیں نہ ہی کم سے کم جفا کرتے د شوکت)

۹ ــ خبریں
۹ ــ ۵ للتا بائی ــ استادی و عام پسند گانے
۹ ــ ۳۰ ترانہ دکن

شام　　دوسری نشر

۵ ــ پریم شرما دھلی والے
عام پسند گانے
۵ ــ ۵۵ حبیب الدین احمد ــ غزل اور گیت
۵ ــ ۳۰ معین قریشی غزلیں ــ
کیا دیا اک جلوۂ مستانہ کسی کا ــ
یہ رنگ گلاب کی کلی کا ــ
۸ ــ ۴۵ للتا بائی ــ خیال
۶ ــ کنٹری نشریات
ریکارڈ ــ اخباری تبصرہ ــ ریکارڈ " موجودہ (شیبا)"
تقریر ــ کے رام چندر ــ ریکارڈ ــ

۶ ــ ۳۰ بے روزگاری ــ تقریر ــ نواب حسن یار جنگ بہادر
۶ ــ ۴۰ پریم شرما ــ عام پسند گانے
۶ ــ ۵۰ معین قریشی ــ دادرا ــ سیاں بے ایمونے پت موری کھوئی
۷ ــ للتا بائی ــ بھجن اور پد
۷ ــ ۱۵ بچوں کے لئے
" دیوانی ہانڈی " آپا نجم العین کا پیش کیا ہوا پروگرام
۷ ــ ۴۵ پریم شرما

عام پسند گانے

۸ ــ چھوٹے خان ــ طبلہ سولو
۸ ــ ۱۰ " دھلی " تقریر ــ سید احمد رضا
۸ ــ ۲۵ وائلن ــ اسٹوڈیو فن کار ــ
۸ ــ ۳۰ اردو میں خبریں ــ
۸ ــ ۵۰ تلنگی میں خبریں ــ
۹ ــ انگریزی میں خبریں ــ
۹ ــ ۱۵ للتا بائی ــ استادی اور عام پسند گانے
۹ ــ ۴۰ پریم شرما
عام پسند گانے
۹ ــ ۵۵ معین قریشی ــ ٹھمری ــ تورے نینوا جادو بھرے ــ
غزل ــ اس عشق کے ہاتھوں سے ہرگز نہ مفر دیکھا
۱۰ ــ ۱۰ پریم شرما ــ عام پسند موسیقی ــ
۱۰ ــ ۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۲ امرداد مطابق ۷ جون

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ تلاوت کلام پاک اور ترجمہ - قاری محمد عبدالباری
۸ - ۴۵ نعت - خواجہ محمود بیگ

۹ - خبریں

۹ - ۵ قوالی کے ریکارڈ

خواتین کے لئے

۱۰ - سز سردار علی - نعتیہ نظمیں
۱۰ - ۱۵ اکرام الدین - ٹھمری - خواجہ غریب نواز آج موری سُن لیجئے
غزل - فیض ختم کی جو کیا شان ہے تیرے کوچے میں -
۱۰ - ۲۵ خواجہ محمود بیگ - خواجہ غریب نواز کی شان میں کلام
۱۱ - بچے اور شرارت - تقریر - زیب النساء حمدی
۱۱ - ۱۰ عالم نسواں
۱۱ - ۳۰ افلاطی آزمائش - ٹیچر - نوشتہ نورالنساء بیگم

۱۲ - ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۰ - خواجہ محمود بیگ - نعت -

۵ - ۱۰ اکرام الدین - ٹھمری - خواجہ معین الدین میں تو ہے داری
کس چیز کی کمی ہے خواجہ

۵ - ۳۰ حبیب الدین - نعتیہ کلام
۵ - ۴۵ سلطان بیگ نعتیہ کلام -
(۱) کیا کریں ہجر میں جی کر تیرے جینے والے (بہیم)
(۲) غزل -

۶ - عربی نشریات

اخباری تبصرہ - ریکارڈ "نوجوان اور ملازمت"
تقریر - ڈاکٹر ظہیرالدین احمد -
صالح بن ناصر - گانا -

۶ - ۳۰ اکرام الدین - دے اے مرے مولا دے (صدائے درویش)
(۲) کالی کملیا والے ہو -
۶ - ۴۵ خواجہ محمود بیگ - نعتیہ ٹھمری - تم ہند کے راجا مہاراجا -
- - اکرام الدین - خمسہ - یہ سب روپ نبی میں بہروپیا ہو -

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

"یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ"

۷ - ۴۵ قصیدۂ بردہ شریف - شیخ سالم اور ساتھی -
۸ - ۱۰ "حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ" تقریر
۸ - ۲۵ نمبوزا اسٹوڈیو فنکار -

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۵۰ تلنگی میں خبریں

۹- . انگریزی میں خبریں

۹-۱۵ قرائت - قاری محمد عبدالباری

۹-۳۰ خواجہ غریب نواز - نظم امیر احمد خسرو

۹-۳۵ اکرام الدین - قوالی - در فیض حق ہوں زیب تھانہ سب کچھ

غزل - کلام کب حسب مدعا نہ ہوا

خمسہ - ارے او جانے والے دم نکلنے تک ذرا دم لے

۱۰-۵۰ قصیدۂ بردہ شریف - شیخ سالم اور ساتھی

۱۰-۳۰ ترانہ دکن

غزل

نثری کلام سعید شہیدی صاحب

راز دل اپنا بہر صورت نمایاں ہوگیا
میرے منہ سے کا لفظِ عشق عنواں ہوگیا

کب تجلی نظر کی ہستی سے پابند حدود
شعلۂ فانوس پروانے کا عریاں ہوگیا

قبر کی منزل ہو یا دنیا کی دونوں ایک ہیں
آدمی وقفِ در و دیوارِ زنداں ہوگیا

باتوں باتوں میں خزاں کے دن بھی آخر کٹ گئے
پھر بہار آئی گلستاں پھر گلستاں ہوگیا

تو نے کچھ سوچا بھی او معمارِ تعمیرِ بلند
اس بنا سے تو سے گھر کس کس کا ویراں ہوگیا

میں اگر خوش ہوں تو ہر ذرہ خوشی سے مست ہے
میں پریشاں جب ہوا عالم پریشاں ہوگیا

یوں ہی آجاتا تھا کچھ پہلے پہل تیرا خیال
پھر یہی بڑھتے بڑھتے آج ارماں ہوگیا

سیکڑوں جھونکے حوادث کے تھے شہرت کو سعید
مصلحت تھی میں چراغ زیر داماں ہوگیا

یکشنبہ ۔ ۳ ماہ دا دشت ۱۳۵۲ ف م ۹ جون ۱۹۴۲ء

صبح — پہلی نشست

۳۰-۷ مادہو راؤ ۔ ٹھمری جیہ زیں ۔ بابو پیہ بن نہیں ہو

۷-۵۰ محمد ابراہیم خاں ۔ گیت ۔ ساجن آیسا نی یکوں

غزل ۔ ۔ ۔ بہی کرے کرجینا کرتے (آتش)

۹ ۔ خبریں ۔

۹ ۔ ۵ اقبال بانو ۔ رہتک والی ۔ عام پسند گانے ۔

۱ ۔ ۳۰ ترانہ دکن ۔

شام — دوسری نشست

۵ ۔ ۔ مادہو راؤ ۔ پوربی ۔ کانٹے بچے ہیں

۵-۳۰ محمد ابراہیم خاں ۔ غزل فطرت نظر جو کسی نے ملا دی ۔

آئینہ سینوں میں کوئی آتا ہے ۔

۵-۴۵ اقبال بانو ۔ رہتک والی ۔ ہلکے استادی

و عام پسند گانے

۶ ۔ ۔ مرہٹی نشریات ۔

ریکارڈ "گوداوری پراجکٹ" تقریر کے ۔

پی ۔ کلکرنی ۔ ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ ۔

۶-۳۰ محمد ابراہیم خاں ۔ دادرا ۔ اب کیسے جیو بنسری والے

غزل ۔ فانی ۔ کہنہ ۔ ۔ ۔ نظر آتی (فانی)

۶ ۔ ۴۵ مادہو راؤ ۔ ٹھمری ۔ اب کے ساون گھر آجا ۔

۷ ۔ ۔ ذاکر علی ۔ جگر کی دو غزلیں ۔

(۱) تڑپ کر دل انہیں تڑپا رہا ہے ۔

(۲) آنکھوں کا تھا قصور نہ دل کا قصور تھا ۔

۷-۱۵ بچوں کے لئے ۔ خطوں کے جواب نو

۷-۴۵ اقبال بانو ۔ رہتک والی ۔ ہلکے استادی

و عام پسند گانے

۸ ۔ ۱۰ "تاروں کی دنیا" تقریر ۔ غفار

۸ ۔ ۲۵ ستار ۔ اسٹوڈیو فنکار ۔

۸ ۔ ۳۰ اردو میں خبریں ۔

۸ ۔ ۵۰ تلنگی میں خبریں ۔

۹ ۔ ۔ انگریزی میں خبریں ۔

۹-۱۵ اقبال بانو ۔ عام پسند گانے ۔

۹-۴۵ غزلوں کے ریکارڈ

۱۰ ۔ ۵ اقبال بانو ۔ استادی و عام پسند گانے ۔

۱۰-۳۰ ترانہ دکن ۔

شنبہ ۵ امرداد ۱۳۵۳ف مطابق ۱۰ جون ۱۹۴۴ء

صبح — پہلی نشر

۸ — ۴۰ ریکارڈ۔

۹ — ۰ خبریں۔

۹ — ۵ کنھیالال غزل۔ اس عشق کے ہاتھوں سے نہ مفر دیکھا

ٹھمری۔ بتیاں کیسے گنوائی پیہ ہرجائی۔

۹ — ۳۰ ترانہ دکن۔

شام — دوسری نشر

۵ — ۰ کنھیالال۔ ٹھمری۔ جب سے شام سدھارے۔

غزل۔ سوز دل اے دل بیتاب کہاں سے لاوں (توفیق)

۵ — ۲۰ وکیل تڑول کر۔ ہلکی استادی و عام پسند موسیقی۔

۵ — ۴۰ حسن خان۔ فلمی گیت۔

۶ — ۰ وکیل تڑول کر۔ بھجن۔

۶ — ۰ فارسی نشریات۔

ریکارڈ۔ اخبار و تبصرہ۔ ریکارڈ۔ "حضرت

خواجہ معین الدین چشتی" تقریر آقا محمد علی۔ ریکارڈ

۶ — ۴۰ محسن خان فلمی گانے۔

۷ — ۰ کنھیالال۔ دادرا۔ توری ترچھی نجریا کے بان۔

گیت۔ اڑ جا دیس بدیس رے پنچھی۔

۷ — ۱۵ بچوں کے لئے۔

"دھوپ چھاؤں" چھوٹے بچوں کا پروگرام۔

۷ — ۴۵ وکیل تڑول کر۔ ہلکی استادی موسیقی۔

۸ — ۰ آرکسٹرا

۸ — ۱۰ "اپنی باتیں" تقریر۔ آغا حیدر حسن۔

۸ — ۲۵ بلبل ترنگ استوڈیو فن کار۔

۸ — ۴۰ اردو میں خبریں

۸ — ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ — ۰ انگریزی میں خبریں

۹ — ۱۵ "پسند اپنی اپنی" ریکارڈ

ترانہ دکن۔

شنبہ ۔ ۲ امرداد ۱۳۵۵ ف م ۱۱ جون ۱۹۴۶ء

پہلی نشر صبح

۸ ۔ ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے شلوک اور ترجمہ
۸ ۔ ۴۵ بھجن کے ریکارڈ
۹ ۔ ۔ خبریں
۹ ۔ ۵ اقبال بانو ۔ رتنک والی ۔ ہلکے استادی و عام پسند گانے
۹ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ ۔ ۔ محمد یعقوب غزل ۔ واقف نہیں تم اپنی نگاہوں کے اثر سے (جگر)
گیت ۔ پپیہا پیا بنا تڑپائے
۵ ۔ ۱۵ کشن لال مثلث چھپکے یوں بروز انہ کیوں در پردہ ہنسوائے مجھے
غزل ۔ حسینوں کی وفا کیسی جفا کیا ۔
۵ ۔ ۲۵ اقبال بانو ۔ رتنک والی ۔ ہلکے استادی و عام پسند گانے
۶ ۔ ۔ تلنگی نشریات
ستار ۔ "حیدرآباد کے تاریخی مقامات" تقریر
اے ۔ ویر بھدر اراؤ ۔ کرناٹک موسیقی ۔
۶ ۔ ۳۰ محمد یعقوب ۔ غزل ۔ ہستی اپنی حباب کی سی ہے
گیت ۔ باغ میں کوئل کوکو بولے ۔
۶ ۔ ۴۵ کشن لال ۔ یمنی کی دو غزلیں
(۱) بن گیا سرمایہ رشک غیر کی تقدیر کا
(۲) گلہ اب کیا کروں جور و جفا کا
۷ ۔ ۔ اقبال بانو ۔ عام پسند موسیقی
۷ ۔ ۱۵ بچوں کے لئے
"استاد زیادہ تر کا ہی الگ رہے ہیں"
۷ ۔ ۴۵ اقبال بانو ۔ عام پسند موسیقی
۸ ۔ ۔ کشن لال ۔ ٹھمری ۔ گھر سے نکس کریں کیتیاں ۔
۸ ۔ ۱۰ حیدرآباد (سلسلہ "اصلاحات") تقریر ۔ مائے گوداک
۸ ۔ ۲۵ کلاریونیٹ ۔ اسٹوڈیو فن کار
۸ ۔ ۴۰ اردو میں خبریں
۸ ۔ ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ ۔ ۔ انگریزی میں خبریں
۹ ۔ ۱۵ "قوس قزح" گانے کا خاص پروگرام ۔
محمد یعقوب ۔ گیت
ذاکر علی ۔ فلمی گیت
خواجہ محمود بیگ ۔ دادرا
کشن لال ۔ غزل
اقبال بانو ۔ ٹھمری
روشن علی ۔ خیال
۱۰ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

چہارشنبہ ۷ امرداد ۱۳۵۵ف م ۱۲ جون ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸-۳۰ (ریکارڈ)

۹-۰ خبریں

۹-۵ رام کلنتھی بائی - ٹھمری - بیرون - راں کے بھجتو رے نین
غزل - کلیجہ میں بہت ڈھونڈا کہاں توکس ساکن دی

۹-۲۰ ترانہ دکن

شام — دوسری نشر

۵-۰ غلام صدیق خاں - خیال - بھیم پلاس - گورے
مکھ پتے مورے من بھا دے

۵-۲۰ رام کلنتھی بائی - ٹھمری - مرلی والے شام
غزل - ترے عشق میں زندگانی لٹا دی

۵-۴۰ آرکسٹرا

۵-۵۰ غلام صدیق خاں - ٹھمری - کھیلت ...

۶-۰ مرہٹی نشریات
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ - بھاؤگیت
تقریر - وسنت راؤ تیجی پورکر - ریکارڈ

۶-۳۰ فلمی کہانی

۷-۱۵ بچوں کے لئے
ریت تھا شاعر حضرت نکارہ کا لکھا ہوا پروگرام

۷-۴۵ رام کلنتھی بائی - دادرا - مکے بچھڑ گئے سیاں ...
غزل - میں وہ دل ہوں جو ٹھکرا گیا ہوں ...

۸-۱۰ افسانہ نوشتہ ابراہیم جلیس

۸-۲۵ بانسری - اسنو ڈیو فن کار

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۵۰ تلنگی میں خبریں

۹-۰ انگریزی میں خبریں

۹-۱۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۹-۵۰ "تعلیم" انگریزی تقریر - مس ایم - چارلس

۱۰-۰ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۱۰-۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۱۰ امرداد ۱۳۵۵ف مطابق ۱۴ جون ۱۹۴۶ء

صبح — پہلی نشر

۸۔۲۰ تلاوت کلام اللہ اور ترجمہ۔ قاری عبدالباری

۸۔۲۵ ذاکر عسلی۔ نعت

۹۔۰۰ خبریں

۹۔۰۵ محبوب بخش اور ساتھی۔ قوالی

۹۔۲۰ ریکارڈ

خواتین کے لئے

۱۰۔۰۰ سعیدہ مظہر نظمیں

۱۰۔۱۵ محبوب بخش اور ساتھی۔ قوالی

۱۰۔۴۵ احمد زماں خاں۔ نعتیہ غزلیں

(۱) قسم قدم پہ ہے حیران جستجوئے رسول

(۲) دل میں بھرا ہے شوق مدینہ کی راہ کا

۱۱۔۰۰ "ہندوستان کی زراعت" تقریر کی ری

دیاوقی اشتہارنہ

۱۰ عالم نسوان

۱۱۔۲۰ فیچر

۱۲۔۰۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵۔۰۰ احمد زماں خاں۔ ٹھمری۔ نردئی سے پریت کرو نہ کوئی

غزل۔ یارو مرا شکوہ ہی بھلا کیجئے اُس سے

(خواجہ میر درد)

۵۔۱۵ محمد علی۔ نعتیہ ٹھمری۔ محمد کے جاؤں بلہاری

غزل۔ زبان عرض نہیں شرح عاشقی کی قسم

۵۔۳۰ محبوب بخش اور ساتھی۔ قوالی

۶۔۰۰ عربی نشریات۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ

سیرۃ سیدنا علیؓ۔ تقریر۔ ادیب احمد صفا گانا۔ عبداللہ بن سالم یافعی

۶۔۳۰ احمد زماں خاں۔ ٹھمری

ہم پر ہو جائے کرم کی نجریا

۶۔۴۵ محمد علی۔ غزل

مجھ سے شکوہ کیا نہیں جاتا۔ (ناچیز)

۶۔۵۵ محبوب بخش اور ساتھی۔ قوالی

۷۔۱۵ بچوں کے لئے

"حضرت علیؓ" تقریر۔ محمد عبدالباری۔

قوالی۔ ایک نعمانی منظوم۔ نواز کے ریکارڈ۔

"ملک عرب" تقریر۔ ۲/۲ باجوں کا ریکارڈ

"کل چاند گرہن ہے" تقریر

۷-۴۵ قصیدۂ بردہ شریف۔ احمد بن بریک

۸-۱۰ نظمیں

۸-۲۵ قمبوز۔ اسٹوڈیو فن کار

۸-۴۰ اردو میں خبریں

۸-۵۰ تلنگی میں خبریں

۹- انگریزی میں خبریں

۹-۱۵ محبوب بخش اور ساتھی۔ قوالی۔

۹-۲۵ قصیدۂ بردہ شریف۔ احمد بن بریک

۹-۵۵ محبوب بخش اور ساتھی۔ قوالی

۱۰-۱ قصیدۂ بردہ شریف۔ احمد بن بریک

۱۰-۳۰ ترانہ دکن

"ہفتہ غذا" کے نشری مشاعرے کی ایک یادگار

غزل

زن۔ زمین پر نہ زر پہ ہوتا ہے
اپنا جھگڑا صفر پہ ہوتا ہے

مشورہ ہے یہ اب تو قحط کا اب
پیٹ پہ یا ڈنر پہ ہوتا ہے

اب ہجر کا ملال نہ فکرِ وصال ہے
عاشق کے زیرِ غور غذائی سوال ہے

باہر سفید پوش ہیں کندھے پہ شال ہے
اندر تو سو کھے ٹکڑے ہیں اور باسی دال ہے

صیاد کا یہ اہلِ قفس کو پیام ہے
فاقوں کے باوجود نہ مرنا کمال ہے

ہے جستجو اجل کو غریبوں کے خون کی
فاقوں سے مالدار مریں کیا مجال ہے

زر کے پجاریوں کا لڑکپن تو دیکھئے
خطرے سے کھیلتے ہیں کہ وہ لال لال ہے

سن لیں ذخیرہ باز ذرا کان کھول کے
حلیہ بگڑ نہ جائے کہیں احتمال ہے

مرزا عجیب بات ہے فطرت کو کیا کروں
گو بھوک لگ رہی ہے، طبیعت بحال ہے

مرزا شکور بیگ

شنبہ - ۱۰ امرداد ۱۳۵۵ف م ۱۵ جون ۱۹۴۶ء

صبح

پہلی نشر

۸ - ۳۰ کملا بائی - خیال بھیرویں - تم جاگو موہن پیارے

بھجن - تم یار لگا دو سیاں موری نیا

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ نگاری بائی - ٹھمری - بھیرویں - کچھ نہ سوہائے

غزل - یہ سن سن کے مرنا پڑا ہے کسی کو (داغ)

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ کملا بائی - خیال بیٹ دیپ - پیا نا ہیں آئے

۵ - ۱۵ عبدالکریم - غزل

فانی

۵ - ۲۵ نگاری بائی - ٹھمری - مدھ کے بھرے تورے نین

غزل - اف یہ تیغ آزمائیاں توبہ

۵ - ۵۰ عبدالکریم - غزل

وہ ہنس ہنس کے وعدے کئے جارہے ہیں (ماہر)

۶ - ۰ تلنگی نشریات

سازوں کی محفل (ستار - کلارینٹ - وائلن)

سماجی افسانہ - این اندر دیوی -

۶ - ۳۰ کملا بائی - خیال درگا - نند کے لالا

بھجن - سکھ کے لئے کانہا

۶ - ۵۰ عبدالکریم - غزل - مرے دل میں تمنائے محمد (وصفی)

۷ - ۰ نگاری بائی - خیال باگیسری - مورے منائے

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

ریڈیو کلب کی خبریں - تمہاری پسند کے ریکارڈ

معمہ نمبر ۲۷ - آرکسٹرا پر فلمی گیتیں -

۸ - ۱۰ "موجودہ مسائل" تقریر قاضی محمد عبدالغفار

۸ - ۲۵ ہارمونیم - اسٹوڈیو فن کار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ کملا بائی - چھایا نٹ پل پل سوچ بچار کروں میں

۹ - ۳۰ غزلوں کے ریکارڈ

۹ - ۴۰ نگاری بائی - دادرا - شام نے موری دردکی ڈگریا

غزل - یوں نہ جا حشر کے انداز سے جانے والے

۱۰ - ۰ غنائیہ

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

یکشنبہ ۱۱ر امرداد ۱۳۵۵ ف م ۱۶ر جون ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸-۲۰ ممتاز بائی ـ ٹھمری ـ ہنس ہنس کر وا لگا جا
غزل ـ نظر آج اُن سے رہ گئی مل کے (فانی)

۹-۰ خبریں

۹-۵ ریکارڈ

۹-۲۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵-۰ عبدالمجید خاں ـ غزل ـ سائل سے خفا یوں مرے پیارے نہیں ہوتے
گیت ـ سانس جو سینہ میں ہے فریاد ہے ـ

۵-۱۵ ممتاز بائی ـ دادرا ـ ناہیں ناہیں جانا سوتن گھر سیاں
غزل ـ کہتے ہیں حور جس کو وہ انسان تمہیں تو ہو (داغ)

۵-۴۵ حبیب الدین احمد ـ عام پسند گانے

۶-۰ مرہٹی نشریات
ریکارڈ ـ اخباری تبصرہ ـ ریکارڈ ـ نظم خوانی ـ مس شانتا بائی

۶-۳۰ عبدالمجید خاں ـ دو فلمی گیت (۱) جو ہم پہ گذرتی ہے ستارو پوچھے
(۲) نیناں بھر آئے نیر

۶-۴۰ ممتاز بائی ـ ٹھمری ـ بہنور ا باری کو مول نہ دے
غزل ـ زمانہ ہے کہ گذرا جا رہا ہے ـ (جلیل)

۷-۰ عبدالغفار ـ عام پسند گانے

۷-۱۵ بچوں کے لئے
خطوں کے جواب سنو

۷-۴۵ استادی موسیقی کے ریکارڈ

۸-۱۰ "امن کے معاشی تقاضے" تقریر ـ خواجہ شمس الدین

۸-۲۵ پیانو ـ اسٹوڈیو فن کار

۸-۳۰ اردو میں خبریں

۸-۵۰ تلنگی میں خبریں

۹-۰ انگریزی میں خبریں

۹-۱۵ عبدالغفار ـ عام پسند گانے

۹-۳۵ آرکسٹرا

۹-۴۵ ممتاز بائی ـ غزل
نظر میں روح میں دل میں مرے سما کے گئے
فلمی گیت ـ کیا ستم ہے ظلم ہے بیداد ہے

۱۰-۰ حبیب الدین احمد ـ عام پسند گانے

۱۰-۱۰ ممتاز بائی ـ عام پسند گانے

۱۰-۳۰ ترانہ دکن

دوشنبہ ۔ ۱۲ امرداد ۱۳۵۵ف ۔ ۱۰ جون ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ ۔ ۳۰ ریکارڈ

۹ ۔ . خبریں

۹ ۔ ۵ شاما دیوی ۔ خیال ساورنی ۔ کاروا میں نیک پائی نے
جھن ۔ پرجہ دین ناتھ

۹ ۔ ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ ۔ . روح اللہ حسینی ۔ گیت ۔ اکیلی بن کے جیا برما کے چلے جانا
غزل ۔ کچھ بھی نہیں تماشے ربابِ فنا کی
۵ ۔ ۱۵ تصدق حسین ۔ خیال بہاری ۔ نا ہیں مانوں توری بات بلموا
۵ ۔ ۳۰ شاما دیوی ۔ ٹھمری ۔ صورتیا دیکھے بنا نا ہیں چین
غزل ۔ تجلی دیکھ کر آئینہ سا روئے منور کی
پد ۔ دیوتا کا موکھتا

۶ ۔ . فارسی نشریات

ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ ۔ قصیدہ ولادت جناب امیر علیہ السلام ۔ منظر خاں معظم ۔ ریکارڈ

۶ ۔ ۳۰ روح اللہ حسینی ۔ غزل ۔ دنیا دل میں حشر سا برپا کیجئے جوش

۶ ۔ ۴۰ تصدق حسین ۔ ٹھمری بائیسری ۔ کون کرت توری بنتی پیرا
غزل ۔ ساقی کی ہر نگاہ پر بل کھاکے پی گیا ۔

۷ ۔ . شاما دیوی ۔ خیال ایمن ۔ گروبن کیسے گن گاوں

۷ ۔ ۱۵ بچوں کے لئے
"تارے اور ستارے" ننھوں کا پروگرام

۷ ۔ ۴۵ گیتوں کا پروگرام ۔ ذاکر علی ۔ خواجہ محمود بیگ
روح اللہ حسینی

۸ ۔ ۱۰ اصلاحات ۔ تقریر ۔ مقصود احمد خاں

۸ ۔ ۱۵ ہارمونیم ۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ ۔ ۳۰ اردو میں خبریں

۸ ۔ ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ ۔ . انگریزی میں خبریں

۹ ۔ ۱۵ "پسندیدہ" ریکارڈ

۱۰ ۔ ۳۰ ترانہ دکن

شنبہ۔ ۱۳ امرداد ۱۳۵۵ف م ۱۸ جون ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ ۔ ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ

۸ ۔ ۴۵ بھجن (ریکارڈ)

۹ ۔ ۰۰ خبریں

۹ ۔ ۵ شمس الدین اور ساتھی۔ قوالی

ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ ۔ ۰۰ پریمی۔ نعتیہ نظمیں

۵ ۔ ۱۰ عبد العزیز۔ دو غزلیں

(۱) تری الفت نصیب دشمناں معلوم ہوتی ہے (حفیظ)

(۲) بہاریں لٹ دی بڑا نی لٹ دی

۵ ۔ ۲۵ یوسف شریف۔ غزل۔ سینہ خانہ دل میں یہ کون آیا (ساغر نظامی)

غزل۔ ڈرتے ڈرتے گناہ کرتا ہوں (میکش)

۵ ۔ ۴۰ شمس الدین اور ساتھی۔ قوالی

۶ ۔ ۰۰ تلنگی نشریات

فیچر پروگرام

۶ ۔ ۳۰ نعتیہ غزلیں (ریکارڈ)

۷ ۔ ۱۵ بچوں کے لئے

"دیوانی ہانڈی" طیبہ آپا کا پیش کیا ہوا پروگرام

۷ ۔ ۴۵ شمس الدین اور ساتھی۔ قوالی

۸ ۔ ۱۰ "عرس کوہ شریف" تقریر۔ میر احمد حسین

۸ ۔ ۲۵ وائلن۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ ۔ ۴۰ اردو میں خبریں

۸ ۔ ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ ۔ ۰۰ انگریزی میں خبریں

۹ ۔ ۱۵ شمس الدین اور ساتھی۔ قوالی

۹ ۔ ۴۵ خواجہ محمود بیگ۔ ٹھمری۔ نہ مانے گھنشام

غزل۔ وہ انہیں نہ سہی کم سے کم جفا کرتے (شوکت)

۱۰ ۔ ۵ شمس الدین اور ساتھی۔ قوالی

۱۰ ۔ ۳۰ ترانہ دکن

چہارشنبہ ۔ ۱۴؍ امرداد ۱۳۵۵ف م ۱۹؍ جون ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۸ ۔ ۳۰ ریکارڈ

۹ ۔۔ خبریں

۹ ۔ ۵ ذاکر علی ۔ دادرا

غزل ۔ کرم کر رہے ہیں مٹانے سے پہلے

(شہزادہ والا شان حضرت شجیع)

گیت ۔ پنچھی مری خوشی کا زمانہ کہاں گیا

۹ ۔ ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ ۔۔ بالکشن راؤ ۔ دو بھجن

۵ ۔ ۲۰ ذاکر علی ۔ فانی کی دو غزلیں

(۱) سنگ در دیکھ کے سر یاد آیا

(۲) آپ کی آرزو کئے ہی بنی

۵ ۔ ۴۰ جھنکار ۔ سازوں کے ریکارڈ

۶ ۔۔ مرہٹی نشریات

ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ ۔ "دیہی نشریات"

تقریر ۔ انم راؤ ۔ ریکارڈ

۶ ۔ ۳۰ بالکشن راؤ ۔ ٹھمری اور بید

۶ ۔ ۵۰ ذاکر علی ۔ خمسہ

(۲) غزل ۔ جگر میں درد پایا جا رہا ہے (ماہر)

۷ ۔ ۱۵ بچوں کے لئے

"جولیس سیزرز" ایک ڈرامہ

۷ ۔ ۴۵ لکشمن راؤ ۔ دو گیت

۸ ۔۔ کنہیا لال ۔ دادرا ۔ کیسریا رنگ ۔ ڈارہ

۸ ۔ ۱۰ "ریڈیو کی ڈاک" ندیم

۸ ۔ ۲۵ گلاس ترنگ ۔ اسٹوڈیو فن کار

۸ ۔ ۳۰ اردو میں خبریں

۸ ۔ ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ ۔۔ انگریزی میں خبریں

۹ ۔ ۱۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۹ ۔ ۴۵ "بہبودی مزدوراں" انگریزی تقریر ۔ سید علی محمد موسوی

۱۰ ۔۔ آرگوس آرکسٹرا

۱۰ ۔ ۳۰ ترانہ دکن

پنجشنبہ ۔ ۱۵ امرداد ۱۳۵۵ ف م ۲۰ جون ۱۹۴۶ء

صبح پہلی نشر

۱۔۳۰ (ریکارڈ)

۹۔۰۰ خبریں

۹۔۰۵ شکنتلا بائی ۔ جون پوری ۔ سونندیا تورے پیر

غزل ۔ دل میں کسی کے راہ کئے جارہا ہوں میں

۹۔۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵۔۰۰ حیدر علی ۔ غزل ۔ عشق کو بے نقاب ہونا تھا

۵۔۱۰ نرہر راؤ ۔ بھجن اور بھاؤ گیت

۵۔۲۵ شکنتلا بائی ۔ خیال بھیم پلاس ۔ ڈولن مینڈے کہاں دیں

غزل ۔ وفا بیگانۂ رسم بیاں ہے (فانی)

۶۔۰۰ کنڑی نشریات

ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ ۔ "رام کرشنا پرم ہنسا"

تقریر گووند راؤ ۔

۶۔۳۰ ایک ہی راگ مختلف سازوں پر

۷۔۰۰ شکنتلا بائی ۔ دادرا ۔ پیا اٹھ جاگ رے اکیلی ڈر لاگے

۷۔۱۵ بچوں کے لئے

"پروگرام کمیٹیوں کا اجلاس"

۷۔۴۵ حیدر علی ۔ گیت ۔ پریت کا کوئی گیت سنادے

۷۔۵۵ شکنتلا بائی ۔ ٹھمری ۔ لاگے مورے نین

غزل ۔ عالم کے اعتبار میں لذت ہے کیا کروں

(شہزادہ والا شان حضرت فصیح)

۸۔۱۰ "ہنسی کی باتیں"

۸۔۲۵ ستار ۔ سری کرشن

۸۔۳۰ اردو میں خبریں

۸۔۵۰ تلنگی میں خبریں

۹۔۰۰ انگریزی میں خبریں

۹۔۱۵ شکنتلا بائی ۔ خیال اڈانہ ۔ ارے ہنس بول

غزل ۔ سر بہ سجدہ کیفیت ہے سوز ہے اور ساز ہے

۹۔۴۵ سری کشن ۔ ستار

۱۰۔۰۰ ڈرامہ

۱۰۔۳۰ ترانہ دکن

"ہفتہ غذا" کے نثری شاعر کا کلام

یہ حقیقت ہے یا فسانا ہے
آج ہندوستان بھوکا ہے
اُس طرف دَورِ بادۂ رنگین
اِس طرف زہر بھی گوارا ہے
اُس طرف زرنگار ملبوسات
اِس طرف جسم تک برہنا ہے
اُس طرف آرزو ہے جینے کی
اِس طرف موت کی تمنا ہے
اُس طرف کیا ہے جو نہیں ملتا
اس طرف کچھ نہیں جو ملتا ہے

زندگی مفلسی کے سایہ میں
یہ بھی جینے میں کوئی جینا ہے
اُس طرف قہقہے، اِدھر نالے
زندگی ہے کہ اک معمہ ہے
قصۂ سرزمین لعل و گہر
غم امروز و فکر فردا ہے
جسم مفلوج، روح افسردہ
روح بھوکی ہے، جسم بھوکا ہے

کیا یہی زندگی ہے اے معبود
یا کوئی زندگی کا دھوکا ہے

کیا نہ گذرے گی غم کی رات کبھی
کیا نہ نکلے گا آفتاب کوئی
ظلمتیں کیا نہ دور ہوں گی کبھی
کیا نہ چمکے گا ماہتاب کوئی
بے خبر ہو نہ مست بادۂ عیش
مطمئن ہو نہ محو خواب کوئی
دَور بیداریوں کا آپہونچا
اب نہیں ہے اسیر خواب کوئی
رنگ محفل بدلنے والا ہے
فاقہ کش اب سنبھلنے والا ہے

(حسرت ترمذی)
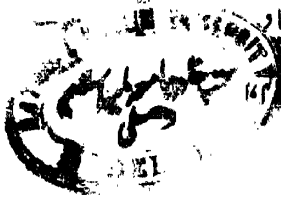
پندرہ روزہ رسالہ
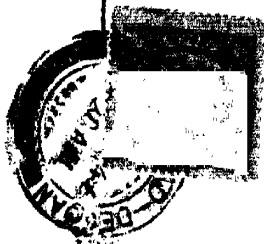
HYDERABAD BROADCASTING STATION

حاجی بشیر احمد خان صاحب
جو نشرگاہ حیدرآباد سے تقریریں نشر کرتے ہیں

استاد
جو بچوں کے پروگرام میں حصہ لیتے ہیں

دکن ریڈیو

۷۳۰ کیلو سائیکل — ۴۱۱ میٹر
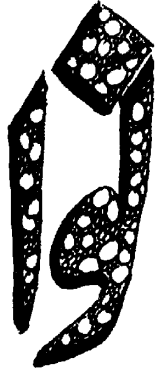
نوا

چندہ سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنے سکۂ عثمانیہ
بیرون ریاست - ایک روپیہ آٹھ آنے کلدار
قیمت فی پرچہ ۱ر۶ ئر

نشان ٹپہ سرکار عالی ۱۷۲
ٹیلی فون نمبر ۲۵۰۸
تار کا پتہ ''لاسلکی'' LASILKI

جلد (۸) | ۱۶ تا ۳۱ امرداد ۱۳۵۵ف م ۲۱ جون تا ۶ جولائی ۱۹۴۶ء | شمارہ (۱۸)

فہرس

مقام اشاعت یادو منزل خیرت آباد دکن

نوائیہ

زیرِ نظر نیم ماہی کی قابلِ ذکر تقاریر یہ ہیں :-

معاشی مسائل یہ واقعہ ہے کہ ہماری سماجی زندگی، معاشیات کے گرد گھوم رہی ہے۔ امن ہو کہ جنگ ہم معاشی محور ہی کے اطراف چکر لگاتے ہیں۔ دیرپا امن کو قائم کرنے اور جنگ کو روکنے کا ایک موثر طریقہ یہ ہے کہ امارت وغربت کی خلیج پاٹ دی جائے۔ انسانی برادری اب اس قسم کی اونچ نیچ کو برداشت نہیں کرسکتی۔ ایک بہتر عالمگیر معاشرے کے قیام کے لئے اعلیٰ اور ادنیٰ کے فرق کو مٹانا ضروری ہے۔ زمانہ کا تقاضہ یہ ہے کہ ملک کے ہر شہری کو کھانے پینے، پہننے اوڑھنے، اور رہنے سہنے کی سہولتیں حاصل ہوں۔ یہ ہیں ہمارے معاشی مسائل، جن پر ۱۶ر امرداد کو مولوی محمد عبدالقادر صاحب تقریر فرمائیں گے۔

اپنی باتیں ۲۱ر امرداد ۵۶ء سے آغا حیدر حسن صاحب کی "اپنی باتیں" شروع ہوں گی۔ آپ بیتی ہو کہ جگ بیتی آغا صاحب اپنے مخصوص انداز میں سننے والوں کے دلوں کو موہ لیتے ہیں۔ دلّی کی بیگماتی زبان بولنے میں انھیں ملکہ حاصل ہے۔ وہ جب بولتے ہیں تو منہ سے پھول جھڑتے ہیں۔ اپنی اپنی باتیں سننے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ ہر بات چیت کرنے والا آغا حیدر حسن نہیں ہوسکتا۔

شبِ معراج جب انسان خدا سے لو لگاتا ہے تو اسے تقربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ آنحضرت صلعم بھی ایک انسان تھے۔ جب آپ نے اللہ کے نام کو اونچا کرنے اور انسانیت کی تفریق مٹانے کے لئے اپنی زندگی وقف کردی تو آپ کو اعلیٰ ترین تقربِ الٰہی حاصل ہوا۔ یہ روحانیت وانسانیت کی معراج ہے۔ ۲۲ر امرداد کو شبِ معراج پر تقریر ہوگی۔

موجودہ مسائل وقت کا پہیہ ہمیشہ گردش میں رہتا ہے اور نئے نئے مسائل پیدا کرتا ہے۔ وقت کی نت نئی الجھنوں کو سلجھانا دانشمندی کا تقاضا ہے۔ آج کی دنیا ایک نیا نظام چاہتی ہے جس میں خوش حالی کا دور دورہ ہو۔ دنیا کا موجودہ سماجی نظام بجھتی ہوئی شمع کا آخر سنبھالا ہے۔ اب ظلم ہچکیاں لے رہا ہے اور برائی دم توڑ رہی ہے۔ اس جاں بہ لب سماجی نظام کو پھر سے حرکت میں لانے کے لئے حریت، اخوت اور مساوات کی ضرورت ہے۔ ہمارے موجودہ مسائل پر ۲۶ر امرداد کو قاضی محمد عبدالغفار صاحب تقریر فرمائیں گے۔

دیہی مسائل دیہات، ہندوستان کی معاشی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔ یہی دیہاتی شہریوں کے لئے غلّہ اگاتے ہیں۔ انھی کے دم قدم سے شہریوں کی رونق ہے۔ لیکن افسوس ہندوستان نے بھلا دیا کہ دیہاتیوں کی خوش حالی میں شہریوں کی خوش حالی پوشیدہ ہے۔ اس مجرمانہ غلطی کا خمیازہ آج ہم بھگت رہے ہیں۔ آج کا ہندوستان دیہی مسائل کو نظر انداز نہیں کرسکتا۔ ہمارے دیہی مسائل کے عنوان پر ۲۹ر امرداد کو تقریر ہوگی۔

ریڈیو کی ڈاک ریڈیو کی ڈاک کے ذریعے مہینے میں دو بار ہمارے سننے والے کے خطوں کے جواب سنائے جاتے ہیں۔ نشریات سے متعلق ان کے خطوط ہماری اچھائیوں اور برائیوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم ان خطوط کا بے لاگ تجزیہ کرکے اصلاح کی طرف پہل کرتے ہیں۔ ہم تصویر کے دونوں رخ پر نظر رکھتے ہیں۔ ۲۰ر امرداد کو "ندیم" کے ذریعہ ریڈیو کی ڈاک سننے والوں تک پہونچائی جائے گی۔

غلے کے دشمن خود غرض انسان اور جراثیم دونوں غلے کے دشمن ہیں۔ نفع کمانے کی حرص میں تاجر غلہ جمع کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ بنگال کا کال اسی ذہنیت کا نتیجہ ہے۔ ان غلہ فروشوں نے ضمیر فروشی، قوم فروشی اور انسانیت فروشی کی ہے۔ یہ روح فرسا سانحہ واقع نہ ہوتا اگر ہر شخص ضرورت سے زیادہ غلہ جمع کرنے کی کوشش نہ کرتا۔ جس طرح انسان غلے کے دشمن ہیں اسی طرح کیڑے بھی اس میں گھن لگاتے ہیں۔ ۲۷ر امرداد کو "غلے کے دشمن" کے عنوان پر ڈاکٹر قادر الدین خاں صاحب کی تقریر ہوگی۔

بلدیہ اور شہری بلدیہ ایک عوامی ادارہ ہے۔ شہریوں کی خدمت اس کا فرض ہے۔ شہر کی صفائی میں بلدیہ کا بڑا دخل ہے۔ جہاں بلدیہ کا یہ فرض ہے کہ وہ عوام سے ربط قائم کرے اور ان کی جائز شکایتوں کو دور کرے وہاں عوام کا یہ فریضہ ہے کہ وہ شہر کو صاف ستھرا رکھنے کی کوشش کریں کیونکہ گندگی شہر کے پاک دامن پر ایک داغ ہے۔ موجودہ زمانے میں شہری ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے نہیں رہ سکتے۔ ان کو بلدیہ کا ہاتھ بٹانا چاہئے۔ ۲۸ر امرداد کو حمید الدین محمود صاحب "بلدیہ اور شہری" کے عنوان پر تقریر فرمائیں گے۔

سررشتہ تالیف و ترجمہ جامعہ عثمانیہ کی ادبی خدمات اگر اردو نے دلی میں جنم لیا اور لکھنؤ نے اس کو پالا پوسا تو حیدرآباد اس کو پروان چڑھا رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جامعہ عثمانیہ کے قیام سے اردو کی قسمت جاگی ہے اور آج اس کا شمار دنیا کی ترقی یافتہ علمی زبانوں میں ہونے لگا ہے۔ جدید ادب کو اردو میں منتقل کرنے اور نئی اصطلاحات وضع کرنے کے لئے سررشتۂ تالیف و ترجمہ کا قیام ناگزیر تھا۔ اس سررشتہ نے اردو زبان کے سرمایہ میں غیر معمولی اضافہ کیا ہے۔ ۳۱ر امرداد ۵۵ف کو ڈاکٹر نظام الدین صاحب جامعہ عثمانیہ کی اس ادبی خدمت پر گفتگو فرمائیں گے۔

تلاوت کلام پاک اور شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک ہر جمعہ کو صبح میں ۸ - ۳۰ بجے قاری محمد عبدالباری صاحب کلام پاک کی تلاوت، ترجمہ و تفسیر فرماتے ہیں۔

منگل کو صبح کے ۸ ۔ ۳۰ بجے رام نواس شرما صاحب شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ان کا ترجمہ سناتے ہیں۔

خواتین کا پروگرام | خواتین کے پروگرام میں جمعہ کے دن ۱۰ ۔ ۳۰ بجے صبح آپ یہ تقریریں سنیں گے۔ ۱۶ر امرداد ۔ کام کی باتیں ۔ مسز حسین علی خاں ۔ ۲۳ر امرداد ۔ شب معراج ۔ مسز انوار اللہ ۔ ۳۰ر امرداد ۔ افسانہ ۔ سکینہ بیگم صاحبہ

انگریزی تقریریں | ہر چہار شنبہ کو رات کے ۹ ۔ ۴۵ شب انگریزی میں تقریر ہوتی ہے۔ ۲۸ر امرداد کو مسز موہنی راجن "عاشقانہ شاعری" کے عنوان پر تقریر فرمائیں گے۔

ڈرامے اور فیچر | ۱۶ر امرداد کی ساعت خواتین میں غزالی صاحب کا لکھا ہوا فیچر نشر ہوگا۔ اور ۲۳ر امرداد کو نثار فاطمہ صاحبہ کا لکھا ہوا فیچر "دو آنسو" پیش کیا جائے گا۔

۲۷ر امرداد کے پروگرام میں رات کے دس بجے مولوی غلام ربانی صاحب کے مرتب کئے ہوئے تین خاکوں کو "نظارے" کے عنوان سے پیش کیا جائے گا۔

بچوں کا پروگرام | بچوں کے پروگرام کے بعض دلچسپ اجزا یہ ہیں:۔

۱۷ر امرداد ——— تاریخی مقاموں کی سیر
۱۹ر " ——— "دھوپ چھاؤں" (چھوٹے بچوں کے لئے)
۲۰ر " ——— اکبر بادشاہ کا زمانہ ۔ خاص پروگرام
۲۱ر " ——— "ترکاری کی باتیں" (ایک مختصر پروگرام)
۲۲ر " ——— "معراج شریف" تقریر ۔ قاری محمد عبد الباری
۲۴ر " ——— "حیدرآباد کے وزیر اعظم" (سلسلے کی تقریر)
۲۷ر " ——— "پروگرام کمیٹیوں کا دوسرا اجلاس"
۲۸ر " ——— "اخبار کا دفتر" فیچر
۲۹ر " ——— "زیادہ ترکاری اگاؤ" خاص پروگرام
۳۱ر " ——— "خالہ ماں چھوڑو سخاوت" لڑکیوں کا کورس

زهره بائی دهلی والی
۳۱ امرداد کو ان کا گانا سنئے

بابوراؤ
جو ۳۱ امرداد کو گائینگے

کردار سازی

نشری تقریر۔ سید محمدؐ ہادی صاحب

آج کل اکثر محفلوں، جلسوں اور اخباروں میں کردار کے متعلق کچھ نہ کچھ تذکرہ ضرور ہوا کرتا ہے۔
اس سے یہ مراد لی جا سکتی ہے کہ ہم یہ محسوس کر رہے ہیں کہ ہمارے کردار میں کچھ خامیاں نظر آ رہی
ہیں اور ہم اپنی اولاد کو ان نقائص سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں اور اس مقصد کو حاصل کرنے
کے طریقے تلاش کر رہے ہیں۔ تو آئیے میں بھی اپنے چند خیالات کو آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔
یہ ضروری نہیں کہ میرے خیالات سے سب کو اتفاق ہو لیکن جو بھی انھیں پسند کریں وہ ان پر
عمل کر کے آزما سکتے ہیں۔ میں نے اپنے بچوں کی حد تک ان ہی خیالات کے مطابق عمل کرنے
کی کوشش کی ہے۔ مجھے اپنی کوششوں میں کس حد تک کامیابی ہوئی یہ اس وقت بتلانا دشوار
ہے اس لئے کہ میرے بچے ابھی سن شعور کو نہیں پہنچے ہیں لیکن مجھے توقع ہے کہ شاید میرے
تجربے کامیاب ثابت ہوں۔

سب سے پہلے ہمیں یہ معلوم کرنا ہوگا کہ تعلیم اور تربیت کا کیا مقصد ہونا چاہئے۔
زمانۂ ماضی میں بچوں کے لئے اتنی تعلیم کافی سمجھی جاتی تھی کہ اس کے ختم پر وہ بڑوں کی
سوسائٹی میں جگہ لے سکیں۔ اس نظرئے کے مطابق بچوں کے دماغوں میں مختلف علوم
کا بھر دیا جانا کافی سمجھا جاتا تھا اور مدارس بھی ایسے ادارے تصور کئے جاتے تھے جہاں
یہ مقصد پورا ہو سکتا تھا۔ لیکن زمانے کی رفتار کے ساتھ تعلیم کے مقصد کے متعلق بھی مختلف
نظرئے قائم ہوتے گئے۔ ان تمام کو گنوانا یا ان کے متعلق بحث کرنا مجھے منظور نہیں —

صرف اس قدر کہہ دینا کافی ہوگا کہ میں ان ماہران تعلیم کا پیرو ہوں جنھوں نے یہ بتلایا ہے کہ تعلیم کا ایک اہم مقصد کردار کی ترقی ہونا چاہئے۔ اگرچہ کہ ابھی تک کسی نے کردار کی تشریح نہیں کی ہے لیکن جب کبھی یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو ہر شخص اس کا مطلب سمجھ لیتا ہے۔ کسی شخص کے کردار کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ وہ اپنے دل و دماغ کی قوتوں کو اس طرح کام میں لاتا ہے کہ جس ماحول میں وہ زندگی بسر کرتا ہے اس کا اس پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ انسان کی زندگی دراصل دو قسم کی ہے ایک تو اندرونی جو خیالات اور تمناؤں سے بھری ہوئی ہے اور دوسری بیرونی جس کا تعلق اس کے جسم سے ہے اور جس کی حفاظت، آرام اور آسائش کے لئے اسے ہاتھ اور پیر مارنے پڑتے ہیں۔ یہی اندرونی اور بیرونی مطالبے انسان کی روح کو ایک کش مکش میں ڈال دیتے ہیں اور جس انسان کے اندرونی زندگی کے مطالبے اس کش مکش میں کامیاب ہوتے ہیں وہی صاحب کردار کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔ یا یوں کہا جاسکتا ہے کہ صاحب کردار وہی شخص ہوتا ہے جو ایک نصب العین قائم کرنے کے بعد اس کو حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کی کوشش کرتا ہے اور کوئی دنیوی طاقت اس کو اس سے باز نہیں رکھ سکتی۔ اس میں شک نہیں کہ دنیوی تعلقات اور خواہشات ہمیں مجبور کردیتے ہیں کہ ہم ان چیزوں کی طرف زیادہ دھیان دیں جن کا تعلق جسم سے ہوتا ہے مثلاً غذا اور لباس کی فراہمی، رہائش کے لئے مکان اور دوسرے آسائش اور دلچسپی کے سامان کی فراہمی میں ہم زیادہ مشغول رہتے ہیں لیکن حقیقت میں ہم اسی وقت انسان کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں جب کہ جسمانی ضروریات کو پورا کرنے کے علاوہ ہم دوسری ایسی مصروفیات میں حصہ لیں جن سے ہماری روحانی قوت میں اضافہ ہو۔ ہماری زندگی میں ایک ایسا وقت بھی آتا ہے جب کہ ہم اپنے نصب العین اور اصولوں کو دنیا کی تمام چیزوں پر ترجیح دینے لگتے ہیں اور یہی وہ زمانہ ہوتا ہے جب کہ ہمارا کردار پختہ ہوتا ہے۔

اگر ہم مختلف مذاہب کے پیشواؤں کی زندگی کا مطالعہ کریں تو ہم دیکھیں گے کہ جب انھوں نے یہ دیکھا کہ دنیا میں رنج وغم مصائب اور نا انصافی کی زیادتی ہے تو انھوں نے ان خامیوں کو دور کرنے کے لئے اپنا ایک نصب العین قائم کرلیا اور اس کو کامیاب بنانے کی خاطر سخت سے سخت مصیبتیں جھیلیں اور بعض نے جانیں بھی قربان کیں لیکن دنیا سے اپنے اصولوں اور صداقت کو منوا کر چھوڑا۔ یہ ایسی ہستیاں تھیں جن کا کردار اعلیٰ اور جن کی ہمت بلند تھی اور اسی سبب انھیں کامیابی بھی نصیب ہوئی لیکن بہت سارے ایسے بھی انسان گزرے ہیں جو دنیا کی خرابیوں سے واقف تو تھے لیکن اتنی جرأت نہیں رکھتے تھے کہ دنیا کا مقابلہ کرسکیں اور انھوں نے اپنے خیالات اور اصولوں کو صرف خوف کے مارے دنیا کے سامنے پیش نہیں کیا اور یہ کہہ کر خاموش ہوگئے کہ "چلنے بھی دو" مگر اپنے آپ کو تمام نقائص سے پاک رکھا۔ یہ تو میں نے روحانی پیشواؤں کا ذکر کیا ہے لیکن زندگی کے ہر شعبے میں ہم کو ایسے انسان ملیں گے جنھوں نے ابتدا میں مصائب کا سامنا کیا اور اپنی ہنسوائی کو برداشت کیا لیکن جرأت کے ساتھ اپنے نصب العین پر ڈٹے رہنے کے سبب کامیاب ہوکر ہی رہے۔ ان کی مثال آپ کو ریل ریڈیو ہوائی جہاز وغیرہ کے موجدوں سے ملے گی جن کی ایجادوں سے دنیا آج فائدہ اٹھارہی ہے۔

پس ان ہی اشخاص کی زندگیوں کا مطالعہ کرنے کے بعد اب بھی بعض لوگوں کے دلوں میں یہ ولولہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ بھی کوئی نصب العین بنائیں اور اس میں کامیابی حاصل کرکے دنیا کو فائدہ پہنچائیں باوجود مختلف تجربوں کے اب بھی، دنیا ہر نئے کام پر ہنستی ہے اور کسی نئے خیال پر ٹھنڈے دل سے غور کئے بغیر اس کی مخالفت پر اتر آتی ہے لیکن اگر اس خیال میں صداقت ہو تو وہ کامیاب ہوکر رہتا ہے بشرطیکہ اس کا موجد صاحب کردار ہو اور مخالفت کا مقابلہ کرنے کی جرأت رکھتا ہو اور اپنے نصب العین کے صحیح اور سودمند ہونے کا اس کو

پورا یقین ہو اور ہر شکست کے بعد دوبارہ اٹھنے کی طاقت اور ہمت رکھتا ہو۔

اب آپ یہ جاننے کے مشتاق ہوں گے کہ کردار کے لئے کن اوصاف کی ضرورت ہوتی ہے۔ مختلف اشخاص نے مختلف نظریئے پیش کئے ہیں لیکن میرے نزدیک تین صفتیں ایسی ہیں جو دوسری تمام صفتوں پر حاوی ہیں اگر ہم ان تین کو اپنے بچوں میں مکمل طور پر پیدا کر دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ صاحب کردار ہو کر ہی رہیں گے۔

جس طرح ہر عمارت کے لئے بنیاد کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح کردار کی عمارت قائم کرنے والے کے لئے بنیاد رکھنی ہوگی۔ چونکہ جرات کئی ایک صفتوں کی بنیاد ہے۔ اسی لئے کردار کی بنیاد بھی جرات ہی پر ہونی چاہئے۔ کیا آپ نے اس پر غور نہیں کیا ہے کہ اگر کسی شخص میں جرات نہ ہو تو اس کی صداقت بھی پوشیدہ رہتی ہے۔ ایک بچہ بزدلی کے سبب جھوٹ بولتا ہے ایک شخص خوف ہی کے مارے اپنے اچھے اصولوں کے اظہار سے پرہیز کرتا ہے۔ کیا آج کل کے بے جا اور فضول رسومات کی تائید ہم اس لئے نہیں کرتے ہیں کہ ہم میں عوام کے خیالات کی مخالفت کی جرات نہیں ہوتی ہے۔ اسی لئے ابتدا ہی سے بچوں میں جرات پیدا کی جائے اور اس کے لئے بہترین طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ روزانہ ان سے کوئی ایسا کام کرایا جائے جس میں انھیں دلچسپی نہو اور ان کی قوت ارادی کو ترقی دی جائے۔ کسی وقت بھی اگر وہ خوف یا بزدلی کا اظہار کریں تو انھیں ٹوکا جائے۔ جرات جیسی صفت کو ترقی دینے کے لئے کھیل بہترین ذریعہ بن سکتے ہیں۔ مثلاً اگر کوئی لڑکا فٹبال میں اپنے سے زیادہ طاقت ور کھلاڑی سے بلاخوف ٹکر لڑنے کے قابل ہو جائے تو اس میں جرات پیدا ہوگی اور اس صفت سے وہ ہمیشہ فائدہ اٹھائے گا۔ یا اگر ٹینس کے کسی مقابلہ میں ہارتے وقت ہراساں نہو اور اس کے بعد وہ جیت جائے تو اس کو ایسا سبق ملے گا کہ اپنی زندگی کی دشوار سے دشوار ساعتوں میں

بھی بلا ہراساں ہوئے ان پر عبور پانے کی کوشش کرے گا۔

کردار کی عمارت کی بنیاد اس طرح ڈالنے کے بعد آپ کو دیوار اٹھانے کی ضرورت ہوگی، ہم سب یہ جانتے ہیں کہ کسی عمارت کی دیواریں موٹی ہوں تو ان کو پائیدار نہیں سمجھا جا سکتا بلکہ یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ وہ سیدھی ہیں یا نہیں اور ان کی تیاری میں جو اینٹ و چونا استعمال کیا گیا ہے وہ ناقص تو نہیں ہے۔ لہٰذا کردار کی عمارت میں اس کی دیواریں صداقت ہونی چاہئیں۔ جس شخص میں صداقت نہ ہو وہ صاحب کردار نہیں ہو سکتا۔ اس صداقت کے لیئے ایک صاحب کردار شخص ہر قسم کے مصائب برداشت کرتا ہے اور ضرورت آن پڑے تو اپنی جان بھی دیتا ہے۔ صداقت انسان میں اعتماد پیدا کرتی ہے۔ معلومات میں اضافہ کرتی ہے، اور روحانی قوت کو ترقی دیتی ہے۔ یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ صداقت سے کیا مراد ہے۔ اس کا جواب یہ ہوگا کہ کسی ایسی بات کا ارادہ نہ کرنا جس [illegible] یا نقصان پہنچتا ہو اسی کو صداقت کہیں گے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ انسان [illegible] دوسروں سے زیادہ اپنے آپ کو دھوکا دیا کرتا ہے۔ جو صفات اور عادتیں اپنے میں رکھتا ہے ان کو بہتر ہی تصور کرتا ہے اور دوسروں کے افعال و خصائل کی نکتہ چینی کیا کرتا ہے۔ مثلاً ایک لڑکا جو پڑھنے کا شوقین ہو پڑھائی کو زیادہ اہمیت دیتا ہے اور اس پر فخر کرتا ہے کہ اس کو پڑھنے کا شوق ہے اور ان لڑکوں کو اچھی نگاہوں سے نہیں دیکھتا جو کھیل میں زیادہ حصہ لیتے ہیں برخلاف اس کے کھلاڑی اُن ساتھیوں کو جو پڑھائی میں تمام وقت گزارتے ہیں کتاب کے کیڑوں کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور اپنی جسمانی ترقی پر نازاں ہوتے ہیں۔ ایک مذہبی رہنما اور ایک فلسفی بھی اسی قسم کے مغالطے سے بری نہیں ہوتا۔ اسی قسم کا دھوکا ہمیں زندگی کے ہر شعبے میں نظر آتا ہے۔ صرف وہی اشخاص اس مغالطے میں مبتلا نہیں ہوتے ہیں۔

جو اپنے آپ کو دوسروں کی نظروں سے دیکھتے ہیں کامل ہو جاتے ہیں۔ ایک موٹی سی مثال پیش کرکے میں اپنا مطلب سمجھانا چاہتا ہوں۔ اگر والدین اپنی اولاد میں ایسی صفتیں دیکھتے ہیں جو دوسروں کو نظر نہیں آتیں اور یہی صفتیں دوسروں کے بچوں میں انھیں دکھائی نہیں دیتیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ صفتیں ان کے بچوں میں نہیں ہوتی ہیں بلکہ یہ بتلانا مقصود ہے کہ یہ کہاں تک درست ہے کہ وہ ان صفتوں کو اپنی ہی اولاد کی ملکیت سمجھیں۔ فرض کیجئے کہ صفدر میں اور اس کے دوست جاوید میں جھگڑا ہو جائے اور میں یہ کہوں کہ صفدر کا کوئی قصور نہیں جتنا بھی قصور ہے وہ جاوید کا ہے تو کیا انور کے باپ کو اپنے بیٹے کے متعلق یہی کہنے کا حق نہ ہوگا۔ اگر میں اپنے بیٹے میں کوئی برائی نہیں دیکھتا تو وہ بھی اپنے بچے میں نہیں دیکھتے ہوں گے۔ اور اس کی طرفداری کریں گے۔ برخلاف اس کے اگر ہم دونوں اپنے دونوں اپنے آپ کو جاننے کے بعد عمل کیا کریں تو وہ غلطیاں سرزد نہ ہوں گی جو عموماً ہوا کرتی ہیں اور جھگڑے بھی بڑھنے نہ پائیں گے۔ بہرحال کسی اور علم کو حاصل کرنے سے بیشتر ہمیں اس انسان کو جاننے کی کوشش کرنی چاہیئے جو خود ہمارے اندر موجود ہے۔ یہ بھی ترقی کا خواہشمند ہے اور زندگی میں حصہ لینا چاہتا ہے لہٰذا ہمیں اس کے ساتھ زیادہ تعاون پیدا کرنا چاہیئے اور یہ تعاون ہمارے اپنے آپ پر قابو پانے اور قوت ارادی کو مستحکم بنانے سے حاصل ہو سکتا ہے۔

اب اس عمارت کی تکمیل کے لئے جس کا میں نے ذکر کیا ہے چھت باقی رہ جاتی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ کسی عمارت کے لئے چھت کس قدر اہمیت رکھتی ہے۔ بغیر چھت کے بنیاد اور دیواریں دونوں بے کار ہوتی ہیں۔ لہٰذا آپ دریافت کریں گے کہ انسان کے کردار میں وہ کونسی صفت ہونی چاہیئے جس کو چھت سے تشبیہہ دی جا سکتی ہے میں کہوں گا کہ یہ محبت ہے۔ کیونکہ

جس طرح چھت کے سبب انسان دھوپ اور بارش سے محفوظ رہتا ہے اسی طرح محبت انسان کو جراءت اور علم کے غلط استعمال سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔ اس کی صدہا مثالیں آپ کو مل سکتی ہیں۔ محبت کے جذبے کا فقدان ایک جری انسان کو دوسرے انسانوں کے لئے اذیت کا باعث بنا دیتا ہے اور دنیا اس سے پناہ مانگنے لگتی ہے۔ گزشتہ جنگ میں ایسی مثالیں آپ کے سامنے آچکی ہیں اسی طرح ایک ایسا انسان جو گو پابند اصول اور ہمدرد ہو لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ کس وقت اس کو عمل کرنا چاہیئے اور کس وقت خاموشی اختیار کرنی چاہئے تو وہ بھی اپنی غیر متوازن ذہانت اور محبت کے فقدان کے سبب ایسے حالات پیدا کرسکتا ہے جس سے انسانیت کو نقصان پہنچے۔ لیکن اگر کسی میں محبت کا جذبہ موجزن ہو تو وہ اپنی جراءت اور قابلیت کو صحیح طریقے پر استعمال کرے گا اور وہی صاحب کردار بھی ہوگا۔

میں نے جو لفظ محبت استعمال کیا ہے ممکن ہے اس سے غلط فہمی پیدا ہو۔ میری مراد صرف عام جذباتی محبت سے نہیں بلکہ محبت کی صفت میں اور بھی کئی صفتیں مثلاً ہمدردی رواداری، احترام، کرم وغیرہ مضمر ہیں۔ محبت دوستی پیدا کرتی ہے اور جب دوستی پکی ہوجاتی ہے تو وہ برادری کا درجہ حاصل کرتی ہے۔

ہماری زندگی میں اکثر ایسے واقعات پیش آئے ہیں جو ہمارے جذبات کو متاثر کرتے ہیں اور اکثر اوقات محبت کے بدلے نفرت کا جذبہ ابھر آتا ہے اگر ہم ایثار اور بے غرضی کو اپنا شعار بنائیں تو کبھی نفرت کا جذبہ محبت کے جذبے پر غالب نہ آنے گا۔ اور دنیا میں ہر ایک زندگی خوش گوار گزرے گی۔ فرض کیجئے کہ کوئی شخص مجھ سے ناراض ہوجاتا ہے اور مجھے برا بھلا کہتا ہے اگر میں بھی اسی طریقے سے اس کا بدل دوں تو کوئی

مفید نتیجہ برآمد نہ ہوگا۔ برخلاف اس کے اگر میں یہ سوچنے لگوں کہ اس شخص کو مجھ سے ناراض ہونے کے کیا وجوہات ہوئے اور اس نے جو حرکت کی وہ کس لئے کی تو میرا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا اور میں بدلہ لینے کے جذبے کو مٹا کر اس کے ساتھ ہمدردی کرنے لگوں گا کہ اس نے ناحق اپنے غصے کا اظہار کیا اور خدا کا گنہگار بنا۔ بعض اوقات انسان کو ایسے شخص کی ناانصافی اور ظلم برداشت کرنا پڑتا ہے جس پر وہ نہ تو غصہ کر سکتا ہے اور نہ بدلہ لے سکتا ہے ایسی صورت اگر وہ یہ کہہ کر اپنے دل کو تسکین دے لے کہ جو بات میرے بس کی نہیں اس کے لئے غصہ کرنے سے کیا حاصل تو اس طرح جذبۂ انتقام اور نفرت کو اپنے سے خارج کر سکتا ہے۔ یہ سب کچھ اس وقت ممکن ہے جب کہ انسان اپنے آپ کو جاننے لگے اور اپنے کو ایک بہتر انسان بنانے کی کوشش کرے اور اس کا نصب العین یہ ہو کہ خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا ہے کہ میں اپنے آپ کو ایک کامل انسان بناؤں اور اس نصب العین کو حاصل کرنے کے لئے جو بھی دشواریاں پیش آئیں گی ان کو میں عبور کر کے ہی رہوں گا۔ میرے جسم پر قیود عائد کئے جا سکتے ہیں لیکن میری روح اور میرے تخیلات پر کسی قسم کی پابندیاں نہیں عائد کی جا سکتیں۔ لہٰذا جب دنیا میں ایسے اشخاص کی کثرت ہو جائے گی جن میں جرأت، صداقت اور محبت ہو اور جنھوں نے اپنا نصب العین یہ قرار دیا ہو کہ اپنی ذات کو پہچانیں اور خود کو مکمل انسان بنائیں تو یقیناً دنیا کے سب فسادات مٹ جائیں گے اور ہر انسان کو حقیقی مسرت حاصل ہو سکے گی۔

جمعہ ۱۶ر امرداد مطابق ۲۱ر جون

صبح پہلی نشر

۸ ۔ ۰۰ ۳ تلاوت کلام اللہ اور ترجمہ ۔ قاری محمد عبدالباری

۸ ۔ ۴۵ غلام محمدؐ ۔ نعت

۸ ۔ ۵۵ شمس الدین اور ساتھی ۔ ٹھمری ۔

خواجہ پیا موری رنگ دو چندریا

۹ ۔ ۰ خبریں

۹ ۔ ۵ شمس الدین اور ساتھی ۔ خمسہ

کس شان سے آتا ہے دیوانہ محمدؐ کا

غزل ۔ دیکھئے کس حسن سے پوشیدہ غم کا راز ہے

۹ ۔ ۳۰ "صبح کے نغمے" (ریکارڈ)

۹ ۔ ۴۵ شمس الدین اور ساتھی ۔ ٹھمری ۔

خواجہ تھارو روپ سہاؤ نا

خواتین کے لئے

۱۰ ۔ ۰ عالم نسواں

۱۰ ۔ ۲۰ کنھیا لال ۔ گیت ۔ باغوں میں پڑے جھولے

۱۰ ۔ ۳۰ "کام کی باتیں" تقریر ۔ مسز حسین علی خاں

۱۰ ۔ ۴۰ آرکیسٹرا ۔ اساوری

۱۰ ۔ ۴۵ فیچر ۔ نوشتہ غزالی

۱۱ ۔ ۱۵ عورتوں کی پسند کے ریکارڈ

۱۲ ۔ ۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ ۔ ۰ شمس الدین اور ساتھی ۔ ٹھمری

موہے دکھا دو صورتیا خواجہ جی تورے بل بل جاؤں

غزل ۔ اٹھتا ہوا ہستی کا پردہ نظر آتا ہے ۔

۵ ۔ ۲۰ سرسوتی بائی ۔ ٹھمری ۔ کیسی یہ دھوم مچائی

غزل ۔ یاد ہے اب تک جگر وہ بے قراری کے مزے (جگر)

۵ ۔ ۴۰ آرکیسٹرا ۔ بھیم پلاس

۵ ۔ ۵۰ شمس الدین اور ساتھی ۔ غزل ۔

کریں کیوں نہ ہم احترام محمدؐ (قمر)

۶ ۔ ۰ عربی نشریات

اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ "الصحنۃ البدنیہ"

تقریر۔ قاری سید عبدالکریم الحسینی۔

صالح بن ناصر یافعی۔ موسیقی

۶ ۔ ۴۰ کنھیا لال ۔ ٹھمری۔ جمنا پہ ناچ رہی بانسری

غزل۔ دن کی آہیں نہ گئیں رات کے نالے نہ گئے
(حضرت جلیل)

۶ ۔ ۵۰ سرسوتی بائی۔ غزل۔ اب وہ دن کہاں بیٹے اب وہ دل کہاں اپنا

۷ ۔ ۰ ۔ سازی ریکارڈ

۷ ۔ ۱۵ بچوں کے لئے

یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ

۷ ۔ ۵۴ شمس الدین اور ساتھی ۔غزل۔

سب نقش خیالی ہیں کعبہ ہے نہ بت خانہ

غزل۔ سیف ہو جس کی زباں تشہیر کی حاجت نہیں

۸ ۔ ۰ ۔ کنھیا لال۔ غزل۔ آہ درد فغاں نہ ہو جائے

۸ ۔ ۱۰ "معاشی مسائل" تقریر۔ عبدالقادر

۸ ۔ ۲۵ کلارینیٹ

۸ ۔ ۳۰ اردو میں خبریں

۸ ۔ ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ ۔ ۔ انگریزی میں خبریں

۹ ۔ ۱۵ سرسوتی بائی۔ دادرا۔ مل کے بچھڑ گئی انکھیاں

غزل۔ وہ نگاہ مستانہ کچھ جھکی سی جاتی ہے (ماہر)

۹ ۔ ۳۵ ایم۔ اے۔ رؤف (ریکارڈ)

۱۰ ۔ ۔ شمس الدین اور ساتھی۔ ٹھمری۔

جب سے لڑی ہے توسے نین مدینے والے

غزل۔ شریک بزم جاناں کب کوئی بیگانہ ہوتا ہے

۱۰ ۔ ۱۵ سرسوتی بائی۔ بھجن۔

تم بن ہمری کاون خبر گو ردھن گردھاری

فلمی گیت۔ اب کوئی ٹوٹے ہوئے دل کا سہارا نہ رہا

۱۰ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

شنبہ ۷ ارامرداد مطابق ۲۲ رجون

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ بسواراج بمبئی والے - استادی گانے

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ بسواراج - استادی و عام پسند گانے

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ بسواراج - بمبئی والے - استادی گانے

۵ - ۲۰ نسیم بائی - غزل - کاوش غم سے یاں طاقت فریاد نہیں

۵ - ۳۰ "پنچھی کی کہانی" ریکارڈوں کا خاص پروگرام

۶ - ۰ **تلنگی نشریات**

محفل ساز (وائلن، ستار، سارنگی، کلاریونیٹ)

"بچوں کی نفسیات" تقریر - بی شینبیا

۶ - ۳۰ نسیم بائی - ٹھمری - رسیلے تورے نین

غزل - کیا بتائیں عشق ظالم کیا قیامت ڈھائے ہے

۶ - ۴۵ بسواراج - بمبئی والے - بھجن و پد

۷ - ۰ نسیم بائی - دادرا اور غزل

۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**

ریڈیو کلب کی خبریں

ریکارڈ - کہانی - عبدالصمد خاں - گانا -

غلام محمد مصطفےٰ "تاریخی مقاموں کی سیر"

(سلسلے کی دوسری تقریر) وحید یوسف زئی -

معمہ نمبر (۳۸) سنو

۷ - ۴۵ نسیم بائی - ٹھمری - بن دیکھے نا ہیں لاگے جیا

غزل - مرے جہاں محبت پہ چھائے جاتے ہیں

۸ - ۰ لکشمن راؤ - دادرا - آن بان جیا میں لاگے

۸ - ۱۰ افسانہ - یحییٰ صدیقی

۸ - ۲۵ ہارمونیم

۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ آرکیسٹرا - بسنت

۹ - ۲۵ بسواراج - بمبئی والے - استادی گانے

۹ - ۴۵ نسیم بائی - غزل - آپ ہی کا خیال ہے شائد

غزل - وہ جانا پھر کر چتون کسی کا

۱۰ - ۵ لکشمن راؤ - ٹھمری - کیسی وہ ہنسی بولی

غزل - جب تک نظر کے سامنے وہ رشک حور تھا (حضرت معین)

۱۰ - ۲۰ بسواراج - استادی گانے

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

یکشنبہ ۸ ارامرداد مطابق ۲۳ جون

صبح پہلی نشر

۸ ۔ ۳۰ "رتن ۔ چیتر لیکھا" (ریکارڈ)

۹ ۔ ۔ خبریں

۹ ۔ ۵ "عورت ۔ زینت" (ریکارڈ)

۹ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ ۔ ۔ بالو بائی ۔ خیال گوری ۔ مرلیا اسے آن بجاؤ شام

۵ ۔ ۲۰ ذاکر علی ۔ غزل

کبھی تو یا الٰہی جذب دل یہ راس آجائے (اختر)

۵ ۔ ۳۰ "وطن کی پکار" ریکارڈوں کا خاص پروگرام

۶ ۔ ۔ مرہٹی نشریات

"گرا کری" خاص پروگرام

۷ ۔ ۔ بالو بائی ۔ ٹھمری ۔ پیلو ۔ مال کا مول نہ دے

۷ ۔ ۱۰ ردو بو

بچوں کے لئے

۷ ۔ ۱۵ خطوں کے جواب سنو

۷ ۔ ۴۵ روشن آرا بیگم (ریکارڈ)

۸ ۔ ۔ آرکیسٹرا ۔ درگا

۸ ۔ ۱۰ "حیدرآباد" (سلسلہ) تقریر ۔ شہاب الدین

۸ ۔ ۲۵ ستار

۸ ۔ ۳۰ اردو میں خبریں

۸ ۔ ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ ۔ ۔ انگریزی میں خبریں

۹ ۔ ۱۵ بالو بائی ۔ خیال مالکونس ۔ پیرنہ جانے

۹ ۔ ۳۵ ذاکر علی ۔ غزل ۔

آنکھوں کا تھا قصور نہ دل کا قصور تھا (جگر)

گیت ۔ تو پریم نہ کر نادان

گیت ۔

۱۰ ۔ ۔ بالو بائی ۔ ٹھمری و دادرے

۱۰ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

دوشنبہ ۱۹ امرداد مطابق ۲۴ جون

صبح پہلی نشر

- ۳۰ بسواراج - بمبئی والے - استادی گانے
- ۰ خبریں
- ۵ بسواراج - بمبئی والے - استادی گانے اورپد
- ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

- ۰ نورجہاں بیگم - دادرا - نجر نہیں آوے جیا ترسائے
  غزل - نظروں پہ تبسم دل پہ جفا ہو کے رہ گئی
  (شکیل بدایونی)
- ۱۵ بسواراج - بمبئی والے - عام پسند گانے
- ۳۰ راجا کی کہانی - ریکارڈوں کا خاص پروگرام
- ۰ فارسی نشریات
  ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ - سخن سرایان ہند
  (سلسلہ) تقریر اعظم علی - ریکارڈ
- ۳۰ آرکسٹرا - پوریا
- ۴۰ نورجہاں بیگم - ٹھمری - اب نہ کروں تو سے پریت
  غزل - نگاہیں [illegible] ادائیں شرابی (واقف صدیقی)
- ۷ - ۰ بسواراج - بمبئی والے - بھجن اورپد
- ۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
  دھوپ چھپا [illegible]
- ۷ - ۴۵ نورجہاں بیگم - دادرا
  جائے نہ پپیہو ہماری گلی آئے کے
  غزل - ابرو سے بل جبیں سے شکن کو مٹا کے دیکھ
  [illegible]
- ۸ - ۰ بسواراج - عام پسند گانے
- ۸ - ۱۰ غلہ کی صورت حال [illegible]
- ۸ - ۲۵ بانسری
- ۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
- ۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
- ۹ - ۰ انگریزی میں خبریں
- ۹ - ۱۵ پسند اپنی اپنی سننے والوں کے منتخب کئے ہوئے ریکارڈ
- ۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

سہ شنبہ ۲۰ امرداد مطابق ۲۵ جون

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ

۸ - ۴۰ رام لکشمی بائی - دو بھجن

۹ - ۰۰ خبریں

۹ - ۵ فلمی غزلیں (ریکارڈ)

۹ - ۳۰ **ترانہ دکن**

شام — دوسری نشر

۵ - ۰۰ رام لکشمی بائی - ٹھمری۔

لاگے مورے نین سکھی سانورے سلونے سے

غزل۔ آنکھوں آنکھوں میں کچھ پیام آیا (بیکش)

۵ - ۱۵ روشن علی خیال - بند۔ اے ہمارے سیّاں

۵ - ۳۰ پنگھٹ پر ہوگئی بھیٹر۔ ریکارڈوں کا خاص پروگرام

۶ - ۰۰ **تلنگی نشریات**

آرکسٹرا "مزاح" تقریر پروفیسر رام نرسو۔ فلمی گانے

۶ - ۳۰ رام لکشمی بائی - دادرا۔ کیسے کٹے موری سونی سیجریا

غزل۔ حال اپنے دل کا مجھ سے سنایا نہ جائے گا

۶ - ۴۵ روشن علی - راگ

۷ - ۰۰ ہمارا غلہ - نوشتہ

۷ - ۱۵ **بچّوں کے لئے**

اکبر بادشاہ کا زمانہ - خاص پروگرام

۷ - ۴۵ نظم - پہیلی

۸ - ۰۰ آرکسٹرا۔

۸ - ۱۰ اپنی باتیں - آغا حیدر حسن

۸ - ۲۵ سارنگی

۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - ۰۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ رام لکشمی بائی - گیت۔ میں ایک انوکھی ڈالی۔

غزل۔ لے گیا جوش جنوں کون سے ویرانے کو

گیت۔ نیا دھیرے دھیرے جانا

۹ - ۳۵ روشن علی۔ ٹھمری۔ دیس

پیا بلائے آدھی رتیاں

۹ - ۴۵ رام لکشمی بائی - دو غزلیں

(۱) آہ کو چاہیئے اک عمر اثر ہونے تک (غالب)

(۲) خطاؤں سے پہلے پشیمانیاں ہیں (جگر)

۱۰ - ۰۰ نوشاد علی اور غلام حیدر کے نغمے (سازی ریکارڈ)

۱۰ - ۱۵ روشن علی - خیال - مالکونس - پگ لاگن دے

۱۰ - ۳۰ **ترانہ دکن**

چہارشنبہ ۔ ۲۱ ر امرداد مطابق ۲۶ جون

صبح — پہلی نشر

۸ ۔ ۔ ۳۰ "بیگم ۔ چاند" (ریکارڈ)

۹ ۔ ۔ ۰ خبریں

۹ ۔ ۵ "دھملی ۔ ہمراہی" (ریکارڈ)

۹ ۔ ۔ ۳۰ **ترانۂ دکن**

شام — دوسری نشر

۵ ۔ ۔ ۔ "محفل شوق" (شوقین فن کار گائیں گے)

۵ ۔ ۔ ۳۰ "نیتوا س کی کہانی" (ریکارڈوں کا خاص پروگرام)

۶ ۔ ۔ ۔ **مرہٹی نشریات**

ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ ۔ تقریر

مس کمل راپول ۔ ریکارڈ ۔

۶ ۔ ۔ ۳۰ فلمی کہانی

۷ ۔ ۱۵ **بچّوں کے لئے**

ترکاری کی باتیں ۔ ایک مختصر پروگرام

بچے ہوئے خطوں کے جواب

۷ ۔ ۴۵ کنھیالال ۔ غزل ۔ دادرا ۔

دن کا ہے کو بجانے ہیں تو آو ۔۔۔ [illegible]

غزل ۔ نگاہیں پھیر کر جانا کسی کا (۔۔۔)

۸ ۔ ۔ ۰ آرکسٹرا ۔ کاموو

۸ ۔ ۔ ۱۰ برقابی ۔ روندر نارائن ۔ اشٹھانہ

۸ ۔ ۲۵ پیانو

۸ ۔ ۔ ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ ۔ ۔ ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ ۔ ۔ ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ ۔ ۱۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۹ ۔ ۴۵ انگریزی تقریر

۱۰ ۔ ۔ ۰ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۱۰ ۔ ۔ ۳۰ **ترانۂ دکن**

پنجشنبہ - ۲۴ امرداد مطابق ۲۷ جون

صبح — پہلی نشر

۸ - - ۳۰ ولی اللہ حسینی - نعت

۸ - - ۴۰ محبوب بخش اور ساتھی - غزل

اے کہ شرح والضحیٰ احمد جمال روئے تو

غزل ٹھمری - صلی علیٰ رسول اللہ عرش بریں کے جانیوالے

۹ - - ۰ خبریں

۹ - ۵ محبوب بخش اور ساتھی - غزل -

بے شک خدا کا گھر ہے ترے گھر کے سامنے

غزل - [illegible]

شام — دوسری نشر

۵ - - ۰ محبوب بخش اور ساتھی - غزل -

درِ عشق مصطفیٰ کا ماجرا کچھ اور ہے

ٹھمری - بس شان کا ہے نام خدا نام محمد (منتھو ہدی)

۵ - ۲۵ ولی اللہ حسینی - نعت

۵ - ۳۵ محبوب بخش اور ساتھی - خمسہ -

او نشیلی آنکھ والے کچھ تجھے بھی ہوش ہے -

غزل - مبارک ہو مدینہ کے ہو شہ برار آتے ہیں

(فائق بریلوی)

۶ - - ۰ کنٹراسی نشریات

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ "سری کرشن جی"

تقریر آر - ایس چتواری

۶ - ۳۰ معین قریشی - غزل - حبیب خدا شب ہمارا محمد (منظم)

غزل - محمد کے ہم ہیں ہمارا نبی

۶ - ۵۰ محبوب بخش اور ساتھی - غزل

ہیچ ہیں سب رنگتیں خیر البشر کے سامنے

غزل - کاش مری جبیں شوق سجدوں سے سرفراز ہو

۷ - ۵ معین قریشی - نعتیہ غزل

میں قربان ترے مرے کملی والے

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

"معراج شریف" تقریر قاری محمد عبد الباری

قوالی "عبادت" تقریر "معراج کی رتیاں" ریکارڈ

رسول خدا - کہانی - قوالی -

۷ - ۴۵ معین قریشی - نعتیہ کلام

(۱) احد کی مرلیا سنا دینے والے

(۲) معراج کی رتیاں دھوم مچی وہ احمد پیارا آوت ہے

۸ - - ۰ ولی اللہ حسینی - نعت

۸ - - ۱۰ "شب معراج" تقریر - سید نبی

۸ - ۲۵ وائلن

۸ - - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ حبیب جعفر بن الکاف اور ساتھی - قصیدہ بردہ شریف

۹ - - ۳۰ قرأت کلام اللہ - قاری محمد عبد الباری

۹ - ۴۵ محبوب بخش اور ساتھی - غزل

دونوں عالم ہیں نور علیٰ نور کیوں کیسی رونق فزا آج کی رات ہے

ترپت ہے مورا جیا مدینے والے (ٹھمری)

۱۰ - - ۰ حبیب جعفر بن الکاف اور ساتھی -

قصیدہ بردہ شریف

۱۰ - - ۳۰ ترانۂ دکن

جمعہ - ۲۳ امرداد مطابق ۲۸ جون

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ تلاوت کلام اللہ اور ترجمہ قاری محمد عبدالباری

۸ - ۴۵ حبیب اللہ - نعت

۸ - ۵۵ خواجہ محمود بیگ - کلام شاہانہ

دیکھ کر چہرہ تراماہ درخشاں کی قسم

۹ - ۰۰ خبریں

۹ - ۵ خواجہ محمود بیگ - نعتیہ ٹھمری -

کا تم سے کہوں رے عرب کے کنور

غزل - تو جان پاکی سر بسر بن آب خاک آئے نازنین (جامی)

۹ - ۳۰ کنھیالال - تین بھجن -

(۱) پربھوجی آپ کے گن گانے والے ادر ہوتے ہیں

(۲) تم وہے دربار نرنجن (کبیر داس)

(۳) شام سندر مدن موہن

۹ - ۵۵ حبیب اللہ - نعت

خواتین کے لئے

۱۰ - ۰۰ عالم نسواں (اخلاقی اور مذہبی مضامین)

۱۰ - ۲۰ راجمنی بائی بھجن - بھلا کرے بھگوان تہارا
پربھوجی راکھو لاج ہماری

۱۰ - ۳۰ شب معراج - تقریر - مسز انوار اللہ

۱۰ - ۴۰ آرکیسٹرا - بلاول

۱۰ - ۴۵ فیچر - "دو آنسو" نوشتہ - نثار فاطمہ

۱۱ - ۱۵ خواجہ محمود بیگ - نعتیہ کلام

(۱) خاتم المرسلیں ہیں ہمارے نبی

(۲) آنکھوں میں ہے گھر دل میں مرے جائے مدینہ

(۳) اب کہاں چین

۱۱ - ۴۰ راجمنی بائی - بھجن
(۱) تری دیا سے اے دتی میری مراد مل گئی -
(۲) اب تیرے سوا کون مرا کرشن کنھیا

۱۱ - ۵۰ کنھیالال - گیت - بن جا مست بن جا

۱۲ - ۰۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰۰ خواجہ محمود بیگ - نعتیہ غزلیں
(۱) حسیں کچھ اس طرح خلقت میں تھا جلوہ محمد کا
(۲) تجمل حسن رسول اللہ سے شمس الضحیٰ ہوگا

۵ - ۲۰ کنھیا لال - دادرا - مو ہے چین نہیں دن رین

غزل - کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں (اقبال)

۵ - ۴۰ راجمنی بائی - دو بھجن

(۱) ہری کے گن گاؤں میں

(۲) تم بِن ہری کون کھیو یہ گوردھن گردھاری

۶ - . **عربی نشریات**

اخباری تبصرہ - ریکارڈ "المعراج النبوی"
تقریر - گانا - صالح بن ناصر یافعی

۶ - ۳۰ خواجہ محمود بیگ - نعتیہ کلام

(۱) کھینچا ہے کیا پری نقشہ سراپائے محمدؐ کا

(۲) جو حسن مصطفےٰ دیکھتے ہیں

۶ - ۵۰ کنھیا لال بھجن -

جگدیش الیش پیارے (برہمانند)

غزل - وہ بے خودی کے پیالے پلا گئے تو نے (فانی)

غزل - اک برق تجلی نے میری تعمیر کے ٹکڑے کر ڈالے (امجد)

بچوں کے لئے

۷ - ۱۵ یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ

۷ - ۴۵ خواجہ محمود بیگ - خمسہ

حسن سے ابتدا ہے خدا کی قسم

غزل - کیا کریں ہجر میں جی کر ترے جینے والے (ابید مؔ)

۸ - ۱۰ **روپیہ جمع کرنے کا بہترین طریقہ - تقریر**

۸ - ۲۵ وائلن

۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - . **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ شعرستان - اخلاقی اور نعتیہ نظموں اور نغموں کا خاص پروگرام

۱۰ - ۳۰ **ترانہ دکن**

شنبہ ۲۴ امرداد مطابق ۲۹ جون

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ غلامی، سنیما سی ریکارڈ
۹ - - خبریں
۹ - ۵ گاؤں کی گوری" بڑی ماں (ریکارڈ)

ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - - شنکرا بائی خیال بھیم پلاسی - اب توڑ دی بیڑی
ٹھمری کھماج - موری نین بائیں پھڑکت ہے
۵ - ۲۵ حبیب الدین - غالب کی دو غزلیں
(۱) دل سے تیری نگاہ جگر تک اتر گئی
(۲) نہ ہوئی گر مرے مرنے سے تسلی نہ سہی
۵ - ۴۰ شنکرا بائی - دادرا
پانی بھرے ری کون البیلی کی نار جھما جھم
غزل - کسی کے ایک اشارے میں کس کو کیا نہ ملا (فانی)

۶ - - ### تلنگی نشریات

ستار "ایک ایکٹ کی تمثیل" ایم تاتا جاری
کرناٹکی موسیقی
۶ - ۳۰ حبیب الدین - دادرا
بے دردا سنگر جادو ڈار گیو ری
ٹھمری -
غزل - جہاں تک ہوسکے تم سے کہے جاؤ برا مجھ کو (کیفی)
۶ - ۴۵ شنکرا بائی - دو غزلیں
(۱) مآل سوز غم ہائے نہانی دیکھتے جاؤ
(۲) دو روز میں شباب کا عالم گزر گیا (حفیظ)

۷ - - حبیب الدین - غزلیں

۷ - ۱۵ ### بچوں کے لئے

ریڈیو کلب کی خبریں - نینا بھرآئے نیر - طیبہ
کہانی - نظم میں - غلام احمد خاں قیصر
حیدرآباد کے وزیر اعظم (سلسلہ کی تقریر)
ریکارڈ - معمہ نمبر (۳۹) سنو
۷ - ۴۵ شنکرا بائی - ٹھمری - بے چلو گوکل گام
غزل - خرد مندوں سے کیا پوچھوں کہ میری ابتدا کیا ہے (اقبال)
۸ - - لکشمن راؤ - غزل - تنند مئے اور ایسے سن کے لئے (امیر)
۸ - ۱۰ "نئی کتابیں" تبصرہ ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور
۸ - ۲۵ کار نیٹ

۸ - ۳۰ ### اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ ### تلنگی میں خبریں

۹ - - ### انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ آرکیسٹرا درباری
۹ - ۲۵ شنکرا بائی - ٹھمری - میگھ برس رہے
غزل - دل کبھی طالب دعا نہ ہوا
۹ - ۴۵ حبیب الدین - دادرا - مارڈالا نجریا ملا کے
غزل - تیرے چیتون کے شہیدوں میں یہ ناشاد بھی ہے (حضرت جلیل)
۱۰ - - لکشمن راؤ - دو گیت
(۱) جمنا کے اس پار ساجن
(۲) پریتم آؤ
۱۰ - ۱۵ شنکرا بائی - بھجن
راما جی میں گردھر کے گھر جاؤں
(۲) غزل - پھرے راہ سے وہ یہاں آتے آتے (داغ)

۱۰ - ۳۰ ### ترانہ دکن

یکشنبہ - ۲۵ امرداد مطابق ۳۰ جون

صبح پہلی نشر

۸ - ۰۰ حیدرآبادی فن کاروں کے ریکارڈ

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ "ہمایوں کے ریکارڈ"

۹ - ۳۰ **ترانۂ دکن**

شام دوسری نشر

۵ - ۰ محبوب جان شولاپوروالی استادی و عام پسند گانے

۵ - ۲۵ کشن لال ٹھمری - مانو مانو گھنشام مراری

غزل - در اثر پہ مجال قبول پا نہ سکے (توفیق)

۵ - ۴۵ محبوب جان شولاپوروالی - استادی گانے

۶ - ۰ **مرہٹی نشریات**

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ

"اعلان خود مختاری" تقریر - بھاوے کر

۶ - ۳۰ کشن لال - دادرا - کیسے بھرلاؤں پنیاں

غزل - درد کو قید کیا شوق کو آزاد کیا (جگر)

۶ - ۴۵ محبوب جان شولاپوروالی - استادی اور عام پسند گانے

۷ - ۱۵ **بچّوں کے لئے**

خطوں کے جواب - نو

۷ - ۴۵ ذاکر علی - گیت - رٹون نسدن تیرا نام رے

(۲) میرے حال پر بے بسی رو رہی ہے

۸ - ۰ محبوب جان شولاپوروالی عام پسند گانا

۸ - ۱۰ "مملکت آصفی" تقریر

۸ - ۲۵ دلربا

۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ سلطنت آصفیہ کے شاعروں کا کلام سنئے

۱۰ - ۰۰ **ترانۂ دکن**

دوشنبہ ۲۶ امرداد مطابق یکم جولائی

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ استادی گانوں کے ریکارڈ

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ فلمی غزلیں (ریکارڈ)

۹ - ۳۰ **ترانۂ دکن**

شام دوسری نشر

۵ - ۰ "اول تا آخر" (آستائی سے گیت تک کا خاص غنائی پروگرام)

۶ - ۰ **فارسی نشریات**

ترانۂ آصفی (کورس) فرخ شیرازی۔

اخباری تبصرہ۔ "خودمختاری سلطنت آصفیہ"

تقریر۔ آقا عون آفندی

۶ - ۳۰ ٹھمری کھماج۔ اب نہ بولو بلما موسے مادھو راؤ

(۲) بھجن۔ سکھ کے لئے کانہا

۶ - ۵۰ محفل ساز

۷ - ۱۵ **بچّوں کے لئے**

تارے اور ستارے۔ ننھوں کا پروگرام

۸ - ۱۰ تقریر "موجودہ مسائل" قاضی محمد عبدالغفار

۸ - ۲۵ قمبوز

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ "پسند اپنی اپنی" سننے والوں کے منتخب کئے ہوئے ریکارڈ

۱۰ - ۳۰ **ترانۂ دکن**

سہ شنبہ ۲۷ امرداد مطابق ۲ جولائی

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ

۸ - ۴۰ بھجن (ریکارڈ)

۹ - - خبریں

۹ - ۵ کیسے کہوں - پریت (ریکارڈ)

۹ - ۳۰ **ترانۂ دکن**

شام دوسری نشر

۵ - - رگھوبیر سنگھ - بھجن - رگھوبیر تم کو موری لاج (تلسی داس)

غزل - کوئی امید بر نہیں آتی (غالب)

۵ - ۱۵ محبوب جان شولاپور والی - استادی و عام پسند گانا

۵ - ۳۵ رگھوبیر سنگھ - بھجن

(۱) گوپال رنگیلے راجا (میرا داسی)

(۲) دادرا - لگی اب تو بالم تم سے نجریا

۵ - ۵۰ محبوب جان شولاپور والی - عام پسند گانا

۶ - - **تلنگی نشریات**

وائلن "دلچسپ تاریخی کہانیاں" تقریر

ایس پرتاب ریڈی - کورس (ریکارڈ)

۶ - ۳۰ روح اللہ حسینی - دو گیت

(۱) دھوکا ہے سنسار سکھی ری

(۲) جھوٹا سب سنسار

۶ - ۴۵ محبوب جان شولاپور والی - استادی گانا

۷ - - رگھوبیر سنگھ - بھجن -

رادھے رانی دے ڈارو نا بنسری موری

گیت - خاموش اندھیری راتوں میں

۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**

پروگرام کمیٹیوں کا دوسرا اجلاس

۷ - ۴۵ میرا بائی کے ریکارڈ

۸ - - آرکسٹرا - تنکرا

۸ - ۱۰ "غلہ کے دشمن" تقریر - ڈاکٹر قادر الدین خاں

۸ - ۲۵ بلبل ترنگ

۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - - **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ روح اللہ حسینی - غزل -

دنیائے دل میں حشر سا برپا نہ کیجئے (جوش)

۹ - ۲۵ رگھوبیر سنگھ - بھجن - من موہن کہاں تجھے پاؤں

۹ - ۳۵ محبوب جان شولاپور والی - استادی و عام پسند گانے

۱۰ - - "نظارے" فیچر پروگرام - نوشتہ غلام ربانی

۱۰ - ۳۰ **ترانۂ دکن**

چہارشنبہ ۲۸ امرداد مطابق ۳ جولائی

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ "پیا من" "پھول" (ریکارڈ)

۹ - ۰۰ خبریں

۹ - ۵ "وشواس" "پہلے آپ" (ریکارڈ)

۹ - ۳۰ **ترانۂ دکن**

شام دوسری نشر

۵ - ۰۰ محفل شوق - شوقین فن کاروں کا تربیتی پروگرام

۶ - ۰۰ **مرہٹی نشریات**

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ - افسانہ

بھال چندر راؤ - ریکارڈ

۶ - ۳۰ فلمی کہانی :

۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**

"اخبار کا دفتر" فیچر

۷ - ۴۵ کنھیا لال - ٹھمری

ہوری کھیلے اور کے کنھیا

غزل - کچھ کھیل نہیں تھا لے لینا ارباب وفا کی جانوں کا

(حضرت معین)

۸ - ۱۰ "بلدیہ اور شہری" تقریر

حمید الدین محمود

۸ - ۲۵ کانشٹ ترنگ

۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - ۰۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۹ - ۴۵ "عاشقانہ شاعری" تقریر - مسز موہنی راجن

۱۰ - ۰۰ آرگوس سمفنی آرکسٹرا

۱۰ - ۳۰ **ترانۂ دکن**

پنجشنبہ ۲۹ امرداد مطابق ۴ جولائی

صبح پہلی نشر

۸ -- ۳۰ "نغمہ صحرا" "ایک دن کا سلطان" (ریکارڈ)

۹ -- خبریں

۹ -- ۵ "چھمیا" اور "بہن" (ریکارڈ)

۹ -- ۳۰ **ترانۂ دکن**

شام دوسری نشر

۵ -- محبوب جان شولاپور والی - استادی اور عام پسند گانے

۵ -- ۲۵ شیخ احمد - غزلیں -

(۱) عشق کی حد سے نکلتے پھر یہ منظر دیکھنے (جگر)

(۲) کاش مجھ پر ہی مرے یار کا دھوکا ہو جائے (بیدم)

۵ -- ۴۰ سید حسین علی - غزل -

دل کی طرف حجاب تھا اٹھا کے دیکھ (فانی)

گیت - رات کو پی بن نیند نہ آئے (الطاف مشہدی)

گیت - ہم چھوڑ چلے تیرا دیس (خمار)

۶ -- **کنڑی نشریات**

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ - تاریخی کہانیاں (سلسلہ) تقریر - شیشتا چاری

۶ -- ۳۰ محبوب جان - شولاپور والی - استادی و عام پسند گانے

۶ -- ۵۵ شیخ احمد - غزل -

نہ دل کچھ کہے گا نہ آہیں کہیں گی (حسرت)

۷ -- ۵ محبوب جان - عام پسند گانا

۷ -- ۱۵ **بچوں کے لئے**

"زیادہ ترکاری اگاؤ" خاص پروگرام

۷ -- ۴۵ سید حسین علی - غزل -

جیسی نبھے نبھائیں گے اس فتنہ گر کے ساتھ (کیفی)

گیت - چلو آؤ ہم تم وہیں پر رہیں گے

۸ -- شیخ احمد - غزل

یار تھا گلزار تھا مے تھی فضا تھی میں نہ تھا (ظفر)

۸ -- ۱۰ "دیہی مسائل" تقریر اصغر حسین

۸ -- ۲۵ ہارمونیم

۸ -- ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ -- ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ -- **انگریزی میں انگریزی**

محبوب جان شولاپور والی - استادی اور عام پسند گانے

۹ -- ۵ ۴ سید حسین علی - غزل

وارفتگی شوق کا سامان نہ کر سکے (ناظم)

گیت - اے کاش تم آجاتے

۱۰ -- محبوب جان شولاپور والی - عام پسند گانے

۱۰ -- ۳۰ **ترانۂ دکن**

جمعہ ۳۰ رامرداد مطابق ۵ رجولائی

صبح پہلی نشر

۸ ۔ ۳۰ تلاوت کلام اللہ اور ترجمہ

قاری محمد عبدالباری

۸ ۔ ۴۵ جمال الدین ۔ نعت

۸ ۔ ۵۵ صوفی علی بخش واعظ قوال

ٹھمری ۔ ایسے دولہا بنے ہیں ہمارے نبی

۹ ۔ ۰ خبریں

۹ ۔ ۵ صوفی علی بخش ۔ خمسہ

نثار عارض گلرنگ تو ہزار آنند

غزل ۔ فضل رسول میں ہوں نگران کے در سے دور

۹ ۔ ۳۰ لکشمن راؤ ۔ ٹھمری

کون بھرت جل جمنا سکھی ری

غزل ۔ مٹی خراب ہوتی ہے کافر ادا کے ہاتھ

(بہکیس)

۹ ۔ ۴۵ جمال الدین ۔ نعت

۹ ۔ ۵۵ مینڈولین

خواتین کے لئے

۱۰ ۔ ۰ عالم نسواں

۱۰ ۔ ۲۰ راگنی ۔ گانا

۱۰ ۔ ۳۰ افسانہ ۔ سکینہ بیگم

۱۰ ۔ ۴۰ لکشمن راؤ ۔ فلمی گیت پنچھی باؤرا

۱۰ ۔ ۴۵ فیچر

۱۱ ۔ ۵ عورتوں کی پسند کے ریکارڈ

۱۲ ۔ ۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ ۔ ۰ صوفی علی بخش ۔ غزلیں

(۱) زاہد کو زہد میں بھی ہے باغ جناں کی حرص

(۲) زاہد کیوں ہے تجھے بیکار جنت کی ہوس

۵ ۔ ۲۰ نیلا بائی ۔ بھیم پلاس

مرلی کی دھن میں

ٹھمری۔ کھماج۔ نا مارو پچکاری

۵۔۴۵ صوفی علی بخش۔ خمسہ

فرقت میں جاں برباد ہے آیا ہے سحاب آنکھوں میں دم

۶۔۰ عربی نشریات

اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ "الغنا العربی"

تقریر۔ العیسری۔ صالح بن ناصر یافعی گانا

۶۔۳۰ شیلا بائی۔ پوریا دھناسری

پائل کی جھنکار

پد۔ کھیلت نند کمار

۶۔۵۰ صوفی علی بخش۔ ٹھمری

تورے دوارے پڑے جگ بیت گئے۔

غزل۔ گفتم محمد مصطفےٰ گفتا کہ او یار منست

۷۔۱۵ بچوں کے لئے

یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ

۷۔۴۵ شیلا بائی۔ خیال۔ درگا۔
سکھی موری رم جھم۔

۸۔۰ صوفی علی بخش۔ غزل۔

اس طرف بھی نگہ لطف رسول عربی

(کلام شاہانہ)

۸۔۱۰ "ریڈیو کی ڈاک" ندیم

۸۔۲۵ ستار

۸۔۳۰ اردو میں خبریں

۸۔۵۰ تلنگی میں خبریں

۹۔۰ انگریزی میں خبریں

۹۔۱۵ "ہمارے بنائے ہوئے ریکارڈ"

(گوہر سلطان جگراؤں والی۔ روشن علی

وزیر بائی پونہ والی۔ غلام علی خاں لاہور والے

نسیم اختر لاہور والی۔ انور بائی آگرہ والی)

۱۰۔۳۰ ترانۂ دکن

شنبہ ۳۱ ر امرداد مطابق ۶ ر جولائی

صبح — پہلی نشر

۸ -- ۳۰ سہگل (ریکارڈ)
۹ -- ۰ خبریں
۹ - ۵ اختری بائی (ریکارڈ)
۹ -- ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ -- ۰ بابوراؤ۔ خیال ۔ گورسارنگ ۔
موسے پیا سے لاگے
۵ -- ۲۰ زہرہ بائی۔ دہلی والی۔ ٹھمری ۔
بھرن پنگھٹ وا اکیلی گئی رے
غزل۔ ملا کے آنکھ نہ محروم ناز رہنے دے (جگر)
۵ -- ۴۰ بابوراؤ۔ ٹھمری ۔ سانوری صورت بانکے نین
بھجن ۔ آج بنسی بجائی گھنشام نے
۶ -- ۰ تلنگی نشریات
سماجی افسانہ ۔ بی کشن راؤ "پسند اپنی اپنی"
۶ -- ۳۰ رم جھم رم جھم (ریکارڈوں کا خاص پروگرام)
۷ -- ۰ زہرہ بائی۔ دہلی والی۔ گیت اور غزل
۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
ریڈیو کلب کی خبریں ۔ ریکارڈ۔ کہانی ۔
زہرہ ۔ گانا، عباس علی خاں
"خالہ ماں چھوڑو سخاوت" لڑکیوں کا
کورس ۔ معمہ نمبر (۴۰) سنو
۷ - ۴۵ بابوراؤ۔ خیال ۔ کیدارا
آج نوسے ہوری کھیلبس آؤ ۔
۸ -- ۰ زہرہ بائی۔ دہلی والی ۔ غزل
زمانہ آج نہ پوچھو کس انقلاب میں ہے ۔
(کلام شاہانہ)
۸ -- ۱۰ سررشتہ تالیف و ترجمہ "جامعہ عثمانیہ کی ادبی خدمات"
تقریر۔ ڈاکٹر نظام الدین
۸ - ۲۵ گلاس ترنگ
۸ -- ۳۰ اردو میں خبریں
۸ -- ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ -- ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ آرکیسٹرا ۔ مالکونس
۹ - ۲۵ بابوراؤ۔ خیال ۔ بسنت ۔
مائی کے دربار سب مل گاؤ
۹ - ۴۵ زہرہ بائی۔ دہلی والی ۔ دادرا ۔
پت راکھو نہ راکھو تمہاری مرجی
غزل ۔ سادگی دل کی قیامت ہوگئی
(شہزادہ والاشان حضرت شجیع)
۱۰ - ۵ بابوراؤ ۔ راگ درباری ۔ خیال اور ترانہ
۱۰ -- ۳۰ ترانۂ دکن

بزمِ سخن کی ایک غزل

انسانیت کے راز کو سمجھا رہا ہوں میں
لو کائنات ہے شمع کی تھرّا رہا ہوں میں

اے کاتبانِ نامۂ اعمال دیکھنا
بھولے ہوئے گناہ بھی لکھوا رہا ہوں میں

پیری نے پر لگائے ہیں منزل کے شوق میں
ہر سانس میں قریب ہوا جا رہا ہوں میں

فطرت نے میری کی تھی تمنّا وجود کی
اب تک اِسی گناہ پہ پچتا رہا ہوں میں

اس کے وجود کے لئے لاتا ہوں اب دلیل
سلجھی ہوئی سی بات کو الجھا رہا ہوں میں

پیری گزر رہی ہے جوانی کی یاد میں
دوزخ میں ہوں اِرم کی ہوا کھا رہا ہوں میں

رحمت مری تلاش میں پھرتی ہے چارسو
تاریکیٔ گنہ میں چھپا جا رہا ہوں میں

دل رک رہا ہے نبض کی رفتار سست ہے
کھوئے ہوئے سکوں کا پتہ پا رہا ہوں میں

مرنے کا خوف مجھ کو نہیں ہے مگر شہید
کس کا مقابلہ ہے جو تھرّا رہا ہوں میں

نواب شہید یار جنگ بہادر
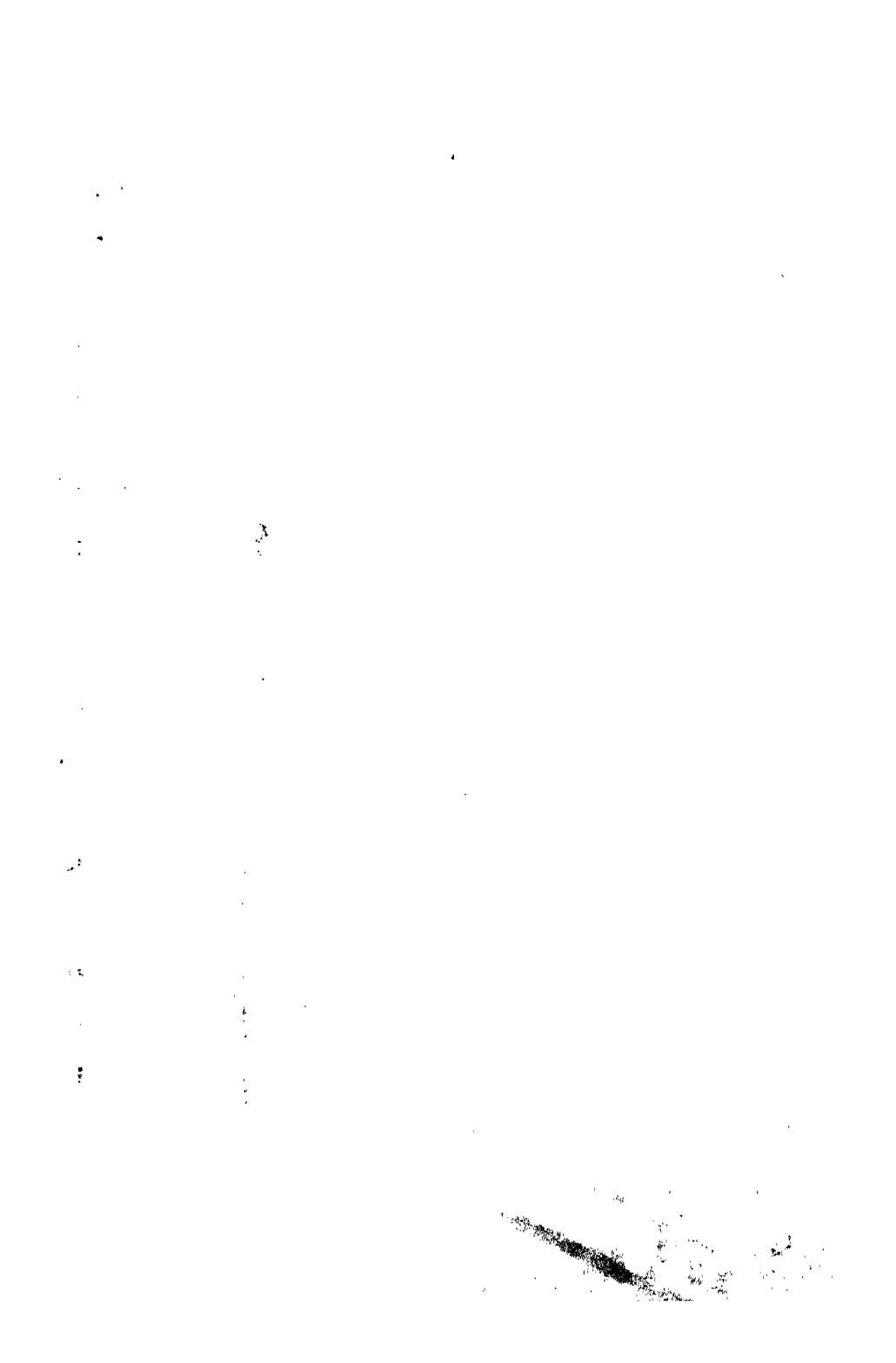
پندرہ روزہ رسالہ
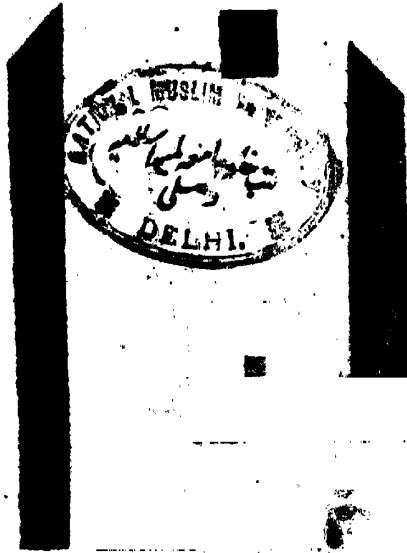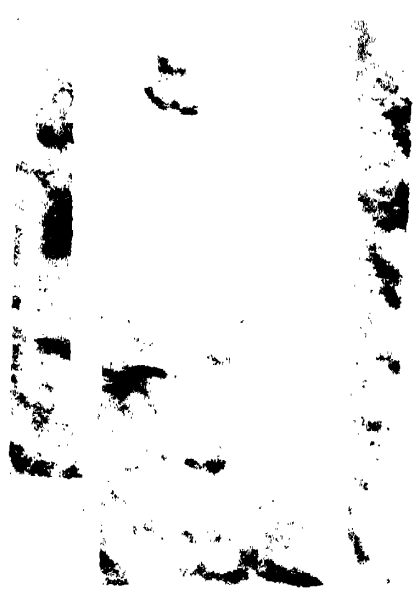
سید علی اختر صاحب

۸ شہریور کو اپنا منتخب کلام نشر فرمائینگے

تصدق حسین
۱۱ شہریور کے پروگرام میں
حصہ لینگے

بنگاری بائی
کا
۱۵ شہریور کو گانا سنئے

دکن ریڈیو

۴۱۱ میٹر

۷۳۰ کیلو سائیکل

نوا

نشان ٹپہ سرکار عالی ۱۷۲

ٹیلی فون نمبر ۲۵۰۸

تار کا پتہ LASILKI "لاسلکی"

چندہ سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنے سکہ عثمانیہ

بیرون ریاست- ایک روپیہ آٹھ آنے کلدار

قیمت فی پرچہ ار۶ر

جلد ۸	یکم تا ۱۵ ار شہریور ۱۳۵۵ف م ۷ تا ۲۱ ر جولائی ۱۹۴۶ء	شمارہ ۱۹

فہرس

مقام اشاعت یاور منزل خیرت آباد دکن

نوائیہ

زیر نظر نیم ماہی کی قابل ذکر تقریریں یہ ہیں :-

کیا آپ یقین کریں گے

ہماری دنیا بھی بڑی نرالی دنیا ہے۔ زندگی کے اسٹیج پر جو کھیل کھیلے جاتے ہیں وہ اتنے سچ ہوتے ہیں کہ ان کا یقین کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ بعض واقعات عجیب و غریب معلوم ہوتے ہیں، لیکن ان کی صداقت میں کوئی شبہ نہیں ہوسکتا۔ ان ہی واقعات سے ہماری زندگی کے ناسور کا پتہ چلتا ہے۔ ۲ر شہریور کو ابن علی صاحب اسی موضوع پر تقریر نشر فرمائیں گے۔ کیا آپ یقین کریں گے ؟

تمباکو کا استعمال

تمباکو نوشی ایک فیشن بن گیا ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کیا اس فیشن نے ہم کو ترقی یافتہ بنایا۔ جہاں تک صحت کا تعلق ہے، تمباکو نے ہمارے سینوں کو داغ دار بنایا ہے۔ اسی لئے جسمانی صحت اور تربیت کے ماہرین تمباکو کے استعمال کو نقصان دہ بتلاتے ہیں۔ ۲ر شہریور کو محمد حنیف صاحب تمباکو کے استعمال پر تقریر فرمارہے ہیں۔

قدیم دکن

دکن ایک عرصے سے مشرقی تمدن کا گہوارہ رہا ہے۔ دکنی تہذیب آج بھی ایک ضرب المثل کی حیثیت رکھتی ہے۔ قدیم دکن مختلف تہذیبوں کا سنگم رہا۔ اس کی بعض روایات اب تک چلی آرہی ہیں۔ پرانے دکن کی معاشرت کا خاکہ ہمارے بزرگ بہتر طریقہ پر پیش کر سکتے ہیں۔ ۵ر شہریور کو "قدیم دکن پر" تقریر ہوگی۔

"کمزوروں کی نفسیات"

ہماری زندگی کے ڈرامے میں بعض کردار بڑے عجیب و غریب ہوتے ہیں۔ ان کی نفسیات سے واقف ہونا ہر کسی کے بس کا کام نہیں ہوتا۔ ان لوگوں کی زندگی ایک معمہ ہوتی ہے جس کو حل کرنے کے لئے ایک واقف کار کی ضرورت ہے۔ ان کی پگڑیاں اچھالنے کے لئے ان سے مل جل کر رہنا پڑتا ہے۔ بعض حضرات، ایسی شخصیتوں کا قریب سے مطالعہ کرتے ہیں۔ حال ہی میں حاجی بشیر احمد خاں صاحب نے "جواریوں کی نفسیات" پر تقریر نشر فرمائی اب آپ ان سے افیونیوں کی نفسیات پر تقریر سنیں گے۔ دیکھئے ایک افیونی زندگی کی گتھیوں کو سلجھاتا ہے یا ان میں الجھ کر رہ جاتا ہے۔

نقاد بہ حیثیت ترجمان

ادبی تنقیدیں زندگی کی صحیح ترجمانی کرتی ہیں۔ زندگی کے ترجمان کی حیثیت سے نقاد کا درجہ بہت بلند ہے۔ نقاد کا مقصد تنقیص نہیں، تنقید ہوتا ہے۔ وہ زندگی کے

تاریک گوشوں کو صرف اسی لئے پیش کرنا ہے کہ ان کی اصلاح ہو جائے ۔ اصلاح کے علاوہ نقاد کا کوئی اور مقصد نہیں ہوتا ۔ اگر کسی نقاد نے تنقید کے علاوہ کسی اور مفاد کو پیش نظر رکھا تو وہ صحیح معنوں میں ادب اور زندگی کا ترجمان نہیں کہا جاسکتا ۔ ۱۰ ر شہریور ۵۵ء کو ابوظفر عبدالواحد صاحب "نقاد بہ حیثیت ترجمان" کے عنوان پر تقریر نشر فرمائیں گے ۔

عرس حضرت بابا شرف الدینؒ

حضرت بابا شرف الدینؒ کا شمار دکن کے ان روحانی بزرگوں میں ہے جنھوں نے اپنی زندگی انسانی خدمت کے لئے وقف کردی ۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی زیارت کرنے والوں میں ہر مذہب و ملت کے لوگ ملیں گے ۔ ان روحانی رہنماؤں کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ ان کا ظاہر و باطن ایک تھا اور جس کا ظاہر و باطن ایک ہو وہی انسان کہلانے کا مستحق ہے ۔ حضرت بابا شرف الدینؒ نے نہ صرف اسلام کی خدمت کی بلکہ انسانیت کے نام کو اونچا کیا ۔ اسی لئے آج بھی وہ زندہ ہیں ۔ ایسے لوگ مرتے نہیں حیات جاوید حاصل کرتے ہیں ۔ ۱۴ ر شہریور ۵۵ء کو "عرس حضرت بابا شرف الدینؒ" پر تقریر ہوگی ۔

امن کی معاشی بنیادیں

دنیا خون کی ہولی کھیل چکی ۔ اب امن کو قائم رکھنے کے لئے اعصابی اور تصوراتی جنگ ہو رہی ہے ۔ بقول جگرؔ ع ایک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے کیا دنیا کی کشتی جنگ کے بھنور سے نکل کر امن کے ساحل تک پہنچے گی ؟ کیا جنگوں کے اس چکر سے دنیا کو نجات ملے گی ؟ آج کے یہی سوالات معاشیین اور مفکرین کے ذہنوں میں ہیں ۔ کیا ان کا ذہن رسا ان مسائل کو حل کرے گا ؟ کیا دنیا چین کی بنسی بجائے گی ؟

گھر کے کام کاج

عورت گھر کی زینت ہے ۔ عورت ہی گھر کو سنوارتی ہے اور گرتوں کو سنبھالتی ہے ۔ گھر کی دیکھ ریکھ عورت ہی کے بس کا کام ہے ۔ لیکن بعض ہندوستانی عورتیں ایک دوسرے کی شکایتوں میں وقت گنواتی ہیں ۔ اب بھی وقت ہے کہ وہ وقت کی قدر کریں اور گھر کے کام کاج میں دلچسپی لیں کیونکہ ۔ عورت شمع محفل نہیں چراغ خانہ ہے ۔ ۶ ر شہریور ۵۵ء کو آپ منیزہ کادس جی صاحبہ سے گھر کے کام کاج پر تقریر سنیں گے ۔

خوش گوار زندگی

زندگی کے دو مختلف تصورات ہیں ۔ رجائی کہتا ہے کہ زندگی عیش و مسرت کا نام ہے ۔ اس کے برخلاف قنوطی کے نزدیک زندگی رنج و غم سے عبارت ہے ۔ یہاں یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ ان دو نظریوں میں کونسا نظریہ صحیح ہے ۔ لیکن اتنا ضرور کہا جاسکتا ہے کہ

ہم اپنی قوت ارادی سے مصیبت کو مسرت میں بدل سکتے ہیں۔ کامیاب زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم مصیبتوں سے گھبرانے کی بجائے ان کا خیر مقدم کریں۔ جینے کا ایک اور گُر یہ ہے کہ انسان، انسان کو پہچانے۔ انسانیت کے احترام میں خوشگوار زندگی کا ایک راز پوشیدہ ہے۔ ۱۳ ر شہریور کو سعیدہ سلطانہ صاحبہ "خوشگوار زندگی" کے عنوان پر تقریر نشر فرمائیں گی۔

بچوں کا پروگرام

بچوں کے پروگرام کے بعض دلچسپ اجزا یہ ہیں:۔

۲ ر شہریور ——— دھوپ چھاؤں (چھوٹے بچوں کا پروگرام)
۳ ر " ——— جہانگیر کا زمانہ (خاص پروگرام)
۴ ر " ——— فیچر پروگرام
۵ ر " ——— دیوانی ہانڈی (لڑکیوں کا پروگرام)
۷ ر " ——— شب برات۔ تقریر قاری محمد عبدالباری صاحب
۹ ر " ——— تارے اور ستارے (ننھوں کا پروگرام)
۱۲ ر " ——— حیدرآباد کے وزیر اعظم (سلسلے کی تقریر)

ڈرامے اور فیچر

۶ ر اور ۱۳ ر شہریور کو ۵½ بجے صبح میں آپ فیچر سنیں گے۔ ۶ ر شہریور کو ڈاکٹر زنجن راے اشتھانا صاحب کا لکھا ہوا فیچر "نواب صاحب" پیش ہوگا۔ ۱۵ ر شہریور کے پروگرام میں رات کے دس بجے مبارک الدین ادیب صاحب کا لکھا ہوا ڈراما "شہباز" نشر کیا جائے گا۔

ن صدیقی صاحب

یں جامعاتی مضامین کا ایک سلسلہ شروع
ضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کروں۔
خیالات کو بیان کرنے کی پوری صلاحیت
ہے۔ جامعہ عثمانیہ نے اب اس کا قطعی ثبوت
ثبوت تردید یہ کہہ سکتا ہوں کہ جہاں تک
زبان دنیا کی کسی قدیم یا جدید زبان سے
ل کیا ہے۔ کسی چیز کی صلاحیت یا اس کا
ب شک نہیں کہ علمی اور سائینٹی تحریروں اور
ہماری زبان دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں
کے لکھنے والوں کی زیادہ تر توجہ 'ادب لطیف'
جامعہ عثمانیہ کے سوا ملک کی تمام تر تعلیم
و میں لکھنے یا پڑھنے کا خیال کسی کے
حصے میں اردو مادری زبان کے طور پر
درجہ رکھتی ہے اس لئے اب اس کی ضرورت
ئے تاکہ اہل ملک تعلیم سے خاطر خواہ فائدہ

یادداشت

۷ شہریور
۹۔۱۵ شب قصیدہ بردہ شریف کے بجائے محمد یعقوب سے نعتیہ کلام سنیئے۔
۱۰۔ شب بجائے قصیدہ بردہ شریف کے۔
۱۰۔۱۵ سے محمد یعقوب نعتیہ کلام سنائیں گے۔

۸ شہریور
۹۔۱۵ شب محبوب بخش اور ساتھی کے بجائے۔ علی بن عمر اور ساتھی سے قصیدہ بردہ شریف سنیئے۔
۱۰۔ شب محبوب بخش اور ساتھی کے بجائے علی بن عمر اور ساتھی قصیدہ بردہ شریف سنائیں گے

اٹھاسکیں۔ اس کام میں رہنمائی کے لئے ظاہر ہے کہ سارے ملک کی نظریں جامعہ عثمانیہ پر لگی ہوئی ہیں

۔۔۔اور حقیقت یہ ہے کہ ملک کے ہر گوشہ سے جامعہ کے اساتذہ اور دوسرے حضرات کے پاس مختلف علوم وفنون کی کتابیں اور مضامین لکھنے کی فرمائش آیا کرتی ہے۔

تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ انفرادی کوششوں کے علاوہ جس طرح آج اردو زبان کی سب سے زیادہ منظوم اور سب سے زیادہ قابل لحاظ علمی خدمت کرنے کا شرف حیدرآباد کو حاصل ہے اسی طرح ابتدائی زمانے میں بھی اس کام کو سرانجام دینے کا بیڑا حیدرآباد نے اٹھایا تھا۔ حیدرآباد میں یہ کام شمس الامرا کے خاندان کی سرپرستی میں انجام پاتا تھا۔ شمس الامرائے ثانی اور ثالث دونوں نے اس کی باضابطہ کوشش کی کہ حکمت ہندسہ، ریاضی وغیرہ کی کتابیں اردو میں لکھیں اور دوسروں سے لکھوائیں۔ ان میں سے اکثر کتابیں انگریزی اور فرانسیسی کتابوں کے ترجموں پر مشتمل تھیں۔ ان میں سے بعض کتابیں اب بھی پائیگاہ کے کتب خانے میں محفوظ ہیں۔

مختلف سائنسوں اور علوم وفنون کو اردو میں منتقل کرنے کی دوسری منظم کوشش آخری شاہان اودھ کی سرپرستی میں لکھنو میں کی گئی۔ ان بادشاہوں کو طبیعی علوم خصوصاً علم ہیئت سے بہت دلچسپی تھی اور ان کے حکم سے بہت سی کتابوں کا اردو میں ترجمہ کیا گیا۔

اس کے بعد تیسری منظم کوشش دہلی میں کی گئی اور ۱۸۴۳ء میں دہلی کالج میں اس کام کے لئے ایک باضابطہ سوسائٹی کا قیام عمل میں آیا۔ چونکہ دہلی کالج میں ذریعہ تعلیم اردو تھا اور سوائے انگریزی کے باقی تمام مضامین اردو میں پڑھائے جاتے تھے اس لئے لازمی تھا کہ درسی کتابیں اردو میں تیار کی جاتیں۔ دہلی سوسائٹی نے اردو کتابوں کی تیاری کا کام اپنے ذمے لیا اور اس کے اخراجات کی بابجائی کے لئے حیدرآباد اور لکھنو کے امرا نے گراں قدر عطیے دیئے۔ جدید علوم وفنون کو اردو میں منتقل کرتے وقت سب سے بڑی دقت اصطلاحات کی پیش آتی ہے۔ دہلی سوسائٹی والوں نے اصطلاحات کے متعلق یہ اصول مرتب کیے۔

۱۔ اگر سائنس کے کسی لفظ کا مترادف اردو میں نہ ملے تو ایسے لفظ کو اردو میں بجنسہ لے لینے میں کوئی قباحت نہیں۔ مثلاً سوڈیم کلورین وغیرہ۔

۲۔ اگر سائنس کے کسی لفظ کا مترادف اردو میں موجود ہے تو اردو لفظ کو استعمال کرنا چاہیئے مثلاً لوہا، گندھک وغیرہ۔

(۳) کیمیائی مرکبوں کے نام انگریزی ہی برقرار رکھے جائیں جیسے سوڈیم آکسائڈ وغیرہ۔
(۴) یہ ضروری نہیں کہ جو انگریزی لفظ اردو میں لئے جائیں ان کو بجنسہ لکھا جائے۔ بلکہ ان کو اردو میں ادا کرنے کی کوشش کی جائے۔

ایک سو سال پہلے کے یہ اصول وہی ہیں جو آج کل بھی عام طور پر تسلیم کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ جامعہ عثمانیہ کی اصطلاحوں میں ان اصولوں کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے۔

اگر ۱۸۵۷ء کے واقعہ کے بعد دہلی کالج کو برخاست نہ کر دیا گیا ہوتا تو یقیناً اس وقت سارے ہندوستان میں تعلیم کی نوعیت تقریباً وہی ہوتی جو جامعہ عثمانیہ میں ہے اور اردو زبان میں علوم و فنون کے ایسے خزانے موجود ہوتے کہ وہ دوسری ترقی یافتہ زبانوں کے ہم پلہ ہوتی۔ لیکن بقول مولوی عبدالحق صاحب "اس کالج کو بلا وجہ اور بغیر کسی الزام کے ملکی اور سیاسی مصلحتوں کی بھینٹ چڑھا دیا گیا" اور اس طرح ملک کی ترقی کا شاید سب سے زیادہ اہم ذریعہ مسدود ہو گیا۔

دہلی کالج کی مسدودی کے چند سال بعد سرسید نے اس کام کا از سر نو بیڑا اٹھایا اور ۱۸۶۳ء میں غازی پور میں ایک سائنٹیفک سوسائٹی قائم کی تاکہ اس کے ذریعہ سے اردو میں جدید علوم و فنون کی اشاعت ہو سکے۔ جب ایک سال بعد سرسید کا تبادلہ علی گڑھ ہو گیا تو یہ سوسائٹی بھی اپنے جملہ ساز و سامان کے ساتھ علی گڑھ منتقل ہو گئی اور اب تک "سائنٹیفک سوسائٹی علی گڑھ" کے نام سے یاد کی جاتی ہے۔ اس سوسائٹی کے زیر اہتمام ہر مہینہ متعدد علمی جلسے منعقد ہوتے تھے جن میں جدید موضوعوں پر تقریریں ہوتی تھیں اور ایک رسالہ بھی نکلتا تھا جس کا نام "انسٹی ٹیوٹ گزٹ" تھا۔ اس سوسائٹی نے تقریباً چالیس علمی کتابوں کو اردو میں منتقل کیا۔ ان کتابوں کی زبان عام فہم اور سلیس ہونے کے علاوہ آج کل کی زبان سے بہت کافی مشابہت رکھتی ہے۔

سرسید نے علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ سے رسالہ "تہذیب الاخلاق" بھی جاری کیا۔ جس کی ایک بڑی اور اہم خصوصیت یہ تھی کہ اس میں مسلمانوں کے سائنس اور علمی کارناموں کو تفصیل سے بیان کیا جاتا تھا۔ ان مضمونوں کے ذریعہ سے بہت سی قدیم علمی اور سائنسی اصطلاحیں معلوم ہو گئیں۔ جن میں سے اکثر اپنی موزونیت

کی وجہ سے جدید اُردو کتابوں میں رائج ہو گئیں۔

اس کے بعد منشی محمد ذکاء اللہ نے انیسویں صدی کے اواخر میں جدید علوم و فنون کی اردو کتابوں کا ایک سلسلہ شایع کیا۔ یہ کتابیں حال حال تک بھی بہت مقبول تھیں اور درسی کتابوں کے طور پر استعمال کی جاتی تھیں۔ سچ پوچھئے تو ان کی ان گراں بہا خدمات کی وجہ سے منشی ذکاء اللہ کو سائنسی اردو کا باوا آدم کہا جاسکتا ہے۔

زبانِ اُردو کی ترقی کے لحاظ سے بیسویں صدی کا اہم ترین کارنامہ جامعہ عثمانیہ کا قیام ہے جس کی تاسیس میں دہلی کالج کی طرح بھی بنیادی تخیل کارفرما تھا کہ تمام علوم و فنون کی تعلیم اردو میں دی جائے۔ اس مقصد کو بطریق احسن انجام دینے کے لئے ایک دارالترجمہ کی بنا ڈالی گئی اور طبیعی، حیاتی، عمرانی تمام علوم و فنون کی جدید ترین معلومات کو اردو میں منتقل کرانے کے لئے بے دریغ روپیہ خرچ کیا گیا چنانچہ اب تک دارالترجمہ سے مختلف علوم و فنون کی تقریباً ڈھائی سو کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ اور ایک سو زیر طبع ہیں۔ اس ٹھوس کام کے علاوہ دارالترجمہ اور جامعہ عثمانیہ نے ایک بڑا نفسیاتی کام یہ کیا کہ ہندوستانی زبان میں اعلیٰ ترین اور جدید ترین تعلیم کے امکان کو ثابت کردیا۔ ورنہ جامعہ عثمانیہ سے قبل مختلف وجوہات کی بنا پر اہل ملک کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی تھی کہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے انگریزی زبان کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔ پہلے پہلے تو سارے ہندوستان نے جامعہ عثمانیہ کے تجربہ کو شک اور شبہ کی نظروں سے دیکھا لیکن آخر میں سب کو ماننا پڑا کہ اردو زبان میں تمام علوم و فنون کو بیان کرنے کی کامل صلاحیت موجود ہے۔ جامعہ عثمانیہ کے کارناموں سے چونکہ اکثر سامعین واقف ہیں اس لئے میں تفصیلات کو نظرانداز کرتا ہوں اور صرف اس امر کے اظہار پر اکتفا کرتا ہوں کہ جامعہ میں اب اعلیٰ ترین مدارج یعنی ایم ایس سی پی۔ ایچ ڈی وغیرہ تک جدید ترین نظری، عملی اور ٹیکنیکل علوم و فنون کی تعلیم اور تحقیق کی جاتی ہے اور اس میں کوئی غیر معمولی دقت محسوس نہیں ہوتی۔

جب جامعہ عثمانیہ اپنے مقصد میں کامیاب ہونے لگی تو ہندوستان کے دوسرے مقامات پر بھی لوگوں کو اپنی زبانوں کی ترقی کا خیال آیا اور انھوں نے کوشش شروع کی کہ اگر اعلیٰ مدارج تک نہیں تو کم از کم میٹرک یا

ایف اے تک تعلیم مقامی زبانوں کے ذریعہ دی جائے۔خصوصاً ہندی بھی اردو کی حریف بن گئی اور پھر ہندی، ہندوستانی اردو کا قضیہ زور وشور سے اٹھ کھڑا ہوا۔ہمیں اس مضمون میں ان تمام جھگڑوں سے سروکار نہ ہوتا لیکن بات یہ ہوئی کہ ان جھگڑوں کی وجہ سے علمی اردو بھی لپیٹ میں آگئی اور اصطلاحات اور علمی زبان کے بارے میں اختلافات رونما ہوگئے۔ایک جماعت کا یہ خیال کہ علمی اصطلاحیں خالص عربی یا فارسی ہونی چاہئیں، ان کے مقابل ایک دوسری انتہاپسند جماعت ہے جو اصطلاحوں کو خالص سنسکرت شکل میں لینا ضروری سمجھتی ہے۔ان دونوں فریقوں کے درمیان مختلف مکاتیب خیال کے لوگ موجود ہیں جو ایک طرف یا دوسری طرف زیادہ رجحان رکھتے ہیں اور بعض ان دونوں کے بالکل درمیان ہیں۔

ایک عرصہ تک یہ بحث مختلف افراد اور پبلک انجمنوں کی حد تک محدود رہی۔آخر اس مسئلہ کو سلجھانے کے لئے صوبہ جاتی اور مرکزی حکومتوں نے خود عملی اقدام شروع کیا۔چنانچہ صوبہ بہار کی کانگریسی حکومت نے ایک "ہندوستانی کمیٹی" قائم کی، اس کمیٹی میں مولوی عبدالحق صاحب بھی شریک ہیں۔لیکن زیادہ تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو سنسکرت کی طرف زیادہ رجحان رکھتے ہیں اور جو ان الفاظ کو بھی لینا نہیں چاہتے جو ایک عرصہ دراز سے ٹکسالی اردو بن گئے ہیں۔اس کمیٹی کی بنائی ہوئی اصطلاحات میرے پاس بھی رائے کے لئے آئی تھیں۔میں نے تفصیلی طور پر ان کا تجزیہ کرکے بتایا تھا کہ نہ صرف زبان کے لحاظ سے بلکہ علمی لحاظ سے بھی یہ اصطلاحات نہایت ناموزوں ہیں۔خدا کا شکر ہے کہ یہ اصطلاحیں منظور نہیں ہوئیں۔ورنہ سائنسی اردو کا تو خاتمہ ہی ہوگیا ہوتا۔

حال میں حکومت ہند نے تعلیمات کے لئے ایک مرکزی مشاورتی کمیٹی قائم کی ہے جو سائنٹفک اور ٹکنیکل اصطلاحوں کے مسئلہ پر بھی غور وفکر کررہی ہے اس کے اجلاسوں میں مجھے بھی شرکت کا موقع ملا ہے اس کمیٹی نے یہ سفارش کی ہے کہ ہندوستان کی کسی زبان میں علمی اصطلاحیں تین اجزا پر مشتمل ہونی چاہئیں۔

(۱) ایک تو بین الاقوامی جزو۔اس سے مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی لفظ تقریباً تمام ترقی یافتہ زبانوں میں اسی شکل میں رائج ہو تو اس کو بجنسہ لے لینا چاہئے۔اور ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں مثلاً موٹر ٹیلی فون وغیرہ۔

(۲) دوسرے اس خاص زبان کا جزو مثلاً لوہا، گندھک وغیرہ۔

(۳) مقامی زبانوں مثلاً بنگالی، گجراتی کے لئے عام ہندوستانی جزو مثلاً اگر کوئی لفظ پورے ہندوستان میں رائج ہو تو بنگال والے اس ہندوستانی لفظ کو لے لیں اور بنگال میں علٰحدہ اصطلاح نہ بنائیں۔

آپ ملاحظہ کریں گے کہ پہلے دو اصول وہی ہیں جو اردو میں زمانہ قدیم سے رائج ہیں اور جن کو جامعۂ عثمانیہ میں بھی اختیار کیا گیا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ابتدا میں جامعہ عثمانیہ کی اصطلاحوں میں عربیت اور فارسیت زیادہ تھی اس کی وجہ یہ ہے کہ بہت سے علوم کی عربی اور فارسی کتابیں موجود تھیں اور لوگ ان سے واقف تھے نئی اصطلاحیں بنانے کی بجائے یہ مناسب سمجھا گیا کہ انہی قدیم اصطلاحوں کو باقی رکھا جائے لیکن رفتہ رفتہ ان اصطلاحوں کو تجربہ کی روشنی میں سادہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ چنانچہ "ذوالربعۃ السطوح" کی بجائے اب "چارسطحی" کہا جاتا ہے۔ اس قسم کی بے شمار مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ اس کام کے لئے یعنی اصطلاحوں پر نظرثانی کرنے اور ان کو سادہ بنانے کے لئے جامعہ میں کوششیں برابر جاری ہیں۔

میں خود اس امر کا قائل ہوں کہ علمی اصطلاحیں اور علمی کتابوں کی زبان حتی الامکان سادہ اور مانوس ہونی چاہئے۔ لیکن اس کے معنی یہ نہیں کہ یہ زبان بالکل بازاری یا دیوان خانہ کی زبان ہو۔ جو لوگ اردو کی موجودہ اصطلاحوں پر اعتراض کرتے ہیں انھیں اس حقیقت کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ اکثر اصطلاحوں سے عام لوگوں کو کبھی سابقہ نہیں پڑتا اور اس لئے علمی زبان کا دارومدار عوام کی بول چال پر رکھنا کسی طرح ممکن نہیں۔ دوسرے یہ کہ سائنس میں مفہوم کے خفیف سے ٹکنیکل فرق کے لئے دو مختلف لفظوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ جس کا عام بول چال میں کوئی لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ مثلاً لفظ "متناہی" کو لیجئے۔ آپ کہیں گے کہ یہ ایک ثقیل لفظ ہے اور اس کی بجائے لفظ "محدود" زیادہ آسان اور مانوس ہے۔ آپ کا ارشاد بالکل بجا ہے لیکن اس کو کیا کیا جائے کہ لفظ "محدود" پہلے ہی ایک دوسرے مفہوم کے لئے اختیار کرلیا گیا ہے اور اس لئے "محدود" کے علاوہ ایک اور لفظ کی بھی ضرورت ہے۔

اصطلاح بناتے وقت اس امر کا بھی لحاظ رکھنا پڑتا ہے کہ اس لفظ کے مرکبات اور مشتقات آسانی سے

رائج ہو سکیں۔ مثلاً فرض کیجئے کہ لفظ (Axiom) کے لئے آپ نے بہار کمیٹی کی سفارش پر اصطلاح "آپ سچ" اختیار کرلی۔ اب بتائیے کہ اس کی جمع کیسے بنائی جائے گی (Axiomatic Method) اور (Axiomatisation) کے لئے کیا الفاظ ہوں گے۔ غرض وضع اصطلاحات کے موقع پر ایسے ہی باریک نکتوں پر نظر رکھنی پڑتی ہے۔ جو عوام کی نظروں سے پوشیدہ ہوتے ہیں۔

اس کے باوجود اگر اردو اصطلاحوں پر مشکل اور غیر مانوس ہونے کا الزام برقرار رکھا جائے تو پھر میں عرض کروں گا کہ یہ الزام دنیا کی تمام ترقی یافتہ زبانوں پر بھی اسی طرح عائد ہوتا ہے۔ مثلاً انگریزی میں ایک اصطلاح (Transversal) ہے اگر ایک لکیر کسی دائرے کو کاٹے تو اس لکیر کو دائرے کی (Transversal) کہتے ہیں حالانکہ انگریز سائنس داں اس کو (Casser) بھی کہہ سکتے تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ انگریزی زبان ہو یا جرمن اور فرنچ صرف معدودے چند اصطلاحیں ایسی ہیں جو شاید عام طور پر استعمال ہونے والے الفاظ سے مطابقت رکھتی ہیں ورنہ بے شمار اصطلاحیں عام زبان سے بالکل مختلف ہیں اور سائنسی ادب میں یہ عمل بالکل ناگزیر ہے۔

غرض عربی اور فارسی سے علمی اردو میں استفادہ نہ کرنے کا جو رجحان آج کل عام طور پر پیدا ہوگیا ہے۔ وہ اردو کی فطری ترقی اور تقاضوں کے حق میں سراسر ناانصافی ہے۔ ماہرین لسانیات اس پر متفق ہیں کہ ہندی، فارسی اور عربی اردو کے اہم اور بنیادی ترکیبی عناصر ہیں اس لئے اردو کی اصطلاحوں کے بناتے وقت سب سے پہلے انہی زبانوں کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

ہندی زبان سے شروع ہی سے استفادہ کیا جاتا رہا ہے۔ اردو کی قدیم ترین سائنسی کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندی الفاظ کو اصطلاحات کے سلسلے میں مناسب حد تک شروع ہی سے استعمال کیا گیا ہے۔ اور یہی طریقہ دہلی کالج اور علی گڑھ سوسائٹی کے علاوہ آج کل جامعہ عثمانیہ اور انجمن ترقی اردو میں بھی رائج ہے۔ بقول میر حسن صاحب "اگر اردو زبان اپنی علمی اور سائنسی ضرورتوں کو پورا کرنے کے سلسلے میں ہندی سے زیادہ فائدہ نہیں اٹھا سکتی تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہندی زبان کا سرمایہ زیادہ تر عشق و عاشقی کے محدود مضامین، مناظر فطرت کی عکاسی، ہندو تصوف و فلسفہ اور روزمرہ کی عام باتوں تک محدود ہے

اور ہندی میں علمی اور سائنسی ضرورتوں کو پورا کرنے والے لفظوں کی بہت کمی ہے۔ اس کی مثال بعینہ ایسی ہے جیسے کہ انگریزی زبان کی جب انگریزی زبان ابتدا میں ترجمہ کے دور سے گزر رہی تھی تو اس نے سائنسی اور علمی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے دیسی زبان یعنی اینگلو سیکسن سے زیادہ لاطینی اور یونانی زبان سے استفادہ کیا۔ اینگلو سیکسن زبان سے زیادہ استفادہ اس لئے نہیں کیا گیا کہ اس زبان کا سرمایہ تخیلی اور رومانی ادب، شعر و شاعری اور روزمرہ تک محدود تھا۔

غرض میری رائے میں سائنسی اور علمی اردو کی تشکیل اور ترقی کے لئے عربی اور فارسی سے مناسب استفادہ ناگزیر ہے۔ اور اگر مصنوعی طور پر ان کے استعمال کو ممنوع قرار دیا جائے تو ہماری علمی زبان خاطر خواہ ترقی نہیں کر سکے گی اور ملک کو ہمیشہ انگریزی یا دوسری غیر زبانوں کا محتاج رہنا پڑے گا۔

ایک اور اعتراض اردو اصطلاحوں پر یہ کیا جاتا ہے کہ ہندی الفاظ کے ساتھ عربی یا فارسی کے لاحقے اور سابقے لگائے گئے ہیں اور یہ طریقہ غلط ہے اور اس قسم کے بہت سے لفظ جیسے پان دان اگال دان وغیرہ موجود ہیں۔ اگر نئی اصطلاحیں بھی اسی قدیم اصول پر بنا لی جائیں تو کیا مضائقہ ہے۔ دوسرے یہ کہ ہر زبان میں وسعت اسی طرح پیدا کی جاتی ہے کہ مختلف زبانوں سے ضروری لفظ لے لئے جائیں۔ چنانچہ جدید کوانٹم نظریے میں انگریزی سائنس دانوں نے جرمن اصطلاح (Eigenwert) کا ترجمہ اپنی زبان میں (Eigenvalue) کر لیا۔ یعنے جرمن لفظ (Eigen) کو انگریزی لفظ Value سے ملا کر ایک لفظ بنا لیا۔

غرض علمی زبان کی تشکیل میں اردو ٹکنیکل اصطلاحوں کے بناتے وقت نہ صرف مختلف علوم و فنون کی بلکہ مختلف زبانوں کی واقفیت بھی ضروری ہے اور جامعہ عثمانیہ کے علاوہ انجمن ترقی اردو، ادارۂ ادبیات اردو، جامعہ ملیہ وغیرہ میں انہی اصولوں پر کام ہو رہا ہے جو اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ ابتدا میں یہ زبان لوگوں کو قدرتی طور پر نامانوس سی معلوم ہوئی لیکن اب یہی اصطلاحات اخباروں رسالوں اور کتابوں کے علاوہ ریڈیو میں بھی استعمال ہونے لگی ہیں اور جب انگریزی زبان کی مرعوبیت دور ہو جائے گی اور اردو ہندی کے تعصبات سے نجات ملے گی تو اس وقت جامعہ عثمانیہ کی زبان سارے

ملک میں تعلیمی زبان کی حیثیت سے عام ہو جائے گی ۔ ہندوستان میں آئے دن اردو کی جو کتابیں شائع ہوتی رہتی ہیں ان کا تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ ان میں سے بہت کم کسی علمی معیار کو پورا کرتی ہیں ان کی حیثیت سراغ رسانی کے ان افسانوں کی سی ہوتی ہے جن کو لوگ ریل کے سفر میں یا چھٹی کے دن محض وقت کاٹنے اور دل بہلانے کی خاطر پڑھتے ہیں ۔ میں نہیں کہتا کہ اس قسم کی کتابوں کی قطعی ضرورت نہیں لیکن ان کا تناسب ہمارے ادب کی مجموعی پیداوار میں اس سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے جتنا کہ ایک سنجیدہ انسان کی زندگی میں تفریح کے اوقات کا ہوتا ہے ۔ یہی حال ہمارے اخباروں اور رسالوں کا ہے ۔ یوں تو اردو کے بیسیوں نئے اخبار اور رسالے نکلتے رہتے ہیں لیکن دو چار کے سوا ان میں شاید ہی کوئی ایسا ہو جو کسی ترقی یافتہ قوم کے رسالوں کے مقابلے میں پیش کیا جا سکے ۔ ظاہر ہے کہ بعض اس قسم کی کتابوں اور ایسے رسالوں کی بناء پر ہماری زبان اور ہمارے ادب میں ترقی نہیں ہو سکتی ۔

کسی شخص کی عمر نوحؑ کی طرح اتنی طویل تو نہیں ہوتی کہ وہ طبع ہونے والے تمام رطب و یابس کو پڑھ سکے ۔ اس مختصر زندگی میں کوئی انسان صرف چند منتخب کتابیں ہی پڑھ سکتا ہے اور اس لئے اعلیٰ معیار کی چند کتابوں کا شائع کرنا ناقص معیار کی بہت سی کتابوں کے شایع کرنے سے بہتر ہے ۔ مصنفین کے علاوہ ناشرین کو بھی چاہئے کہ جب تک کوئی تصنیف یا تالیف نہایت اعلیٰ معیار پر پوری نہ اترے اس کو شائع نہ کیا جائے ۔ پرانی اور فرسودہ باتوں کو دھرانا اپنی اوقات ضائع کرنے کے علاوہ سننے اور پڑھنے والوں کے ساتھ بڑی ناانصافی ہے ۔ اچھا مصنف بننے کے لئے زبان پر مہارت کے علاوہ تین چیزیں نہایت ضروری ہیں ۔

(۱) مشاہدہ (۲) مطالعہ (۳) غور و فکر ——— بدقسمتی سے ان تینوں اجزاء کی ہم میں بہت کمی ہے اور اس کمی کی وجہ سے ہماری تقریریں اور تحریریں ایک لایعنی طومار ہو کر رہ جاتی ہیں جن میں چند خیالات کی تکرار اور بار بار تکرار کے سوا کچھ نہیں ہوتا ۔

اس میں شک نہیں کہ ادب اور شاعری میں بڑا عنصر غیبی الہام اور القا کا ہوتا ہے لیکن یاد رکھنا چاہئے

کہ شاعر اور ادیب تو کجا پیغمبروں پر بھی الہام اسی وقت ہوتا ہے جب وہ پہاڑ کے غاروں میں اپنی عمر کا بڑا حصہ سوچ بچار میں صرف کر دیتے ہیں۔

بہرحال جس طرح محض افراد کی تعداد سے کوئی قوم بلندی کے مدارج طے نہیں کر سکتی اسی طرح محض کتابوں کی تعداد میں اضافہ سے کوئی زبان اور ادب ترقی نہیں کر سکتا۔ پھر اس کے لئے محض افسانوں یا نظموں کی کتابیں کافی نہیں بلکہ شدید ضرورت ہے کہ ہماری زبان میں ہر قسم کی علمی، فنی اور سائنسی کتابیں اعلیٰ سے اعلیٰ معیار کی اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شائع ہوں۔ کسی ترقی یافتہ قوم کی زبان مثلاً جرمن، فرنچ یا انگریزی ہی کو لیجئے۔ اس زبان میں بھی معمولی افسانوی اور نظموں کی کتابیں کافی تعداد میں چھپتی ہیں لیکن کیا کوئی سمجھ دار شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ اس زبان کی اس قدر عالمگیر اہمیت محض ان افسانوں اور نظموں کی وجہ سے ہے۔ دنیا کے ہر خطہ میں رہنے والوں کی ایک کثیر تعداد جو اس زبان کو سیکھتی ہے اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ اس زبان میں تاریخ، معاشیات، فلسفہ، عمرانیات، ریاضی، طبیعیات، کیمیا، حیاتیات، انجینیری، طب، قانون، فن تعلیم وغیرہ تمام علوم و فنون کی بیش بہا اور بلند پایہ کتابیں زیادہ شائع ہوتی ہیں۔ اگر ہم اردو زبان کے معیار کو بلند کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ اردو میں اعلیٰ درجہ کی علمی اور فنی کتابیں کثیر تعداد میں شائع کریں جن میں سے بعض ماہرین اور محققین کے لئے ہوں اور بعض عام دلچسپی رکھنے والوں کے لئے۔

اگر پورے ہندوستان کے باشندے نہیں تو کم از کم دس بارہ کروڑ ہندوستانی تو ضرور اردو لکھ پڑھ سکتے ہیں اور بول اور سمجھ سکتے ہیں۔ جرمن اور فرانسیسی بولنے والوں کی تعداد ابھی اس قدر نہیں لیکن اس کے باوجود یہ زبانیں جیسی کچھ ترقی یافتہ ہیں اس سے کم و بیش سب لوگ واقف ہیں۔

اگر ہمارے ملک کی معاشی اور تعلیمی حالت اچھی ہو تو ہماری زبان کو بھی اس کے ہم پلہ بننے میں کچھ زیادہ دیر نہیں لگے گی لیکن ملک سے جہالت اور پستی کو دور کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ یہی ہے کہ علم کی روشنی کو عام کیا جائے اور علوم و فنون کی مختلف کتابوں کا جال سارے ملک میں پھیلا دیا جائے۔ اگرچہ کتابیں مسلمہ

ماہرین کی لکھی ہوئی ہوں اور اچھے پیرایہ میں لکھی جائیں تو لوگ ان کو ایسی دلچسپی سے پڑھیں گے جیسے آج کل افسانوں کو پڑھتے ہیں۔ یہ ہمارا چشم دید واقعہ ہے کہ انگلستان میں سر جیمس جینس اور سر آرتھر ریڈنگٹن کی کتابیں افسانوں کی کتابوں سے زیادہ مقبول ہوئی ہیں۔ حالانکہ ان مصنفوں نے جدید ترین سائنسی انکشافات کو بیان کیا ہے۔ اسی طرح ہمارے جلسوں اور کانفرنسوں میں علمی مضامین کو زیادہ اہمیت دی جانی چاہئے۔ تحریروں اور تقریروں میں اس طرح علمی مضامین کو پیش پیش جگہ دینے سے دوگونے فائدے حاصل ہوں گے۔ اول تو یہ کہ اردو زبان میں ہر قسم کے جدید ترین علمی خیالات کے اظہار کی صلاحیت پیدا ہوگی دوسرے یہ کہ اس سے خود اہل ملک کی ذہنیت میں بڑا انقلاب ہوگا۔ یعنی آج کل نظموں اور افسانوں کو پڑھتے پڑھتے اور سنتے سنتے جو غلبہ جذبات کا ان کے دل و دماغ پر ہوگیا ہے اس کی بجائے وہ زیادہ معقولیت پسند ہوجائیں گے۔ اور اس طبیعی کائنات کی حقیقت سے بھی انھیں واقفیت ہو جائے گی۔

مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس سائنسی ذہنیت کی ہم میں بہت کمی ہے اور اسی وجہ سے ہمارے اکثر افراد جو تھوڑا بہت لکھ پڑھ لیتے ہیں شاعری اور لفاظی میں گم ہوجاتے ہیں۔ علوم وفنون سے ہماری ناواقفیت کا یہ عالم ہے کہ معمولی سے معمولی ایجاد یا انکشافات بھی ہمارے نزدیک ایک خطرہ سے کچھ کم حیرت انگیز اور ناقابلِ فہم نہیں۔ مختصر یہ کہ ملک کی فضا درجہ غیر سائنسی ہے اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ سرکاری اور خانگی طور پر علمی اور فنی تحریروں اور تقریروں کی ایسی قدرافزائی نہیں کی جاتی جس کی وہ مستحق ہیں۔ اگر ہماری زبان اور ادب کے معیار کو بلند کرنا ہے تو پھر ان تمام اقدار کو بھی بدلنا پڑے گا اور علوم وفنون کو شعر وسخن کے مقابلہ میں زیادہ اہمیت دینی ہوگی۔

یکشنبہ یکم شہریور مطابق ۷ر جولائی

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ زینت بیگم - خیال جوگیا - جاگے گوپال

غزل - کرم کوشیاں ہیں ستم کاریاں ہیں (جگر)

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ ریکارڈ

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ زینت بیگم - غزل

دل و دلدار میں یک جائی ہے (حضرت ملیل)

بھجن - جاؤ دیرا بیتر

۵ - ۱۵ لہانو باپوراؤ - خیال کافی

درشن بن جیارا ترسے (تال ترتال)

۵ - ۳۰ آرکیسٹرا - بٹ منجری

۵ - ۴۰ ذاکر علی - عاقل کے دو گیت

(۱) پھلواری میں پھول کھلے ہیں

(۲) من میں آئے سمائے کون

۶ - ۰ مرہٹی نشریات

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ - تقریر - جوشی - ریکارڈ

۶ - ۳۰ زینت بیگم - بھجن - گروبن کون بتائے بات

غزل - یار دیرینہ ہے پر روز ہے وہ یار نیا (ظفر)

۶ - ۴۵ لہانو باپوراؤ - خیال مارو بھاگ

جاگے مورے بھاگ (تال ترتال)

۷ - ۰ زینت بیگم - ناگ سرادلی - اب کیسے گھر جاؤں

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

خطوں کے جواب

۷ - ۴۵ ذاکر علی - خمسہ - حسینوں سے تجھکو سوا جانتے ہیں

۸ - ۰ لہانو باپوراؤ - بھجن

بنا نام رگھو ناتھ کے اپنا کوئی نہیں

۸ - ۱۰ معاشی مسائل - تقریر - عبد القادر

۸ - ۲۵ وائلن

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ زینت بیگم - میاں کی ملہار

اُمنڈ گھمنڈ گھن گرجے بدریا

۹ - ۳۰ ذاکر علی - مومن کی غزلیں

(۱) مجھ کو تیرے عتاب نے مارا

(۲) دل مائل محبت جاناں نہیں رہا

۹ - ۴۵ زینت بیگم - فارسی غزل

کافر عشقم مسلمانی مرا درکار نیست (خسرو)

غزل - کب تک طول جبیں سے اب اس سنگ در کو میں (مجروح)

۱۰ - ۰ لہانو باپوراؤ - خیال - چندر کونس

سونے دے اب مائی

۱۰ - ۱۵ زینت بیگم - دادرا - بانکی رسیلی چھبیلی مالنیا

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

دوشنبہ ۲ رشہریور مطابق ۸ رجولائی

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ ریکارڈ

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ ریکارڈ

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ ست نارائن - دو بھجن

۵ - ۱۵ ابراہیم خاں - ٹھمری - اب کے ساون گھر آجا
غزل - ہر شئے مسافر ہر چیز راہی (اقبال)

۵ - ۳۰ لکشمن راؤ - گیت - بولت ہے اس پار پپیہا
غزل - ساقی کی ہر نگاہ پہ بل کھا کے پی گیا (جگر)

۵ - ۴۵ ابراہیم خاں - دادرا - دل تیر نظر کا نشانہ ہوا
گیت - تجھ بن سونا ہے سنسار (شور)

۶ - ۰ فارسی نشریات
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ

۶ - ۳۰ لکشمن راؤ - ٹھمری - ناہی کرو جھوٹی بتیاں
غزل - مری آہ رنگ دکھا گئی مرے نالے کام یہ کر گئے
(حضرت معین)

۶ - ۴۵ ابراہیم خاں - فانی کی غزلیں
(۱) راز ناکامی وفا کی قسم
(۲) فغاں کے پردے میں سن مری داستاں صیاد

۷ - ۰ ست نارائن - دو بھجن

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
دھوپ چھاؤں (چھوٹے بچوں کا پروگرام)

۷ - ۴۵ ابراہیم خاں - دادرا - کاہے مارے نیناں بان
گیت - پریم کی پھول رہی پھلواری

۸ - ۰ آرکیسٹرا - کیدارا

۸ - ۱۰ کیا آپ یقین کریں گے - تقریر - ابن علی

۸ - ۲۵ قمبوز

۸ - ۴۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ پسند اپنی اپنی (ریکارڈ)

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

سہ شنبہ ۱۳ شہریور مطابق ۹ جولائی

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ

۸ - ۴۰ بھجن (ریکارڈ)

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ زینت بیگم - خیال توڈی - پائلیا باجے

غزل فارسی - دو چشمت کہ تیر بلا میزند

(حضرت امیر خسرو)

۹ - ۳۰ **ترانۂ دکن**

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ زینت بیگم - ٹھمری جنگلہ - من موہ لئے ایری سکھی

غزل - دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے (غالب)

۵ - ۱۵ انبا پرشاد - خیال بھوپالی -

پھول بن سیج سنوارو

۵ - ۳۰ زینت بیگم - ٹھمری - لٹ الجھے

غزل - دو دن خزاں میں گزرے تو دو دن بہاریں

(زاہد)

۵ - ۴۵ معین قریشی - ٹھمری

بھجن - ذرا ٹک سوچ اے غافل کہ دم کا کیا ٹھکانا ہے

۶ - ۰ **تلنگی نشریات**

آرکیسٹرا - جلد کی بیماریاں - تقریر - ڈاکٹر رنگاچاری

کرناٹک موسیقی (ریکارڈ)

۶ - ۳۰ انبا پرشاد - خیال - جیئٹ کلیاں

جئے مورے سیاں ڈگی مورے ارے

۶ - ۴۵ زینت بیگم - غزلیں

سنا ہے حشر میں اک حسن عالمگیر دیکھیں گے (جگر)

زلف شبگوں ہے پڑی یار کے رخساروں پر

(بیتاب)

۷ - ۰ معین قریشی - دادرا

غزل - یار کی جانب سے اقرارِ وفا ہونے لگا (اکبر)

۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**

جہانگیر کا زمانہ - خاص پروگرام

۷ - ۴۵ انبا پرشاد - ہارمونیم سولو

۸ - ۰ معین قریشی - غزل -

آدم کا جسم جب کہ عناصر سے مل بنا (سودا)

۸ - ۱۰ اپنی باتیں - تقریر - آغا حیدر حسن

۸ - ۲۵ سارنگی

۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ "نغموں کی دنیا" خاص پروگرام

۱۰ - ۳۰ **ترانۂ دکن**

چہار شنبہ ۴ رشہریور مطابق ۱۰ رجولائی

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ ریکارڈ

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ ریکارڈ

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

۸ - ۲۵ ستار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۹ - ۳۵ جوہری توانائی انگریزی تقریر

شام دوسری نشر

۵ - ۰ بزم ساز (پہلی بیٹھک)

۵ - ۱۵ محفل شوق

۵ - ۴۵ بزم ساز (دوسری بیٹھک)

۶ - ۰ مرہٹی نشریات

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ - تقریر (ترجمہ)

۶ - ۳۰ فلمی کہانی

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

پروگرام کمیٹیوں کے اجلاس (خاص پروگرام)

۷ - ۴۵ کنھیا لال - ٹھمری -

کاہنا نیند نہیں

گیت - جیون ایک رسیلا گیت (عاقل)

غزل - کسی کو ہم نے یاں اپنا نہ پایا (ظفر)

۸ - ۱۰ "تمباکو کا استعمال" تقریر - محمد حنیف

۱۰ - ۰ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

میں سوچتا ہوں

انسان کے ذہن میں نت نئے خیالات پیدا ہوتے رہتے ہیں اور ہر شخص زندگی اور اس کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں مختلف نقاط نظر رکھتا ہے - ایسا کیوں ہوتا ہے اور ایسا کیوں نہیں ہوتا ہم اکثر سوچتے ہیں - اگر آپ کے ذہن میں کوئی ایسی بات ہو تو ہمیں لکھیئے اس قسم کی جو تحریریں وصول ہوں گی ہم ان کا اقتباس اور انتخاب نشر کریں گے -

پنجشنبہ ۵ شہریور مطابق ۱۱ جولائی

صبح — پہلی نشر

۸ — ۳۰ شاما دیوی - خیال بھیرویں - کریم رحیم (بلمپت)
میں تو پیا ملن کی (درت)
بھجن - جو گرو گرو کی بات سنائے
۹ — ۰ خبریں
۹ — ۵ شاما دیوی ٹھمری - پائل باجے رام
غزل - اس کے ملنے کی بہت کچھ ہم نے کی تدبیر کی
۹ — ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ — ۰ ماسٹر سانولے - خیال - سدھ سارنگ
ایری اب گوند لاوری ملنیا (بلمپت)
اب موری بات (درت)
۵ — ۱۵ شاما دیوی - دادرا - بالی رے عمر موری بیتی موہن بنا
غزل - کمال عشق بھی کیا کیا فریب کا رہوا
۵ — ۳۰ ماسٹر سانولے - اپنی پسند کا راگ
۵ — ۴۵ شاما دیوی - ٹھمری -
۶ — ۰ کنٹری نشریات
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ - افسانہ
پرامیس آچاریہ - ریکارڈ
۶ — ۳۰ ماسٹر سانولے - اپنی پسند کا راگ
۶ — ۴۵ شاما دیوی - مرہٹی پد - من رمنا سکھیا
بھاؤ گیت - نندلالہ
۷ — ۰ آرکیسٹرا -
۷ — ۱۰ نظم پریمی
۷ — ۱۵ بچوں کے لئے
"دیوانی ہانڈی" لڑکیوں کا پروگرام
۷ — ۴۵ شیخ داؤد - طبلہ پر گت توڑا
۸ — ۰ شاما دیوی - کلام شاہانہ
آئینہ ہوتے اگر خوبیٔ تقدیر سے ہم
۸ — ۱۰ پرانی باتیں - تقریر
۸ — ۲۵ بلبل ترنگ
۸ — ۳۰ اردو میں خبریں
۸ — ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ — ۰ انگریزی میں خبریں
۹ — ۱۵ شاما دیوی - خیال ہمیر - نے میرا البیلا
غزل - تم جانو تم کو غیر سے جو رسم و راہ ہو (غالب)
غزل - جب کبھی تیری دید ہوتی ہے (صفی)
۹ — ۴۵ "اختر شماریاں" خاص پروگرام
کلام - علی اختر
ریکارڈ - اختری بائی
کلام - اختر شیرانی
۱۰ — ۳۰ ترانۂ دکن

جمعہ ۲۶ شہریور مطابق ۱۲ جولائی

صبح — پہلی

۸ — ۳۰ تلاوت کلام اللہ اور ترجمہ۔ قاری محمد عبد الباری

۸ — ۴۵ حبیب اللہ۔ نعت

۸ — ۵۵ اکرام الدین۔ نعتیہ ٹھمری۔ اپنے پیا کے سنگ چلی

۹ — ۰ خبریں

۹ — ۵ اکرام الدین۔ خمسہ

مرے دینے والے مجھے دردِ دل دے (امجد)

غزل۔ مل گیا صوت سرمدی میرے شکستہ ساز سے

۹ — ۳۰ ذاکر علی۔ دو گیت

(۱) چپکے سے دل میں آ بسے رہ کے نظر سے دور دور

(۲) او بادِ صبا کچھ تو نے سنا جہان جو آنے والے ہیں

۹ — ۴۵ اکرام الدین۔ نعتیہ کلام۔

چلو رب کے پیارے کا دربار دیکھو

خواتین کے لئے

۱۰ — عالم نسواں

۱۰ — ۲۰ ذاکر علی۔ غزل۔

یہ کس نے لی تھی قسم اے بہانہ جو تم سے (کیفی)

گیت۔ رسم الفت کسی صورت سے نبھائے نہ بنے

۱۰ — ۳۰ "گھر کے کام کاج" تقریر۔ مینرہ کاؤس جی

۱۰ — ۴۰ اکرام الدین۔ غزل

شمع کو بزم ناز میں سوز و گداز آ گیا (ناظم)

۱۰ — ۴۵ فیچر نواب صاحب نو شتہ برائے نرگس برائے اسٹیشن

۱۱ — ۱۵ ذاکر علی۔ جگر کی غزلیں

(۱) لب پہ نالہ ہے مرے اور نہ فریاد ہے آج

(۲) تری یاد کی اف یہ سرمستیاں

۱۱ — ۳۰ اکرام الدین۔ غزل۔ یوں تو کیا کیا نظر نہیں آتا

۱۱ — ۴۵ ذاکر علی۔ دادرا۔ کیسے جیئوں بنی والے

گیت۔ آندھیاں غم کی یوں چلیں باغ اجڑ کے رہ گیا

۱۲ — ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ — ۰ اکرام الدین۔ غزل۔ کام کب حسب مدعا نہ ہوا

خمسہ۔ مسیحا جانب بطحیٰ گزر کن (حضرت جامیؒ)

۵ — ۲۰ بالو بائی۔ اپنی پسند کا راگ

۵ — ۴۰ اکرام الدین۔ قوالی (۱) دے آ مرے مولا دے (سوال)

(۲) اے سائل آ آ پھر مانگ پھر مانگ (جواب)

عربی نشریات

۶ — ۰ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ ۔ "عورت کا درجہ اسلام میں"

تقریر۔عبدالرحمن بن محمد الحضرمی۔گانا۔عبداللہ

۶ — ۳۰ بالو بائی۔ خیال پوروی ۔ آؤن کہہ گئے

۶ — ۴۵ اکرام الدین۔نعتیہ کلام

بلالو اب تو یا احمدؐ ٹھہر جانا نہیں اچھا

۷ — ۰ بالو بائی ۔ اپنی پسند کا راگ

۷ — ۱۵ **بچوں کے لئے**

یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ

۷ — ۴۵ اکرام الدین۔غزل۔ترا ناز بردار ہرنا زمیں ہے (امیر)

۸ — ۰ بالو بائی۔ٹھمری۔ جانت ہوں سب گنن

۸ — ۱۰ اعلان بعد میں کیا جائے گا ۔

۸ — ۲۵ کلاریونیٹ

۸ — ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ — ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ — ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ — ۱۵ اکرام الدین ۔ فارسی غزل

دل کند سجدہ بایں طرزِ خرامیدنِ تو (حسن)

غزل۔ترے جلوؤں میں گم ہو کر خودی سے بے خبر ہو کر

۹ — ۴۰ بالو بائی ۔اپنی پسند کا راگ

۱۰ — ۰ اکرام الدین۔نعتیہ ٹھمری ۔

دُھن رے دُھن اپنی ہی دُھن

غزل۔غم عشق بنی سے گھر ترا آباد کرتے ہیں

(امیر مینائی)

۱۰ — ۳۰ **ترانۂ دکن**

شنبہ ۷ شہریور مطابق ۱۳ جولائی

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ تلاوت کلام اللہ او ترجمہ۔ قاری محمد عبد الباری

۸ - ۴۵ محمد یعقوب - نعتیہ غزل -
دنیا میں محمدؐ کا جو ہمسر نہیں دیکھا (خورشید)

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ قوالی کے ریکارڈ

۹ - ۳۰ **ترانۂ دکن**

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ شہاب الدین اور ساتھی - خمسہ
(۱) کوئی ہمدم غم فرقت میں ہمارا نہ رہا (آرزو لکھنوی)
(۲) غزل - دل لذت غم کی نعمت پر بیجا نہیں جتنا ناز کرے (آرزو لکھنوی)

۵ - ۳۰ محمد یعقوب - گیت - پیارے محمدؐ گھر آجاؤ
نعتیہ غزل - یارب دکھا دے مجھ کو تو دربار مصطفےٰ

۵ - ۴۵ شہاب الدین اور ساتھی - خمسہ
کب تک غم فراق میں تڑپا کریں گے (شہری بھوپال)

۶ - **تلنگی نشریات**

بانسری - منتخب کلام - کے - وی نرسمہواں شاستری
دو گانے (ریکارڈ)

۶ - ۳۰ محمد یعقوب - نعتیہ کلام -
وہ احمد پیارا آتا ہے امت کی شفاعت ہوتی ہے

۶ - ۴۵ شہاب الدین اور ساتھی - خمسہ
(۱) آج مے خانے میں رندوں کے یہ احکام چلے (جگر)
(۲) غزل - نہیں منت کش تاب شنیدن داستاں میری (اقبال)
(۳) غزل - خدا جانے کہاں ہے جلوۂ جاناں کہاں تک ہے (بیدم)

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

ریڈیو کلب کی خبریں "ایک بڑا شکاری" تقریر
ایوب احمد - قوالی - کہانی - صغیر "شب برات"
تقریر - قاری محمد عبد الباری - معمہ سنو

۷ - ۴۵ شہاب الدین اور ساتھی - غزل
تذکرہ کس سے کریں عشق کے افسانے کا (عیاں)

۸ - ۰ محمد یعقوب - نعتیہ کلام
گر بستر خواب میں دیدار ہو

۸ - ۱۰ کمزوروں کی نفسیات (سلسلہ) "افیونی"
تقریر - حاجی بشیر احمد خاں

۸ - ۲۵ بانسری

۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ قصیدہ بردہ شریف - علی بن عمر اور ساتھی

۹ - ۴۵ شہاب الدین اور ساتھی -
نعتیہ غزلیں

۱۰ - ۰ قصیدہ بردہ شریف - علی بن عمر اور ساتھی

۱۰ - ۳۰ **ترانۂ دکن**

یکشنبہ ۸ر شہریور مطابق ۱۴ر جولائی

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ خواجہ محمود بیگ - نعتیہ گانے
(۱) محمدؐ بیکسوں کا یار دمساز
(۲) یا محمدؐ مصطفےٰؐ فریاد رس
(۳) دین اور دنیا کے ہو یا مصطفےٰؐ سردار آپ
۹ - ۰ خبریں
۹ - ۵ نعتیہ گانوں کے ریکارڈ
۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ خواجہ محمود بیگ - نعتیہ کلام
(۱) بے شک خدا کا سایہ ہے سایہ محمدؐ ی
(۲) بخش دی امت خدا نے مصطفےٰؐ کے واسطے
۵ - ۲۰ محبوب بخش اور ساتھی - ٹھمری
کوئی اُربن سپنے میں آکر موہے روپ اپنا دکھا گیو
غزل - دل کو خدا نے اپنی محبت سے بھر دیا
غزل - مجھ کو خاک در محبوب خدا رہنے دے
۵ - ۴۵ خواجہ محمود بیگ - نعتیہ کلام
(۱) محمدؐ ہے چراغ زندگانی
(۲) محمدؐ تاج دار تاج دولت
۶ - ۰ مرہٹی نشریات
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ "سیاروں کے درمیان آمدورفت" تقریر ببوے - ریکارڈ
۶ - ۳۰ محبوب بخش اور ساتھی - خمسہ
بہنا کو آتش غیرت سے جلاتے جاتے (نظامی)
فارسی غزل - سجدہ بسوئے قبلہ ابروئے تست فرض
غزل - یہ تو میں کیونکر کہوں تیرے خریداروں میں ہوں
(امیر مینائیؒ)

۷ - ۰ خواجہ محمود بیگ - نعتیہ کلام -
احد وحدت سے جب کثرت میں آیا
۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
خطوں کے جواب
۷ - ۴۵ محبوب بخش اور ساتھی - خمسہ
دے دائے مرے داتا دے، دے اے مرے مولا دے
غزل - دل سے دلبر ہمارا ہمدم ہے
(حضرت شاہ خاموشؒ)
۸ - ۱۰ منتخب کلام - علی اختر
۸ - ۲۵ قمبوز
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ محبوب بخش اور ساتھی - نعتیہ ٹھمری
موپہ کرم فرما دے
غزل فارسی - دل پرداز من دیروز شاہے (جگر)
غزل - منکشف تجھ پہ اگر اپنی حقیقت ہو جائے (بیدم)
۹ - ۴۵ خواجہ محمود بیگ - محمدؐ جان جسم ناتواں ہے
۱۰ - ۰ محبوب بخش اور ساتھی - غزلیں
(۱) کونسا گھر ہے کہ اے جان نہیں کاشانہ ترا
(۲) ہوش و حواس گم کیا جلوۂ چشم مست نے
(صابرؒ)
(۳) عشق میں ترے کوہ غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو
(نیاز)

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

دوشنبہ ۹ شہریور مطابق ۱۵ جولائی

صبح — پہلی نشر

۸ -- ۳۰ ریکارڈ

۹ -- ۰ خبریں

۹ - ۵ ریکارڈ

۹ -- ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ -- ۰ لکشمن راؤ - ٹھمری -
مورا پیاں بگاری دینی لاالکھن مو
بھجن - گرو سرت دانا تا بینگے (رادھا سوامی)

۵ -- ۲۰ ذاکر علی - گیت -
اب کوئی ٹوٹے ہوئے دل کا سہارا نہ رہا
غزل - ظلم کر ظلم مجھے شکوۂ بیداد نہیں (ثاقب کانپوری)

۵ -- ۴۰ لکشمن راؤ - دادرا - پیا اٹھ جاگ رے اکیلی ڈر لاگے
غزل - مرے حق میں کیا کیا ستم کاریاں ہیں

۶ -- ۰ فارسی نشریات
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ

۶ -- ۳۰ ذاکر علی - ٹھمری - ندیا دھیرے بہو
غزل - سب سے شوخی ہے اک ہمیں سے حیا
(حسرت موہانی)

۶ -- ۵۰ لکشمن راؤ - خیال پوربیا
باجت بن میں بین سانورو
بھجن - گرو داتا دیا کی نظر رہے -

۷ -- ۱۵ بچوں کے لئے
تارے اور ستارے (ننھوں کا پروگرام)

۷ -- ۴۵ ذاکر علی - غزل - سکوں پذیر اگر دل کا اضطراب ہو
گیت - سن رے مت رو مت رو کیسے تجھے مناؤں
غزل - کہاں لے جاؤں امیدوں کی دنیا بزم امکاں سے

۸ -- ۱۰ "موجودہ مسائل" تقریر - قاضی محمد عبد الغفار

۸ -- ۲۵ ہارمونیم

۸ -- ۳۰ اردو میں خبریں

۸ -- ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ -- ۰ انگریزی میں خبریں

۹ -- ۱۵ "پسند اپنی اپنی" سننے والوں کے منتخب کئے ہوئے ریکارڈ

۱۰ -- ۳۰ ترانۂ دکن

سہ شنبہ ۱۰ر شہر یور مطابق ۱۶ر جولائی

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ

۸ - ۴۰ کنہیا لال بھجن۔

۹ - ۰ خبریں۔

۹ - ۵ کشن لال۔ عام پسند گانے

۹ - ۳۰ **ترانۂ دکن**

شام دوسری نشر

۵ - کشن لال۔ عام پسند گانے

۵ - ۲۰ شکنتلا بائی۔ خیال سارنگ

ڈھونڈوری اپنے پیا کو دیس بدیس

ٹھمری۔ دو دفعہ بیچن کو یں جو گی کنجن میں

۵ - ۴۵ بنجامن جوئیل۔ بھجن اور گیت

۶ - **تلنگی نشریات**

"ادب اور سماج" تقریر تا تا چاری۔

پسند اپنی اپنی (ریکارڈ)

۶ - ۴۰ کشن لال۔ عام پسند گانے

۶ - ۵۰ شکنتلا بائی۔ دادرا۔ مورے سیّاں اتر یں گے پار

۷ - بنجامن جوئیل۔ گیت اور بھجن

۷ - ۵۰:۱۵ **بچوں کے لئے**

کہانی۔ اشرف یداللہی۔ گانا۔ ونایک کمٹیکر۔

"آم" تقریر۔ میر احمد حسین۔ ریکارڈ۔ کہانی

مجیب الرحمٰن۔ ریکارڈ

۷ - ۴۵ کشن لال۔ عام پسند گانے

۸ - ۱۰ "نقاد بہ حیثیت ترجمان" تقریر

ابو ظفر عبد الواحد

۸ - ۲۵ کارنٹ

۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ آرکیسٹرا۔ سگھرائی

۹ - ۲۵ کشن لال۔ عام پسند گانے

۹ - ۴۵ شکنتلا بائی۔ خیال ایمن بنرا آیا لوا

۱۰ - ۰ کشن لال۔ فلمی گانے

۱۰ - ۳۰ **ترانۂ دکن**

چہارشنبہ ۱۱ رشہریور مطابق ۱۷ رجولائی

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ ریکارڈ

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ ریکارڈ

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ "نئی آوازیں" شوقین فن کاروں کا پروگرام

۶ - ۰ مرہٹی نشریات

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ - تقریر

(ترجمہ) ریکارڈ

۶ - ۳۰ فلمی کہانی

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

"سانپوں کی کانفرنس" فیچر پروگرام

۷ - ۴۵ چھوٹے خاں - طبلہ سولو

۸ - ۰ آرکیسٹرا - بہار

۸ - ۱۰ "حیدرآباد (سلسلہ) "معدنیات"

تقریر - عزیز الرحمٰن

۸ - ۲۵ پیانو

۸ - ۳۰ اردو خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۹ - ۴۵ "حالات حاضرہ" انگریزی تقریر

۱۰ - ۰ آرگوس سمفنی آرکیسٹرا

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

پنجشنبہ ۲۳ ارشہریور مطابق ۱۸ رجولائی

صبح پہلی نشر

۸ — ۳۰ تصدق حسین - عام پسند گانے

۸ — ۵۰ سارنگی

۹ — ۰ خبریں

۹ — ۵ ہارمونیم

۹ — ۱۵ تصدق حسین - عام پسند گانے

۹ — ۴۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ — ۰ تصدق حسین - عام پسند گانے

۵ — ۲۰ شنکرا بائی - خیال - تلک کامود - پیا درشن کی پیاری

غزل - حال کیا ان سے بار بار کہیں (حسرت موہانی)

۵ — ۴۰ تصدق حسین - عام پسند گانے

۶ — ۰ کنڑی نشریات

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ - بچوں کا پروگرام

۶ — ۳۰ شنکرا بائی - ٹھمری - جیئے من موہن شیام مراری

غزل - نام بیداد کا ظالم نے ادا رکھا ہے (بشیر)

۶ — ۵۰ آرکیسٹرا - گورگ کلیاں

۷ — ۰ تصدق حسین - عام پسند گانے

۷ — ۱۵ بچوں کے لئے

"حیدرآباد کے وزیراعظم" (سلسلہ کی تقریر) ریکارڈ - کہانی - عزیز - گانا - کہانی - پربھا ریکارڈ -

۷ — ۴۵ شنکرا بائی - خمسہ - غم عاشقی ہے فغاں کو بکھیے (جگر)

غزل - کہئے کیونکر کہ جفائیں نری کم بھی تو نہیں (توفیق)

۸ — ۱۰ "تاتاری مسلمانوں کا وطن" تقریر سرنواس اللہ

۸ — ۲۵ دلربا

۸ — ۳۰ اردو میں خبریں

۸ — ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ — ۰ انگریزی میں خبریں

۹ — ۱۵ تصدق حسین - عام پسند گانے

۹ — ۴۰ شنکرا بائی - ٹھمری - میں توسے ناہی بولوں رے

غزل - خوشی نہ ہو مجھے کیونکر قضا کے آنے کی (مومن)

دادرا - پیا سونے دے میکا نہ کرو مسے بات

۱۰ — ۵ تصدق حسین - عام پسند گانے

۱۰ — ۳۰ ترانۂ دکن

جمعہ - ۱۳ رشہریور مطابق ۱۹ رجولائی

صبح پہلی نشر

۸ - ۰۳ تلاوت کلام اللہ اور ترجمہ - قاری محمد عبد الباری

۸ - ۴۵ ولی اللہ حسینی - نعت

۸ - ۵۵ علی بخش اور ساتھی - غزل

وہ جہاں بیٹھ گئے انجمن آرا ہو کر

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ علی بخش اور ساتھی - خمسہ

فوق السما پہ آپ ہیں تحت الثری میں آپ

غزل - نہ مہر و وفا نہ جفا چاہتا ہوں

۹ - ۰۳ رام لکشمی بائی - خیال - بھیرول

بیڑا پار کرو (بلمپت)

پیا ملن کی باری (درت)

غزل - ٹوٹا طلسم ہستی فانی کے راز کا (فانی)

۹ - ۵۰ سید حسین علی - دو فلمی گیت

خواتین کے لئے

۱۰ - ۰ عالم نسواں

۱۰ - ۲۰ رام لکشمی بائی - دادرا

کیسے کٹے موری سونی سیجریا

۱۰ - ۳۰ "خوشگوار زندگی" تقریر سعیدہ سلطانہ

۱۰ - ۴۰ علی بخش اور ساتھی - غزل

منا کر اُسے کون لائے گا اب

۱۰ - ۴۵ فیچر -

۱۱ - ۱۵ عورتوں کے پسند کئے ہوئے ریکارڈ۔

۱۲ - ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ رام لکشمی بائی - خیال - سدھ سارنگ

آرے گگوا (بلمپت)

جارے بھو نرے دار (درت)

۵ - ۰۳ سید حسین علی - داغ کی غزلیں

(۱) جلوہ دیکھا تری دعنائی کا

(۲) عجیب اپنا حال ہوتا جو وصال یار ہوتا

۵ - ۴۰ علی بخش اور ساتھی - غزل فارسی

از دست تو دل کباب تا کئے (حضرت امیر خسرو)

ٹھمری - موہے اپنے ہی رنگ میں رنگ دے رنگیلے

۶ - - عربی نشریات

اخباری تبصرہ - ریکارڈ "حضرمی زبان"

تقریر - سیف بن حسین - ریکارڈ

۶ - ۰۳ رام لکشمی بائی - ٹھمری - مرلی والے شیام

غزل - پست و بلند کب مری آہ و فغاں نہیں

۶ - ۴۵ سید حسین - دادرا
بن دیکھے تمہارے میں مر جاؤں گی
گیت - آجا آجا پریتم پیارے
۷ - - علی بخش اور ساتھی - غزل
مالک ملک بحر و بر صلی علی محمدؐ
۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**
یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ
۷ - ۴۵ رام لکشمی بائی - اپنی پسند کا راگ
بھجن - ہری رس بھری بین بجائے -
۸ - - ۱۰ "ریڈیو کی ڈاک" ندیم
۸ - ۲۵ وائلن
۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**
۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**
۹ - - **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ سید حسین علی - عاقل کے دو گیت
(۱) اپنے اس عہد محبت کو کبھی یاد کرو
(۲) ہم آنکھ میں آنسو لا نہ سکے
۹ - ۳۰ رام لکشمی بائی - ٹھمری
تورے نین جادو بھرے
غزل - مانوس ہوگئے ہیں بہت بیکسی سے ہم
(اکبر)
۹ - ۴۵ علی بخش اور ساتھی - نعتیہ ٹھمری
مورے لال کچھ ایسا رنگنا
۱۰ - - رام لکشمی بائی - اپنی پسند کا راگ
۱۰ - ۱۵ علی بخش اور ساتھی - غزل
سکون زندگانی چاہتا ہوں
۱۰ - ۳۰ **ترانۂ دکن**

شنبہ ۱۴ر شہریور مطابق ۲۰ر جولائی

پہلی نشر
صبح

۸ - ۳۰ غزلیں (ریکارڈ)

۹ - ۰ خبریں

۹ - ۵ ریکارڈ

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

دوسری نشر
شام

۵ - ۰ یوسف شریف۔غزل

مل گیا اعلیٰ سے جو ادنیٰ وہ اعلیٰ ہو گیا (توفیق)

گیت - اے آسماں کے تارے

۵ - ۱۵ بنواری لال - کبیر داس کے دو بھجن

(۱) کبیرا بگڑا ہے بگڑ جانے دو

(۲) وادن کی تدبیر کرائے بندے

۵ - ۳۰ اصغر علی۔ٹھمری - بول رے پپیہا را

فارسی غزل - دل بردہ از من آن ماہ پارا (عاجز)

۵ - ۴۵ یوسف شریف - دادرا - میرو آج آئے سیاں

گیت - کون کسی کا میت سکھی ری

۶ - ۰ تلنگی نشریات

یوم "رُدرما دیوی" (خاص پروگرام)

۷ - ۰ یوسف شریف - نعتیہ غزل

اے چاند مدینے کے دکھا اپنی نگریا

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

ریڈیو کلب کی خبریں - گانا - عامر - کہانی

اقبال احمد صدیقی - گانا - کہانی

رام چندرا ریڈی - ریکارڈ - معمہ

۷ - ۴۵ بنواری لال - دو بھجن

(۱) بابا اپنے مندر بہتر سائیں اپنا (شاد)

(۲) انہیں بے کام کچھ سکھ سے نہیں تو دکھ ہی پیارا ہے (عالی)

۸ - ۰ اصغر علی - نعتیہ گیت

نبی جی موری نیا کر دو پار (حمزہ حیدرآبادی)

۸ - ۱۰ "عرس حضرت بابا شرف الدینؒ" تقریر حمید الدین شاہد

۸ - ۲۵ مینڈولین

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۵ یوسف شریف (۱) غزل

دنیا ملی جہاں ملا مدعا ملا

(۲) غزل - جنھیں میں ڈھونڈھتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں (اقبال)

۹ - ۳۰ بنواری لال - دو بھجن

(۱) شیام گوکل میں بنسی بجاتے ہیں

(۲) مرلی باج رہی مدھوبن میں

۹ - ۴۵ اصغر علی - نعتیہ کلام

(۱) رسول کا ہے مدینے میں گھر زمیں کے تلے (شمشیر)

۱۰ - ۰ یوسف شریف - نعتیہ کلام

تجلی نور خدائی نہ ہوئی (صبا میرٹھی)

زمیں ان کی فلک ان کا مکان و لامکاں ان کا (کیف ٹونکی)

۱۰ - ۱۵ بنواری لال - میرا داسی کے دو بھجن

(۱) توری ساونلی صورت نند لالہ

(۲) میرا من لاگی ہری کے لگن گائے

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

یکشنبہ ۱۵ر شہریور مطابق ۱۲ر جولائی

صبح — پہلی نشر

۸ — ۳۰ بنگاری بائی۔ خیال۔ الیا بلاول۔
ارج سنو موری رام
غزل۔ تسکین کو ہم نہ روئیں جو ذوق نظر ملے
(غالب)

۹ — ۔ خبریں

۹ — ۵ بنگاری بائی۔ ٹھمری بھیرویں۔
نندیا نہ آئے ساری رات
غزل۔ یکساں فہیمت کی بے کسی ہے نہیں ہی اپنا نہ یار میرا
(فانی)

۹ — ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ — ۔ بنگاری بائی۔ خیال ملتانی۔ کون دیس گیو
۵ — ۱۵ زاہد علی۔ نجم گیلانی کی ایک نظم
کھول آنکھ ذرا گلشن عالم کی فضا دیکھ
۵ — ۳۰ بنگاری بائی۔ دادرا۔ چمپا کی ڈالی توڑ لائی راجا
۵ — ۴۵ سلطان بیگ۔ حضرت جلیل کی دو غزلیں
(۱) یہ جو سر نیچے کئے بیٹھے ہیں
(۲) ساقی نے مست نرگس مستانہ کر دیا

۶ — ۔ مرہٹی نشریات
ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ۔ افسانہ

۶ — ۳۰ زاہد علی۔ حضرت آرزو لکھنوی کی دو غزلیں
(۱) بے مروت سے دل لگانا کیا
(۲) ہستی کی حقیقت کو گر بعد فنا جانا۔

۶ — ۴۵ سلطان بیگ۔ گیت۔ کتنا سندر ہے سنسار
غزل۔ کیا خوب رازدار ملا ہے نصیب سے (داغ)

۷ — ۔ بنگاری بائی۔ خیال سندورہ۔ آن بن کل نہ پرت

۷ — ۱۵ بچوں کے لئے
خطوں کے جواب

۷ — ۴۵ سلطان بیگ۔ دادرا۔ تم بن رام نہیں میکا چین
۷ — ۵۵ بنگاری بائی۔ غزل۔ دیکھے بلبل جو یار کی صورت
(سودا)
دادرا۔ ذرا بولو سنوریا پیارے

۸ — ۱۰ "امن کی معاشی بنیادیں" تقریر امتیاز حسین خاں
۸ — ۲۵ کلیر یونٹ
۸ — ۳۰ اردو میں خبریں
۸ — ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ — ۔ انگریزی میں خبریں
۹ — ۱۵ آرکیسٹرا۔ بسنت
۹ — ۲۵ زاہد علی۔ غزلیں
(۱) اگر نکلے تو یوں ظالم یہ جانِ پر الم نکلے
(محمد میاں مانگرول)
(۲) بجلیاں کوندتی ہیں اور ہے برسات کی رات
(کیفی)

۹ — ۴۰ بنگاری بائی۔ ٹھمری۔
ہم سنگ ٹینا کا ہے کو لرائے
غزل۔ ساقی بھی کچھ کمی نہیں جتنک برق طور میں
(اصغر گونڈوی)

۱۰ — ۔ ڈراما "شہباز" نوشتہ مبارک الدین ادیب
۱۰ — ۳۰ ترانۂ دکن

بکار سرکاری ON H. E. H. THE NIZAM'S SERVICE
DELHI
FROM. OFFICE OF THE STATION DIRECTOR
HYDERABAD BROADCASTING STATION. حیدرآباد
DELHI

۱

ڈاکٹر قادرالدین خاں صاحب
جو تقریریں نشر فرماتے ہیں

صوفی علی بخش واعظ قوال
۲۷ ستمبر کو ان سے قوالی سنیئے

پنڈت رام نواس شرما صاحب
جو شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک
نشر فرماتے ھیں

جلد ۸	۶ آتا ۳۱ شہریور ۱۳۵۵ف م ۲۲ جولائی تا ۶ اگست ۱۹۴۶ء	شمارہ ۲۰

فہرس

مقام اشاعت یادر منزل خیرت آباد دکن

— زیرِ نظر نیم ماہی کی قابلِ ذکر تقریریں یہ ہیں —

پرانے زمانے کا نیا شاعر پرانی شاعری ایک افسانہ ہے تو نئی شاعری ایک حقیقت ہے۔ قدیم شاعری ایک غیر حقیقی داستان ہے تو جدید شاعری حقیقی واقعات کا مجموعہ ہے۔ پرانی شاعری بے مقصد تھی۔ اس کا کوئی نصب العین نہیں تھا۔ پرانی شاعری کا موضوع صرف محبت تھا اور محبت بھی غیر فطری، اور بے بنیاد تھی۔ اس کے برعکس جدید شاعری قوم کو پیام دیتی ہے۔ وہ پیغمبری کا جزو ہے۔ نئی شاعری زندگی کو قریب سے دیکھتی اور اس کے تمام شعبوں کا مشاہدہ و مطالعہ کرتی ہے اس لئے جدید شاعری میں موضوعات کی کمی نہیں۔ وہ افکار کی دولت سے مالامال ہے۔ نیا شاعر ہر قدم پر سوچتا اور اپنے مسائل کا حل نکالتا ہے۔ آئیے دیکھیں پرانے زمانے کا نیا شاعر کیا کہتا ہے۔ اس عنوان پر ۱۶ ر شہریور کو محمد احسان اللہ صاحب کی تقریر ہوگی۔

کم کرایہ کے مکانات رہائش ایک اہم معاشی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنا ترقی پذیر معاشرہ کا کام ہے۔ مکانات اگر صرف خوش حال طبقے کے لئے تعمیر کئے جائیں تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ غریب طبقے کے لئے سستے کرایہ کے مکانات فراہم کرنا ترقی پذیری کی دلیل ہے۔ حکومت سرکارعالی نے کم کرایہ کے مکانات تیار کرکے نہ صرف ایک معاشی ضرورت کو پورا کیا ہے بلکہ خوش حالی کو غریب طبقے میں عام کرنے کی کوشش کی ہے۔ خواجہ شمس الدین شفیق صاحب ۱۹ ر شہریور کو کم کرایہ کے مکانات پر تقریر فرمائیں گے۔

مزاحیہ تقریر مزاح۔ دل لگی اور ٹھٹول کا نام نہیں۔ مزاحیہ نگار ہنسی ہنسی میں کام کی باتیں کہہ جاتا ہے، مرزا شکور بیگ ایک کامیاب مزاحیہ شاعر ہیں۔ آپ ان کی مزاحیہ شاعری تو سن چکے اب اُن سے ۲۰ ر شہریور کو مزاحیہ تقریر سنئے۔

شادی شادی گڑیوں کا کھیل نہیں۔ شادی کے ساتھ افراد کی قسمت پر مہر لگ جاتی ہے۔ لیکن اس اہم فرض کی ادائی کس بے توجہی سے کی جاتی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ شادی جو منظم اور کامیاب زندگی گزارنے کا بہترین ذریعہ ہے آج ایک رسم ہو کر رہ گئی ہے۔ شادی اب خوشی کے بندھن سے زیادہ غمی کا رشتہ بن چکی ہے۔ بعض شادی کو جوا سمجھتے ہیں اور آسان طریقہ سے دولت کمانے کی خاطر یہ کھیل کھیلتے ہیں۔ لیکن دولت کے پجاریوں سے کون کہے کہ حقیقی جہیز دولت نہیں ایک سلیقہ شعار اور سمجھ دار عورت ہے۔ ۲۲ر شہریور کو مسعود احمد صاحب سے شادی کے عنوان پر تقریر سنئے۔

حیدرآباد کا صنعتی مستقبل صنعت کسی ملک کی معاشی ترقی کا پیمانہ ہے۔ جس ملک نے صنعت کی طرف توجہ نہیں کی اس کا دنیا کے نقشے میں مقام حاصل کرنا مشکل ہے۔ اسی طرح جو افراد صنعت کو پیشہ بناتے ہیں ان کی زندگی ہمیشہ کامیاب رہی ہے۔ ہماری صنعتی پستی کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہم نے آزاد پیشوں کو ذلیل سمجھا۔ لیکن صنعت ملازمت سے زیادہ نفع بخش ثابت ہوئی ہے۔ آج حیدرآباد زمانے کے ساتھ نئی کروٹ لے رہا ہے۔ ملک میں صنعتی رجحانات بڑھتے جا رہے ہیں۔ عوام کے بڑھتے ہوئے صنعتی شعور کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ حیدرآباد کا صنعتی مستقبل روشن ہے۔ حیدرآباد میں صنعتی ترقی کے کافی وسائل ہیں۔ ہمارا کام ان وسائل سے فائدہ اٹھانا ہے۔ ۲۳ر شہریور کو ۹ بجے شب عبدالہادی صاحب سے حیدرآباد کا صنعتی مستقبل کے عنوان پر تقریر سنئے۔

اشاعت کی اہمیت طباعت و اشاعت نے قوم میں فکری انقلاب پیدا کیا ہے۔ اشاعت گھروں سے قومی ترقی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اشاعت گھر نئے نئے ادیبوں کو پیش کرتا ہے اور اس طرح ملک کی قومی دولت میں آئے دن اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن اس قوم ساز شعبہ کی جانب بہت کم توجہ کی گئی۔ آج سب لوگ اشاعت کی اہمیت کو محسوس کر رہے ہیں۔
۳۰ر شہریور کو ۹ بجے شب بالا پرشاد صاحب اشاعت کی اہمیت بتائیں گے۔

گھریلو زندگی گھر کی دنیا بھی بڑی نرالی دنیا ہے۔ جس قوم کی گھریلو زندگی اچھی ہو سمجھ لیجئے کہ اس کی دنیا بن گئی۔ لیکن ہندوستان ترقی کی دوڑ میں ابھی بہت پیچھے ہے۔ ہندوستان کا ہر گھر جھگڑے کا بارود خانہ ہے۔ جھگڑے کے ان گھروں کو خوشی کے مرکزوں میں تبدیل کرنا کوئی آسان

کام نہیں ہے ۔ ہماری گھریلو زندگی میں انقلابی تبدیلیوں کی ضرورت ہے ۔ جمعہ ۲۷ ر شہریور کو ساعت خواتین میں ۱/۴ ۸ بجے صبح رابعہ بیگم صاحبہ "گھریلو زندگی" پر تقریر فرمائیں گی ۔

غذائی مسائل غذا کے بغیر جینا محال ہے ۔ لیکن غذا کی موجودہ کمی نے جینے کو جنجال بنا دیا ہے ۔ نفع خور اور ذخیرہ باز غلہ جمع کر کے غذائی صورت حال کو اور بھی مخدوش بنا دیتے ہیں ۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ذخیرہ بازوں کو، جو انسانیت کے دشمن ہیں منظر عام پر لائیں ۔ غذائی صورت حال کو بہتر بنانے کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ ہم غلہ کی پیداوار بڑھائیں ۔ غلہ اگاؤ کی مہم کو تیز تر کریں اور تحقیقات کے ذریعہ نئی نئی غذائی اجناس پیدا کرنے کی کوشش کریں ۔ غذا کے مختلف مسائل پر حسب ذیل تقریریں ہوں گی ۔

۷ ار شہریور ۔ "غذا کا عالمی نظام" (۹/۱ بجے شب) اقبال احمد صاحب ہاشمی ۔ ۱۸ ر شہریور ۔ غذا کی اہمیت ۹/۱ بجے شب ۔ ڈاکٹر عبد الحی
۲۵ ر "غذائی مسئلہ" (انگریزی تقریر ۱/۴ ۸ بجے شب کے نیل ونکٹا چلم صاحب ۔ ۲۶ ر شہریور ۔ غذائی صورت حال (حیدرآباد) ۹/۴ بجے شب

بچوں کا پروگرام ہمارے ننھے سننے والوں کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ ہمارے اس شمارے میں ریڈیو کلب کے نام اور نمبر شایع ہو رہے ہیں ۔

بچوں کے پروگرام کے بعض دلچسپ اجزا یہ ہیں : ۔

۹ ار شہریور "دیوانی ہانڈی" (لڑکیوں کے لئے) ۷/۱۵ بجے شب ۔ ۲۳ ر شہریور (نظموں اور کہانیوں کا پروگرام) ۷/۴ بجے شب
۲۴ ر "رمضان شریف" تقریر ۔ قاری محمد عبد الباری صاحب ۶/۴ بجے شب ۔ ۲۶ ر شہریور "حضرت بی بی فاطمہ" ۔ تقریر ۔ محمد عبد الباری صاحب
۲۷ ر شہریور "پرانا حیدرآباد" (خاص پروگرام) ۔ ۳۰ ر شہریور "نیا حیدرآباد (خاص پروگرام)

فیچر و ڈرامے ۲۰ ر شہریور کی ساعت خواتین میں ۸/۱۵ بجے صبح کو غزالی صاحب کا لکھا ہوا فیچر "قید حیات" نشر ہوگا اور ۲۷ ر شہریور کی ساعت خواتین میں ۸/۱۵ بجے صبح کو فیچر "تصویر" پیش کیا جائے گا جسے سید حسن احمد صاحب نے لکھا ہے ۔
۲۷ ر شہریور کو رات کے دس بجے غلام ربانی صاحب کا لکھا ہوا ڈراما "زندگی کے کنارے" پیش ہوگا ۔

ضروری باتیں ہمارے بعض پروگرام کے اوقات میں یہ تبدیلیاں ہو رہی ہیں ۔ ۱۶ ر شہریور سے صبح میں ۹ بجے کی بجائے خبریں ۹/۱۵ بجے نشر ہوں گی ۔ رمضان شریف کی وجہ سے ۶/۴ بجے کی بجائے ۶/۴ بجے شام سے بچوں کا پروگرام شروع ہوگا ۔ ۸ تا ۹/۴ ساعت شب دفعہ ہوگا اور پھر ۹/۴ سے ۱۱/۴ بجے شب تک پروگرام جاری رہے گا ۔ ۹/۴ بجے شب کو اردو میں تقریر ہوگی ۔ چہار شنبہ کو رات کے ۱۱/۱۵ بجے انگریزی میں تقریر نشر ہوگی ۔

بھانامتی

نشری تقریر جناب لفٹننٹ مظفر الدین صاحب

نشریات حیدرآباد سے ذریعہ مراسلہ مجھے دعوت دی گئی ہے کہ بھانامتی کے موضوع پر کوئی تقریر کروں ۔ اس مراسلہ کو دیکھ کر میں عجیب چکمہ میں ہوگیا "گویم مشکل وگر نگویم مشکل" معلوم نہیں کہ کیوں "قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند" بھلا اس زمانہ میں جب کہ سائنس کا دور دورہ ہے اور ہر مسئلہ اور واقعہ اس کی کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے کون ایسے خلاف فطرت افعال و نتائج کو باور کرتا ۔

میں خود محسوس کرتا ہوں کہ اکثر سامعین اگر مجھے پاگل نہیں تو وہمی اور ضعیف الاعتقاد ضرور تصور کریں گے اور میری یہ تقریر مجنون یا مجذوب کی بڑ سے زیادہ قابل وقعت نہیں سمجھی جائے گی مگر اس خیال نے مجھے جرأت دلائی کہ فرنگستان میں جہاں سائنس کا بول بالا ہے اس قسم کی کتابیں جن کے مندرجات و واقعات میرے اس موضوع اور بیان کردہ واقعات سے بہت زیادہ حیرت انگیز اور تعجب خیز ہوتے ہیں چھپتی اور فروخت ہوتی ہیں اور لوگ شوق سے خرید کر پڑھتے ہیں ۔ مثلاً کیرو یا مٹ کی ہی تصنیفات کو لیجئے جن کی تعداد لاکھوں تک پہونچی ہے ۔ اب وہاں بھی ایسے لوگ پیدا ہوئے اور ہو رہے ہیں جو باوجود اعلیٰ پایہ کے سائنسداں ہونے کے انصاف کو ہاتھ سے نہیں دیتے اور بعد مشاہدہ عینی اور تجربہ ذاتی ان کو صحیح باور کرنے میں پس و پیش نہیں کرتے مثل سر آلور لاج اور سر کنان ڈایل مرحومین اور میکس فریڈم لانگ وغیرہ

میں ان صاحبین سے جو سائنس اور فطرت کے خلاف کوئی بات باور کرنا نہیں چاہتے استدعا کروں گا کہ مشیر آباد میں ننگے پیر آگ پر چلنے والوں کو یا کسی رفاعی کو اپنے جسم کے

نازک سے نازک مقام کو اپنے ہتھیار سے پھونکتے ہوئے مشاہدہ فرمائیں۔ اگر ان کی توجیہ کسی قانون، سائنس سے فرما سکیں تو ہم جانیں۔ مشکل یہ ہے کہ اگر عالم سائنس ان واقعات کا مشاہدہ بھی کریں تو ان کو خلاف فطرت نہیں مان لیتے۔ اگر ان سے توجیہ کی استدعا کی جائے تو یہ جواب ملتا ہے کہ "ہم نہیں سمجھ سکتے یا ہماری سمجھ میں نہیں آیا حالانکہ فوق المادی واقعہ کی تعریف ہی یہی ہے کہ اس کا کیوں اور کیونکر ہے سمجھ میں نہ آئے ستم ظریفی تو یہ ہے کہ باوجود مشاہدہ و معائینہ اور سمجھ سے بالاتر ہونے کے اعتراف کے کبھی اس کا اظہار اپنی تصنیفات میں نہیں کرتے اور کرتے ہیں تو بطور تفنّن طبع۔

مجھے یہ خیال بھی پیدا ہوا کہ ممکن ہے کہ ہمارے نو تعلیم یافتہ نونہالان ملک میں کوئی باہمت اور دلیر ایسا پیدا ہو کہ ریسرچ سے ان غیر معمولی اور فوق المادی واقعات کے کیوں اور کیونکر کا انکشاف کرکے ہماری معلومات میں اضافہ کا موجب ہو۔

اس تمہید کے بعد میں اپنے موضوع کی جانب رجوع ہوتا ہوں۔ غالباً ۳۱ء میں جب میں بیدر بہ حیثیت مہتمم کوتوالی پہونچا تو وہاں بھانامتی کا بہت چرچا تھا۔ اکثر جگہ اور اکثر صحبتوں میں اس کا تذکرہ ہوا کرتا تھا۔ یقین مانئے کہ میں ابتدا میں ایسی باتوں کو لغویات و جہلات سمجھتا رہا۔ لیکن جب وہاں کے پڑھے لکھے اور ثقہ لوگ مجھ سے بہ کرات و مرات یہ واقعات بیان کرتے رہے تو میرے شبہات اور رائے میں کچھ ضعف آتا گیا۔ میں یہاں دو تین واقعات کا جو مشتی نمونہ از خروارے ہیں ذکر کرتا ہوں۔

ایک معزز اور فارغ البال صاحب نے جن کا نام ظاہر کرنا مناسب نہیں لڑکے کی شادی منائی۔ جب دولہا، دلہن اور براتیوں کے ساتھ مکان پر پہونچا۔ دلہن میانہ سے اتری لیکن اترتے ہی ایک چھلانگ مار کر مکان کی چھت پر پہونچ گئی۔ اس حادثہ کو دیکھ تمام لوگ مبہوت ہو گئے اور دولہا اور اس کے والد اور اقربا پر ایک سکتہ کا عالم طاری ہو گیا۔

ایک پردہ دار لڑکی کا اس طرح بے تحاشا لب بام آنا خصوصاً عروسی کی زیب وزینت کے ساتھ خاندان کی توہین اور بے آبروئی تھی لیکن کیا کیا جاتا جب کہ اختیاری بات نہ تھی۔ جب حواس بجا ہوئے تو دلہن کو لانے کے لئے چھت پر پہونچے تو دلہن ایک بام سے دوسرے بام پر کود گئی اس طرح ایک عرصہ تک گریزندہ و تعاقب کنندہ کا کھیل ہوتا رہا بالآخر دلہن اپنے میں آگئی اور مکان میں داخل ہوگئی۔

دوسرا واقعہ یہ تھا کہ ایک معزز عہدہ دار کے تمام کپڑے الماری میں جل گئے۔ لیکن الماری کو آنچ تک نہیں آئی۔

تیسرا واقعہ یہ تھا کہ ایک مکان میں اکثر اوقات جب دسترخوان بچھتا تھا غلیظ و کثیف اشیاء دسترخوان پر گرتی تھیں جس کے باعث کھانے والوں کو بھوکے اٹھنا پڑتا تھا۔

غرض اس طرح کے بہت سے واقعات ہوا کرتے تھے جن کے باعث لوگوں اور خصوصاً معززین میں بے امنی و بے چینی پیدا ہوگئی تھی۔ جب یہ اطمینانی اور خوف ہر طرف اور ہر دل میں چھا گیا تھا تو تعلقدار صاحب نے منتظم صاحب پولیس کو جن کا نام میر تراب علی تھا اس کے انسداد کی جانب توجہ کرنے اور مرتکبین کا پتہ لگانے کی سختی سے تاکید کی۔ منتظم صاحب نے بعد کوشش بسیار چند اشخاص کو عین عمل کرتے وقت گرفتار اور چالان کرکے سزا دلائی۔

جب اس مقدمہ کی کیفیت حیدرآباد پہونچی تو عجیب ہل چل مچ گئی اور چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ پولیس اور مجسٹریٹ پر لعن طعن ہونے لگی کہ اس زمانہ علوم و فنون میں جادوگری کے الزام پر لوگوں کو سزا دی گئی۔ ہائی کورٹ سے اعتراض ہوا۔ ہر محفل میں اس کا ذکر مشغلۂ تفریح طبع ہوگیا۔ ہنکن صاحب نے اعتراض کی بوچھار سے تنگ آکر گوڈ صاحب نائب ناظم کوتوالی اضلاع کو بغرض دریافت بیدر روانہ فرمایا۔ تراب علی منتظم گوڈ صاحب کے استقبال کے لئے ان کی خدمت میں پہونچے۔ گوڈ صاحب نے ان کو دیکھتے ہی فرمایا کہ ” تم نے چند بے گناہوں کو پھانس کر

حیل بھیجا یا ہم تم کو ان کی صحبت میں روانہ کرنے آئے ہیں" تراب علی کو سوائے "اختیار بدست مختار" کہنے کے کیا چارہ تھا۔

تراب علی صاحب نے یہاں سے اپنے گھر آکر گو د صاحب کی گفتگو اور ان کے ارادہ کا ذکر اپنے دوست احباب سے کیا۔ بہت جلد یہ خبر تمام شہر میں پھیل گئی۔ مختلف مذہب و قوم کے چند سربرآوردہ و معزز اشخاص گو د صاحب کی قیام گاہ پر پہونچے اور تراب علی صاحب کی اس کارگزاری کی تعریف کی جس سے ان کو امن و چین نصیب ہوا تھا اور اپنے تشکر و امتنان کا اظہار کیا۔ گو د صاحب حیران ہوئے لیکن صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ وہ ایسی باتوں کو بغیر عینی مشاہدہ کے باور کرنے تیار نہیں تھے یہ لوگ وہاں سے واپس آئے اور دوسرے روز ایک شخص کو جس پر بھانامتی کا عمل ہوتا تھا ان کی خدمت میں روانہ کیا گیا تاکہ عینی مشاہدہ فرماکر یقین فرمالیں۔ گو د صاحب نے اس کو ہنمم کچہری کے ایک حجرہ میں جہاں ان کا قیام تھا رکھا اور چو طرف پہرہ لگا دیا اور حکم دیا کہ کسی کو اس کے پاس آنے جانے نہ دیا جائے اور معمول کو تاکید کردی کہ جب اس پر عمل کے آثار ظاہر ہوں تو زور سے چیخے تاکہ گو د صاحب مطلع ہوجائیں۔ اسی روز اس پر عمل کے آثار نمایاں ہوئے اور اس نے حسب ہدایت زور سے ایک چیخ ماری۔ گو د صاحب فوراً پہونچے تو دیکھا کہ اس کے حلق میں سے پیاز کی ثابت ڈلیاں نکل کر گر رہی تھیں ایک دو نہیں دس بیس نہیں دو ڈھائی سو کی نوبت پہونچی۔ انھوں نے جھک کر حلق میں دیکھا۔ منہ کھلا کر دیکھا۔ منہ بند کراکے دیکھا۔ اس میں کوئی شعبدہ یا مکر و فریب نظر نہیں آیا تو بالآخر اس کو رخصت کر دیا۔

دوسرے روز ایک اور شخص بھیجا گیا اس کی نسبت بھی وہی انتظامات ہوئے اور اس کو وہی ہدایت دی گئی۔ اس کی چیخ کی آواز پر گو د صاحب پہونچے تو دیکھا کہ اس کے حلق میں سے سوئیاں جھٹکے سے نکل کر قلابازیاں کھاتی ہوئی ایک دو بالشت کے فاصلہ پر جاکر گر رہی تھیں۔ اس کو بھی رخصت فرمایا۔

تیسرا نمبر ایک عورت کا تھا۔ اس کو بھی اسی طرح رکھا گیا۔ جب اس کی چیخ پر گو د صاحب پہونچے تو اس کی پیٹ پر چھڑی کی مار پڑ رہی تھی جس کی صاف علامت پیٹ پر نمایاں ہو رہی تھی اور یہ عورت تکلیف سے چیخ رہی تھی۔ گو د صاحب کے دیکھتے دیکھتے اس کے جسم پر سے اس کی چولی غائب ہو گئی۔ گو د صاحب نے اس کو رخصت کرکے کہلا بھیجا کہ اب کسی کو بھیجنے کی ضرورت نہیں۔

جب گو د صاحب بیدر سے روانہ ہونے لگے تو تراب علی صاحب مشایعت کے لئے پہونچے صاحب بہادر نے ان کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے فرمایا کہ وہ عجیب مشکل میں پھنس گئے تھے۔ اب تک منتظم پولیس اور مجسٹریٹ پاگل سمجھے جاتے تھے۔ اب اگر وہ جاکر ان واقعات کا ذکر کرکے اُن کی اصلیت کی تصدیق کریں تو کہا جائے گا کہ گو د بھی پاگل ہو گیا ہے۔ اس کے بعد انھوں نے ان سے سوال کیا کہ جب تم نے عاملوں کو سزا دلائی تو انھوں نے تم پر کیوں عمل نہیں کیا انھوں نے جواب دیا کہ اس عمل میں عامل کو معمول کی ماں کا نام معلوم ہونا ضروری ہے اور میں لکھنو سے آیا ہوں میری ماں کا نام کوئی نہیں جانتا اس لئے ان کا وار مجھ پر چل نہیں سکتا تھا۔ گو د صاحب نے حیدرآباد پہونچ کر رپورٹ تو کی لیکن مجھے معلوم ہے کہ ان واقعات کا ذکر اس میں نہیں کیا لیکن اس کی اصلیت کے ماننے کا بیّن ثبوت یہ ہے کہ ان کی رپورٹ کے بعد ایک صاحب جو اس کے اتارنے کے دعویدار تھے منتظمی کے عہدہ پر ملازم رکھے گئے۔ ان کا فرض یہی تھا کہ جہاں کسی پر یہ عمل ہوتا ہو وہاں پہونچ کر اس کو اتاریں۔ جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے وہ معمول کو نیم شعوری عالت میں لاتے تھے اور اس سے عامل کا نام دریافت کرتے۔ نام معلوم ہونے پر عامل کو ڈرا دھمکا کر اس فعل سے باز رکھتے تھے

جب میں نے یہ واقعات میر تراب علی صاحب سے سنے جو حسن اتفاق سے میرے زمانہ میں اسی ضلع میں کارگزار تھے اور ان کی اصلیت و صداقت کی تصدیق بیدر کے بعض ایسے معززین نے کی جو گو د صاحب کے پاس گئے تھے اور ان میں بعض ایسے تھے جنھوں نے یہ واقعات

اپنی آنکھوں سے دیکھے تھے تو یہ نتیجتاً میرے دل میں اس کے مشاہدہ اور تحقیق کرنے کا ولولہ پیدا ہوا - میں نے ماتحت پولس افسروں کے نام ایک گشتی جاری کردی کہ جہاں یہ عمل ہوتا ہو مجھے اطلاع دی جائے تاکہ میں خود موقع پر پہونچ کر دریافت کروں ۔

چند روز کے بعد دورہ کی غرض سے میں اودگیر پہونچا۔ منتظم صاحب پولیس ایک ادھیڑ عمر کے شخص کو لئے ہوئے میرے انتظار میں کھڑے تھے ۔ انھوں نے ساتھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس کی لڑکی پر اس وقت بھانامتی کا عمل ہو رہا ہے اگر ملاحظہ کا ارادہ ہو تو تشریف لے چلئے ۔ میں فوراً ان کے ہمراہ ہوگیا اور اس شخص کے مکان پر پہونچا۔ اس نے وہاں مجھ سے کہا کہ آپ سے کیا پردہ آپ ماں باپ کی جگہ ہیں اندر تشریف لے چلئے ۔

اب میں اس واقعہ کی تفصیل بیان کرنے سے قبل بتلاتا ہوں کہ بھانامتی ہے کیا چیز ——

بھانامتی ایک سفلی عمل ہے جس میں جادو کے زور سے پتلوں کے ذریعہ دوسروں یعنے معمول پر اثر ڈالا جاتا ہے ۔ جس طرح پتلوں کے ساتھ سلوک کیا جائے وہی حالت معمول پر طاری ہوگی ۔ اس عمل کے کارگر ہونے کے لئے دو شرائط ضروری ہیں ۔ ایک تو معمول کی ماں کا نام جاننا اور دوسری شرط منہ میں دانتوں کا صحیح و سالم رہنا ۔ اگر کوئی دانت ٹوٹا یا گرا ہوا ہو تو عامل کا عمل موثر نہیں ہوتا ۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جادو کیا چیز ہے جس کو عربی میں سحر اور انگریزی میں میجک کہتے ہیں ۔ اس کا ذکر اکثر و بیشتر مقدس اور الہامی کتابوں میں موجود ہے اور مختلف لوگوں نے مختلف طریقہ سے شرح و بسط کے ساتھ اس کی تفسیر کی ہے لیکن میری دانست میں اس کی مختصر و جامع تعریف یہ ہے :-

" جادو وہ طریقہ عمل ہے جس کا نتیجہ ان فوق المادی آثار کا ظہور ہو جو آج کل کے مقررہ قوانین سائنس یا فطرت کے خلاف ہو یا وہ مجموعۂ اعمال جو ذریعہ الفاظ یا ذریعہ الفاظ معہ آلات مادی کے فوق المادی اثرات پیدا کرتا ہو "

اس قدر اشارہ یہاں ضروری ہے کہ جادو کی کئی اقسام ہیں ۔ زمانہ قدیم سے جادو مہذب اور

جنبی اقوام میں یکساں طور پر پایا جاتا ہے۔ مگر ہر ملک کا جداگانہ طریقہ عمل ہوتا ہے۔ یہ ایک دلچسپ موضوع ہے لیکن میرے موضوع سے خارج ہے اس لئے العاقل تکفیت الاشارہ پر اکتفا کرتا ہوں۔

اب میں سلسلہ واقعہ پر آتا ہوں۔ ذکر تھا ایک لڑکی کا جس پر بھانامتی کا عمل ہو رہا تھا۔
جب میں مکان میں داخل ہوا تو چودہ پندرہ سال کی ایک حسین وجمیل لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ میرے سامنے بڑھایا جس کے اندر کے حصے میں کہنی سے پہونچے تک ایک سیدھی لکیر بھلاوے کی بنی ہوئی تھی اور اس میں سے دو طرفہ سیاہ رنگ کی شاخیں نکلی ہوئی تھیں۔ میرے دیکھتے دیکھتے اس کے دوسرے ہاتھ پر بھی یہی علامات ظاہر ہونے لگیں۔ اس کے بعد اس کے ایک گال پر آدمی کی تصویر بنی اور اس کے بعد دوسرے گال پر بنی۔ اس کے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اس غریب کو سخت تکلیف ہو رہی ہے لیکن میری موجودگی کے باعث وہ ضبط کی کوشش کر رہی تھی۔ یہ لوگ جلاہے تھے اور آنگن میں گوٹا تنا ہوا تھا۔ یکایک ہمارے سامنے وہ بیچ میں سے کٹنا شروع ہوا۔ صاف معلوم ہو رہا تھا کہ کوئی قینچی سے کاٹ رہا ہے۔ پورا کٹ کر زمین پر آگرا غریب مالک نے اپنے سر کو زور سے پیٹ کر کہا کہ سرکار ذرا ظلم کو ملاحظہ کیجئے ہم غریب لوگ کہاں جائیں اور اس نقصان کی تلافی کیونکر کریں۔ مجھے ان واقعات کے مشاہدہ سے سخت صدمہ ہوا۔ میرے جذبۂ ہمدردی کے ساتھ جذبۂ انتقام کو بھی جوش آیا۔ میں نے عزم بالجزم کر لیا کہ عاملوں کا سراغ لگانے میں کوئی کسر باقی نہ رکھوں گا۔ میں نے مالک سے دریافت کیا کہ اس کو کس پر شبہ تھا اس نے چار پانچ آدمیوں کے نام بتلائے جو ایک دوسرے کے بھائی یا قریبی رشتہ دار تھے اور وجہ خصومت یہ بتلائی کہ اس کی لڑکی کی ان لوگوں نے خواستگاری کی تھی جس کو انھوں نے نامنظور کیا تھا۔ میں نے ان کے نام نوٹ کر لئے اور قیام گاہ پر آکر ان تمام واقعات کو من وعن اپنے سرکاری روزنامچہ میں درج کر کے صدر امین کو روانہ کیا۔ نواب محمد نواز جنگ بہادر مرحوم صدر ناظم کوتوالی اضلاع تھے۔
جواب آیا کہ مشتبہ اشخاص کو فلاں تاریخ صدر نظامت کو روانہ کیا جائے۔ حسبہ تعمیل کی گئی۔

صدر ناظم صاحب نے تحقیقات کو پندرہ روز کے لئے ملتوی کرکے پیشی کی تاریخ بدل دی اور مجھ کو ملزمین کو واپس کردینے کا حکم وصول ہوا۔ اس طرح چار پانچ مرتبہ ان کو طلب کرکے بلا دریافت واپس فرمادیا گیا۔ اس دوادوش اور آمدورفت سے یہ لوگ عاجز و تنگ آکر میرے پاس حاضر ہوئے قصور کا اعتراف کرتے ہوئے معافی کے خواستگار ہوئے۔ میں نے ان کے بیانات قلمبند کرکے معافی .... کی سفارش کے ساتھ صدر میں روانہ کئے۔ جواب ملا کہ معافی دی جائے لیکن اس شرط سے کہ وہ بحلف اقرار کریں کہ آئندہ ایسے قبیح اور مردم آزار افعال کا ارتکاب نہ کریں گے جس کی تعمیل کرائی گئی۔

اس آمدورفت میں ان کا ایک ساتھی راستے میں فوت ہوگیا۔ پولیس نے جب تجہیز و تکفین کی غرض سے اس کا پنچ نامہ کیا تو اس کی جیب میں سے ایک پُتلی نکلی جس کے ہاتھ پاؤں اور گردن دھڑ سے اس طرح وصل تھی کہ ہر ایک کو حرکت دے کر پھرا سکتے تھے۔ میں نے اس عمل کی کیفیت ان سے دریافت کی۔ انھوں نے صاف کہا کہ ایک غلیظ اور نجس عمل ہے اور پُتلوں کے ذریعہ ہوتا ہے اور جیسا کہ میں ذکر کرچکا ہوں عامل کو معمول کی ماں کا نام معلوم ہونا اور دانتوں کا صحیح وسالم رہنا ضروری ہے۔ یہ عمل اضلاع ناندیڑ، نظام آباد، بیڑ، گلبرگہ اور بیدر میں زیادہ کیا جاتا ہے۔ اس کے عامل اپنے کو عام طور پر ظاہر نہیں کرتے ہیں لیکن جو لوگ ان سے واقف ہوتے ہیں کثیر رقم ان کی نذر کرکے اپنے مخالفوں اور دشمنوں کو گوناگوں تکالیف میں مبتلا کرتے ہیں۔

میں نے جو کچھ دیکھا تھا آپ کے سامنے پیش کیا۔ ماننا نہ ماننا آپ کا اختیاری فعل ہے۔

دوشنبہ - ۱۶ / شہریور مطابق ۲۲ / جولائی

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ ریکارڈ

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۵ ریکارڈ

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ ملہار راؤ - خیال - بھیم پلاس - جگت میں کون کسی کی

۵ - ۱۵ شیخ احمد - جگر کی دو غزلیں

(۱) سوز میں بھی وہی اک نغمہ ہے جو ساز میں ہے

(۲) نقش وفا کا رنگ مٹایا نہ جائے گا۔

۵ - ۳۰ رگھوبیر سنگھ - ٹھمری - کون بھائے پتت مورے من کی

بھجن - میرو تو گردھر گوپال (میرا داس)

۵ - ۴۵ ملہار راؤ - ٹھمری -

گوری دھیرے چلو گگری چھلک نہ جائے

غزل - خود تیرے در پہ سر جھکا نہ سکے

۶ - ۰ فارسی نشریات

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ

۶ - ۳۰ ملہار راؤ - ٹھمری - چل جمنا میں کیسے جاؤں ری

بھجن - سپنے میں من موہن آئے (میرا داس)

۶ - ۴۵ شیخ احمد - غزل - نور احمد سے روشن ہے سینہ میرا

غزل - دم بھر چکا تمہارا دیوانہ زندگی کا (میکش)

۷ - ۰ رگھوبیر سنگھ - گیت - موہے اپنے ہی رنگ میں رنگ لے

بھجن - چاہے جس حالت میں راکھو گے رہوں گا۔

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

"دھوپ چھاؤں" چھوٹے بچوں کا پروگرام

۷ - ۴۵ ملہار راؤ - گیت - پریم سے ہے سنسار پجاری

غزل - ترے چپ رہنے سے ٹل جاؤں میں وہ سائل نہیں

(فیاض)

۸ - ۰ شیخ احمد - غزل - نئے انداز ہیں صیاد تیرے دل جلانے کے

(حزیں)

۸ - ۱۰ "پرانے زمانے کا نیا شاعر" تقریر - محمد احسان اللہ

۸ - ۲۵ ہارمونیم

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ "پسند اپنی اپنی" سننے والوں کے منتخب کئے ہوئے ریکارڈ

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

ریڈیو کلب کے ممبر

نمبر	نام
۱ -	ظہیر احمد
۲ -	دیریندر ناتھ
۳ -	سریندر ناتھ برمن

(سلسلہ صفحہ ۱۵ پر دیکھئے)

سہ شنبہ ۱۷ر شہریور مطابق ۲۳ر جولائی

صبح — پہلی نشر

۷ - ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ

۸ - ۴۰ بھجن (ریکارڈ)

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ بجو بائی - عام پسند گانے

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ بجو بائی عام پسند گانے

۵ - ۲۵ حبیب الدین - غالب کی دو غزلیں

(۱) ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے۔

(۲) کہوں جو حال تو کہتے ہو مدعا کہئے۔

۵ - ۴۵ بجو بائی - عام پسند گانے

۶ - ۰ تلنگی نشریات

ستار - "تاریخ اور اس کا مطالعہ"

تقریر - ویربھدر راؤ - کورس (ریکارڈ)

۶ - ۳۰ عبدالعزیز - "گھٹائیں" ضیا فتح آبادی کی نظم

۶ - ۴۵ بجو بائی - عام پسند گانے

۷ - ۰ حبیب الدین - غزلیں

(۱) کیا قیامت ہے ذرا اے اہل محشر دیکھنا (کیفی)

(۲) محبت سے نہ دیکھو تم تو دشمن کی نظر دیکھو (صفی)

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

کہانی - عبدالصمد خاں - گانا - موہن لال

" حیدرآباد کے وزیر اعظم (سلسلہ کی تقریر)

ریکارڈ "یہ کیا ہے" کہانی - زہرہ رحمت اللہ۔

ریکارڈ۔

۷ - ۴۵ عبدالعزیز - حسرت موہانی کی دو غزلیں

(۱) محروم طرب ہے دل دل گیر ابھی تک

(۲) کام لوں ناکامیوں سے عشق کا کہنا کروں

۸ - ۱۰ بجو بائی - عام پسند گانے

۸ - ۱۰ "غذا کا عالمی انتظام" تقریر اقبال احمد ہاشمی

۸ - ۲۵ ستار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ بجو بائی - عام پسند گانے

۹ - ۴۰ آرکیسٹرا - میاں کی ملہار

۹ - ۵۰ حبیب الدین - غزل

مرنا تھا کسی پر تو دل کو مرے مرنا تھا (توفیق)

۱۰ - ۰ بجو بائی - عام پسند گانے

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

چہار شنبہ ۸ ارشہریور مطابق ۲۴ر جولائی

صبح پہلی نشر

۸ ۔ ۳۰ ریکارڈ

۹ ۔ ۱۵ خبریں

۹ ۔ ۲۰ ریکارڈ

۹ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ ۔ ۔ محفل شوق ۔ شوقین فن کاروں کا پروگرام

۶ ۔ ۔ مرہٹی نشریات

ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ "مرہٹی ادب"

تقریر ۔ ریکارڈ

۶ ۔ ۳۰ فلمی کہانی

۷ ۔ ۱۵ بچوں کے لئے

کہانی ۔ سید عبد القادر ۔ گانا ۔ عامر تاریخی مقاموں کی سیر

(وحید یوسف زئی کی لکھی ہوئی تقریر) ریکارڈ

"یہ کیا ہے" کہانی

۷ ۔ ۴۵ ایستاریا ۔ بھجن اور گیت

۸ ۔ ۱۰ "اپنی باتیں" تقریر ۔ آغا حیدر حسن

۸ ۔ ۲۵ سارنگی

۸ ۔ ۳۰ اردو میں خبریں

۸ ۔ ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ ۔ ۔ انگریزی میں خبریں

۹ ۔ ۱۵ یوروپین موسیقی ریکارڈ

۹ ۔ ۴۵ "جدید نرسری" انگریزی تقریر

مسز گبسن

۱۰ ۔ ۔ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۱۰ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

سلسلہ صفحہ ۱۳ (ریڈیو کلب کے ممبر)

نمبر	نام
۴	احمد عبد الرحمٰن
۵	شریف کمال تمانی
۶	علیم احمد خاں
۷	صبیحہ امین الدین
۸	محمد نور الوالی
۹	کشن کمار
۱۰	سعید لطیف

پنجشنبہ - ۱۹ ارشہریور مطابق ۲۵ رجولائی

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ ریکارڈ

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ ریکارڈ

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ نسیم بائی - عام پسند گانے

۵ - ۱۵ تصدق حسین - ٹھمری - پیلو - تال دیپ چندی
پیا پردیس گئے -
غزل - ہے بے سرو محفل زنداں تیرے بغیر (وجد)

۵ - ۳۰ کشن لال - گیت - شام نہ اب تک آئے سکھی ری
دادرا - مت چھیڑو شیام

۵ - ۴۰ نسیم بائی - عام پسند گانے

۶ - ۰ کنٹری نشریات
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ - "کھاد"
تقریر - ڈینکوب آچاریہ - ریکارڈ -

۶ - ۳۰ تصدق حسین - خیال - گوڑسارنگ - گجرا آ
غزل - اللہ رے تلون ابھی کیا تھے ابھی کیا ہو
(داغ)

۶ - ۵۰ کشن لال - ٹھمری - وہ تو ایسو بے دردی ہیو
گیت - تجھ سے کرکے پریت روگ لگا بیٹھے
غزل - صبح کو کھل جائے گا دونوں میں جو یارانہ ہے
(کیفی)

۷ - ۱۵ بچّوں کے لئے
دیوانی ہانڈی (لڑکیوں کے لئے)

۷ - ۴۵ نسیم بائی - عام پسند گانے

۸ - ۱۰ "کم کرایہ کے مکانات" تقریر - خواجہ شمس الدین (شفیق)

۸ - ۲۵ پیانو

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ کشن لال - ٹھمری - بن بن بین بجائے -
غزل - نہ کی ترے ملنے کی تدبیر کیا کچھ
گیت - بری بلا ہے پریت

۹ - ۴۰ نسیم بائی - عام پسند گانے

۹ - ۵۵ تصدق حسین - غزل
آیا نہ اگر نامہ و پیغام کسی کا (ظفر)

۱۰ - ۵ نسیم بائی - عام پسند گانے

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

سلسلہ صفحہ ۱۵ (ریڈیو کلب کے ممبر)

۱۱ جگدیش رام پرشاد

۱۲ رگھوراج

۱۳ سید حفیظ الدین

جمعہ ۲۰ شہریور مطابق ۲۶ جولائی

صبح — پہلی نشر

۸ ۔ ۳۰ تلاوت کلام اللہ اور ترجمہ۔ قاری محمد عبد الباری

۸ ۔ ۴۵ نعت ۔ غلام امجد

۸ ۔ ۵۵ سردار خاں اور ساتھی ۔ قوالی

۹ ۔ ۱۵ خبریں

۹ ۔ ۲۰ سرسوتی بائی

غزل۔ ٹوٹا طلسم ہستی فانی کے راز کا (فانی)

۹ ۔ ۳۰ ذاکر علی۔ فلمی گیت۔

اک انوکھا غم انوکھی سی مصیبت ہو گئی

غزل۔ وہ کبھی اپنے مقابل نہیں ہونے پاتے

(شہزادہ والاشان حضرت شجیع)

۹ ۔ ۵۰ سردار خاں اور ساتھی ۔ قوالی

خواتین کے لئے

۱۰ ۔ ۰۰ عالم نسواں

۱۰ ۔ ۲۰ راجمنی بائی ۔ گیت ۔ جمنا کے اس پار پیتم

بھجن ۔ جھوٹی جگ کی پریت مورکھ

۱۰ ۔ ۳۰ "فریب مسلسل" افسانہ ۔ پریم پجارن

۱۰ ۔ ۴۰ راجمنی بائی ۔ بھجن ۔ بھگتن کے او کنتور سکھی ری

۱۰ ۔ ۴۵ "قید حیات" فیچر۔ نوشتہ غزالی

۱۱ ۔ ۱۵ عورتوں کے پسند کئے ہوئے ریکارڈ

۱۲ ۔ ۰۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ ۔ ۰۰ سردار خاں اور ساتھی ۔ قوالی

۵ ۔ ۲۵ سرسوتی بائی ۔ ٹھمری ۔ نیر بھرن کیسے جاؤں

غزل ۔ نظر ہے وقف غم انتظار کیا کہنا (جگر)

گیت ۔ منوا نا ہیں بھولے ساجن چاہے تم بسراؤ

۵ ۔ ۵۰ سردار خاں اور ساتھی ۔ قوالی

۶ ۔ ۰۰ عربی نشریات

اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ "سیرۃ ابی بکر الصدیق"

تقریر ۔ عیسیٰ بن احمد زبیدی ۔ گانا ۔ کنیزی

۶ - ۳۰ محمد علی۔ نعتیہ کلام۔ حضرت امیر مینائی کی دو غزلیں

(۱) گیسوئے مصطفٰے کا جو دیوانہ ہوگیا

(۲) آنکھیں ہیں اپنی طالب دیدار مصطفٰے

۶ - ۵۰ سرسوتی بائی۔ بھجن۔ آج میرے گھر پیتم آئے

گیت۔ بہار ہی بہار ہے

غزل۔ رہنے دو تسلّی تم اپنی دکھ جھیل چکے دل ٹوٹ گیا (آرزو لکھنوی)

۷ - ۱۵ **بچّوں کے لئے**

"یہ ہیں تمہارے پسند کے ریکارڈ"

۷ - ۴۵ محمد علی۔ نعتیہ کلام

(۱) یارسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی (شمس تبریزؒ)

(۲) مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی (قدسی)

۸ - سرسوتی بائی۔ دادرا۔ ندیا تم دھیرے بہو

۸ - ۱۰ مزاحیہ تقریر۔ مرزا شکور بیگ۔

۸ - ۲۵ آرگن

۸ - ۴۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ سردار خاں اور ساتھی۔ قوالی

۹ - ۴۰ آرکسٹرا۔ جیے جیے ونتی

۹ - ۵۰ محمد علی۔ نعتیہ کلام۔

اے سرور ہر دو سرا بہر خدا چشم کرم (ضیاء بیرٹھی)

۱۰ - سرسوتی بائی۔ ٹھمری۔ کیا جانے پریت کی ریت

غزل۔ کشتۂ بیداد کو رکھا نظر کے سامنے (توفیق)

۱۰ - ۱۵ سردار خاں اور ساتھی۔ قوالی

۱۰ - ۳۰ **ترانۂ دکن**

شنبہ ۔ ۲۱ رشہریور مطابق ۲۷ رجولائی

صبح — پہلی نشر

۸ ۔ ۳۰ ریکارڈ

۹ ۔ ۱۵ خبریں

۹ ۔ ۲۰ ریکارڈ

۹ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ ۔ ۔ نورجہاں بیگم ۔ ٹھمری ۔
موری سونی رے سیجریا پیا کون دیس چھپائے

۵ ۔ ۱۵ باپوراؤ ۔ خیال پوریا ۔ استائی اور ترانہ

۵ ۔ ۲۰ نورجہاں بیگم ۔ غزل ۔ یار کے سب قریب رہتے ہیں (ظفر)
گیت ۔ جب برکھا رت برسانی ہے (ملیح)

۵ ۔ ۴۵ زہرراؤ ۔ ٹھمری ۔ دکھوا میں کا سے کہوں
بھجن ۔ چلو رادھے تو ہے شیام بلاوے

۶ ۔ ۔ تلنگی نشریات
وائلن "سنسکرت ادب" تقریر ۔
سی ۔ ایچ رنگا چاری ۔ سازی ریکارڈ

۶ ۔ ۳۰ باپوراؤ ۔ اپنی پسند کا راگ

۶ ۔ ۴۵ نورجہاں بیگم ۔ خمسہ ۔ ان کو دو قصے سنائے ہیں کہ جی جانتا ہے (داغ)

۷ ۔ ۔ زہرراؤ ۔ ٹھمری
کانھا میں تو ہاری رے چھوڑ دو میرا ہاتھ
بھجن ۔ لاج رکھو گردھاری راما

۷ ۔ ۱۵ بچوں کے لئے
ریڈیو کلب کی خبریں ۔ ریکارڈ ۔ کہانی ۔ قیصر
گانا ۔ کہانی ۔ دسکہ ۔ قصہ ۔ غلام احمد خاں قیصر

۷ ۔ ۴۵ ریکارڈ

۸ ۔ ۔ زہرراؤ ۔ ٹھمری ۔ دیکھو رے نہ مانے شام

۸ ۔ ۱۰ اعلان بعد میں کیا جائے گا ۔

۸ ۔ ۲۵ شیشہ ترنگ

۸ ۔ ۳۰ اردو میں خبریں

۸ ۔ ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ ۔ ۔ انگریزی میں خبریں

۹ ۔ ۱۵ نورجہاں بیگم ۔ ٹھمری کافی
میں تو آس لگائے کھڑی ہوں
غزل ۔ رحمت نے مجھ کو مائل عصیاں بنا دیا (جگر)

۹ ۔ ۴۰ آرکسٹرا ۔

۹ ۔ ۵۰ باپوراؤ ۔ اپنی پسند کا راگ

۱۰ ۔ ۔ نورجہاں بیگم ۔ دادرا ۔ دغاباز توری بتیاں نہ مانوں رے
غزل ۔ وادیٔ شوق میں وارفتۂ رفتار ہیں ہم (فانی)

۱۰ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

یکشنبہ۔ ۲۲ شہریور مطابق ۲۸ جولائی

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ ریکارڈ

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ ریکارڈ

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ بو بائی۔ ٹھمری اور غزل

۵ - ۲۰ مادھوراؤ۔ استادی گانے

۵ - ۳۵ ذاکر علی۔ غزل اور گیت

۵ - ۵۰ بو بائی۔ دادرا

۶ - ۰ مرہٹی نشریات

ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ

۶ - ۳۰ ذاکر علی۔ غزلیں

۶ - ۵۰ مادھوراؤ۔ استادی گانے

۷ - ۰ بو بائی۔ دو غزلیں

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

خطوں کے جواب سنو

۷ - ۴۵ ذاکر علی۔ غزل اور گیت

۸ - ۰ آرکسٹرا

۸ - ۱۰ "شادی" تقریر۔ مسعود احمد

۸ - ۲۵ ستار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ بو بائی۔ دادرا اور غزل

۹ - ۲۵ مادھوراؤ۔ خیال

۹ - ۵۰ بو بائی۔ بھردیں

۱۰ - ۰ "زندگی کے کنارے" ڈراما نوشتہ غلام ربانی

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

دوشنبہ۔ ۲۳ شہریور مطابق ۲۹ جولائی

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ ریکارڈ

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ ریکارڈ

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ سید احسن اللہ۔ نعت

۵ - ۱۰ لکشمن راؤ۔ بھجن۔

میں تو گردھر بار نگ لائی سکھی ری (میرابائی)

۵ - ۲۰ معین قریشی۔ غزل

کبھی پردہ درہوں میں راز کا کبھی ہوں میں پردۂ راز میں

(توفیق)

غزل۔ مٹا کر اپنی ہستی کو غبارِ کارواں کر لوں

(ثاقب کانپوری)

۵ - ۴۰ قمبوز

۵ - ۴۵ لکشمن راؤ۔ دادرا۔ کیسریا انگیا رنگ ڈارو

بھجن۔ مائی میں تو گوبند لینو مول

۶ - ۰ فارسی نشریات

ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ

۶ - ۳۰ بچوں کے لئے

نظموں اور کہانیوں کا پروگرام

۷ - ۰ معین قریشی۔ دادرا اور غزل

۷ - ۱۵ لکشمن راؤ۔ ڈوگبت

۷ - ۳۰ منتخب ریکارڈ (اس دوران میں رویت ہلال کا اعلان سنئے)

۸ - ۰ وقفہ

شب — تیسری نشر

۹ - ۳۰ " حیدرآباد کا صنعتی مستقبل " تقریر عبدالہادی

۹ - ۴۵ سارنگی

۹ - ۵۰ انگریزی میں خبریں

۱۰ - ۵ تلنگی میں خبریں

۱۰ - ۱۵ اردو میں خبریں

۱۰ - ۳۵ لکشمن راؤ۔ بھجن۔ جیون ری محلن میں اپنے (کمال داس)

ٹھمری۔ کٹت ناہیں سجنی

۱۰ - ۵۵ معین قریشی۔ نعتیہ کلام

۱۱ - ۱۵ لکشمن راؤ۔ کبیرداس کے دو بھجن

(۱) رام نام توبے رے گنوا دا

(۲) ابھی نیا لتی گر وہے میرا جگت میں کہو جو ست بچارا

۱۱ - ۳۰ ترانۂ دکن

سہ شنبہ ۔ ۴ ۲ ر شہریور مطابق ۳۰ ر جولائی

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ

۸ - ۴۰ بھجن (ریکارڈ)

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ ریکارڈ

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۔ محمد یعقوب ۔ مومن کی دو غزلیں

(۱) یاد ایام وعشرت فانی

(۲) اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا

۵ - ۲ شنکر لال ۔ خیال ملتانی

آج مورے آئے شیام (بلمپت)

نینن میں آن بان (درت)

بھجن ۔ غافل کبھی مت رہنا (گرونانک)

۵ - ۴۰ ستار

۵ - ۴۵ محمد یعقوب ۔ سودا کی دو غزلیں

۶ - ۔ تلنگی نشریات

"نئی کتابوں پر تبصرہ" تقریر ۔

سازوں کی محفل ۔

۶ - ۳۰ بچوں کے لئے

"رمضان شریف" تقریر ۔ قاری عبد الباری

رمضان شریف ۔ نظم ۔ ریکارڈ ۔ کہانی ۔

"تاریخی مقاموں کی سیر" (سلسلہ کی تقریر)

ریکارڈ ۔ کہانی ۔

۷ - ۔ وقفہ

شب تیسری نشر

۹ - ۳۰ "موجودہ مسائل" تقریر ۔ قاضی محمد عبد الغفار

۹ - ۴۵ ہارمونیم

۹ - ۵۰ انگریزی میں خبریں

۱۰ - ۵ تلنگی میں خبریں

۱۰ - ۱۵ اردو میں خبریں

۱۰ - ۳۵ محمد یعقوب ۔ غزل ۔

چارہ گر آئے ہیں کب دیکھئے سمجھنے کو

(ثاقب کانپوری)

غزل ۔ برق کبھی لرزتی ہے میرے آشیانے سے

(اصغر گونڈوی)

۱۰ - ۵۵ آرکسٹرا ۔ درباری

۱۱ - ۔ شنکر لال ۔ بھجن ۔ نینا نارائن کو دیکھ (کبیر داس)

۱۱ - ۱۰ محمد یعقوب ۔ نعتیہ کلام

۱۱ - ۳۰ ترانۂ دکن

چہارشنبہ ۔ ۲۵ شہریور مطابق ۳۱ جولائی

صبح پہلی نشر

۸ ۔۔ ۳۰ ریکارڈ

۹ ۔ ۱۵ خبریں

۹ ۔۔ ۲۰ ریکارڈ

۹ ۔۔ ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ ۔۔ ۰ کنھیا لال ۔ دو بھجن

(۱) سنبھل کرو پربھو پو جا ہماری

(۲) تجھ بن اپنا میرا پروردگار ا کون ہے

۵ ۔ ۱۵ خواجہ محمود بیگ ۔ غالب کی دو غزلیں

(۱) کیوں جل گیا نہ تاب رخ یار دیکھ کر

(۲) دہر میں نقش وفا وجہ تسلی نہ ہوا

۵ ۔۔ ۳۰ کنھیالال بھجن ۔ سفر یہ میرا دل بنے تجھ ذات پاک کا

غزل ۔ آنکھ ملتے ہی دل مرا نہ رہا (بیدم)

۵ ۔ ۴۵ خواجہ محمود بیگ ۔ غزل ۔

نہ ہوں میں ظلم کے قابل نہ ہے تاب فغاں مجھ کو (ثاقب)

فلمی گیت ۔ آندھیاں غم کی یوں چلیں باغ اجڑ کے رہ گیا

۶ ۔۔ مرہٹی نشریات

ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ "مرہٹی زبان" تقریر نرہراؤ

بچوں کے لئے

۶ ۔۔ ۳۰ "سحری" تقریر ۔ ریکارڈ "افطار" تقریر

ریکارڈ ۔ کہانی ۔ گانا

۷ ۔۔ ۰ وقفہ

شب تیسری نشر

۹ ۔۔ ۳۰ افسانہ ۔ رشید قریشی

۹ ۔ ۴۵ پیانو

۹ ۔۔ ۵۰ انگریزی میں خبریں

۱۰ ۔ ۵ تلنگی میں خبریں

۱۰ ۔ ۱۵ اردو میں خبریں

۱۰ ۔ ۳۵ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۱۰ ۔ ۴۵ "غذائی مسئلہ" انگریزی تقریر ۔ کے نویل ونکٹاچلم

۱۱ ۔۔ ۰ یوروپین موسیقی (ریکارڈ)

۱۱ ۔۔ ۳۰ ترانۂ دکن

پنجشنبہ - ۲۶ شہریور مطابق یکم اگسٹ

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ شمس الدین اور ساتھی - خمسہ

شاد کردو یا رسول اللہ دلِ ناشاد کو (سرور)

۹ - ۰ حبیب الدین - نعتیہ غزلیں -

ہے منشائے حق مدعائے محمدؐ (سرور)

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ شمس الدین اور ساتھی - قوالی

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ شمس الدین اور ساتھی

۵ - ۲۰ حبیب الدین - غزل -

یہ دنیا میں غفلت ہوئی ہوتے ہوتے

(حضرت امیر مینائی)

غزل - پھر مجھے دیدۂ تر یاد آیا (غالب)

۵ - ۳۵ شمس الدین اور ساتھی - قوالی

وحدت میں نور تیرا کثرت میں نور تیرا (توفیق)

۵ - ۴۵ حبیب الدین - ٹھمری اور غزل

۶ - ۰ کنٹری نشریات

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ - فیچر

۶ - ۳۰ بچّوں کے لئے

حضرت بی بی فاطمہؓ - تقریر - نظم - ریکارڈ -

کہانی "صحت" تقریر - احمد علی خاں -

قوالی (ریکارڈ)

۷ - ۰ وقفہ

شب — تیسری نشر

۹ - ۳۰ "حیدرآباد" (سلسلہ) "غذائی صورت حال"

تقریر - ابن علی

۹ - ۴۵ آرگن

۹ - ۵۰ انگریزی میں خبریں

۱۰ - ۵ تلنگی میں خبریں

۱۰ - ۱۵ اُردو میں خبریں

۱۰ - ۳۵ جماعت عربیہ - قصیدۂ بردہ شریف

۱۱ - ۰ شمس الدین اور ساتھی - قوالی

۱۱ - ۱۵ جماعت عربیہ - قصیدۂ بردہ شریف

۱۱ - ۳۰ ترانۂ دکن

جمعہ ۲۷ شہریور مطابق ۲ اگسٹ

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ تلاوت کلام اللہ اور ترجمہ۔ قاری محمد عبدالباری
۸ - ۴۵ غلام محمدؐ۔ نعت
۸ - ۵۵ بلبل ترنگ
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ علی بخش اور ساتھی۔ مسدس۔
سحاب لطف سے آب حیات برساؤ (سرور)
۹ - ۳۵ مادھوراؤ۔ خیال بھیرو۔ بالموا مورا سیاں (بلمپت)
تم جاگو موہن پیارے (درت)
۹ - ۴۵ علی بخش اور ساتھی۔ قوالی
۱۰ - ۰۰ خواتین کے لئے
عالم نسواں
۱۰ - ۲۰ علی بخش اور ساتھی۔ قوالی
۱۰ - ۳۰ "گھریلو زندگی" تقریر رابعہ بیگم
۱۰ - ۴۰ کانشٹ ترنگ
۱۰ - ۴۵ "تصویر" فیچر نوشتہ۔ سید حسن احمد
۱۱ - ۱۵ علی بخش اور ساتھی۔ قوالی
۱۱ - ۳۵ مادھوراؤ۔ ٹھمری۔ ایسی نا مارو پچکاری
۱۱ - ۵۰ علی بخش اور ساتھی۔ قوالی
۱۲ - ۰۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰۰ علی بخش اور ساتھی۔ قوالی
۵ - ۳۰ مادھوراؤ۔ دو بھجن
۵ - ۴۵ علی بخش اور ساتھی۔ قوالی
۶ - ۰۰ عربی نشریات
اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ "فلسطین" تقریر
حبیب مصطفیٰ۔ موسیقی مسرور بن میروک
۶ - ۳۰ بچوں کے لئے
"پرانا حیدرآباد" خاص پروگرام
۷ - ۰۰ وقفہ

شب تیسری نشر

۹ - ۳۰ نعتیہ نظمیں
۹ - ۴۵ وائلن
۹ - ۵۰ انگریزی میں خبریں
۱۰ - ۵ تلنگی میں خبریں
۱۰ - ۱۵ اُردو میں خبریں
۱۰ - ۳۵ علی بخش اور ساتھی۔ قوالی
۱۱ - ۰ مادھوراؤ۔ خیال مارو بھاگ۔ رسیا ہونا جائے
۱۱ - ۱۵ علی بخش اور ساتھی۔ قوالی
۱۱ - ۳۰ ترانۂ دکن

شنبہ ۲۸ شہریور مطابق ۳ اگسٹ

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ ریکارڈ

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ ریکارڈ

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۔ خواجہ محمود بیگ ۔ ٹھمری ۔ نہ جا پی پردیس
غزل ۔ ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی
(اقبال)

۵ - ۱۵ روشن علی ۔ خیال دھناسری ۔ بیگ بلاؤ

۵ - ۳۰ خواجہ محمود بیگ ۔ گیت ۔ دھوم مچی چوپال میں آؤ
غزل ۔ پاتا نہیں جو لذت آہ و سحر کو میں
(اصغر گونڈوی)

۵ - ۴۵ روشن علی ۔ خیال

۶ - ۔ تلنگی نشریات
عورتوں کے لئے خاص پروگرام

۶ - ۳۰ بچوں کے لئے
ریڈیو کلب کی خبریں ۔ گانا ۔ سمیع اللہ خاں
نظم ۔ محمد عبدالقادر ۔ گانا ۔ پدماوتی ۔ کہانی
اقبال احمد صدیقی ۔ ریکارڈ ۔ کہانی ۔ نجمہ
معمہ سنو ۔

۷ - ۔ وقفہ

شب — تیسری نشر

۹ - ۳۰ "ریڈیو کی ڈاک" ندیم

۹ - ۴۵ کارونٹ

۹ - ۵۰ انگریزی میں خبریں

۱۰ - ۵ تلنگی میں خبریں

۱۰ - ۱۵ اردو میں خبریں

۱۰ - ۳۵ روشن علی ۔ ٹھمری ۔ کیسی بنسیا بجائی

۱۰ - ۴۵ خواجہ محمود بیگ ۔ غزل ۔
اے مستیٔ چشم ہوش ربا سرشار بنا غافل کردے
(کیفی)
گیت ۔ مستیٔ حافظ و خیام کہاں سے لاؤں
(عاقل)

۱۱ - ۵ ریکارڈ

۱۱ - ۳۰ ترانۂ دکن

یکشنبہ ۲۹ر شہر یور مطابق ۴ر اگسٹ

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰۔ ریکارڈ

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰۔ ریکارڈ

۹ - ۳۰۔ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۔ محمد یعقوب ۔ ٹھمری

غزل ۔ چونکی ہے کس انداز سے کس کرب دبلا سے (جگر)

۵ - ۲۰۔ زہرراؤ ۔ بھجن ۔ شام سندر بن کا نی مراری

۵ - ۳۰۔ محمد یعقوب ۔ "ہندوستان" (ضیا فتح آبادی کی نظم)

۵ - ۴۵ زہرراؤ ۔ دو بھجن

۶ - ۔ مرہٹی نشریات

ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ "زیادہ غلہ اگاؤ"

تقریر ۔ پوچھے کر ۔

۶ - ۳۰۔ بچوں کے لئے

خطوں کے جواب سنو

۷ - ۔ وقفہ

شب تیسری نشر

۹ - ۳۰۔ "ادب کیا ہے" تقریر ۔ حسینی شاہد

۹ - ۴۵ مینڈولین

۹ - ۵۰۔ انگریزی میں خبریں

۱۰ - ۵ تلنگی میں خبریں

۱۰ - ۱۵ اردو میں خبریں

۱۰ - ۳۵ آرکسٹرا مدہونتی

۱۰ - ۴۵ محمد یعقوب ۔ دادرا ۔ موہے مرلی کی ٹیر سنا جا

غزل ۔ سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہوگئیں

(غالب)

۱۱ - ۔ زہرراؤ ۔ بھجن ۔ آج سکھی شیام سندر بنسیا بجائے

۱۱ - ۱۰۔ محمد یعقوب ۔ غزلیں

(۱) غم جس کا پیام موت ہوا اس کو بھی تو شکل دکھانا ہے

(آرزو)

(۲) عجب ادا سے چمن میں بہار آئی ہے

(حضرت جلیل)

۱۱ - ۳۰۔ ترانۂ دکن

دوشنبہ ۳۰ شہریور مطابق ۵ اگست

صبح پہلی نشر

۸ — ۳۰ نظم خوانی۔ ہو یراگی

۸ — ۳۵ معین قریشی۔ کلام شاہانہ

۹ — ۰ کنھیالال۔ کلام شاہانہ

۹ — ۱۵ خبریں

۹ — ۲۰ کنھیالال۔ غزل اور بھجن

۹ — ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ — ۰ لکشمن راؤ۔ خیال۔ سارنگ۔ نہ بولوں شیام

غزل۔

۵ — ۲۰ آرکسٹرا۔ بھاگ

۵ — ۳۰ معین قریشی (ایک دعا)

۵ — ۴۵ کنھیالال۔ غزل۔

یارب سنا ہے جب سے تو بندہ نواز ہے (توفیق)

بھجن

۶ — ۰ فارسی نشریات

ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ

۶ — ۳۰ بچوں کے لئے

"دنیا حیدرآباد" خاص پروگرام

۷ — ۰ وقفہ

شب تیسری نشر

۹ — ۳۰ "طباعت اور اشاعت کے طریقے"

تقریر۔ بالاپرشاد گوڑ

۹ — ۴۵ سارنگی

۹ — ۵۰ انگریزی میں خبریں

۱۰ — ۵ تلنگی میں خبریں

۱۰ — ۱۵ اردو میں خبریں

۱۰ — ۳۵ لکشمن راؤ۔ خیال مالکونس۔ میں تو موہن پیا سنگ

ٹھمری۔ کون بھرت جل جمنا سکھی ری

۱۱ — ۰ معین قریشی۔ کلام شاہانہ

۱۱ — ۱۵ کنھیالال۔ غزل۔

یہ مانا اس کے آگے کھل نہیں سکتی زباں میری (ترمد)

بھجن۔

۱۱ — ۳۰ ترانۂ دکن

سہ شنبہ ۳۱ر شہریور مطابق ۶ر اگست

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ

۸ - ۴۰ بھجن (ریکارڈ)

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ غزلوں کے ریکارڈ

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ ذاکر علی - غزلیں

(۱) فقر میں شان کبریائی ہے (آرزو)

(۲) پھر طور ہو تیری نگہ ہوش ربا ہو (توفیق)

۵ - ۱۵ حبیب الدین - نعتیہ ٹھمری -

جب وہ امت کے رسیا شام سندر کو نور خدا ٹپکانے لگا

غزل - دل کو تیرے خیال میں دیکھا (شمشیر)

۵ - ۳۰ ذاکر علی - بھجن - ڈھونڈ پھری گوکل کی نگریا (عاقل)

غزل - ہم ایسا آپ کا پاتے تو ان اپنی آنکھوں سے (حضرت جلیل)

۵ - ۴۵ حبیب الدین - ایک نظم "ساحل مقصود"

کشتی جہاں کی تھی کھڑی سطح آب پر

۶ - ۰ تلنگی نشریات

فیچر پروگرام

۶ - ۳۰ بچوں کے لئے

"یہ کیا ہے" تلیچوں کا پروگرام

۷ - ۰ وقفہ

شب تیسری نشر

۹ - ۳۰ "چچا چھکن نے روزہ رکھا" تقریر - غلام قادر

۹ - ۴۵ ادبلو

۹ - ۵۰ انگریزی میں خبریں

۱۰ - ۵ تلنگی میں خبریں

۱۰ - ۱۵ اردو میں خبریں

۱۰ - ۳۵ حبیب الدین - غزلیں

(۱) پھر ہرا میرے دل کا داغ ہوا (جگر)

(۲) دیکھنا تھا نہ پلٹ کر ہمیں صیاد کبھی (توفیق)

۱۱ - ۰ ذاکر علی - سلام - نوشتہ - حفیظ جالندھری

۱۱ - ۱۵ حبیب الدین - گیت -

یا محمد مصطفےٰ رکھوالی مرحبا

غزل - سورج خجل ہے حسن پیمبر کے سامنے

۱۱ - ۳۰ ترانۂ دکن

ریڈیو کلب کے ممبر (سلسلہ گزشتہ صفحہ ۱۶)

۱۴ عظیم النساء
۱۵ ظہیر
۱۶ شاہ جہاں بیگم
۱۷ کرشن کمار
۱۸ رضیہ سلطانہ
۱۹ .
۲۰ محمد افضل خاں
۲۱ پاشاہ۔ نظام الدین ہمایوں
۲۲ آر کے گپتا
۲۳ سکندر سراج الدین
۲۴ فاطمہ بیگم
۲۵ متین الحسن
۲۶ میر حامد علی عرف خالق میاں
۲۷ سید حبیب الحسن قادری
۲۸ بھاسکر نارائن
۲۹ جگدیش رام پرشاد
۳۰ سید عبدالواحد قادری

۳۱ غازی پاشاہ
۳۲ محمد جلال الدین
۳۳ شفیع طاہر
۳۴ قیصر قریشی
۳۵ مرزا یوسف احمد بیگ
۳۶ حبیب عبدالقادر
۳۷ سعدیہ بیگم
۳۸ حمایت علی صدیقی
۳۹ ملکہ
۴۰ حمایت علی صدیقی
۴۱ جگدیش نارائن
۴۲ زین العابدین خاں عرف رشید
۴۳ مرزا مجتبے بیگ
۴۴ جعفری بیگم
۴۵ محمودہ
۴۶ حبیب جعفر
۴۷ سید عباس زیدی

۴۸ پی ناگناتھ راؤ
۴۹ پی گوبند راؤ
۵۰ محمود نورالدین
۵۱ سلمہ انصاری
۵۲ محمد عثمان بیگ رضا
۵۳ سید یعقوب اسحاق
۵۴ شرون کمار
۵۵ زہرہ سلطانہ
۵۶ خالدہ ریحانہ
۵۷ محمد افضل الدین
۵۸ گوپال کشن سنہا
۵۹ رام کمار
۶۰ اقبال راج
۶۱ رگھو راج
۶۲ منیر النساء بیگم
۶۳ مس زرینہ رتن سی
۶۴ سلطان احمد

۶۵ حسن مرزا
۶۶ عقیل قریشی
۶۷ رشید الحسن
۶۸ محمد عبدالستار
۶۹ خواجہ احمداللہ خاں
۷۰ سید عشرت حسین
۷۱ سیدہ غزالی
۷۲ محمد عبدالصمد خاں
۷۳ نفیس جہاں
۷۴ آر راجیشور راؤ سہیگل
۷۵ بھاسکر نارائن
۷۶ سعیدالدین
۷۷ سید خیرالدین احمد
۷۸ میر اعظم علی
۷۹ سریندرناتھ برمن
۸۰ ویریندرناتھ برمن
۸۱ محمد قمرالدین قریشی
۸۲ حاجی غلام خواجہ
۸۳ امجد حامد
۸۴ ثریا حامد

۸۵ اقبال النساء بیگم
۸۶ نذیر حسین
۸۷ پی ایل بھٹناگر
۸۸ اشرف باسط
۸۹ اعظم علی خاں
۹۰ رضیہ سلطانہ نصیر
۹۱ میر اکبر علی
۹۲ محمد عظیم الدین
۹۳ سجادی بیگم
۹۴ عبدالحمید خاں
۹۵ رضیہ
۹۶ نوین چند
۹۷ سردار النساء
۹۸ سکندر بانو حقانی
۹۹ محمد عبدالستار
۱۰۰ محمد مرتضیٰ صدیقی
۱۰۱ سید اختر حسین اختر
۱۰۲ سکندر سراج الدین
۱۰۳ سید اعجاز حسین
۱۰۴ طاہرہ ابوالحامد

۱۰۵ زبیدہ بانو
۱۰۶ محمد عبداللہ انصاری
۱۰۷ شوکت انصاریہ
۱۰۸ سریندرناتھ برمن
۱۰۹ ویریندرناتھ برمن
۱۱۰ محمد صفدر انصاری
۱۱۱ ضیا انصاری
۱۱۲ فاطمہ بیگم
۱۱۳ محمود انصاری
۱۱۴ اختر رحیم
۱۱۵ سید احمد حسین
۱۱۶ بشیرالدین احمد
۱۱۷ خورشید جہاں
۱۱۸ سید امداد حسین
۱۱۹ اوما دیوی
۱۲۰ کرونا دیوی
۱۲۱ پرتاب کشور
۱۲۲ سیدہ خورشید بیگم
۱۲۳ محمد عبدالوہاب صدیقی
۱۲۴ سید عطاء اللہ شاہ

۱۲۵ خورشید بانو بیگم
۱۲۶ عائشہ سلطانہ
۱۲۷ صدیقہ سلطانہ
۱۲۸ بشیر النساء بیگم
۱۲۹ عبدالقادر بن محمد
۱۳۰ محمد حمید الدین خاں
۱۳۱ احمد علی خاں
۱۳۲ صدیقہ
۱۳۳ سید خورشید علی خاں
۱۳۴ شاہ رخ انصاری
۱۳۵ میر عبدالباسط خاں
۱۳۶ سید عبداللہ خاں
۱۳۷ ظہیر
۱۳۸ دردانہ بیگم
۱۳۹ سلطانہ دردانہ
۱۴۰ عظیم
۱۴۱ ۔
۱۴۲ افسری
۱۴۳ جی ایچ بیا بانی
محی الدین بیابانی

۱۴۴ بی وی گوری شنکر
۱۴۵ محمد افتخار الدین صدیقی
عرف مسعود بابا
۱۴۶ ریاض النساء بیگم
۱۴۷ محمد منہاج الدین عرف
راحت پاشاہ
۱۴۸ ٹی ویرا موہن
۱۴۹ عائشہ بانو
۱۵۰ اسد احمد
۱۵۱ چندر کشور
۱۵۲ اکرام النساء بیگم
۱۵۳ بالا پرشاد
۱۵۴ بلرام پرشاد
۱۵۵ امتہ الودود خالدہ
۱۵۶ محمد کبیر الدین احمد
۱۵۷ میر طاہر علی خاں
۱۵۸ ویریندر ناتھ برمن
۱۵۹ مریم سلطانہ
۱۶۰ محمد مکرم علی

۱۶۱ میر یٰسین علی
۱۶۲ نفیس جہاں
۱۶۳ سید عارف الدین
۱۶۴ ممتاز احمد خاں
۱۶۵ شبیر بانو نقوی
۱۶۶ احمد محی الدین حسین فاروقی
۱۶۷ گھنشام لال واگرے
۱۶۸ سردار جوگا سنگھ
۱۶۹ امیر محمود
۱۷۰ میر احمد علی قادری عرف جہانگیر پاشاہ
۱۷۱ سید عمر
۱۷۲ سلیم انصاری
۱۷۳ سید محمد معین الحق انصاری
۱۷۴ معین الحق
۱۷۵ شمیم انصاری
۱۷۶ آفتاب
۱۷۷ ممتاز
۱۷۸ زینت
۱۷۹ افتخار احمد اقبال

بکارسرکاری ON H. E. H. THE NIZAM'S SERVICE

DELHI Qarul Bagh

FROM OFFICE OF THE STATION DIRECTOR
HYDERABAD BROADCASTING STATION.

پندرہ روزہ رسالہ

NATIONAL MUSLIM UNIVERSITY
کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ
دہلی
DELHI.
8(27)

ہز اکسلنسی سر مرزا محمد اسمعیل نواب امین الملک بہادر

صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی

ہز اکسلنسی سر صدر اعظم بہادر نے ۲/ مہر سنہ ۵۵ ف کو
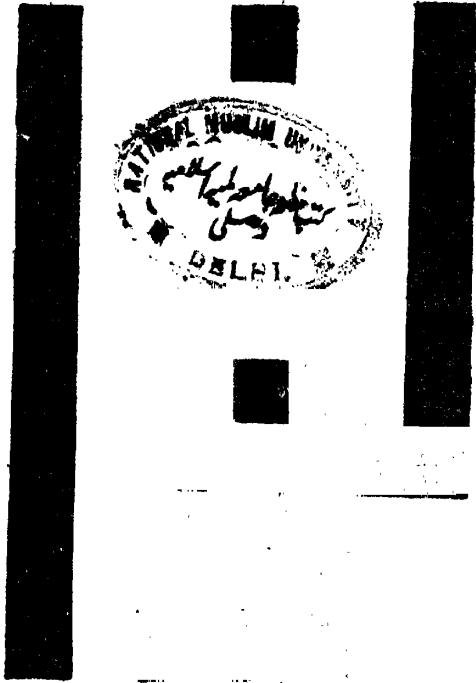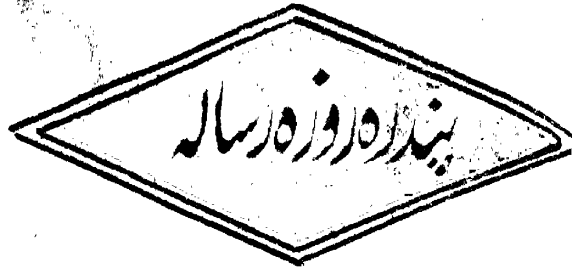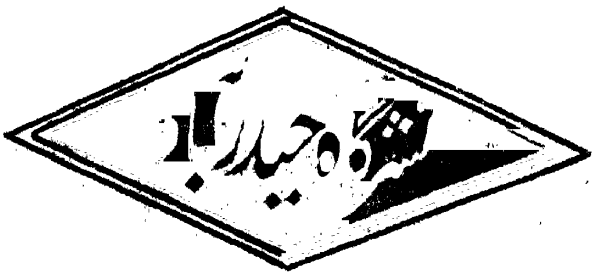
نشرگاہ حیدرآباد سے حیدرآبادیوں کو مخاطب فرمایا

محمد احمد سبزواری صاحب یم-اے (عثمانیہ)
لیبر آفیسر ریاست بھوپال
جنہوں نے ۵ شہریور کو نشرگاہ دکن سے تقریر نشر فرمائی

دکن ریڈیو

۴۱ میٹر — ۷۳۰ کیلو سائیکل

نشان ٹپہ سرکار عالی ۱۷۲

ٹیلی فون نمبر ۲۵۰۸

تار کا پتہ LASILKI لاسلکی

چندہ سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنے سکۂ عثمانیہ

بیرون ریاست۔ ایک روپیہ آٹھ آنے کلدار

قیمت فی پرچہ ۱ر ۶ سر

جلد ۸	۱۶ تا ۳۰ مہر ۱۳۵۵ف مطابق ۲۲ اگست تا ۵ ستمبر ۱۹۴۶ء	شمارہ ۲۲

فہرس

مقام اشاعت یاور منزل خیرت آباد دکن

نوائیہ

زیر نظر نیم ماہی کی قابلِ ذکر تقریریں یہ ہیں

حیدرآباد میں صنعتی منصوبہ بندی

کسی ملک کی خوش حالی کا انحصار اس کی صنعتی ترقی ہے اور صنعتی ترقی کے لئے صنعتی تنظیم ضروری ہے۔ اسی لئے ترقی پذیر ملکوں میں پانچ دس سال پہلے ہی سے صنعتی خاکے تیار کئے جاتے ہیں۔ اکثر ملکوں میں پنج سالہ صنعتی منصوبہ بندی کا رواج ہے۔ اس طرح منظم صنعتی ترقی ہوتی ہے۔ حیدرآباد میں بھی صنعتی منصوبہ بندی جاری ہے۔ یہاں جو صنعتی نقشے تیار کئے گئے ہیں ان میں ابھی رنگ آمیزی کی ضرورت ہے۔ ۱۶ر مہر کو تقی ہاشمی صاحب "حیدرآباد میں صنعتی منصوبہ بندی" پر تقریر نشر فرمائیں گے۔

کتابیں۔ طباعت اور اشاعت

موجودہ زمانے میں کتاب جام جہاں نما ہے۔ دنیا کا وہ کونسا مسئلہ ہے جو اس میں حل نہ کیا گیا ہو۔ کتابوں ہی سے قوموں کے عروج و زوال کا پتہ چلتا ہے۔ مگر افسوس کہ ہم نے قومی ترقی کے اس اہم ذریعہ کو غیر اہم سمجھ لیا۔ کتابی دنیا میں ہمارا کوئی مقام نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم کتاب خواں تو ہیں لیکن صاحب کتاب نہیں۔ آج ہندوستان میں ادیبوں کا کال ہے اور جو ادیب ہیں انھیں اچھے اور دیانت دار ناشر نہیں ملتے ناشروں کا گلہ یہ ہے کہ انھیں سستے اور اچھے لکھنے والے نہیں ملتے۔ غرض ہمارا ادب اسی چکر میں ہے۔ لیکن ذہنی ترقی کا تقاضا یہ ہے کہ اچھے ادیبوں کو اچھے ناشر مل جائیں اور کامیاب ناشر اچھے ادیبوں کو پا جائیں۔ ۱۹ر مہر ۵۵ف کو "کتابیں، طباعت اور اشاعت" کے عنوان سے اقبال سلیم صاحب سے تقریر سنئے۔

ہماری پھلواری

پھول بھی کیا عجیب چیز ہے کہ اس کی مہک سے چھوٹے بڑے عورت، مرد، عامی اور عالم سب ہی متاثر ہیں۔ شاعر تو پھول کی ہر پتی سے اپنے لئے فکر کا سامان مہیا کرتا ہے۔ ا[illegible] کے نزدیک پھول کی پتی سے ہیرے کا جگر کٹ سکتا ہے۔ شاعر زندگی کو بھی ایک پھلواری

سمجھتا ہے۔ تو آئیے پھر پھلواری کا جائزہ لیں ۲۰ ستمبر ۵۵ء کو پروفیسر سعید الدین صاحب سے "ہماری پھلواری" پر تقریر سنئے۔

موجودہ مسائل

ہمارے فکری انحطاط کا ایک سبب یہ ہے کہ ہم اپنے مسائل سے اچھی طرح واقف نہیں اور اگر واقف بھی ہیں تو ان کا صحیح تجزیہ نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ آج سیاست فریب کا نام ہے اور آزادی کے معنی دوسرے کی محکومی کے ہیں۔ اسی لئے ہمیں اپنے مسائل پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے۔ ۲۲ ستمبر کو قاضی محمد عبد الغفار صاحب "موجودہ مسائل" پر تقریر نشر فرمائیں گے۔

اردو ادب کے جدید رجحانات

وہ ادب ادب نہیں جو زندگی سے قریب تر نہ ہو۔ پرانا ادب زندگی کی حقیقتوں سے کوسوں دور تھا لیکن آج ہمارا نیا ادب زندگی سے ہم آہنگی پیدا کر رہا ہے۔ اور یہی اردو ادب کا جدید رجحان ہے۔ ۲۷ ستمبر کو "اردو ادب کے جدید رجحانات" کے عنوان پر آپ محمد احسان اللہ صاحب سے تقریر سنیں گے۔

مطالعہ

ذہنی بیداری کے لئے مطالعہ بے حد ضروری ہے لیکن کتنے ہیں جن کا مطالعہ وسیع ہے۔ ہمارا محدود مطالعہ ہماری کم مائیگی کا پتہ دیتا ہے۔ بعض لوگ بغیر مطالعہ کئے سماج میں مقام حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر وہ مقام حاصل بھی کر لیں، جو ناممکن ہے، تو اس کو برقرار رکھنا مشکل ہے اکثر شاعر اور مفکر شعر اور فکر کو خدا کی دین تو سمجھتے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ لیتے ہیں کہ شاعر اور مفکر بننے کے لئے انھیں مطالعہ کی ضرورت نہیں۔ ۲۹ ستمبر کو احمد رضا صاحب سے "مطالعہ" پر تقریر سنئے۔

ہندوستان کی مشترکہ زبان

سر تیج بہادر سپرو نے سچ کہا ہے کہ اردو ہندوؤں اور مسلمانوں کی مشترکہ میراث ہے جو قطعاً ناقابل تقسیم ہے۔ آج اردو نہ صرف ہندوستان میں بولی اور سمجھی جاتی ہے بلکہ بیرونی ملکوں میں بھی اس کا بول بالا ہے۔ اب اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اردو ہندوستان کی مشترکہ زبان ہے۔ اسی عنوان پر آپ بالریڈی صاحب سے تقریر سنیں گے۔

ساعت خواتین — کام کی باتیں

اکثر ہندوستانی عورتیں گپ بازی میں وقت گنواتی ہیں۔ باتیں تو بہت کرتی ہیں لیکن کام کی باتیں کم۔ بعض کام کی باتیں بظاہر معمولی معلوم ہوتی ہیں لیکن اگر ان پر عمل کیا جائے تو ہماری زندگی میں غیر معمولی تبدیلی ہو سکتی ہے۔ ۱۷ ستمبر کو امور خانہ داری سے متعلق بعض "کام کی باتیں" مسز محسن سے سنیئے گا۔

ہماری عید

عید سچی خوشی کا نام ہے اور خوشی اللہ کی یاد، بندوں کی خدمت، بڑوں کے ادب اور

چھوٹوں کی عزت، سے حاصل ہوتی ہے۔ حقیقی مسرت دولت جمع کرنے میں نہیں دولت کی تقسیم میں ہے۔ اسی لئے عید کے دن غریب کو انسانی برادری کا ایک رکن سمجھ کر فطرے اور خیرات دی جاتی ہے۔ نماز کے بعد جب لوگ گلے ملتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل مل رہے ہیں۔ عید کی علامت خوش پوشاکی نہیں دلوں کا اتحاد ہے۔ ۲۴ رمہر کو سعیدہ سلطانہ صاحبہ "ہماری عید" کے عنوان پر تقریر نشر فرمائیں گی۔

انگریزی تقریریں

اس نیم ماہی میں حسب ذیل انگریزی تقریریں نشر ہوں گی:۔

۲۲ رمہر۔ "خواتین اور سماجی خدمت" تقریر۔ مسز موہنی راجن۔

۲۹ رمہر۔ "پینسی سیلن" تقریر۔ ڈاکٹر فضل اللہ

"اصلاحات" پر نشری تقریریں

"اصلاحات" سے متعلق حسب ذیل تقریریں نشر ہوں گی۔

۱۷ رمہر ۹ بجے ساعت شب "اصلاحات" تقریر

۱۹ رمہر ۵ بجے " شام "نیا دور" (ڈراما)

۲۰ رمہر ۸ بجے " صبح "اصلاحات" (نوشتہ)

۲۲ رمہر ۸ بجے ساعت شب "اصلاحات" (نوشتہ)

۲۶ رمہر ۸ بجے " " "اصلاحات" تقریر

فیچر اور ڈرامہ

زیر نظر نیم ماہی میں حسب ذیل ڈرامہ اور فیچر نشر ہوں گے:۔

۱۷ رمہر ۱ بجے (ساعت خواتین) "پردیسی" فیچر۔ نوشتہ نثار فاطمہ صاحبہ۔

۲۱ رمہر ۱۱ ساعت شب "اکیلی" ڈراما نوشتہ عبدالماجد صاحب (عثمانیہ)۔ ۲۴ رمہر ۱ بجے (ساعت خواتین) "عید" فیچر

بچوں کے لئے

بچوں کے پروگرام کے بعض دلچسپ اجزا یہ ہیں۔

۱۶ رمہر ۶ بجے ساعت شام "برطانیہ کا عجائب خانہ" تقریر۔ یوسف حسین۔

۱۸ رمہر " " "شب قدر" تقریر۔ قاری محمد عبدالباری

۲۰ رمہر " " "درخت کے بچے" نوشتہ مسلم ضیائی

۲۱ رمہر "رمضان شریف" معلوماتی پروگرام

۲۲ رمہر "پکنک" فیچر۔ نوشتہ۔ مرزا اظہر افسر

۲۳ رمہر "رمضان کی عید" خاص پروگرام

۲۷ رمہر "ننھوں کا پروگرام"

۲۸ رمہر "تاج محل" خاص پروگرام

۳۰ رمہر "دیوانی ہانڈی" لڑکیوں کے لئے

شہری منصوبہ بندی

نشری تقریر محمد احمد صاحب سبزواری

جیسے انسان کو غذا کی ضرورت ہے ویسے ہی اس کو مکان کی بھی ضرورت ہے۔ یہ بات الگ ہے کہ بہت سے لوگ بلا مکانوں ہی کے رہتے ہیں مگر یہ ایسا ہی ہے جیسے بہت سے آدمی نصف پیٹ کھانا کھا کر ہی زندگی کے دن پورے کر لیتے ہیں۔ پھر مکان کا مقصد صرف پناہ گاہ نہیں ہے بلکہ اچھے مکان کی خصوصیات یہ ہیں کہ اس میں ہوا اور روشنی کافی آسکے اور گرمی، سردی اور بارش سے محفوظ رہنے کا معقول انتظام ہو، چنانچہ جب انسانوں نے غاروں، کھوؤں اور بھٹوں کو چھوڑ کر مکانوں میں رہائش اختیار کی تو اس بات کا بھی لحاظ رکھا کہ مکان میں نہ صرف کافی گنجائش ہو بلکہ اس میں سونے، اٹھنے، بیٹھنے، کھانا پکانے، سامان رکھنے اور نہانے دھونے کے واسطے بھی الگ الگ جگہ ہونا چاہئے۔ چنانچہ مکانات ان ہی اصولوں پر بنتے رہے۔ پھر نہ صرف مکانوں کی تعمیر میں تنہا ایک ایک مکان کی مکانیت پر لحاظ رکھا گیا ہے بلکہ ایک مکان کا دوسرے سے فاصلہ، تناسب، خوبصورتی اور عام گزرگاہوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے محلے اور شہر آباد ہوتے رہے۔

دراصل شہر اور قصبے بسانا بھی ایک فن ہے اور قدیم ہندوستان دوسرے فنون کے ساتھ اس میں بھی امتیازی حیثیت رکھتا تھا۔ چنانچہ ان شہروں کو چھوڑ کر جو خود بخود وجود میں آئے اگر ہندوستان کے پرانے شہروں پر نظر ڈالی جائے تو ان میں ایک قاعدہ اور ترتیب

نظر آتی ہے جس سے اس زمانے کے جمالیاتی ذوق کا پتہ چلتا ہے۔ یہ خصوصیت دورِ مغلیہ کے آخری زمانے تک باقی رہی لیکن اس کے بعد جب ملک میں ایک عام بدنظمی کا دور دورہ شروع ہوا تو لوگوں نے ڈاکوؤں اور لٹیروں کے ڈر سے شہر پناہوں کے اندر بسنے کی کوشش شروع کر دی اور آبادی سمٹنا شروع ہو گئی۔ پھر اس زمانے میں نہ تو ہمارے شہروں اور قصبوں میں بلدیات تھیں اور نہ کوئی ایسے قوانین تھے جن سے مکانوں کی تعمیر، ان کے نمونوں یا ان کی جائے وقوع پر کوئی پابندی لگائی جا سکے نتیجہ یہ ہوا کہ جس کو جہاں اور جتنی جگہ مل گئی اس نے وہیں مکان بنا لیا پھر یہی وہ دور تھا جب کہ ہندوستان میں مشینوں سے چلنے والے کارخانے کھلنے لگے اور ان میں پرانے کارخانوں کی بہ نسبت بہت زیادہ مزدوروں کی مانگ پیدا ہو گئی۔ ریلوں کی تعمیر نے ذرائع آمد و رفت کو آسان اور زود تر بنا دیا اور نہ صرف آس پاس کے مواضعات بلکہ دور دراز کے علاقوں سے بھی لوگ صنعتی شہروں کی طرف منتقل ہونے لگے۔ دیہی پنچایتیں ختم ہو گئیں اور شہروں میں عدالتیں قائم ہو گئیں اور اب نہ صرف فوجداری اور دیوانی کے تمام معاملات ان عدالتوں میں رجوع ہونے لگے بلکہ طریقہ کار میں بھی تبدیلی ہو گئی اور وکیل مختار وغیرہ جیسے نئے پیشے وجود میں آ گئے، جنھوں نے شہروں ہی میں سکونت اختیار کرنا شروع کر دی۔ مکتب اور پاٹھ شالاؤں کے بجائے بڑے پیمانے پر اسکول اور اکثر جگہ ان کے ساتھ ہی دارالاقامے کھلنے لگے۔ شہروں میں علاج معالجہ کی طرف بھی توجہ کی جانے لگی اور جدید اسپتال، دواخانے، زچگی گھر کھلنے لگے، اجتماعی زندگی کے واسطے کلب، انجمن اور تفریح گاہیں قائم ہونے لگیں اور اس طرح مجموعی حیثیت سے شہروں میں مختلف ایسی سہولتیں حاصل ہو گئیں کہ لوگوں میں شہروں میں رہنے کا رجحان تیزی سے بڑھنے لگا۔ بعض شہروں کی آبادی قلیل عرصے میں اس تیزی سے بڑھی کہ حیرت ہوتی ہے۔

گران سب باتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ آبادی گنجان ہوگئی اور مکانوں کی قلت ہوگئی۔ ان کے کرایوں میں اضافہ ہونے لگا اور متعدد خاندان ایک ہی مکان میں سکونت اختیار کرنے پر مجبور ہوگئے اور جن میں اتنا بھی کرایہ ادا کرنے کی صلاحیت نہ تھی انھوں نے جھونپڑیاں پٹڑیاں اور خام و عارضی مکانات بنانا شروع کر دیئے اس طرح دھبیڑ، ماتگ، چماروں کے محلوں اور مزدور واڑوں کی بنیاد پڑگئی۔ جگہ کی تنگی کی وجہ سے عموماً ایسے محلّے چھوٹے تالابوں ندی اور گندہ نالوں کے اردگرد آباد ہونے لگے، صفائی کا انتظام نہ ہوسکا۔ غلاظت اور گندگی بڑھنے لگی۔ بیماریاں اور وبائیں نہ صرف آسانی سے پھیلنے لگیں بعض بیماریوں مثلاً ملیریا، چیچک، طاعون وغیرہ نے شہروں کو مستقل طور پر اپنا گھر بنالیا اور شہروں میں بود و باش فائدہ مند ہونے کے بجائے مضر ثابت ہونے لگی۔

مکانوں کی قلت کو دور کرنے کے واسطے نئے مکانات تعمیر کئے جانے لگے، چنانچہ بمبئی، کلکتہ، حیدرآباد، کانپور اور دوسرے صنعتی شہروں میں بڑھتی ہوئی آبادی کے واسطے جدید مکانوں کی اسکیم شروع کی گئی۔ لیکن اول تو ان کی تعداد کم رہی دوسرے ان کو بناتے وقت کسی خاص اصول کو پیش نظر نہیں رکھا گیا بلکہ جہاں جگہ ملی اور جتنی جگہ ملی وہاں مکان بنا دئیے گئے۔ لیکن اس غلط ملط سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا اور جو ابتری پیدا ہوچکی تھی وہ دور نہ ہوسکی، ابھی یہ ابتری بدستور قائم تھی کہ دنیا کی دوسری عظیم جنگ شروع ہوگئی۔ جنگ نے صنعتی شہروں کی چہل پہل میں المضاعف اضافہ کیا، اور بعض مقامات کی آبادی سال دو سال کے اندر ہی دوگنی ہوگئی۔ اس کے ساتھ مکانوں کی تعداد میں کوئی قابل لحاظ اضافہ نہ ہوسکا۔ بڑھتی ہوئی آبادی کی موجودہ مکانوں ہی میں کھپت ہونے لگی، اور حالت بد سے بدتر ہوگئی۔ مثلاً بمبئی میں تین چار لاکھ آدمی ایسے رہتے ہیں جن کے پاس گھر ہی نہیں ہیں۔ یہ دن بھر محنت مزدوری کرتے ہیں، ہوٹلوں

میں کھانا کھاتے ہیں اور رات کو سڑکوں اور گلیوں کے کنارے اپنے بستر جما کر سو جاتے ہیں، پھر ان میں تنہا مرد ہی نہیں ہیں بلکہ عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔ گرمی اور سردی تو بہرحال کسی نہ کسی طرح گزر ہی جاتی ہے لیکن برسات میں ان کا جو حال ہوتا ہے وہ ناقابلِ بیان ہے۔ مکانوں میں رہنے والوں کا یہ حال ہے کہ ان کی بیشتر تعداد ایک کمرہ یا "کھولی" میں رہتی ہے۔ میں نے ایک کھولی دیکھی جس کا رقبہ ۱۷۶ مربع فٹ کے قریب تھا اور اس میں تین خاندانوں کے تیرہ افراد رہتے تھے۔ اتنے ہی بڑے ایک دوسرے کمرے میں برسات کے موسم میں ۳۲ آدمیوں کو سوتے دیکھا گیا۔ کمرے کے فرش پر اتنی گنجائش ہی نہ تھی، کہ یہ سب آدمی ایک ساتھ لیٹ سکیں اس لئے یہ لوگ چارپائی کے اوپر چارپائی باندھ کر رات گزارتے تھے اور پھر بھی رات کے ۱۲ بجے تک سولہ آدمی سوتے تھے اور رات کے بارہ بجے سے صبح تک دوسرے سولہ آدمی اپنی کمر سیدھی کرلیا کرتے تھے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ گزشتہ ۲۵، ۳۰ سال کے اندر ہندوستان میں کافی ترقی ہوئی، بہت سے صنعتی کارخانوں کی بنیاد پڑی۔ اسپتال، دواخانے، زچگی خانے، اسکول کالج، دارالاقامے، کتب خانے، اخبار گھر، تصویر گھر اور دوسرے تفریحی ادارے قائم ہوئے۔ مگر ان میں کوئی باہمی ربط نہیں تھا، مثلاً اکثر جگہ عام دواخانے یا کتاب گھر شہر کی گنجان آبادی سے بہت دور بنائے گئے کہ غریب آدمی ان سے پورا پورا استفادہ ہی نہ کرسکیں۔ غریبوں اور مزدوروں کے واسطے رہائشی مکانات ہی تعمیر ہوئے مگر اول تو وہ عموماً ان کے کام کرنے کے مقامات سے بہت فاصلے پر تھے اور جہاں اتفاق سے یہ قرب میں تعمیر ہوگئے وہاں ان پر متمول اور ذی اثر اصحاب نے قبضہ کرلیا۔ کچھ لوگوں نے ان کی تجارت شروع کردی اور دوگنا اور تگنا کرایہ وصول کرنا شروع کردیا اور جن لوگوں کے واسطے یہ مکان بنائے گئے تھے

وہ ان کے فوائد سے محروم کردیئے گئے۔

اب مختلف تلخ تجربوں نے اس اصول کو تسلیم کرادیا کہ تنظیم جدید کا کام یوں نہیں ہوسکتا بلکہ اس کے واسطے شہروں اور قصبوں کی از سر نو تنظیم کی ضرورت ہے۔ تاکہ پرانی ٹیڑھی، آڑھی اور تنگ سڑکوں کو سیدھا اور کشادہ کیا جائے کیونکہ یہ چھوٹے چھوٹے تنگ و تاریک راستے پرانے زمانے کی سواریوں مثلاً پالکی، فینس، تام جھام، رتھوں اور بیل گاڑیوں کے واسطے تو موزوں تھے مگر اب سائیکلوں، موٹرسائیکلوں، موٹروں لاریوں، بسوں اور ٹرک گاڑیوں کے واسطے بالکل ناموزوں ہیں، صنعت اور تجارت کی ترقی کے واسطے شہر کے اِرد گِرد بڑی شاہراؤں کا ہونا بہت ضروری ہے۔ پرانے محلوں، گنجان آبادیوں، قدیم مکانات اور دھیڑواڑوں کو یک لخت ڈھادینے کی ضرورت ہے، خوش نما بازار، اسپتال، دواخانے، زچگی خانے، صحت گھر، بہبودی اطفال کے مرکز، کتاب گھر، اخبار گھر، دارالمطالعے، اسکول، کالج، دارالاقامے، تصویر گھر، کلب اور تفریح گاہیں غرض کہ ہر مفاد عامہ کے ہر ادارے کو ایک باموقع جگہ پر بنانے کی ضرورت ہے۔ دفاتر، ماتحت اور مرکزی عدالتوں کو یک جا کرنا لازمی ہے۔ اور ان ہی کے قریب ملازموں کے واسطے مکانات اور ان کی زندگی کی اہم ضروریات کی چیزوں کی فراہمی لازمی ہے۔ صنعتی کارخانوں کو آبادی سے الگ کرنا ہے تاکہ ان کا دھواں، بدبو، استعمال شدہ اور گندہ پانی شہروں کی آب و ہوا کو مسموم نہ کرسکے۔ کارخانوں کے اِردگرد مزدوروں کے رہائشی مکانوں کی تعمیر ضروری ہے۔ ان صنعتی آبادیوں کے قریب چھوٹی چھوٹی دکانیں، مدرسے، کتاب گھر اسپتال، ان کے بچوں کے واسطے کھیل کے میدان، اسکول اور سبزہ زار ہونے چاہئیں۔

پھر شہروں میں مناسب اور موزوں مقامات پر منڈیاں، غلہ بازار، گوشت مچھلی اور ترکاری وغیرہ کے بازار قائم ہونا چاہئیے ۔

آپ یہ باتیں سن کر خیال فرمائیں گے کہ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ موجودہ شہروں کو بالکل ڈھا دیا جائے اور ان کے بجائے از سر نو جدید شہر آباد کئے جائیں ۔ جی ہاں بالکل ٹھیک آپ کا اندازہ صحیح ہے، یہ وقت کی اہم ضرورت ہے اور ہم اس کو نظر انداز نہیں کر سکتے ۔ لہٰذا قدرتی طور پر اب آپ کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ۔ اول تو یہ ممکن ہی نہیں اور اگر کسی طرح ممکن العمل ہو جائے تو اتنا روپیہ کس کے پاس ہے ؟ تو اس کا جواب یہی ہے کہ ۔ اوّل تو دنیا میں کوئی چیز ناممکن نہیں، البتہ مشکل ضرور ہوتی ہے مگر انسان مشکلات پر غالب آتے آتے تو ترقی کی موجودہ منزل پر پہنچا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ اس کی منزل مقصود نہیں ہے، اس کو آگے بڑھنا ہے اور مشکلات پر غالب آنا ہے اور یہ چیز استقلال، ہمت اور محنت سے حاصل ہو سکتی ہے، اب رہ گیا سوال کا دوسرا جزو تو ٹاؤن پلاننگ اسکیم خود کفیل ہوا کرتی ہے ۔ یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ آصف آباد اور عادل آباد کے غیر آباد اضلاع میں کئی گز زمین ایک روپیہ میں مل جاتی ہے مگر بمبئی شہر کے علاقے فورٹ مین ایک گز زمین کی قیمت کئی سو روپے تک پہنچ جاتی ہے اور بعض اوقات قیمت ہزاروں تک پہنچ جاتی ہے، عابد روڈ کی کشادگی سے پہلے وہاں کی ملگیات کا کرایہ کیا تھا اور آج وہاں دکانیں کس کرایہ پر مل رہی ہیں ۔ جوبلی ہلس جو عوام میں ابھی بنجارہ ہلس کے نام سے مشہور ہے اس پر آج سے ۲۰، ۲۲ سال پہلے جب وہ مکانات تعمیر ہوئے تو مکینوں کو زمین کے کچھ بھی دام تو دینا پڑے اور آج

وہاں کی زمینوں کی کیا قیمت ہے۔ دراصل قیمت زمین کی نہیں ہوتی کیونکہ زمین زمین سب برابر ہے، بالخصوص ایسی صورت میں جب کہ اس پر عمارت تعمیر کی جائے جس چیز کی قیمت ادا کی جاتی ہے وہ اس کا موقع اور محل ہوتا ہے، لہٰذا اگر ناکارہ اور افتادہ زمینوں کو کارآمد اور باموقع بنا دیا جائے تو اس کی قیمت کافی، اچھی وصول ہوسکتی ہے اور حکومت یا بلدیہ کو اپنے پاس سے کچھ بھی صرف نہ کرنا پڑے۔

اب رہا یہ امر کہ مکانوں کی تعمیر کے واسطے روپیہ کہاں سے آئے گا تو اس کا جواب بھی بہت آسان ہے کہ یہ آپ اور ہم کو ہی فراہم کرنا ہوگا، امداد باہمی کی انجمنیں بھی مکان بناتی ہیں، حکومت اور بلدیہ کی جانب سے بھی مکان تعمیر ہوتے ہیں اور ان سب میں اس اصول کو پیش نظر رکھا جاتا ہے کہ یہ اس طرح کرایہ پر دیئے جائیں کہ ایک خاص مدت کے بعد اصل اور اس کا سود سب کا سب کرایہ کی شکل میں وصول ہو جائے اور مکان کرایہ دار کی ملکیت ہو جائے انفرادی طور پر جدید مکانات تعمیر کرنا بھی مشکل نہیں، بڑے شہروں کو تو جانے دیجئے چھوٹے شہروں اور بڑے قصبوں میں بھی ہر سال بہت سے نئے مکان تعمیر ہوتے ہیں۔ اگر ان کی رقموں کو جمع کیا جائے تو لاکھوں تک نوبت پہنچ سکتی ہے۔

پھر ہر شہر میں ایک ایسی جماعت بھی ملے گی جو اپنے واسطے مکان بنانے پر تیار ہے۔ مگر ان کو یا تو باموقع زمین نہیں ملتی۔ یا ان کو مکان بنانے کا تجربہ نہیں۔ یا ان کو فرصت نہیں کہ وہ اس طرف کچھ توجہ کرسکیں، گویا روپیہ عوام کے پاس موجود ہے اور وہ خرچ بھی کرتے ہیں۔ مگر اس سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہوتا، لہٰذا اگر کوئی ایسی صورت پیدا کر دی جائے کہ جو لوگ روپیہ صرف کر رہے ہیں اور جو لوگ روپیہ صرف کرنا چاہتے ہیں اس میں ایک ترتیب و تنظیم پیدا کر دی جائے تو ترقی کے امکانات بہت بڑھ جاتے ہیں۔

امریکہ، انگلستان، و جرمنی وغیرہ نے اپنے یہاں ٹاؤن پلاننگ کی اسکیموں پر کروڑوں روپیہ صرف کیا، یہ روپیہ حکومتوں کا نہیں تھا اور نہ ان کے پاس اتنا روپیہ تھا کہ وہ اس قدر کثیر رقمیں صرف تعمیرات پر صرف کردیں، یہ سب عوام ہی کا روپیہ تھا جو حکومت کے مشورے سے ایک ترتیب و تنظیم کے ساتھ عوام کے فائدے کے واسطے صرف ہوا۔

اب رہی یہ بات کہ جدید اصولوں پر ایک شہر کی ازسرِ نو تنظیم کتنے عرصے میں ہوسکتی ہے تو یہ کام سال دو سال کا نہیں ہوتا بلکہ اس کے واسطے کافی مدت رکھی جاتی ہے، عموماً تیس چالیس سال کا ایک خاکہ تیار کیا جاتا ہے۔ اس خاکے میں موجودہ اور آئندہ ضروریات کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اور اس کے مطابق آہستہ آہستہ کام شروع کردیا جاتا ہے۔ مشہور بات ہے کہ بستی بسانا سہل نہیں ہے بلکہ وہ بستے بستے ہی بستی ہے، مگر پہلے سے نقشہ بنانے میں ہر چیز کی ایک جگہ متعین ہوجاتی ہے اور وقت آنے پر اسی جگہ اس کی تکمیل ہوجاتی ہے۔ یہ ہوسکتا ہے کہ اس کی تکمیل تک ہم اور آپ موجود نہ ہوں مگر قومی تعمیر میں افراد کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ آم کا باغ لگانے والا خود پھل نہیں کھا سکتا یا بہت کم کھاتا ہے مگر اس کی نسلوں کی گود پھلوں سے بھری رہتی ہے۔ قومی اور ملکی تعمیر میں بھی اسی اصول کو پیش نظر رکھ کر کام کرنے کی ضرورت ہے اور یہی ملک کی سچی خدمت اور ترقی کی بنیاد ہے۔
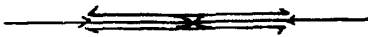
پنجشنبہ ۱۶ر مہر مطابق ۲۲ر اگسٹ

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ مادھوراؤ۔ خیال آساوری

۸ - ۵۰ نعتیہ ریکارڈ

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ مادھوراؤ۔ خیال

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ جنید محی الدین۔ غزلیں

۵ - ۱۵ حبیب الدین احمد۔ غزلیں

۵ - ۳۰ نعتیہ ریکارڈ

۶ - ۰ کنڑی نشریات

ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ "راڈراشر"

تقریر۔ پدم نابھ

بچّوں کے لئے

۶ - ۳۰ "برطانیہ کا عجائب خانہ" تقریر۔ یوسف حسین

ریکارڈ۔ کہانی۔ میر ہاشم علی۔ گانا۔

کہانی۔ صدیقہ بیگم۔ ریکارڈ

۷ - ۰ وقفہ

شب تیسری نشر

۹ - ۳۰ "حیدرآباد میں صنعتی منصوبہ بندی" تقریر۔ سید تقی ہاشمی

۹ - ۴۵ بلبل ترنگ

۹ - ۵۰ انگریزی میں خبریں

۱۰ - ۵ تلنگی میں خبریں

۱۰ - ۱۵ اردو میں خبریں

۱۰ - ۳۵ مادھوراؤ۔ خیال درگا

۱۱ - ۰ روشن علی۔ خیال بہاگ

۱۱ - ۳۰ ترانہ دکن

جمعہ ۱۷ رمہر مطابق ۲۳ راگسٹ

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ قرات کلام اللہ اور ترجمہ - قاری محمد عبدالباری

۸ - ۴۵ غلام محمد - نعت

۸ - ۵۵ ظہور علی اور ساتھی - قوالی

شان آبرو مدّ بسم اللہ سے ملتی ہوئی

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ ذاکر علی - نعتیہ غزلیں

(۱) قدرت کی آن والے رحمت کی شان والے

(۲) روئے روشن کتاب سے نکلا

۹ - ۴۰ ظہور علی اور ساتھی - قوالی

خواتین کے لئے

۱۰ - - عالم نسواں

۱۰ - ۲۰ ذاکر علی - غزلیں

(۱) میری جانب نگراں ہے کوئی (جگر)

(۲) دل کبھی طالب دعا نہ ہوا (توفیق)

۱۰ - ۳۰ "کام کی باتیں" تقریر - مسز محسن

۱۰ - ۴۰ ذاکر علی - ایک گیت

۱۰ - ۵۰ پروگرام پڑھنے فیچر - نوشتہ - نثار فاطمہ

۱۱ - ۱۵ مسز سردار علی - نظم خوانی

۱۱ - ۳۰ نعتیہ ریکارڈ

۱۲ - - ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - - خواجہ محمود بیگ - دادرا

۵ - ۱۵ کنھیا لال - دادرا

۵ - ۳۰ ظہور علی اور ساتھی - قوالی

غزل نعتیہ تمھاری شان نبوت کسی کو کیا معلوم

۶ - ۱۰ عربی نشریات

اخباری تبصرہ - ریکارڈ ابوالعلا الکر

تقریر - العبیری - موسیقی

۶ - ۳۰ بچوں کے لئے

نعتیہ ریکارڈ

وقفہ

شب تیسری نشر

۹ - ۳۰ "اصلاحات" تقریر

۹ - ۴۵ تمبوز

۹ - ۵۰ انگریزی میں خبریں

۱۰ - ۵ تلنگی میں خبریں

۱۰ - ۱۵ اُردو میں خبریں

۱۰ - ۳۵ ظہور علی اور ساتھی - قوالی

۱۱ - - کنھیا لال - بھجن

۱۱ - ۱۵ خواجہ محمود بیگ - ٹھمری

۱۱ - ۳۰ ترانۂ دکن

ریڈیو کلب کے ممبر (بسلسلہ گزشتہ)

۳۷۴ اصغر احمد شریف عرف پاشاہ

۳۷۵ قمر آرا بیگم قمر

۳۷۶ قطب الدین احمد

۳۷۷ محمد عبدالقیوم جلالی

۳۷۸ سید محمد ذکی

۳۷۹ مہر

۳۸۰ سید حسین علی خاں عرف علی نور

۳۸۱ عصمت فاطمہ رضوی

۳۸۲ ثریا سراج

۳۸۳ وجے چندر مہندرا

۳۸۴ ماہ نور محمد بن عیسیٰ

۳۸۵ غلام دستگیر گل

۳۸۶ سید معین الدین

۳۸۷ سمپھر انند پرشاد ماتھر

شنبہ ۱۸ رمہر مطابق ۲۴ راگسٹ

صبح پہلی نشر

۸ ۔ ۳۰ ولی اللہ حسینی ۔ نعت

۸ ۔ ۴۰ صوفی علی بخش اور ساتھی ۔ قوالی

۹ ۔ ۱۵ خبریں

۹ ۔ ۲۰ نعتیہ ریکارڈ

۹ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ ۔ ۔ ولی اللہ حسینی ۔ نعت

۵ ۔ ۱۵ معین قریشی ۔ نعتیہ کلام

۵ ۔ ۳۰ صوفی علی بخش اور ساتھی ۔ قوالی

۵ ۔ ۴۵ حافظ عبد اللہ اور ساتھی قصیدۂ بردہ شریف

۶ ۔ ۔ تلنگی نشریات

۶ ۔ ۳۰ بچوں کے لئے

ریڈیو کلب کی خبریں ۔ نعتیہ گانا ۔ اقبال اور ساتھی

کہانی ۔ بتول ہمایوں علی بیگ ۔

شب قدر ۔ تقریر ۔ نعتیہ ریکارڈ

کہانی ۔ عبد الرحیم

معمہ سنو

۷ ۔ ۔ وقفہ

شب تیسری نشر

۹ ۔ ۳۰ "شب قدر" تقریر

اعجاز الحق قدوسی

۹ ۔ ۴۵ تمبوز

۹ ۔ ۵۰ انگریزی میں خبریں

۱۰ ۔ ۵ تلنگی میں خبریں

۱۰ ۔ ۱۵ اردو میں خبریں

۱۰ ۔ ۳۵ قرات کلام اللہ اور ترجمہ ۔ قاری محمد عبد الباری

۱۰ ۔ ۵۰ صوفی علی بخش اور ساتھی ۔ قوالی

۱۱ ۔ ۱۰ حافظ عبد اللہ اور ساتھی ۔ قصیدۂ بردہ شریف

۱۱ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

یکشنبہ ۱۹ رمہر مطابق ۲۵ راگست

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ نعتیہ گانے (ریکارڈ)

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ حبیب الدین ۔ نعتیہ گانے

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ خواجہ محمود بیگ ۔ نعت

۵ - ۲۰

۵ - ۴۰ ڈرامہ "نیا دور" (اصلاحات)

۶ - ۰ مرہٹی نشریات

ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ

۶ - ۳۰ بچوں کے لئے

خطوں کے جواب سنو

۷ - ۰ وقفہ

شب تیسری نشر

۹ - ۳۰ "کتابیں، طباعت اور اشاعت" تقریر اقبال سلیم

۹ - ۴۵ بانسری

۹ - ۵۰ انگریزی میں خبریں

۱۰ - ۵ تلنگی میں خبریں

۱۰ - ۱۵ اردو میں خبریں

۱۰ - ۳۵ ستار

۱۰ - ۴۵ حبیب الدین ۔ نعت

۱۱ - ۰ خواجہ محمود بیگ ۔ نعتیہ گانے

۱۱ - ۳۰ ترانۂ دکن

دوشنبہ ۲۰ رمہر مطابق ۲۶ راگسٹ

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ محمد یعقوب ۔ نعتیہ غزلیں

۸ - ۴۵ ذاکر علی ۔ ٹھمری

۹ - ۰۰ محمد یعقوب ۔ ٹھمری

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ ذاکر علی ۔ ٹھمری

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰۰ نذیر احمد اور پریمی ۔ اخلاقی نظمیں

۵ - ۲۰ محمود علی ۔ بلبل ترنگ

۵ - ۳۰ ریکارڈ

۶ - ۰۰ فارسی نشریات

ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ

۶ - ۳۰ بچوں کے لئے

"درخشندہ کے بچے" نوشتہ مسلم ضیائی

۷ - ۰۰ وقفہ

شب تیسری نشر

۹ - ۳۰ "ہماری پھلواری" تقریر سعید الدین

۹ - ۴۵ ہارمونیم

۹ - ۵۰ انگریزی میں خبریں

۱۰ - ۵ تلنگی میں خبریں

۱۰ - ۱۵ اردو میں خبریں

۱۰ - ۳۵ محمد یعقوب ۔ نعتیہ کلام

۱۱ - ۰۰ ذاکر علی ۔ نعتیہ کلام

۱۱ - ۳۰ ترانۂ دکن

سہ شنبہ ۔ ۲۱ رجب مطابق ۲۷ اگست

صبح — پہلی نشر

۸ ۔ ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ
پنڈت رام چلواس شرما

۸ ۔ ۴۵ بھجن (ریکارڈ)

۹ ۔ ۱۵ خبریں

۹ ۔ ۲۰ ین ۔ آر ۔ جوشی ۔ بھجن

۹ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ ۔ ۔ لکشمن راؤ ۔ بھجن

۵ ۔ ۱۵ ین ۔ آر ۔ جوشی ۔ بھجن

۵ ۔ ۳۰ سازوں کی محفل

۵ ۔ ۴۵ کنھیا لال ۔ غزل

۶ ۔ ۔ تلنگی نشریات

۶ ۔ ۳۰ بچوں کے لئے
"رمضان شریف" معلوماتی پروگرام

۷ ۔ ۔ وقفہ

شب — تیسری نشر

۹ ۔ ۳۰ "حیدر آباد" (سلسلہ تقریر) عابد علی خاں

۹ ۔ ۴۵ سارنگی

۹ ۔ ۵۰ انگریزی میں خبریں

۱۰ ۔ ۵ تلنگی میں خبریں

۱۰ ۔ ۱۵ اردو میں خبریں

۱۰ ۔ ۳۵ لکشمن راؤ ۔ ٹھمری اور غزلیں

۱۱ ۔ ۵ کنھیا لال ۔ گیت اور غزلیں

۱۱ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

چہارشنبہ ۲۲ر مہر مطابق ۲۸ر اگسٹ

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ اصلاحات (نوشتہ)
۸ - ۳۵ ریکارڈ
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈ
۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - . وسنت راؤ تلجاپورکر۔ خیال
۵ - ۱۵ غلام نبی۔ غزل
۵ - ۳۰ کیسر سنگھ۔ بھجن
۵ - ۴۵ وسنت راؤ تلجاپورکر۔ بھجن
۶ - . مرہٹی نشریات
ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ لیلا سوہنی۔ گانا
تقریر (ترجمہ) لیلا سوہنی۔ گانا

بچوّں کے لئے

۶ - ۳۰ "پکنک" فیچر، نوشتہ۔ مرزا اظہر افسر
۷ - . ریکارڈ۔ اس دوران میں رویت ہلال کا اعلان کیا جائیگا
۸ - . وقفہ

شب تیسری نشر

۹ - ۳۰ "موجودہ مسائل" تقریر۔ قاضی محمد عبدالغفار
۹ - ۴۵ کلورنیٹ
۹ - ۵۰ انگریزی میں خبریں
۱۰ - ۵ تلنگی میں خبریں
۱۰ - ۱۵ اُردو میں خبریں
۱۰ - ۳۵ یوروپین موسیقی
۱۰ - ۴۵ "خواتین اور سماجی خدمت" انگریزی تقریر۔ مسز موہنی راجن
۱۱ - . یوروپین موسیقی
۱۱ - ۳۰ ترانۂ دکن

پنجشنبہ-۲۳ رمضان مطابق ۲۹ اگسٹ

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ قرات کلام پاک (ریکارڈ)

۸ - ۴۵ نعتیہ گانے (ریکارڈ)

۹ - . اقبال بانو۔ بھیرویں کی ٹھمری

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ نعتیہ گانے (ریکارڈ)

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - . "یہ عید مبارک ہو" کورس

۵ - ۱۰ اقبال بانو۔ ٹھمری اور غزل

۵ - ۳۰ "عید مبارک" آرکسٹرا

۵ - ۴۰ کشن لال اور خواجہ محمود بیگ "عید آئی ہے"

۶ - . کنٹری نشریات

ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ "دلچسپ تاریخی کہانیاں" (سلسلہ کی تقریر) مس وی۔ ایچ۔ گنور

۶ - ۳۰ اقبال بانو - دادرا اور گیت

۶ - ۵۰ کشن لال۔ ٹھمری

۷ - . ذاکر علی۔ دو غزلیں

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

"رمضان کی عید" خاص پروگرام

۷ - ۴۵ "عید" غنائیہ

۸ - ۱۰ "عید الفطر" تقریر۔ ہارون خاں شروانی

۸ - ۲۵ قیوز

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - . انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ "گانے کی محفل" (جس میں اقبال بانو روشن علی، خواجہ محمود بیگ، کشن لال شیخ داؤد اور دوسرے فن کار حصہ لیں گے)

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

جمعہ ۲۴ مہر مطابق ۳۰ اگست

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ قرات کلام اللہ اور ترجمہ۔ قاری محمد عبدالباری

۸ - ۴۵ محمود علی۔ نعت

۸ - ۵۵ ببو بائی۔ ٹھمری اور غزل

۹ - ۱۵ - خبریں

۹ - ۲۰ نعتیہ گانے (ریکارڈ)

۹ - ۳۰ محمد غوث اور ساتھی۔ قوالی

خواتین کے لئے

۱۰ - - عالم نسواں

۱۰ - ۲۰ ببو بائی۔

۱۰ - ۳۰ "ہماری عید" تقریر۔ سعیدہ سلطانہ

۱۰ - ۴۰ راجمنی۔ گیت

۱۰ - ۴۵ "عید" فیچر۔ نوشتہ۔ اکبر وفاقانی

۱۱ - ۱۵ "ہماری عید" عورتوں کا خاص پروگرام

۱۲ - - ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - - محمد غوث اور ساتھی۔ قوالی

۵ - ۲۵ راجمنی۔

۵ - ۳۵ زاہد علی۔ غزل اور گیت

۵ - ۵۰ ببو بائی۔ دادرا

۶ - - عربی نشریات

اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ "عید الفطر"

تقریر۔ حسن الاعظمی۔ گانا

۶ - ۳۰ مس ونہم۔

۶ - ۴۵ محمد غوث اور ساتھی۔ قوالی

۷ - - ببو بائی۔ دادرا اور غزل

بچوں کے لئے

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ

۷ - ۴۵ - زاہد علی - ۲ دو فلمی گیت

۸ - ۰ - بیو بائی - ٹھمری

۸ - ۱۰ افسانہ - محبوب حسین جگر

۸ - ۲۰ مس وینہم - کرناٹک موسیقی

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ محسن خاں - فلمی گیت اور غزل

۹ - ۰ زاہد علی - غزل

۹ - ۴۰ مس وینہم - کرناٹک موسیقی

۱۰ - ۰ "گیلی" ریڈیائی ڈراما - نوشتہ - احمد عبدالماجد

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

ریڈیو کلب کے ممبر (سلسلہ صفحہ ۱۵)

۳۸۸ قیصر محمود

۳۸۹ میر سعادت علی

۳۹۰ شمیمہ سلطانہ

۳۹۱ محمد الطاف علی

۳۹۲ سعیدہ سلطانہ

۳۹۳ حبیب صالح

۳۹۴ فاطمہ سلطانہ

۳۹۵ سید باقر حسین

۳۹۶ مرزا دیانت اللہ بیگ

۳۹۷ سید جلال الدین احمد

۳۹۸ قدیر نواب

۳۹۹ کے چندرا مولیشور

۴۰۰ محمد مشتاق علی

۴۰۱ فاروق یار خاں

۴۰۲ زہرہ بیگم

شنبہ ۲۵ رمہر مطابق ۳۱ راگست

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ استادی موسیقی

۸ - ۴۵ عبدالکریم - دو غزلیں

۹ - ۰ اقبال بانو - بھیرویں کی ٹھمری

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ - پد

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ - خیال

۵ - ۱۵ عبدالکریم - دادرا اور غزل

۵ - ۳۰ اقبال بانو - دو فلمی گیت

۵ - ۴۵ روشن علی - خیال چھایا ئنا - نیو آئی جھنکار

۶ - ۰ تلنگی نشریات

۶ - ۳۰ روشن علی - ٹھمری

۶ - ۴۵ اقبال بانو - دادرا اور غزل

۷ - ۰ - بھجن

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

ریڈیو کلب کی خبریں - گانا - "حیدرآباد کے وزیر اعظم" (سلسلہ کی تقریر) ریکارڈ - کہانی نغمہ - گانا - کہانی - وصی

۷ - ۴۵ روشن علی - خیال نند - ہے بھارے سئیاں

۸ - ۰ اقبال بانو - گیت

۸ - ۱۰ "ریڈیو کی ڈاک" ندیم

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ - خیال

۹ - ۳۰ عبدالکریم - دو غزلیں

۹ - ۴۵ روشن علی - ایک کا نہرا

۱۰ - ۵ اقبال بانو - عام پسند موسیقی

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

یکشنبہ ۲۶ مہر مطابق یکم ستمبر

صبح پہلی نشر

۸ — ۳۰ غلام محمد خاں - عام پسند گانا

۸ — ۴۵ معین قریشی - غزلیں

۹ — ۰ کملا بائی - بھجن اور پد

۹ — ۱۵ خبریں

۹ — ۲۰ کملا بائی - بھیرویں

۹ — ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ — ۰ معین قریشی - غزلیں

۵ — ۱۵ غلام محمد خاں - عام پسند گانا

۵ — ۳۰ کملا بائی - خیال اور پد

۵ — ۴۵ معین قریشی - دادرا اور گیت

۶ — ۰ مرہٹی نشریات

"سنت تکارام" خاص پروگرام

۷ — ۱۵ بچوں کے لئے

خطوں کے جواب سنو

۷ — ۴۵ کملا بائی - "بھاؤ گیت"

۸ — ۰ معین قریشی - دادرا

۸ — ۱۰ "اصلاحات" تقریر

۸ — ۲۵ گلاس ترنگ

۸ — ۳۰ اردو میں خبریں

۸ — ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ — ۰ انگریزی میں خبریں

۹ — ۱۵ کملا بائی - ٹھمری بھجن - پد

۹ — ۴۰ معین قریشی - دادرا اور غزل

۹ — ۵۵ سارنگی سولو - غلام محمد خاں

۱۰ — ۱۵ غلام محمد خاں - عام پسند گانے

۱۰ — ۳۰ ترانۂ دکن

دوشنبہ ۲۷ ر مہر مطابق ۲ ر ستمبر

صبح — پہلی نشر

۸ ـ ۰۰ـ۳ اصطلاحات (نوشتہ)
۸ ـ ۳۵ ریکارڈ
۹ ـ ـ ۰ اقبال بانو ـ بھیرویں کا دادرا

۹ ـ ۱۵ اخبریں

۹ ـ ـ ۲۰ ریکارڈ

۹ ـ ـ ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ ـ ـ ۰ استادی گانا

۵ ـ ۱۵ احمد حسین ـ ستار اور شیشہ ترنگ

۵ ـ ـ ۴۰ اقبال بانو ـ دادرا ـ غزل اور گیت

۶ ـ ـ فارسی نشریات

ریکارڈ ـ اخباری تبصرہ ـ ریکارڈ

۶ ـ ـ ۳۰ اقبال بانو ـ غزلیں اور گیت

۶ ـ ـ ۵۰ عام پسند گانا

۷ ـ ۱۵ بچوں کے لئے

نھنوں کا پروگرام

۷ ۴۵ اقبال بانو ـ ٹھمری ـ غزل اور گیت

۸ ـ ـ ۱۰ "اردو ادب کے جدید رجحانات" تقریر ـ احسان اللہ
۸ ـ ۲۵ احمد حسین ـ شیشہ ترنگ
۸ ـ ـ ۳۰ اردو میں خبریں

۸ ـ ـ ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ ـ ـ ۰ انگریزی میں خبریں

۹ ـ ۱۵ عام پسند گانا

۹ ـ ـ ۳۰ اقبال بانو ـ فلمی اور عام پسند گانے

۱۰ ـ ـ ۰ "پسند اپنی اپنی" ریکارڈ

۱۰ ـ ـ ۳۰ ترانۂ دکن

سہ شنبہ ۲۸ ر مہر مطابق ۳ ر ستمبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ - شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ - پنڈت رام نواس شرما

۸ - ۴۰ - بھجن (ریکارڈ)

۹ - - زہرہ بائی دہلی والی - دادرا اور غزل

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ - زہرہ بائی دہلی والی - غزل اور گیت

۹ - ۳۰ - ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - - زہرہ بائی دہلی والی - دادرا اور غزل

۵ - ۱۵ غلام صدیق خاں - خیال بھیم پلاس

۵ - ۳۰ - ذاکر علی - غزل اور گیت

۵ - ۴۵ زہرہ بائی - دہلی والی - غزلیں

۶ - - تلنگی نشریات

فیچر پروگرام

۶ - ۳۰ - شام کے راگ (ریکارڈ)

۷ - - زہرہ بائی دہلی والی - غزلیں

بچوں کے لئے

۷ - ۱۵ - "تاج محل" خاص پروگرام

۷ - ۴۵ - ذاکر علی - فلمی گیت

۸ - - زہرہ بائی - دادرا

۸ - ۱۰ - "تمباکو کے زہر" تقریر محمد حنیف

۸ - ۲۵ بانسری

۸ - ۳۰ - اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ - تلنگی میں خبریں

۹ - - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ زہرہ بائی - ٹھمری اور غزل

۹ - ۳۰ - ذاکر علی - دادرا اور گیت

۹ - ۴۵ غلام صدیق خاں - خیال

۱۰ - - ذاکر علی - غزل

۱۰ - ۱۰ - غلام صدیق خاں - ٹھمری

۱۰ - ۲۰ - زہرہ بائی دہلی والی - غزل

۱۰ - ۳۰ - ترانۂ دکن

چہارشنبہ ۲۹ ر مہر مطابق ۴ ر ستمبر

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ نظم خوانی۔ سلیمان ادیب
۸ - ۳۵ ریکارڈ
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈ
۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - . گرانے کی گائیکی (ریکارڈ)
۵ - ۴۵ راجنی - دو فلمی گیت
۶ - . مرہٹی نشریات
ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ۔ ریکارڈ۔ تقریر۔ ریکارڈ
۶ - ۳۰ فلمی کہانی
۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
کہانی۔ شبیر حسین۔ ریکارڈ۔ "تاریخی مقاموں کی سیر" وحید یوسف زئی کی لکھی ہوئی (سلسلہ کی تقریر) گانا۔ کہانی۔ سید عبدالوحید قادری۔ ریکارڈ
۷ - ۴۵ کنھیا لال۔ دادرا اور غزل
۸ - . راجنی۔ فلمی گیت
۸ - ۱۰ "مطالعہ" تقریر۔ احمد رضا
۸ - ۲۵ سارنگی
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - . انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ یوروپین موسیقی
۹ - ۴۵ "رینی سیلین" انگریزی تقریر۔ ڈاکٹر افضل اللہ
۱۰ - . یوروپین موسیقی
۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

پنجشنبہ ۳۰ رمہر مطابق ۵ ستمبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ ریکارڈ

۸ - ۴۵ بنگاری بائی۔خیال

۹ - ۰ محمد یعقوب۔ٹھمری اورغزل

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ بنگاری بائی۔ دادرا

۹ - ۳۰ **ترانۂ دکن**

شام دوسری نشر

۵ - ۰ بنگاری بائی۔خیال اورٹھمری

۵ - ۲۰ محمد یعقوب۔غزل

۵ - ۳۰ پریم شرما۔ دادرا اور غزل

۵ - ۵۰ بنگاری بائی۔خیال

۶ - **کنڑی نشریات**

ریکارڈ۔اخباری تبصرہ۔ریکارڈ۔
فیچر نوشتہ۔رام چندر راؤ

۶ - ۳۰ پریم شرما۔ دو گیت

۶ - ۴۵ بنگاری بائی۔ٹھمری اورغزل

۷ - ۵ محمد یعقوب۔ دادرا

۷ - ۱۵ **بچوں کے لئے**

"دیوانی ہانڈی" (لڑکیوں کے لئے)
معراج آپا کا لکھا ہوا پروگرام

۷ - ۴۵ پریم شرما۔گیت اورغزل

۸ - ۰ ذاکر علی۔غزل

۸ - ۱۰ "ہندوستان کی مشترکہ زبان" تقریر۔بال ریڈی

۸ - ۲۵ کلورینٹ

۸ - ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ - ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ - ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ - ۱۵ "سازوں کی جھنکار" محفل

۱۰ - ۳۰ **ترانۂ دکن**

ریڈیو کلب کے ممبر (سلسلہ گزشتہ)

۴۰۳ سلیم اقبال الزمن
۴۰۴ رشید احمد
۴۰۵ اظہر الصادق اظہر
۴۰۶ پی۔ ایم۔ چنگو پیکر
۴۰۷ سعادت رحیم
۴۰۸ زلیخا بیگم
۴۰۹ خالدہ صابر
۴۱۰ سرور النساء بیگم
۴۱۱ سید مظہر حسین
۴۱۲ سراج حفیظ
۴۱۳ سید ضیاء الحسن
۴۱۴ میر ممتاز علی
۴۱۵ انند پرشاد
۴۱۶ گل بہادر
۴۱۷ نجم الحسن
۴۱۸ علی
۴۱۹ میر محی الدین علی

۴۲۰ سید عبدالحمید قادری عرف عظیم پاشا
۴۲۱ انور
۴۲۲ محمد مظفر صدیقی
۴۲۳ سید اقبال مہدی
۴۲۴ سید ریاض مہدی
۴۲۵ رضیہ سلطانہ
۴۲۶ محمد عبدالہادی صدیقی
۴۲۷ ازہر حسین
۴۲۸ ظفر حسین
۴۲۹ فضل علی
۴۳۰ محمد افضل قریشی انور
۴۳۱ بشیر احمد
۴۳۲ محمد اکبر عرف یوسف
۴۳۳ کشن موہنی
۴۳۴ فہیم سلطانہ
۴۳۵ ظفر الحسن انصاری
۴۳۶ حسینہ بی بی

۴۳۷ شکنتلا دیوی
۴۳۸ مظہر علی
۴۳۹ معین الدین احمد
۴۴۰ شیخ عثمان
۴۴۱ بالا کرن
۴۴۲ مرزا عبدالعزیز بیگ اکبر
۴۴۳ علی الدین احمد
۴۴۴ ڈنکر راؤ
۴۴۵ احمد عبدالحمید
۴۴۶ احمد عبدالباسط
۴۴۷ چیا عبدالخالق وسیم
۴۴۸ حمید اللہ خاں
۴۴۹ سلیمہ
۴۵۰ پوشپا دھرا
۴۵۱ سید قمر الزماں عرف قمر
۴۵۲ حافظ نذیر الدین
۴۵۳ احمد عبدالباسط

۴۵۴ خورشید حسین
۴۵۵ منیر اللہ شریف
۴۵۶ محمود معین الدین
۴۵۷ امتہ لطیفہ
۴۵۸ انیس سید تاج الدین
۴۵۹ لطیفہ بیگم
۴۶۰ صغرا بیگم
۴۶۱ سید عمر
۴۶۲ ہریش چندر ڈھنڈہ
۴۶۳ زینت ہادی
۴۶۴ اے۔آر۔ قریشی
۴۶۵ سید جہانگیر احمد
۴۶۶ جی دھرم راج سریواستوا
۴۶۷ سید محمود
۴۶۸ افسر جہاں سلطانہ
۴۶۹ محمد غلام حیدر
۴۷۰ زرینہ خانم
۴۷۱ ماجرہ خانم
۴۷۲ زہرہ جمال
۴۷۳ اکرام علی خاں
۴۷۴ عشرت سلطانہ
۴۷۵ بلقیس جہاں بیگم
۴۷۶ چاند سلطانہ
۴۷۷ دردانہ
۴۷۸ قیصر انصاری
۴۷۹ احمد عبد المجیب
۴۸۰ احمد عبد العزیز
۴۸۱ حسن نسیم صدیقی
۴۸۲ اقبال احمد خاں
۴۸۳ ماک
۴۸۴ نور جہاں بیگم
۴۸۵ محمد غوث
۴۸۶ سید حمید قادری
۴۸۷ اختر جہاں سلطانہ
۴۸۸ عشرت سلطانہ لکھنوی
۴۸۹ اکرام اللہ خاں
۴۹۰ کے پرکاش
۴۹۱ رجب علی
۴۹۲ تاجور سلطانہ
۴۹۳ میر شوکت علی سلیم
۴۹۴ بدر الیاس آدھمی
۴۹۵ سید عبد الجلیل
۴۹۶ غوثیہ سلطانہ
۴۹۷ صالحہ خورشید قدوائی
۴۹۸ زہرہ سلطانہ
۴۹۹ رئیسہ بیگم
۵۰۰ صفیہ۔ رزاق
۵۰۱ عبد الوحید قادری
۵۰۲ قدسیہ۔ شفیع الدین احمد
۵۰۳ اصغر حسین
۵۰۴ نجمہ قادری
۵۰۵ سعیدہ رفیق
۵۰۶ سید مصطفےٰ علی اکبر
۵۰۷ محمد صادق حسین
۵۰۸ عباس رضا نقوی
۵۰۹ میر ارشد علی
۵۱۰ سید فاروق علی ہاشمی
۵۱۱ لکشمی پرشاد
۵۱۲ پریم لتا دیوی ماتھر
۵۱۳ میر غوث محی الدین علی ہاشم

۵۱۴ عزیزہ سید حسین
۵۱۵ مسعود علی
۵۱۶ اندرجیت۔ کے۔ شاہ
۵۱۷ چندرکمار۔ کے۔ شاہ
۵۱۸ محمد سلطان صدیقی
۵۱۹ جاوید
۵۲۰ سمترا دیوی
۵۲۱ نواب ہادی علی خاں
۵۲۲ عشرت سلطانہ
۵۲۳ شانتا دیوی
۵۲۴ سید جاوید احمد
۵۲۵ محمد شاہ باز خاں
۵۲۶ محمد بشیر
۵۲۷ ثاقب حمید خاں
۵۲۸ محمد وحید الدین خاں
۵۲۹ علی تقی بلگرامی
۵۳۰ اشرف محبوب الرحمٰن
۵۳۱ عزیز النساء بیگم
۵۳۲ پاشاہ میاں
۵۳۳ عذرا سلطانہ

۵۳۴ مریم سلطانہ
۵۳۵ صادق رضوی
۵۳۶ مرزا اسمٰعیل بیگ
۵۳۷ امتہ الحمید عرف لئیقہ بیگم
۵۳۸ آصف عثمان
۵۳۹ روحی نا
۵۴۰ ادریس بی بی
۵۴۱ بلقیس بی بی
۵۴۲ سارہ صدیقہ
۵۴۳ اصغر سلطانہ
۵۴۴ قمر سلطانہ
۵۴۵ قیصر۔ فخر النساء
۵۴۶ عتیق۔ سلطانہ
۵۴۷ ریحانہ۔ احمد
۵۴۸ قمر سلطانہ
۵۴۹ مصطفےٰ علی
۵۵۰ رحمان الحق صدیقی
۵۵۱ صمصام علی خاں عظیمی
۵۵۲ ساجدہ بیگم
۵۵۳ سید حبیب احمد

۵۵۴ انور
۵۵۵ خورشید ارشد
۵۵۶ سید بدالدین حیدر
۵۵۷ طیبہ بیگم
۵۵۸ ارجمند بیگم
۵۵۹ میر خورشید علی
۵۶۰ وجے دیوی
۵۶۱ سردر جہاں
۵۶۲ سیدہ رحیم النساء
۵۶۳ عبد الحق چاند
۵۶۴ عشرت سلطانہ
۵۶۵ اقبال فردانہ
۵۶۶ حلیم النساء بیگم
۵۶۷ خورشید پروین
۵۶۸ تسمیہ پروین
۵۶۹ راشدہ احمد علی
۵۷۰ منی کانت
۵۷۱ حبیب احمد ضیانی
۵۷۲ سید امین الدین قادری
۵۷۳ مادھوراؤ۔ بیڑکر

بکار سرکار ON H.E.H. THE NIZAM'S SERVICE.
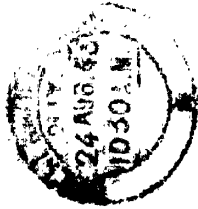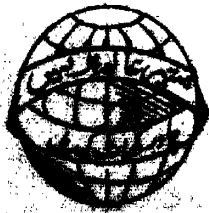
To The Editor,
Risala "Jamea"
Maktaba Jamea, DELHI.

FROM OFFICE OF THE STATION DIRECTOR
HYDERABAD BROADCASTING STATION.
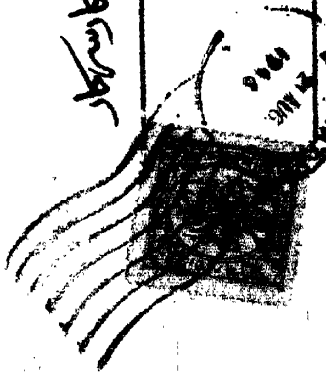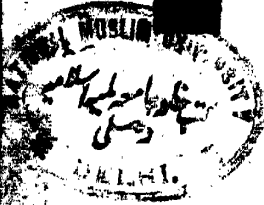
پندرہ روزہ رسالہ
نشرگاہ حیدرآباد

امتیاز حسین خاں صاحب
۱۴/ آبان کو تقریر نشر فرمائینگے

آفتاب حسن صاحب
۱۳/ آبان کو تقریر نشر فرمائینگے

شاھد حسین صاحب رزاقی
یکم/ آبان کو تقریر نشر فرمائینگے

جلد (۸)	یکم تا ۱۵ر آبان ۱۳۵۵ف مطابق ۶ تا ۲۰ر ستمبر ۱۹۴۶ء	شمارہ (۲۳)

فہرس

مقام اشاعت یادر منزل خیریت آباد دکن

نوائیہ

زیرِ نظر نیم ماہی کی قابلِ ذکر تقریریں یہ ہیں

پروپگنڈا آج ہر ترقی پذیر ملک میں پروپگنڈا کو کافی اہمیت حاصل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پروپگنڈا یا تشہیر کے ذریعہ بڑی لڑائیاں جیتی گئیں۔ بعض ملکوں میں تو اس کو فن قرار دیا گیا آج کل پروپگنڈا کا گر یہ ہے کہ جھوٹ کو اتنی مرتبہ دہراؤ کہ وہ سچ میں تبدیل ہو جائے۔ یکم آبان کو "پروپگنڈا" کے عنوان پر شاہد حسین صاحب رزاقی کی تقریر ہوگی۔

منتخب کلام اچھے شاعر کے کلام کی خصوصیت یہ ہے کہ کلام زبان سے نکلے اور دل میں اترے۔ شاعر قلب و نظر کو نکھار کرتا ہے۔ موجودہ افادی دور میں وہی کلام باقی رہے گا جو قوم کے لئے زندگی کا سامان پیدا کرے، جو گرتوں کو اٹھائے اور بھولے بھٹکوں کو راہ دکھائے۔ آئیے ۲ آبان کو حضرت علی اختر صاحب سے ان کا حیات بخش کلام سنیں۔ کلام شاعر بزبان شاعر

معاشی مسائل سیاست اور معیشت میں گہرا تعلق ہے۔ سیاسیات کی بنیاد معاشیات پر رکھی جاتی ہے۔ جب سیاسی ترقی کا انحصار معاشی ترقی پر ہے تو ہم کو بھی اپنے معاشی مسائل کا جائزہ لینا اور انھیں حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اب یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ننگی بھوکی اور بھکاری قوم ترقی کی دوڑ میں آگے نہیں بڑھ سکتی۔ ہمارے اہم معاشی مسائل ننگوں کو کپڑا پہنانے اور بھوکوں کو کھانا کھلانے سے متعلق ہیں، ۷ آبان کو محمد عبدالقادر صاحب "معاشی مسائل" پر تقریر نشر فرمائیں گے۔

ادب کی نئی قدریں زندگی کی قدروں کے ساتھ ادب کی قدریں بھی بدل چکی ہیں۔ پہلے ادب کا مقصد قومی خدمت اور اصلاح نہیں بلکہ تفریح اور دماغی عیاشی تھا۔ آج زندگی کی تمام الجھنوں کو سلجھانا جدید ادب کا پہلا اور آخری مقصد ہے۔ ۱۰ آبان کو شاہد صدیقی صاحب "ادب کی نئی قدریں" کے عنوان پر تقریر فرمائیں گے۔

صنعت فلم سازی آپ کو سن کر تعجب ہوگا کہ ہندوستان کی دوسری اہم صنعت فلم سازی ہے۔ فلم سازی نے قومی بیداری پیدا کرنے میں بڑا اہم حصہ لیا ہے۔ اسی لئے روس میں اس صنعت پر مملکت کی نگرانی ہے لیکن ہندوستان میں صنعت فلم سازی اچھے ہاتھوں میں نہیں ہے جس کی وجہ سے ہمارا مذاق بگڑ چکا ہے۔ فلموں کے ذریعہ قوموں کو نہ صرف معلومات پہنچائی جا سکتی ہیں بلکہ اعلیٰ کردار بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ ۱۴ آبان کو نقش عالمی صاحب "صنعت فلم سازی" کے مختلف پہلوؤں پر بحث کریں گے۔

سائنسی تحقیق اور صنعتی ترقی صنعت اور سائنس ایک جان دو قالب ہیں۔ صنعتی ترقی سائنسی تحقیق کے بغیر کوئی معنی نہیں رکھتی۔ برطانیہ کی ترقی کا دور صنعتی ترقی سے شروع ہوتا ہے اور صنعتی ترقی سائنسی تحقیقات سے وابستہ رہی ہے۔ صنعتی ترقی کا سہرا ان ہی قوموں کے سر رہا جنھوں نے زیادہ تعداد میں سائنس داں اور موجد پیدا کئے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ جنگیں میدانوں میں نہیں بلکہ سائنسی تجربہ خانوں میں لڑی گئیں۔ ۱۳ آبان کو آفتاب حسن صاحب "سائنسی تحقیق اور صنعتی ترقی" کے موضوع پر گفتگو فرمائیں گے۔

قومی معیشت میں صنعت کی اہمیت

ہماری قومی معیشت میں آج تک صنعت کو ذلیل پیشہ سمجھ کر اس سے گریز کیا گیا۔ لیکن اب ملک کے تعلیم یافتہ نوجوانوں میں صنعتی شعور پیدا ہو چلا ہے جس سے خوش آئند مستقبل کا پتہ چلتا ہے۔ قومی معیشت میں صنعت کی اس اہمیت کے پیش نظر اہلِ ملک کا فرض ہے کہ وہ ملک کے صنعتی وسائل دریافت کریں اور نئی نئی صنعتوں کو رواج دیں تاکہ ملک کی دیرینہ بے روزگاری کا علاج ہو سکے۔ ۹ آبان کو امتیاز حسین خاں صاحب سے "صنعت کی اہمیت" پر تقریر سنیے۔

ساعت خواتین
بچوں کی لڑائی

بچوں کی لڑائی آگ کی طرح گھر گھر پھیلتی ہے اگر اس کو بڑے لوگ نہ روکیں۔ بعض اوقات بچوں کی معمولی لڑائیوں سے خاندانوں میں تلواریں کھنچ جاتی ہیں۔ اس لئے والدین کا فرض ہے کہ وہ بچوں کی باتوں کو طرح دیں اور کبھی ان کو عمداً نظرانداز کر جائیں۔ بچوں کی دلچسپ لڑائی سے متعلق مسز معتصم خاں کی تقریر ہوگی۔

خواتین کے مسائل

ہندوستانی خواتین اپنے مسائل سے بالکل بے خبر ہیں۔ خواتین کا ایک اہم مسئلہ تعلیم سے متعلق ہے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت ماں ہی کے ذمہ ہے۔ اگر ماؤں نے اپنے اس اہم فرض کو نہیں پہچانا تو قوم کی کشتی پار نہیں لگ سکتی۔ تعلیم کے بعد گھریلو زندگی میں خود بخود اصلاح ہو تی جائے گی۔ جمعہ بکم آبان کو صبح کے ۸½ بجے ثریا جبیں صاحبہ خواتین کے مسائل پر تقریر نشر فرمائیں گی۔

بچوں کی نفسیات

مثل مشہور ہے "آج کے بچے کل کے بڑے" گویا آج کے ننھے ہی کل قوم کی قیادت کریں گے۔ اس لئے بچوں کی تربیت کا مسئلہ بچوں کا کھیل نہیں ایک نئی نسل کی تعمیر کا سوال ہے۔ لیکن افسوس ماں باپ بچوں کو "ابھی تو یہ بچے ہیں" کہہ کر ہونے والے بڑوں کی تربیت سے منھ موڑ لیتے ہیں۔ لیکن یہ بے حسی اور جمود کا دور کب تک؟ آیئے ۸ آبان کو عظیم النساء بیگم صاحبہ سے "بچوں کی نفسیات" پر تقریر سنیں۔

پکوان

امور خانہ داری میں گھر کے رکھ رکھاؤ کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اگر ہر چیز قرینے سے رکھی گئی ہو تو اس سے گھر کی خوش سلیقگی ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن خدا بھلا کرے ہندوستانی عورتوں کا ان کا باورچی خانہ گھورے سے کسی طرح کم نہیں ہوتا۔ اگر کہیں باورچی خانہ پاک ہے تو کھانے کی میز یا دستر خوان صاف ستھرا نہیں ہوتا۔ کہیں باورچی خانہ اور دستر خوان پاک صاف ہو تو پکوان لذیذ نہیں ہوتا۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ہم "پکوان" کی اہمیت کو پہچانیں کیونکہ وہ گھر کا بھیدی ہوتا ہے۔ ۸ آبان کو اشرف اکبر صاحبہ "پکوان" پر تقریر نشر فرمائیں گی۔

انگریزی تقریریں زیر نظر نیم ماہی میں حسب ذیل انگریزی تقریریں ہوں گی۔

چہارشنبہ ۶ رآبان "سائنس اور انسانی ترقی" محمد حفیظ اللہ صاحب
" ۱۳ر " "مثالی استاد" شہریار کا ڈنسن جی صاحب۔

اصلاحات پر نشری تقریریں اس پندرہ روزہ پروگرام میں "اصلاحات" پر یہ تقریریں ہوں گی۔

یکم آبان "اصلاحات" تقریر ۹ بجے ساعت شب ۲ رآبان "اصلاحات" (جھلکیاں) ۸ بجے ساعت شب
۶ ر " "انتخابات" " " " ۷ ر " "اصلاحات" بات چیت۔
۱۱ ر " "اصلاحات" (مباحثہ جس میں بعض ممتاز اصحاب حصہ لیں گے) ۶ بجے تا ۷ بجے ساعت شام
۱۵ ر " "اصلاحات" تقریر۔ ۹ بجے ساعت شب

موسیقی اس نیم ماہی میں حسب ذیل بیرونی فن کار حصہ لے رہے ہیں۔

روشن آرا بیگم۔ پریم شرما۔ حفیظ الدین خاں۔ ماسٹر اقبال۔ تارا بائی بھرت پوروالی۔ ۵ رآبان کو حامد حسین صاحب سے سرحدی نغمے سنئے۔ ۱۰ رآبان کو پروفیسر گبریل۔ سازوں کا خاص پروگرام پیش کر رہے ہیں۔

بچوں کا پروگرام بچوں کے پروگرام کے بعض دلچسپ اجزا یہ ہیں:۔
۴ رآبان ۵ بجے ساعت شام "دھوپ چھاؤں" چھوٹے بچوں کا پروگرام۔

۵ رآبان ۵ بجے ساعت شام۔ مزاحیہ مشاعرہ۔ ۷ رآبان ۵ بجے ساعت شام "دیوانی ہانڈی" آپا رفیعہ کا بنایا ہوا پروگرام
۱۱ ر " " " "منھصوں کا پروگرام۔ ۱۲ ر " " " "بچوں کی کتابیں" تقریر۔ عبدالوہاب مسلم ضیائی
۱۳ ر " " " "ایک ننھا شاعر" فیچر۔ نوشتہ ناکارہ حیدرآبادی
۱۴ ر " " " "دیوانی ہانڈی" آپا لطیف کا بنایا ہوا پروگرام۔

پروفیسر گبریل
جو سازپر ۱۰/ اور ۱۲/ آبان کو
موسیقی نشر کرینگے

ماسٹر اقبال بمبئی والے
ن سے ۷/۹ اور ۱۱/ آبان کو گانا سنیئے

ابراهیم خاں صاحب
۱۰/ آبان کو ان کا گانا سنیئے

سررشتۂ تالیف و ترجمہ جامعہ عثمانیہ کی ادبی خدمات

ڈاکٹر محمد نظام الدین ناظم سررشتۂ تالیف و ترجمہ

(کی نشری تقریر)

اعلیٰ تعلیم کی ترقی اور اردو زبان کی تاریخ میں اعلیٰحضرت سلطان العلوم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کا فرمان مبارک مترشدہ ۴ رجب المرجب ۱۳۳۵ ہجری آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہے کیونکہ اسی کی بدولت جامعۂ عثمانیہ اور سررشتۂ تالیف و ترجمہ کا قیام عمل میں آیا اور اردو کو ذریعہ تعلیم قرار دیا گیا۔

اس تھوڑی سی مدت میں جامعۂ عثمانیہ کے مختلف شعبوں نے جو نمایاں کام انجام دیئے ہیں ان سے نہ صرف اعلیٰ تعلیم کی ترقی اور ملکی زبانوں کی اہمیت کے متعلق ہمارے تصورات میں انقلاب پیدا ہوگیا ہے بلکہ ہماری جامعہ تمام ہندوستان کے تعلیمی اداروں کے لئے آج ایک نمونہ بن گئی ہے۔ اس کے وجود سے حیدرآباد دکن میں ایک طرف نلندا، نیشاپور اور بغداد کی قدیم مشرقی تعلیمی روایتیں تازہ ہو رہی ہیں تو دوسری طرف جدید ترین علوم و فنون کی تحصیل اور تحقیق کی شاہراہیں آکسفورڈ اور کیمبرج، ہارورڈ اور کولمبیا کی طرح شائقین علم کے سامنے کھل گئی ہیں۔ اِس اعتبار سے جامعۂ عثمانیہ کو دورِ عثمانی کے درخشاں کارناموں میں ہمیشہ امتیاز حاصل رہے گا۔ اور یہ ذات شاہانہ کی بے مثال فیاضی، دانشمندانہ رہبری، حکیمانہ سرپرستی اور مملکت آصفی کی ذہنی بیداری کا ثبوت رہتی دنیا تک پیش کرتی رہے گی۔

آج میں آپ کی خدمت میں اس سررشتہ کا ذکر کروں گا جو جامعۂ عثمانیہ کے

بنیادی مقصد کی تکمیل میں تیس سال سے مصروف ہے اور اردو میں علوم وفنون کی ترجمانی اور اشاعت کا واحد مرکز ہے اور جامعہ کے تمام شعبوں میں قلب کا درجہ رکھتا ہے۔

یہ دکن کی خوش نصیبی ہے کہ اسی سرزمین پر اردو کی داغ بیل پڑی اور یہ یوسف گم گشتہ کی طرح پھر اسی کنعان علم میں چھ سو سال کے بعد پلٹ آئی اور یہیں اس کے لئے ایک ایسا شاندار قصر تعمیر کیا گیا جو آج جامعہ عثمانیہ کے قالب میں نظر آرہا ہے۔

وقت اجازت نہیں دیتا کہ میں آپ کے سامنے اردو کی چھ سات سو سال کی سرگزشت بیان کروں لیکن اس کے آثار چڑھاؤ کا کچھ ذکر کرنا ضروری ہے تاکہ آپ کو صحیح معنی میں یہ اندازہ ہو جائے کہ اس سررشتہ نے اردو کی کیا خدمت انجام دی ہے۔

اردو کی ابتدا چاہے گجرات یا دکن میں ہوئی ہو یا لاہور یا دلّی میں۔ واقعہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اس زبان کے ادبی نمونے دکن کے شاعروں اور ادیبوں نے پیش کئے ہیں جن میں مذہبی اور اخلاقی رنگ غالب ہے۔ زمانے نے پلٹا کھایا۔ یہ دکن سے شمالی ہند پہنچی۔ دلّی میں اس کے ذریعہ حسن و عشق کے ترانے گائے جانے لگے اور لکھنؤ میں ناز و نیاز کے کرشمے دکھائے جانے لگے۔ کچھ دنوں رام پور میں بھی اس کے خوب چرچے رہے۔ ہر قسم کی شاعری کا بول بالا رہا۔ غزل، مثنوی، قصیدہ اور مرثیے کی بہار رہی۔ نثر میں کئی ایک مفید رسالے اور کتابیں لکھی گئیں۔ بہمنی، قطب شاہی اور عادل شاہی سلاطین اور اودھ اور دلّی کے بادشاہوں کی سرپرستی کا شرف اسے حاصل رہا۔ دبستان دہلی اور لکھنؤ کی نوک جھوک کی وجہ سے اس کے محاورے اور قواعد کی بڑی چھان بین ہوئی اور اس کا ادبی رنگ خوب نکھرا۔ بڑے بڑے شاعر پیدا ہوئے۔

بے شمار دیوان مرتب ہوئے اور اُردو نظم کا طوطی ہند میں خوب بولتا رہا۔
پھر ارباب فورٹ ولیم کالج کلکتہ نے نثر میں اپنا زورِ قلم دکھایا اور اس کی خوب آبیاری کی۔ عربی، فارسی، سنسکرت زبانوں کے مواد سے بھی کام لیا گیا اور کئی ایک رنگین کتابیں لکھی گئیں۔ غدر سے کچھ پہلے دہلی کالج کے بانیوں نے تو ڈیڑھ سو مفید کتابوں کے ترجمے تیار کرائے لیکن اعلیٰ تعلیم کے حق میں یہ کوششیں زیادہ بارآور ہونے نہ پائیں۔

انیسویں صدی کے وسط میں اُردو کا ایک نیا دَور شروع ہوا۔ اور اس میں پہلی دفعہ حقیقی فطرت نگاری، سچے جذبات کی ترجمانی، ادبی تنقید، تاریخ نویسی، افسانہ نگاری، جدید فلسفیانہ اور سائنسی مضامین داخل ہوئے۔ اس دَور کے عظیم الشان نقیب سرسیّد مرحوم ہیں۔ وہ اور اُن کے رفقاء اُردو کے بڑے محسنوں میں ہمیشہ شمار ہوتے رہیں گے۔ آزاد، حالی، شبلی، نذیر احمد، ذکاء اللہ، عبدالحلیم شرر، سرشار، سیّد احمد دہلوی، محمد اسمٰعیل میرٹھی، اکبر الہ آبادی اور اقبال۔ شمالی ہند کے درخشاں ستارے ہیں جن کے کارنامے اُردو میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

اس دَور میں بیسویں صدی کی عصری ضروریات اور جامعۂ عثمانیہ کے تعلیمی مقاصد کے تحت اُردو زبان پر ایک بہت بڑا اجتماعی فرض عاید ہوا۔ اردو زبان اور ادب کی قوت اور صلاحیت کے جانچنے کا بہترین موقعہ ہاتھ آیا۔ تعلیم کے ماہرین کے روبرو یہ مسئلہ پیش تھا کہ آیا کوئی ہندوستانی زبان بھی اس کی صلاحیت رکھتی ہے کہ جدید مغربی علوم سائنٹیفک مضامین، علمی اور فنی تحقیقات کی صحیح ترجمانی کر سکے۔ آیا اُردو زبان میں ریاضی، ہیئت، طبیعیات، کیمیا، انجینیری اور طب کی معیاری درسی کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔ سررشتۂ تالیف و ترجمہ کی تیس سال کی خدمت گزاری نے یہ ثابت کر دیا کہ

شکل سے شکل اور جدید سے جدید علمی اور فنی مسائل کو اردو میں ہر حال منتقل کیا جا سکتا ہے۔
تعلیم غیر زبانوں کے بندھنوں سے آزاد ہو سکتی ہے اور اس کا فائدہ عام ہو سکتا ہے۔ ارباب جامعہ کی اس پیش قدمی کی تمام ہندوستان آج داد دے رہا ہے اور تعلیم کے ماہرین اپنے اپنے صوبوں میں ملکی زبان کو ذریعہ تعلیم قرار دینے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور پرانی جامعات بھی اپنا چولا بدلنے کے لئے تیار ہو رہی ہیں اور نئی بھی اسی اصول کو اختیار کرنے کی دھن میں لگی ہوئی ہیں۔

اُردو اپنی سادگی ساخت قواعد کی لچک، لغت کے غیر معمولی ذخیرے اور اصناف ادب کی کثرت کی وجہ سے تمام ہندوستانی زبانوں میں خاص اہمیت رکھتی ہے اس میں ٹھیٹھ ہندی، سنسکرت، فارسی، عربی، انگریزی، فرانسیسی اور دوسری زبانوں کے الفاظ گھل مل گئے ہیں۔ اس کو آپ چاہے کسی نام سے یاد کریں یہ ملک کی مشترکہ آواز ہے اور قوم کی سماجی میراث۔ یہ زبانوں پر رہے گی۔ دلوں میں جگہ پیدا کرے اور خیال کے چشمے ہمیشہ اس سے نکلیں گے۔ اس میں بڑی بڑی نظمیں اور کتابیں لکھی جائیں گی اور یہ تمام جدید و قدیم علوم کو اپنے دامن میں سمیٹ لے گی اور اپنی افادیت اور مقبولیت کی وجہ سے سارے ہندوستان کی زبان بن کر رہے گی۔

جب جامعۂ عثمانیہ کے تعلیمی اغراض کے تحت اس میں قدیم اور جدید خیالات کے سمونے کی ضرورت پیش آئی تو اس وقت اس کا اصلی جوہر نکھرا، اس کی قوت کا صحیح اندازہ ہوا اور اس میں جدید مضامین کے منتقل کرنے کی اور سائنٹیفک کتابوں کے ترجمے کرنے کی مشکلات حل ہوئیں۔ ترجمہ ایک ایسا فن ہے جس میں دوہری دردسری کرنی پڑتی ہے۔ ایک طرف اصل مصنف کے صحیح مفہوم کو سمجھنے کے لئے فن پر حاوی ہونا پڑتا ہے تو دوسری طرف اس کو ادا کرنے کے لئے اپنی زبان پر کامل عبور۔ اس اعتبار سے سررشتہ کو

ایک بڑی مہم درپیش تھی کہ ہر کتاب کے ترجمے کے لئے ایسے مترجم کا انتخاب کیا جائے جو اعلیٰ درجہ کا زبان داں ہو اور ساتھ ہی ساتھ ماہر فن۔ اسی سلسلے میں سررشتہ کو اردو ادب کا جائزہ لینا پڑا کہ کس فن میں کتنی کتابیں لکھی گئی ہیں اور کس مضمون کے لئے کونسا اسلوب بیان اختیار کیا جائے آیا فن کی نزاکت اور اصل کی پابندی اور مضمون کی دقت پیش نظر لفظی ترجمہ رائج کیا جائے یا زبان کی خوبی اور مطلب کی وضاحت کی خاطر آزادانہ ترجمہ کرنے کی اجازت دی جائے۔ اکثر ترجموں کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شعبہ جات فنون اور قانون کی کتابیں بامحاورہ زبان میں ترجمہ کی گئی ہیں اور ریاضی، طبیعیات، کیمیا، انجینئری اور طب کی کتابوں میں اصل کی پابندی میں لفظی ترجمہ کیا گیا ہے

سررشتہ کی تیس سالہ خدمات کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

پہلے دس سال میں میٹرک اور انٹرمیڈیٹ اور بی۔اے کے امتحانات کے لئے شعبہ فنون اور سائنس کی ابتدائی درسی کتابیں اکثر انگریزی سے ترجمہ کرائی گئیں۔ اس طرح منطق فلسفہ، تاریخ، جغرافیہ، ریاضی، طبیعیات، کیمیا کی کئی ایک کتابیں اس سررشتہ سے شایع ہوئیں جو ابھی تک درسوں میں رائج ہیں۔ اس ابتدائی دور میں سررشتہ کی رہنمائی کا شرف ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب (معتمد انجمن ترقی اردو ہند) اور مولوی عنایت اللہ صاحب مرحوم جیسے مشہور ادیبوں کو حاصل رہا۔

دورِ اوّل کے ممتاز مترجمین میں مولوی قاضی محمد حسین صاحب، مولوی الیاس برنی صاحب خان فضل محمد خاں صاحب، چودہری برکت علی صاحب، مولوی عبدالرحمٰن خاں صاحب مولوی سید محمد اعظم صاحب، مولوی ظفر علی خاں صاحب، مولوی عبدالحلیم صاحب شرر مولوی عبدالماجد صاحب دریابادی اور مولوی حمید احمد صاحب انصاری مرحوم ہیں۔

اصطلاحات کے وضع کر[ن]ے کے سلسلے میں مولو[ی و]حیدالدین صاحب سلیم مرحوم کا نام ہمیشہ یادگار رہے گا۔

دَورِ دوم میں جامعہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات اور نئے شعبوں کے اضافے کی وجہ سے بی۔اے، بی۔ ایس سی، انجینری اور طِب کے درسوں کے لیئے مسلسل کئی ایک کتابیں اردو میں منتقل کی گئیں۔ چنانچہ ریاضی، ہیئت، طبیعیات، کیمیا، ارضیات، حیوانیات، نباتیات، طِب اور انجینری کی کتابیں سررشتہ سے بہ کثرت شائع ہوئیں ساتھ ہی ساتھ بعض عربی اور فارسی مستند تاریخوں اور اہم ماخذوں کے ترجمے کا کام بھی جاری رہا۔ کئی ایک فاضل مترجم اور ماہرِ فن اس زمانہ میں سررشتہ تالیف و ترجمہ میں برسرِ کار رہے جن میں مرزا محمدؐ ہادی رسوا مرحوم، قاضی تلمذ حسین صاحب مرحوم، نواب حیدر یار جنگ بہادر مرحوم، مولوی عبداللہ عمادی صاحب، مولوی مسعود علی صاحب محوی، مولوی سید ہاشمی صاحب فرید آبادی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ بیرونی مترجمین کا ایک گروہ سررشتہ کی اہم ادبی خدمات انجام دیتا رہا جس میں زیادہ تر جامعہ عثمانیہ کے شعبوں کے صدر اور اساتذہ اور ملک کے قابل ترین افراد شامل ہیں جن کے نام بخوف طوالت ترک کیئے جاتے ہیں۔

گزشتہ دس سال اس سررشتہ کی قیادت مولوی محمدؐ الیاس برنی صاحب فرماتے رہے۔ موصوف کے زمانے میں مسٹر میکنزی کی تجاویز کے مطابق تنظیم جدید اور کئی ایک اصلاحیں عمل میں لائی گئیں۔ نئے قواعد کے تحت جدید مترجموں کا تقرر عمل میں لایا گیا اور سائنسی مضامین کے ترجموں کو اہمیت دی گئی اور شعبہ فنون کے مضامین کی کتابوں کا کام بھی جاری رہا۔ اس زمانے میں کتابوں کے انتخاب، ترجمہ، نظرثانی طباعت وغیرہ کا معیار چونکہ بہت بلند ہوگیا تھا اور نئے نئے مضامین کی اصطلاحات بہ کثرت وضع ہونی تھیں اس لیئے طبیعیات، کیمیا، حیوانیات، نباتیات اور طِب اور

انجینئری کے ترجمے زیر تصفیہ رہے اور کئی ایک اہم معیاری کتابیں جلد شائع نہ ہوسکیں۔ لیکن بہت سا نیا اور قیمتی مواد اُردو میں منتقل ہوگیا۔ چنانچہ اس وقت سائنس کے مختلف مضامین کی (۳۵) کتابیں زیر اشاعت ہیں۔

اس وقت تک سررشتہ سے جس نوعیت اور اہمیت کی کتابیں شائع ہوئی ہیں ان کا اندازہ ان سات مضمون وار فہرستوں سے فرمایا جاسکتا ہے جو حال میں شائع کی گئی ہیں۔ مختلف علوم و فنون کی مطبوعات تالیفات و تراجم کی تعداد یہ ہے۔

فلسفہ (۷۳) تاریخ (۱۶۰) معاشیات و عمرانیات (۳۲) قانون (۲۶) سائنس، ریاضی و ہیئت (۴۲) طبیعیات (۲۹) کیمیا (۲۶) حیاتیات (۲۳) انجینئری (۴۰) طب (۴۳) اور تعلیم (۲) ان کی مجموعی تعداد (۵۰۰) ہے۔ جس میں سے (۳۵۶) شائع ہوچکی ہیں (۵۸) چھپ رہی ہیں اور (۸۶) زیر ترتیب ہیں۔

سررشتہ کے بنیادی مقاصد میں ترجمے کے علاوہ تالیف کا کام بھی ہے۔ چنانچہ اس وقت تک تاریخ اور ریاضی میں کئی ایک مفید کتابیں لکھوائی گئی ہیں۔ لیکن اس کام کو وسیع پیمانہ پر جاری نہیں کیا جاسکا۔ کیونکہ بی۔اے، بی۔ ایس سی، بی۔ای ڈی، ایل ایل بی، ایم۔کام، ایم۔بی۔بی ایس کی مستند درسی کتابوں کے ترجمے اور پرانی اشاعتوں کو جدید اشاعتوں کے مطابق ترمیم کرنے کا بہت بڑا کام ابھی باقی تھا۔ اسی لئے ارباب جامعہ نے ابتدائی طیلسانی مدارج کی کتابوں کے ترجمے پر زور دیا تاکہ ہر نئے مضمون کی کم از کم ایک مستند کتاب اردو میں منتقل ہوکر انٹرمیڈیٹ اور بی۔اے اور بی۔ایس سی کی ابتدائی ضروریات مکمل ہوجائیں۔ اب چونکہ ہماری جامعہ نے ترجمے کے ذریعہ بہت کچھ مستند مواد فراہم کرلیا ہے، اس لئے یہ محسوس کیا جارہا ہے کہ ہر فن میں بجائے ترجمے کے مستقل تالیفات کا کام شروع کیا جائے اور عصری ضروریات کے مطابق مختلف مضامین کی مستند کتابیں

جیّد عالموں اور ماہرین فن سے لکھوائی جائیں۔ اس کے بعد کا درجہ تصنیف اور تحقیق کا ہے۔ وہ دن دور نہیں ہے کہ جب یہاں کی تالیفات و تصنیفات بھی دوسری جامعات میں شریک نصاب ہو جائیں گی۔ مثال کے طور پر میں ڈاکٹر رضی الدین صاحب صدیقی کی کوانٹم میکانکس کو پیش کرتا ہوں جس سے مشرق اور مغرب کا ہر ریاضی داں استفادہ کر رہا ہے۔

سررشتہ کے اہم ترین کاموں میں سے وضع اصطلاحات ہے۔ اعلیٰ فنی کتابوں کے ترجمے کے ضمن میں جو مشکل ترین مسئلہ سررشتہ کے درپیش تھا وہ اردو زبان میں فنّی اور سائنٹفک اصطلاحات کا منتقل کرنا تھا۔ جس کے بغیر کوئی ترجمہ تالیف یا تصنیف مستند نہیں قرار دی جا سکتی۔ سررشتہ نے مختلف ماہرین تعلیم و لسانیات اور سائنسی مضامین کے تجربہ کار اساتذہ کی مدد سے اس مہم کو بھی سر کیا۔ ہر ایک مضمون کی اصطلاحوں کو وضع کرنے کے لئے مسلسل مجلسیں مقرر کی گئیں اور بحث و مباحثہ اور انتہائی غور و فکر کے بعد اصطلاحیں وضع کی گئیں۔ اس تیس سال کے عرصہ میں ایک لاکھ مختلف فنون و علوم کی اصطلاحیں اردو میں مرتب ہو چکی ہیں جو جامعہ کی درسی کتابوں میں رائج ہیں اور اردو ادب کا اہم جز بن گئی ہیں۔ اس قیمتی سرمایہ پر نظر ڈالنے سے اردو زبان کی وسعت اور جامعیت کا بدیہی ثبوت ملتا ہے اور ضمناً ان تمام شبہوں کا ازالہ ہو جاتا ہے جو اردو کی بے مائیگی کے متعلق کسی زمانہ میں بعض حلقوں میں پیدا ہو گئے تھے۔

یہ ایک ایسا اہم مسئلہ ہے کہ اس کی جس قدر تفصیل بیان کی جائے کم ہے۔ لیکن میں یہاں اس کا سرسری ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ یہ سررشتہ کے مفید ترین کاموں میں سے ایک ہے۔ حال ہی میں سررشتہ کی خدمات کے متعلق جو رسالہ

شایع ہوا ہے اس میں وضع اصطلاحات علمیہ کے اصول کے متعلق چند ضروری امور بیان کردیے گئے ہیں۔ جس کا خلاصہ یہاں پیش کیا جاتا ہے۔

اردو زبان کی کسوٹی سائنسی مضامین کی اصطلاحات ہیں اور انہی کے وضع کرنے میں سررشتہ کو بڑی جانکاہی کرنی پڑی۔ بالآخر یہ طے پایا کہ سائنسی تسمیہ یعنی Scientific Nomenclature نباتیات اور حیوانیات کا وہ سارا ثنائی نظام Binomial System اور مختلف عناصر مرکبات اور ان کی علامات اور ضابطے اور کیمیائی مساداتیں جو انگریزی میں رائج ہیں برقرار رکھی جائیں تاکہ ان کی بین الاقوامی حیثیت جامعہ کی کتابوں میں بھی باقی رہے۔

صرف مصطلحات (Terminology) اور ترقیمات Notation کو عربی، فارسی، سنسکرت، اردو، ہندی اور دوسری زبانوں کی مدد سے اس حد تک منتقل کیا جائے جتنا کہ اردو اپنی ساخت اور صلاحیت کے اعتبار سے مترادفات پیش کرسکتی ہے۔

سررشتہ ہذا نے جن مختلف فنون کی اصطلاحیں اس وقت تک وضع کی ہیں ان کی تعداد یہ ہے فلسفہ (۸۳۷) تاریخ (۶۱۸) عمرانیات (۱۷۲۹) تدریسیات (۵۳۷۰) قانون (۱۸۰۰۰) سائنس، ریاضیات و ہئیت (۱۶۹۶) طبیعیات (۳۶۰۰) کیمیا (۲۵۰۰) ارضیات (۱۲۰۰) حیاتیات (۷۰۰۰) طب (۴۰۰۰) انجینیری (۱۰۰۰۰)

ان تمام اصطلاحات کی نظرثانی کی جارہی ہے اور مستقبل قریب میں ان کو مضمون وار شایع کیا جائے گا۔

سررشتہ ہذا نے ان علمی اصطلاحات کو وضع کرنے میں جو مسلسل کوششیں کی ہیں ان کی قدر وقیمت کا صحیح اندازہ ان کے شایع ہونے کے بعد ہی علمی دنیا کو ہوگا۔

جامعہ اور سررشتہ تالیف و ترجمہ کی خدمات کا اندازہ ان لیے لاگ

رایوں سے بھی ہو سکتا ہے جو وقتاً فوقتاً تاریخ، سیاست، قانون، سائنس اور تعلیم کے ماہرین اہل الرائے اور مشاہیر ملک نے ظاہر کی ہیں۔

گزشتہ سال ویر اکسلنسیز وائکونٹ ویول اور وائکونٹس ویول اور وائسریگل اسٹاف کے معزز ارکان نے سررشتہ تالیف و ترجمہ کے کام کا تفصیلی معائنہ فرما کر خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔

اس سررشتہ کی علمی و ادبی خدمات سے شائقین علم اور معزز مہمانوں کو پوری طور پر روشناس کرنے کے لئے حال ہی میں مطبوعات جامعہ کی ایک مستقل نمائش بھی قائم کی گئی ہے۔ جو آنریبل مسٹر سید محمد اعظم (نواب اعظم جنگ بہادر) سابق معین امیر جامعہ کی رہین منت ہے۔

اس وقت سررشتہ کے لائحہ عمل میں کئی ایک اور اہم کام ہیں جن میں سب سے مقدم علمی اصطلاحات کی اشاعت ہے۔ آنریبل نواب علی یاور جنگ بہادر سابق معین امیر جامعہ کی رہبری میں اس اہم کام کا از سر نو آغاز کیا گیا ہے اور وضع اصطلاحات کی جدید مجلسیں تشکیل پا چکی ہیں جو عنقریب اپنا کام شروع کر دیں گی۔ توقع کی جاتی ہے کہ مستقبل قریب میں ریاضی، ہیئت، طبیعیات، حیوانیات، نباتیات اور ارضیات کی وہ اصطلاحیں جو وضع ہو چکی ہیں بعد توثیق اور ترمیم شائع ہو جائیں گی۔ اور طب کی اصطلاحات جو زیر طبع ہیں ان کی بھی جلد تکمیل ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ ارباب جامعہ کے پیش نظر کئی ایک اعلیٰ مقاصد ہیں جن کی تکمیل میں سررشتہ مصروف ہے اور ان کا ذکر کسی اور مناسب موقع پر کیا جائے گا۔

مملکت آصفیہ کی ہمہ جہتی ترقی اور جامعہ عثمانیہ کے وقار کی ضامن ایک ایسی ہستی ہے جس کی نظیر آج دنیا میں ملنا مشکل ہے۔ اس اعتبار سے جامعہ اپنے سرپرست اعلیٰ مربی اعظم اعلیٰ حضرت سلطان العلوم خسرو دکن و برار کے احسانات عظیم کا جس قدر سپاس گزاری ادا کرے کم

جمعہ۔یکم آبان مطابق ۶ ستمبر

صبح پہلی نشر

۸۔ ۳۰ قراءت کلام اللہ اور ترجمہ۔ قاری محمد عبدالباری

۸ ۔ ۴۵ نعت ۔ سید احسن اللہ

۹ ۔ ۰۰ روح اللہ حسینی ۔ نعتیہ کلام

۹ ۔ ۱۵ خبریں

۹ ۔ ۲۰ لچھمن راؤ ۔ دوگیت

۹ ۔ ۳۵ سارنگی سولو

۹ ۔ ۴۵ کملا دیوی ۔ جو گیا جمنا کنارے کرشن کھڑے

خواتین کے لئے

۱۰ ۔ ۰۰ عالم نسواں "بچوں کی لڑائی" مسز معتصم خاں

۱۰ ۔ ۲۰ کملا دیوی ۔ غزل ۔

سچ سچ بتانا اے دل تو نے کہیں کبھی بھی (بیدل)

غزل ۔ نہ راہزن نہ کسی رہنما نے لوٹ لیا (جگر)

۱۰ ۔ ۳۰ "خواتین کے مسائل" تقریر ۔ ثریا جبیں

۱۰ ۔ ۴۰ ریکارڈ

۱۰ ۔ ۴۵ فیچر ۔ "بھول" نوشتہ ۔ لطیف النساء بیگم

۱۱ ۔ ۱۵ خواتین کے پسند کئے ہوئے ریکارڈ

۱۲ ۔ ۰۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ ۔ ۰۰ دکن ریڈیو قوالی پارٹی

۵ ۔ ۲۰ کملا دیوی ۔ ٹھمری کھماج ۔ بالم چھیڑو مت جا

غزل ۔ متاعِ بے بہا ہے درد و سوز آرزومندی (اقبال)

۵ ۔ ۳۵ شرف الدین خاں ۔ غزل

نہ کچھ سمجھے نہ کچھ سوچا ترے جلوے پہ مر بیٹھے

غزل ۔ جگر میں درد پایا جا رہا ہے (آہر)

۵ ۔ ۵۰ پردھان ۔ بانسری پر دوگانہ

۶ ۔ ۰۰ عربی نشریات

"عمر بن خطاب مع السائب رضہ" تقریر

محبوب الدین ۔ عبداللہ بن عوض محجم ۔ گانا

اخباری تبصرہ ۔ حالات حاضرہ" بات چیت

۶ - ۳۰ دکن ریڈیو قوالی پارٹی -

۶ - ۴۵ کملا دیوی -کیدارا -

آج موسے ہوری کھیلن لاگے (بلمپت)

سوچ سمجھ من میت پھیروا (درت)

۷ - ۰ روح اللہ حسینی -غزل -

نالۂ جان خستہ جان عرش بریں پہ جائے کیوں (امجد)

غزل - تم بھی رہنے لگے خفا صاحب (مومن)

۷ - ۱۵ بچوّں کے لئے

یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ

۷ - ۴۵ جمال الدین - نعت

۷ - ۵۵ "جھلکیاں"

۸ - ۰ روح اللہ حسینی - غزل

۸ - ۱۰ "پروپگنڈا" تقریر - شاہد حسین رزاقی

۸ - ۲۵ ستار

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ شیخ داؤد - طبلہ

۹ - ۳۰ اصلاحات" تقریر

۹ - ۴۵ کملا دیوی - دادرا - کہو کیوں نہ آئے سیاں

غزل - ہستی اپنی حباب کی سی ہے -

گیت - اپنے اس عہد محبت کو کبھی یاد کرو (عاقل)

۱۰ - ۰ دکن ریڈیو قوالی پارٹی -

۱۰ - ۳۰ ترانہ دکن

شنبہ ۔ ۲ ر آبان مطابق ۷ ر ستمبر

صبح پہلی نشر

۸ ۔ ۳۰ تحسین سروری ۔ نظم خوانی
۸ ۔ ۴۵ ریکارڈ
۹ ۔ ۱۵ خبریں
۹ ۔ ۲۰ ریکارڈ
۹ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ ۔ ۰ پریم شرما ۔ عام پسند گانے
۵ ۔ ۱۵ شاملا دیوی ۔ ٹھمری ۔ صورتیا دیکھے بنا نا ہیں چین
۵ ۔ ۳۰ خواجہ محمود بیگ ۔ غزل ۔
گئی بہار کب آئی خزاں نہیں معلوم (کلام شاہانہ)
غزل ۔ آج اس بزم میں طوفان اٹھاکے اٹھے
(مومن)

۵ ۔ ۴۵ مایا دیوی ۔ عام پسند گانے
۶ ۔ ۰ تلنگی نشریات

وائلن ۔ ”معاشی مسائل“ تقریر ۔ نزوتم ریڈی
موسیقی ۔ ”اصلاحات“ ۔ ربات جیت
۶ ۔ ۳۰ پریم شرما ۔ عام پسند گانے
۶ ۔ ۴۵ ہارمونیم پر دوگانا
۷ ۔ ۰ شاملا دیوی ۔ پوریا ۔ تو ہی مالک میرو (بیت)
جھنن ننک چھمک پائل باجے (درت)

بچوں کے لئے

۷ ۔ ۱۵ ریڈیو کلب کی خبریں ۔ گانا ۔ کہانی ۔ سعید الزماں
”حیدرآباد کے وزیر اعظم“ سلسلہ کی تقریر
پروفیسر عبد المجید صدیقی ۔ کہانی افتخار احمد اقبال
معمہ ۔ سنو ۔

۷ ۔ ۴۵ روشن علی ۔ بھیم پلاس ۔
سکھی من لاگے مورے پچھیروا
۸ ۔ ۰ ریکارڈ
۸ ۔ ۱۰ ”اصلاحات“ ۔ تقریر
۸ ۔ ۲۵ بلبل ترنگ
۸ ۔ ۳۰ اردو میں خبریں
۸ ۔ ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ ۔ ۰ انگریزی میں خبریں
۹ ۔ ۱۵ پریم شرما ۔ عام پسند گانے
۹ ۔ ۳۰ روشن علی ۔ شنکرا ۔ پیا میں نہ جاؤں
۹ ۔ ۴۵ پریم شرما ۔ عام پسند گانے
۱۰ ۔ ۰ آرکیسٹرا پر دو طرزیں
۱۰ ۔ ۱۰ شاملا دیوی ۔ غزل ۔
میرا جو حال ہو سو ہو برق نظر گرائے جا
دادرا ۔ نظر لاگی گئیاں پائی نہ جیئو
۱۰ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

یکشنبہ ۔۳ر آبان مطابق ۸ر ستمبر

صبح پہلی نشر

۸ ۔ ۳۰ ریکارڈ

۸ ۔ ۵۰ تارا بائی۔ بھرت پوری ۔ عام پسند گانے

۹ ۔ ۱۵ خبریں

۹ ۔ ۲۰ تارا بائی ۔ عام پسند گانے

۹ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ ۔ ۰ تارا بائی۔ عام پسند گانے

۵ ۔ ۱۵ حامد حسین ۔ غزلیں

۵ ۔ ۳۰ پریم شرما ۔ عام پسند گانے

۵ ۔ ۴۵ کاشٹ ترنگ اور گلاس ترنگ

۶ ۔ ۰ مرہٹی نشریات

ریکارڈ۔ اخباری تبصرہ ۔ اعلان بعد میں کیا جائے گا
(۱) اصلاحات (بات چیت)

۶ ۔ ۳۰ ذاکر علی ۔غزل ۔

اس عشق کے ہاتھوں سے ہرگز نہ مفر دیکھا (جگر)

گیت۔ آندھیاں غم کی یوں چلیں باغ اجڑ کے رہ گیا

۶ ۔ ۴۵ آگرہ کی گائیکی (ریکارڈ)

۷ ۔ ۱۵ بچّوں کے لئے

خطوں کے جواب

۷ ۔ ۴۵ تارا بائی ۔ عام پسند گانے

۸ ۔ ۰ پریم شرما ۔ عام پسند گانے

۸ ۔ ۱۰ منتخب کلام ۔علی اختر

۸ ۔ ۲۰ ریکارڈ

۸ ۔ ۳۰ اردو میں خبریں

۸ ۔ ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ ۔ ۰ انگریزی میں خبریں

۹ ۔ ۱۵ تارا بائی ۔ عام پسند گانے

۹ ۔ ۳۰ پریم شرما ۔ ان کی اپنی پسند کے گانے

۹ ۔ ۴۵ خیال کا دوگانا

۱۰ ۔ ۰ حامد حسین۔ سارنگی (سولو)

۱۰ ۔ ۱۵ تارا بائی ۔ ان کی اپنی پسند کے گانے

۱۰ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

دوشنبہ ۔ ۱۸ آبان مطابق ۹ ستمبر

صبح پہلی نشر

۸ ۔ ۳۰ ریکارڈ

۹ ۔ ۱۵ خبریں

۹ ۔ ۲۰ ریکارڈ

۹ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ ۔ ۔ گویوں کا دربار (موسیقی کا ایک خاص پروگرام)
جس میں بھورجی خان صاحب بھی حصہ لینگے

۶ ۔ ۔ فارسی نشریات

ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ
"حالات حاضرہ" (بات چیت)

۶ ۔ ۳۰ مادھوراؤ ۔ ٹھمری ۔ پیلو پی کی بولی نہ بول

ہوری ۔ ہوری کھیلو موسے نند لال

۶ ۔ ۴۵ پیانو ۔ وائلن ۔ طبلہ

۷ ۔ ۔ زاہد علی ۔ غزل ۔

کیوں جل گیا نہ تاب رخ یار دیکھ کر (غالب)

غزل ۔ ملا کے آنکھ نہ محروم ناز رہنے دے (جگر)

بچوں کے لئے

۷ ۔ ۱۵ "دھوپ چھاؤں" چھوٹے بچوں کا پروگرام

۷ ۔ ۴۵ مادھوراؤ ۔ دیس ۔ سیاں ہٹو موسے نہ بولو ۔
۷ ۔ ۵۵ جھلکیاں

۸ ۔ ۔ زاہد علی ۔ غزل ۔

آرزو ہے وفا کرے کوئی (داغ)

گیت ۔ ساجن شام ہی گھر آؤ

۸ ۔ ۱۰ اعلان بعد میں کیا جائے گا ۔

۸ ۔ ۲۵ ریکارڈ

۸ ۔ ۳۰ اردو میں خبریں

۸ ۔ ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ ۔ ۔ انگریزی میں خبریں

۹ ۔ ۱۵ "پسند اپنی اپنی" سننے والوں کے منتخب کئے ہوئے ریکارڈ ۔

۱۰ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

سہ شنبہ - ۵ / آبان مطابق ۱۰ / ستمبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ۔
پنڈت رام نواس شرما

۸ - ۴۰ بھجن (ریکارڈ)

۹ - - تارا بائی - بھرت پوری - عام پسند گانے

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ تارا بائی - عام پسند گانے

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - - ماسٹر اونکار - بندرابنی سارنگ۔
نہ بولو نہ بولو شام

۵ - ۱۵ تارا بائی - عام پسند گانے

۵ - ۳۵ حامد حسین - سارنگی (سولو)

۵ - ۵۰ ماسٹر اونکار - شام کلیاں -
جھولن آہنڈولے سب

۶ - - تلنگی نشریات
"ادب کی نئی قدریں" تقریر - ایم تاتاچاری
شریمتی لکشمی - موسیقی "اصلاحات" بات چیت

۶ - ۳۰ ریکارڈ

۶ - ۴۵ ماسٹر اونکار - ہمیر -
جب ہی تمہاری بجت بانسری پیاری

۷ - - تارا بائی - عام پسند گانے

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
مزاحیہ مشاعرہ

۷ - ۴۵ مسز چوٹ پادھیا - فلمی گیت

۸ - - اوبلو - وائلن - طبلہ

۸ - ۱۰ "اننت چینترو شی" تقریر - سری رام شرما

۸ - ۲۵ ریکارڈ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ سارنگی (سولو)

۹ - ۳۰ آرکیسٹرا

۹ - ۴۰ خواجہ محمود بیگ - عاقل کے دو گیت

۹ - ۵۰ "حمیدی" پر سرحدی نغمے -

۱۰ - ۱۰ تارا بائی - عام پسند گانے

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

چہار شنبہ ۶ر آبان مطابق ۱۱ر ستمبر

صبح پہلی نشر

۸ ۔ ۳۰ ریکارڈ

۹ ۔ ۱۵ خبریں

۹ ۔ ۲۰ ریکارڈ

۹ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ ۔ ۔ لکشمن راؤ ۔ ملتانی

۵ ۔ ۲۰ طبلہ سولو

۵ ۔ ۳۰ لکشمن راؤ ۔ دادرا ۔ کاہے مارے نیناں بان

غزل ۔ تنذمئے اور ایسے کس کے لئے (امیر)

۵ ۔ ۵۰ بانسری

۶ ۔ ۔ مرہٹی نشریات

ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ مس وِمل جوشی ۔ موسیقی ”“ تقریر شنکر راؤ

” اصلاحات “ بات چیت

۶ ۔ ۳۰ فلمی کہانی

۷ ۔ ۱۵ بچّوں کے لئے

فیچر ”وعدہ“ نوشتہ حبیب عبدالرحمن

۷ ۔ ۴۵ ریکارڈ

۸ ۔ ۔ ہارمونیم (سولو)

۸ ۔ ۱۰ ”انتخابات“ تقریر

۸ ۔ ۲۵ ریکارڈ

۸ ۔ ۳۰ اردو میں خبریں

۸ ۔ ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ ۔ ۔ انگریزی میں خبریں

۹ ۔ ۱۵ یوروپین موسیقی

۹ ۔ ۴۵ ”سائنس اور انسانی ترقی“ انگریزی تقریر محمد حفیظ اللہ

۱۰ ۔ ۔ آرگنس آرکیسٹرا

۱۰ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

پنجشنبہ ۷ ر آبان مطابق ۲۱ ر ستمبر

صبح پہلی نشر

۸ – ۳۰ شکنتلا بائی ۔شولاپور والی ۔ للت ۔
بھور بھئی گھر آئے

۸ ۴۵ ریکارڈ

۹ – ۱۵ خبریں

۹ – ۲۰ شکنتلا بائی ۔شولاپور والی ۔غزل ۔
کاروان گزرا کیا ہم رہ گئے دیکھا کئے

۹ – ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ – . ماسٹر اقبال ۔بمبئی والے ۔ عام پسند گانے

۵ – ۱۵ رگھو بیر سنگھ ۔بھجن ۔ رادھے رانی دے
بھجن ۔ مالن بن کر آؤ

۵ – ۳۰ شکنتلا بائی شولاپور والی ۔ ملتانی ۔
ایسی پریت نہ کریو ۔

۵ – ۴۵ دوسازہ

۶ – . کنڑی نشریات

ریکارڈ ۔اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ ۔ کھاد
تقریر ۔ ڈینکوب آچاریہ ۔ ریکارڈ

۶ – ۳۰ ”اصلاحات“ بات چیت ”اصلاحات“ بات چیت

۶ – ۴۵ ماسٹر اقبال ۔ٹھمری اور غزل

۷ – ۵ رگھو بیر سنگھ ۔ٹھمری ۔
کون بجھائے تپت مورے من کی

۷ – ۱۵ بچوں کے لئے

” دیوانی ہانڈی “ آپا رفیعہ کا بنایا ہوا پلا

۷ – ۴۵ ماسٹر اقبال ۔غزل اور گیت

۸ – . شکنتلا بائی ۔شولاپور والی ۔ دادرا ۔
سیّاں بے مان

۸ – ۱۰ ”معاشی مسائل“ تقریر ۔محمد عبداللہ

۸ – ۲۵ ریکارڈ

۸ – ۳۰ اردو میں خبریں

۸ – ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ – . انگریزی میں خبریں

۹ – ۱۵ ٹھمریاں ۔ ریکارڈ

۹ – ۴۵ آرکیسٹرا

۹ – ۵۵ شکنتلا بائی ۔شولاپور والی ۔غزل
روکے ہوئے ہوں گردشِ شمس و قمر کو میں
دادرا ۔ بنا و بتیاں چلو کاہے کو جھوٹی

۱۰ – ۱۰ ماسٹر اقبال ۔ عام پسند گانے

۱۰ – ۳۰ ترانۂ دکن

جمعہ ۔ ۸ آبان ۔ مطابق ۱۳ ستمبر

صبح پہلی نشر

۸ ۔ ۳۰ تلاوت کلام اللہ اور ترجمہ ۔ قاری محمد عبدالباری

۸ ۔ ۴۵ نعت ۔ شیخ ابوبکر

۸ ۔ ۵۵ منظور احمد اور ساتھی ۔ قوالی ۔

(۱) خمسہ ۔ ہم سے تو حال غم کا سنایا نہ جائے گا

(۲) ” ۔ ہجر میں جان پہ بن گئی ہمیں معلوم نہ تھا

۹ ۔ ۱۵ خبریں

۹ ۔ ۲۰ کملا بائی ۔ جون پوری ۔ باجے جھنن پائلوا موری

۹ ۔ ۳۵ منظور احمد اور ساتھی ۔ قوالی اور غزل

تیرے بغیر مکمل یہ زندگی نہ ہوئی (جگر)

غزل ۔ آزار محبت کی دوا کون کرے گا

۹ ۔ ۵۰ کملا بائی ۔ اساوری ۔ پور گئی طلن پیلوا مائی

۱۰ ۔ ۔ خواتین کے لئے

عالم نسواں

بچوں کی نفسیات ۔ عظیم النساء بیگم

۱۰ ۔ ۲۰ کملا بائی ٹھمری ۔ تم مت جاؤ مراری

۱۰ ۔ ۳۰ ” پکوان “ تقریر ۔ اشرف اکبر

۱۰ ۔ ۴۰ ریکارڈ

۱۰ ۔ ۴۵ فیچر ” لاڑی “ نوشتہ فاروق حسین

۱۱ ۔ ۱۵ خواتین کے پسند کئے ہوئے ریکارڈ

۱۲ ۔ ۔ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ ۔ ۔ منظور احمد اور ساتھی ۔ خمسہ

وفور غم کا عالم یاس کا منظر بھی دیکھا ہے

۵ ۔ ۱۵ کملا بائی ۔ باگیسری ۔ مرلی بجاؤ کانھا

۵ ۔ ۳۰ کنھیا لال ۔ غزل ۔

دل شکن ثابت ہوا ہر آسرا میرے لئے

گیت ۔ باغوں میں پڑے جھولے

۵ ۔ ۴۵ منظور احمد اور ساتھی ۔ فارسی غزل

(۱) بہ خوبی ہمچو مہ تابندہ باشی (خسرو)

(۲) فارسی غزل ۔ اے جان جہاں آرزوئے تو دارم

عربی نشریات

۶ - - -

ریکارڈ۔ "سعتد باد بحری" تقریر۔

ولی اللہ ۔صالح بن ناصر ۔ موسیقی

اخباری تبصرہ ۔ حالات حاضرہ (بات چیت)

۶ - ۳۰ کملا بائی۔ پٹ دیپ ۔

جھنن جھنن باجت پائیلوا

۶ - ۴۵ کنھیا لال ۔ غزل ۔

کب سے ہے ابتدا نہیں معلوم (امجد)

گیت ۔ بولت ہے اس پار پپیہا

۷ - ۔ منظور احمد اور ساتھی ۔ ٹھمری ۔

بہت کٹھن ہے ڈگر پنگھٹ کی

غزل ۔ چشم کو اشکبار ہونا تھا ۔

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

"یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ"

۷ - ۴۵ غلام حیدر کی طرزیں (ریکارڈ)

۷ - ۵۵ "جھلکیاں"

۸ - - ۔ ذاکر علی ۔ فلمی گیت ۔

امید ترد پنپتی ہے روتی ہیں تمنائیں

۸ - ۱۰ "اصلاحات" تقریر

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - ۔ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ شیخ داؤد ۔ غزل

دل میں تمنا لیے دعائیں اُن کی جوانی ہائے زمانے

غزل ۔ دن کی آہیں گئیں رات کے نالے نہ گئے

(حضرت جلیل)

۹ - ۳۰ کنھیا لال ۔ ٹھمری ۔ اب کے ساون گھر آجا

گیت ۔ راتیں نہ رہیں وہ نہ رہے دن وہ ہمارے

۹ - ۴۵ کملا بائی ۔ مالکونس ۔ کچھ مورمئی کھٹ جات

۱۰ - - ۔ خاکہ "زیتو کا تن" نوشتہ ۔ اویس احمد ادیب

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

شنبہ ۔ ۹ر آبان مطابق ۱۴ر ستمبر

صبح پہلی نشر

۸ ۔ ۳۰ ماسٹر اقبال ۔ عام پسند گانے

۸ ۔ ۵۰ ریکارڈ

۹ ۔ ۔ شیلا بائی ۔ توڑی ۔ لنگر کا کرے جن مارونگن

۹ ۔ ۱۵ خبریں

۹ ۔ ۲۰ شیلا بائی ٹھمری ۔ ایسی نہ ماری پچکاری

۹ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ ۔ ۔ شیلا بائی چیندر کونس ۔ مائی موزیں سے رگھو ویر

۵ ۔ ۱۵ ماسٹر اقبال ۔ عام پسند گانے

۵ ۔ ۳۵ ریکارڈ

۵ ۔ ۴۵ ماسٹر اقبال ۔ عام پسند گانے

۶ ۔ ۔ تلنگی نشریات

محفل ساز "سنئے سناتی ہوں" افسانہ

شریمتی ری ۔ سرسوتی دیوی ۔ اصلاحاً بات چیت

۶ ۔ ۳۰ غلہ (بات چیت) ابن علی اور ساتھی

۶ ۔ ۴۵ شیلا بائی ۔ مانڈ ۔ گری دھر گوپالا

۷ ۔ ۵ ستار

۷ ۔ ۱۵ بچوں کے لئے

ریڈیو کلب کی خبریں ۔ گانا ۔ کہانی ۔

سیدہ غزالی ۔ تقریر ۔ معمہ سنو

۷ ۔ ۴۵ ماسٹر اقبال ۔ عام پسند گانے

۸ ۔ ۔ شیلا بائی ۔ ہمیر ۔ کیسے گھر جاؤں ڈھیٹ لنگروا

۸ ۔ ۱۰ "ریڈیو کی ڈاک" ندیم

۸ ۔ ۲۵ ریکارڈ

۸ ۔ ۳۰ اردو میں خبریں

۸ ۔ ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ ۔ ۔ انگریزی میں خبریں

۹ ۔ ۱۵ گانے کی محفل (ماسٹر اقبال ۔ شیلا بائی اور دوسرے فن کار)

۱۰ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

یکشنبہ ۔ ۱۰ ر آبان مطابق ۱۵ ر ستمبر

صبح پہلی نشر

۸ ۔ ۳۰ اصلاحات ۔ نوشتہ
۸ ۔ ۴۵ ریکارڈ
۹ ۔ ۱۵ خبریں
۹ ۔ ۲۰ ریکارڈ
۹ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ ۔ ۔ پروفیسر گیبریل ۔ ساز
۵ ۔ ۱۵ ابراہیم خاں ۔ ٹھمری ۔ ندیا کنارے میرو گاؤں
غزل ۔ ان کو خرام ناز کی عادت نہیں رہی (جلیل)
۵ ۔ ۳۰ تارابائی گولے گاؤنکر ۔ استادی گانے
۵ ۔ ۴۵ پروفیسر گیبریل ۔ ساز
۶ ۔ ۔ مرہٹی نشریات
ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ ۔ اصلاحات (بات چیت)
"عورت اور معاشی آزادی" تقریر ۔ مسز نیلگاؤں
۶ ۔ ۳۰ فخر الدین ۔ ٹھمری ۔ اب کے ساون گھر آجا
غزل ۔ واقف نہیں تم اپنی نگاہوں کے اثر سے
(جگر)
۶ ۔ ۴۵ تارابائی ۔ گولے گاؤنکر ۔ استادی گانے
۷ ۔ ۔ پروفیسر گیبریل ۔

۷ ۔ ۱۵ بچوں کے لئے
خطوں کے جواب سنو
۷ ۔ ۴۵ تارابائی ۔ گولے گاؤنکر ۔ استادی اور
عام پسند گانے
۸ ۔ ۔ فخر الدین ۔ کرنا فریاد خموشی میں اثر پیدا کر
(فانی)
۸ ۔ ۱۰ "ادب کی نئی قدریں" تقریر ۔ شاہد صدیقی
۸ ۔ ۲۵ ریکارڈ
۸ ۔ ۳۰ اردو میں خبریں
۸ ۔ ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ ۔ ۔ انگریزی میں خبریں
۹ ۔ ۱۵ ابراہیم خاں ۔ دو گیت
(۱) سپنوں میں کوئی آتا ہے
(۲) کب آؤگے پیتم پیارے
۹ ۔ ۳۰ تارابائی گولے گاؤنکر ۔ استادی اور عام پسند گانے
۹ ۔ ۴۵ فخر الدین ۔ دو فلمی گیت
۱۰ ۔ ۔ پروفیسر گیبریل ساز
۱۰ ۔ ۳۰ ترانۂ دکن

دوشنبہ ۔ ۱۱ر آبان مطابق ۱۶ر ستمبر

صبح پہلی نشر

۸ ۔ ۳۰ ریکارڈ

۸ ۔ ۵۰ ماسٹر اقبال ۔ عام پسند گانے

۹ ۔ ۱۵ خبریں

۹ ۔ ۲۰ ماسٹر اقبال ۔ عام پسند گانے

۹ ۔ ۳۰ **ترانۂ دکن**

شام دوسری نشر

۵ ۔ ۔ ماسٹر اقبال ۔ عام پسند گانے

۵ ۔ ۲۰ طبلہ سولو

۵ ۔ ۳۰ خواجہ محمود بیگ ۔ ٹھمری ۔

کا کروں سجھی آئے نہ بالم

۵ ۔ ۴۵ ماسٹر اقبال ۔ عام پسند گانے

۶ ۔ ۔ **فارسی نشریات**

ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ

"حالات حاضرہ" بات چیت

۶ ۔ ۳۰ اصلاحات سے متعلق بحث ۔ جس میں ملک کے ممتاز اصحاب حصہ لیں گے ۔

۷ ۔ ۱۵ **بچوں کے لئے**

ننھوں کا پروگرام

۷ ۔ ۴۵ ماسٹر اقبال ۔ عام پسند گانے

۷ ۔ ۵۵ جھلکیاں

۸ ۔ ۔ خواجہ محمود بیگ ۔ فارسی غزل

۸ ۔ ۱۰ "موجودہ مسائل" تقریر ۔ قاضی محمد عبد الغفار

۸ ۔ ۲۵ ریکارڈ

۸ ۔ ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ ۔ ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ ۔ ۔ **انگریزی میں خبریں**

۹ ۔ ۱۵ "پسند اپنی اپنی"

۱۰ ۔ ۔ ماسٹر اقبال ۔ عام پسند گانے

۱۰ ۔ ۳۰ **ترانۂ دکن**

سہ شنبہ ۱۲ / آبان مطابق ۷ / ستمبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ ۔
پنڈت رام نواس شرما
۸ - ۴۰ بھجن (ریکارڈ)
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ ریکارڈ
۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ پروفیسر گیبریل ۔ ساز
۵ - ۲۰ ممتاز بائی ۔ ٹھمری ۔ کون گلی گیو شام
غزل ۔ اب برق نشیمن کو ہر شاخ سے کیا مطلب
۵ - ۴۵ اصغر علی ۔ غزل ۔
دل کی ٹوٹی کشتی کو اب ساحل ساحل بہنے دو
غزل ۔ پھر مجھے دیدہ تر یاد آیا (غالب)
۶ - ۰ تلنگی نشریات
بچوں کا پروگرام "اصلاحات" بات چیت
۶ - ۳۰ پروفیسر گیبریل ۔ ساز
۶ - ۴۵ ممتاز بائی ۔ دادرا ۔ الجھ گئے نینوا
غزل ۔ ذروں سے باتیں کرتے ہیں دیواروں سے ہم (جگر)
۷ - ۰ اصغر علی ۔ غزل ۔ نگہ شوق بے اثر نہ ہوئی
غزل ۔ نہیں منت کش تاب شنیدن داستاں میری (اقبال)

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
"بچوں کی کتابیں" تقریر ۔ عبدالوہاب مسلم
لطیفے سنو ۔ ۵ ۔ کہانی سروش
۷ - ۴۵ ممتاز بائی ۔ ٹھمری ۔ ناہیں پرت میکو چین
غزل ۔ چھٹے اسیر تو بدلا ہوا زمانہ تھا
۸ - ۰ پروفیسر گیبریل ۔ ساز
۸ - ۱۰ "صنعت فلم سازی" تقریر ۔ نقش عالمی
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ پروفیسر گیبریل ۔ ساز
۹ - ۳۰ ممتاز بائی ۔ غزل ۔
وہ نگاہ مستانہ کچھ جھکی سی جاتی ہے (ماہر)
گیت ۔ مان بھی جاؤ جانے بھی دو
۹ - ۴۵ پروفیسر گیبریل ۔ ساز
۱۰ - ۱۰ ممتاز بائی ۔ ٹھمری ۔ پیا ناہیں آئے
غزل ۔ ہے موت سے سوا میرا جینا ترے بغیر
۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

چہار شنبہ ۱۳ / آبان مطابق ۱۸ / ستمبر

صبح پہلی نشر

۸ ـ ۳۰ ریکارڈ

۹ ـ ۱۵ خبریں

۹ ـ ۲۰ ریکارڈ

۹ ـ ۳۰ **ترانۂ دکن**

شام دوسری نشر

۵ ـ ۰ اسٹوڈیو کے بنائے ہوئے ریکارڈ

۶ ـ ۰ **مرہٹی نشریات**

اخباری تبصرہ ـ ریکارڈ "افسانہ"

تقریر ـ اُتّم راؤ ـ ریکارڈ "اصلاحات" "بات چیت"

۶ ـ ۳۰ فلمی کہانی

۷ ـ ۱۵ **بچوں کے لئے**

"ایک ننھا شاعر" فیچر ـ نوشتہ ـ ناکارہ حیدرآبادی

۷ ـ ۴۵ ریکارڈ

۸ ـ ۱۰ "سائنسی تحقیق اور صنعتی ترقی۔

تقریر ـ آفتاب حسن

۸ ـ ۲۵ ریکارڈ

۸ ـ ۳۰ **اردو میں خبریں**

۸ ـ ۵۰ **تلنگی میں خبریں**

۹ ـ ۰ **انگریزی میں خبریں**

۹ ـ ۱۵ یوروپین موسیقی

۹ ـ ۴۵ "شالی استاد" انگریزی تقریر ـ

شہریار کاؤس جی

۱۰ ـ ۰ یوروپین موسیقی

۱۰ ـ ۳۰ **ترانۂ دکن**

پنجشنبہ - ۱۴ ار آبان مطابق ۱۹ ار ستمبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ ریکارڈ

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ ریکارڈ

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ روشن آرا بیگم - استادی گانے

۵ - ۳۰ حبیب الدین - دادرا - بے درد ستمگر
غزل - کب وہ سنتا ہے کہانی میری (غالب)

۵ - ۴۵ روشن آرا بیگم - استادی اور عام پسند گانے

۶ - ۰ کنٹری نشریات
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - ریکارڈ -
افسانہ - ہنرمندت رائے - ریکارڈ "اصلاحات" بات چیت

۶ - ۳۰ ساز

۶ - ۴۵ روشن آرا بیگم - عام پسند گانے

۷ - ۰۰ خواجہ محمود بیگ - غزل
غم ہستی کی یہ تفسیر ہوئی جاتی ہے (حشر)
غزل - صبا جا کر یہ کہدینا کسی سے (خسرو)

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
"دیوانی ہانڈی" آپا لطیف کا بنایا ہوا پروگرام

۷ - ۴۵ خواجہ محمود بیگ - "اور پنچھی" (عاقل کا گیت

۸ - ۰ حبیب الدین - ٹھمری - نہیں آئے گھر گھنشام

۸ - ۱۰ "قومی معیشت میں صنعت کی اہمیت"
تقریر - امتیاز حسین خاں

۸ - ۲۵ ریکارڈ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ روشن آرا بیگم - استادی گانے

۹ - ۴۵ حبیب الدین - غزلیں -
(۱) محبت سے نہ دیکھو تم تو دشمن کی نظر دیکھو (مصحفی)
(۲) عیش منزل دل بنایا جائے گا (جلیل)

۱۰ - ۰ روشن آرا بیگم - استادی اور عام پسند گانے

۱۰ - ۰ ترانہ دکن

جمعہ ۔ ۱۵ آبان مطابق ۲۰ ستمبر

صبح پہلی نشر

۸ ۔ ۔ ۳۰ قرات کلام اللہ اور ترجمہ ۔ قاری محمد عبد الباری

۸ ۔ ۴۵ نعت ۔ سید اسمٰعیل

۸ ۔ ۵۵ ظہور علی اور ساتھی ۔ قوالی

۹ ۔ ۱۵ خبریں

۹ ۔ ۲۰ نورجہاں بیگم ۔ ٹھمری ۔ کہاں گزارے ساری رین

غزل ۔ نظروں میں مرے دید کی طاقت نہ رہے گی

(شہزادہ والاشان حضرت شجیع)

۹ ۔ ۴۰ ظہور علی اور ساتھی ۔ قوالی

خواتین کے لئے

۱۰ ۔ ۔ عالم نسواں

۱۰ ۔ ۲۰ محسن خاں ۔ دو فلمی گیت

۱۰ ۔ ۳۰ "افسانہ" زینت ساجدہ

۱۰ ۔ ۴۰ ریکارڈ

۱۰ ۔ ۴۵ فیچر "انجلی" نوشتہ ۔ نذیرہ حمیدی جسے وہ خود پیش کریں گے ۔

۱۱ ۔ ۱۵ خواتین کے پسند کئے ہوئے ریکارڈ

۱۲ ۔ ۔ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ ۔ ۔ نورجہاں بیگم ۔ ٹھمری ۔ دھیرے دھیرے بول

غزل ۔ کچھ عرض مدعا میں نہ آہ و فغاں میں ہے ۔

۵ ۔ ۲۰ محسن خاں ۔ غزل

۵ ۔ ۳۰ ظہور علی اور ساتھی ۔ قوالی

۵ ۔ ۵۰ محسن خاں ۔ دو گیت

۶ ۔ ۔ عربی نشریات

ریکارڈ "المراۃ اساس الحضارۃ" تقریر

ڈاکٹر ظہیر الدین ۔ صالح بن ناصر

موسیقی ۔ اخباری تبصرہ ۔ حالات حاضرہ ۔ بات چیت

۶ - ۳۰ نورجہاں بیگم - دادرا -

لاگی ناہیں چھوٹے چاہے کچھ ہو

غزل - ہم ہنسی میں دل کے صدمے سہہ گئے (بیکش)

۶ - ۵۰ غلہ کی فراہمی اور تقسیم (تقریر)

۷ - ۵ محسن خاں - غزل و گیت

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

یہ ہیں تمہاری پسند کے ریکارڈ

۷ - ۴۵ نورجہاں بیگم - دو فلمی گیت

(۱) گھر گھر آئے بادروا

(۲) ساون کے بادلو

۷ - ۵۵ جھلکیاں

۸ - - محسن خاں - غزل -

۸ - ۱۰ اچھی کتابیں" تقریر - ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور

۸ - ۲۵ ریکارڈ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - - انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ آرکسٹرا

۹ - ۳۰ اصلاحات - تقریر

۹ - ۴۰ محسن خاں - غزل و گیت

۱۰ - - نورجہاں بیگم - ٹھمری -

بڑے کپکیٹی سے لاگے ہیں نین

غزل - جگر تھامے ہوئے بیٹھے ہیں جتنے سننے والے

(حضرت جلیل)

گیت - پریتم کوئی ایسا گیت سنا

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

ریڈیو کلب کے ممبر (بہ سلسلہ گزشتہ)

۵۷۴ - گوپال کرشن بیڑکر

۵۷۵ - رفعت جہانگیر النساء

۵۷۶ - سعید الدین احمد

۵۷۷ - فہیمہ بیگم

۵۷۸ - عارف اقبال

۵۷۹ - عظمت علی خاں

۵۸۰ عبدالعزیز اسمٰعیل

بکار سرکار ON H.E.H. THE NIZAM'S SERVICE

To The Editor, JAMEA

MAKTABA JAMEA, DELHI

FROM

OFFICE OF THE STATION DIRECTOR

HYDERABAD BROADCASTING STATION. از دفتر مہتمم نشرگاہ حیدرآباد

نشرگاہ حیدرآباد

ڈاکٹر حاجی غلام محمد صاحب

۲۴ — آبان کو تقریر نشر فرمائینگے

حبیب اللہ صاحب اوج

۲۰ — آبان کو تقریر نشر فرمائینگے

نذیر احمد صاحب

۱۹ — آبان کو ان سے نظم سنئے

للتا بائی

دکن ریڈیو

۴۱۱ میٹر

۷۳۰ کیلو سائیکل

نشان ٹپہ سرکار عالی ۱۷۲

ٹیلی فون نمبر ۲۵۰۸

تار کا پتہ LASILKI
لاسلکی

چندہ سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنے سکۂ عثمانیہ

بیرون ریاست۔ ایک روپیہ آٹھ آنے کلدار

قیمت فی پرچہ ۱/۶ سر۔

جلد ۸	۱۶ تا ۲۵ آبان ۱۳۵۵ ف م ۲۱ تا ۲۹ ستمبر ۱۹۴۶ء	جلد ۲۴

فہرس

مقام اشاعت یادر منزل خیرت آباد دکن

نوائیہ

(زیر نظر دس روزہ پروگرام کی بعض قابل ذکر تقریریں یہ ہیں)

اولمپک کھیل قدیم یونان میں ہر چوتھے سال ادبی اور ورزشی مقابلے ہوتے تھے۔ لیکن آج کل اولمپک کھیلوں سے مراد صرف ورزشی مقابلے ہیں جو ہر چوتھے سال ہوتے ہیں۔ موجودہ زمانے میں ان کھیلوں میں ہر ملک کے نمائندے شریک ہوتے ہیں۔ اولمپک کھیلوں کی اہمیت یہ ہے کہ ان کی بدولت ملک میں اجتماعی شعور اور قومی کردار پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ حالیہ جنگ میں کھلاڑیوں نے شایان شان حصہ لیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یورپ میں کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے ان کے برعکس ہندوستانی کھلاڑی بھوک اور پیاس کی کش مکش سے ابھی آزاد نہیں ہوئے۔ شنبہ ۱۶ر آبان کو رات کے ۹ بجے اعراج احمد خاں صاحب " اولمپک کھیل " کے عنوان پر تقریر نشر فرمائیں گے۔

اخباری دنیا اخبار بجائے خود ایک درس گاہ ہے۔ اس کا ہر صفحہ فرمان انقلاب ہے۔ وہ بیکسوں کا والی اور مظلوموں کا ساتھی ہے۔ اخبار، قوم کا خادم، ملک کا خیرخواہ اور انسان دوستی کا مبلغ ہے۔ رائے عامہ کے ترجمان کی حیثیت سے وہ ایک زندہ قوت ہے۔ اخبار جوہری توانائی بھی ہے اور جوہری بم بھی۔ اِس سے انسانیت کی تعمیر بھی ہوتی ہے اور تخریب بھی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اخبار، دولت و اقتدار کا محکوم نہ بن جائے۔ چہارشنبہ ۲۰ر آبان کو رات کے ۹ بجے محمد حبیب اللہ صاحب اوج " اخباری دنیا " کے عنوان پر تقریر فرمائیں گے۔

دعوتیں دعوت بھی کیا چیز ہے کہ اُس کا نام سنتے ہی منہ میں پانی بھر آتا ہے۔ آج کل دعوت ایک ایسی تقریب ہوگئی ہے جس میں مرغن غذاؤں کا ہونا ضروری ہے۔ لیکن افسوس کہ ایک طرف مرغن غذائیں کھائی جاتی ہیں تو دوسری طرف لوگ ایک ایک نوالے کو ترس رہے ہیں۔ ہمارے دسترخوان اتنے وسیع نہیں ہیں کہ ہم بھوکوں کو کھانا کھلائیں۔ آج نہ تو دعوت شیرازی باقی ہے

اور نہ حاتم طائی کی مہمان نوازی کا کہیں پتہ چلتا ہے۔ پھر بھی شنبہ ۲۳ ر آبان کو رات کے ۸ ۱۰ بجے حاجی بشیر احمد خاں صاحب سے جنھیں دعوتوں کا پچیس سالہ تجربہ ہے ہماری دعوتوں سے متعلق تقریر سنیئے۔

کائناتی شعاعیں

سائنس قدرت کے زرالے کارخانے کی ہر عجیب چیز کا پتہ چلا رہی ہے۔ وہ سورج کی شعاعوں کا مشاہدہ کر رہی ہے۔ کل تک جو شعاعیں صرف حرارت پیدا کرنے کا باعث تھیں آج سائنسی تحقیقات کی بدولت ان سے تاریک راتوں کو روشن دنوں میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ جب بجلی سستی ہوگی تو تیز رفتار طیاروں سے چاند تک پہنچنا بھی آسان ہوگا یہی نہیں بلکہ بجلی کی بدولت زیادہ چیزیں پیدا کی جائیں گی اس طرح مفلسی کا خاتمہ اور خوش حالی کا دور دورہ ہوگا۔ اس وقت سورج کی ہر شعاع سے خوش حالی کی کرن پھوٹے گی۔ مختصر یہ کہ سورج کی ہر شعاع "علاءالدین کا چراغ" ثابت ہوگی۔ یکشنبہ ۲۴ ر آبان کو رات کے ۸ ۱۰ بجے ڈاکٹر حاجی غلام محمد "کائناتی شعاعیں" کے عنوان پر تقریر نشر فرمائیں گے۔

ساعت خواتین
خواتین کے مسائل

ہندوستانی خواتین سماجی زندگی کی دوڑ میں اپنی ہم عصر بہنوں سے بہت پیچھے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ معاشی حیثیت سے کمزور اور تعلیمی اعتبار سے صفر ہیں۔ اب ضرورت ہے کہ ہندوستانی خواتین اپنے مسائل کو آپ سلجھائیں جس کے لئے خواتین کی تنظیم بے حد ضروری ہے۔ جمعہ ۲۲ ر آبان کو صبح کے دس بجے سعیدہ سلطانہ صاحبہ "خواتین کے مسائل" پر تقریر فرمائیں گی۔

خواتین کیونکر ترقی کرسکتی ہیں؟

عورت اور مرد زندگی کی گاڑی کے دو پہیے ہیں۔ اگر ایک پہیہ کمزور ہو جائے تو یہ گاڑی آگے نہیں بڑھتی۔ جس طرح دونوں پہیے علٰحدہ علٰحدہ جگہ رہ کر ایک گاڑی کو آگے بڑھاتے ہیں اسی طرح عورت مرد علٰحدہ علٰحدہ شعبوں میں کام کر کے ایک ہی مقصد کی تکمیل کرتے ہیں۔ بعض کام ایسے ہوتے ہیں جنھیں عورتیں نہیں کر سکتیں، مرد کر سکتے ہیں۔

اور بعض کام ایسے بھی ہوتے ہیں جو مرد نہیں کر سکتے عورتیں کر سکتی ہیں۔ لیکن دونوں مل کر قوم کے سب کام کر سکتے ہیں اور کام ہی سے ترقی ممکن ہے۔ جمعہ ۲۲ ر آبان کو صبح کے ساڑھے دس بجے جہاں بانو بیگم صاحبہ نقوی "خواتین کیونکر ترقی کر سکتی ہیں" کے عنوان پر تقریر نشر فرمائیں گی۔

بچوں کا پروگرام | بچوں کے پروگرام کے بعض دلچسپ اجزا یہ ہیں :-

۷ ار آبان ۷ بجے ساعت شام "خالہ ماں چھوڑو سخاوت" (نظم نذیر دہقانی) لڑکیوں کا کورس۔

۸ ار آبان $\frac{7}{15}$ ساعت شام "تارے اور ستارے" ننھوں کا پروگرام۔

۲۰ ر " $\frac{7}{15}$ " " — فیچر

۲۱ ر " $\frac{7}{15}$ " " — "دیوانی ہانڈی" آپا شمیم کا بنایا ہوا پروگرام

۲۵ ر " $\frac{7}{15}$ " " — "دھوپ چھاؤں" چھوٹے بچوں کا پروگرام

موسیقی و نظم خوانی | موسیقی و نظم خوانی کے بعض دلچسپ پروگرام یہ ہیں :-

۷ ار آبان ۹ ساعت شب "راگ سے گیت تک"

۱۹ ر آبان $\frac{9}{15}$ ساعت شب — نظم خوانی — نذیر احمد

۲۱ ر " ۱۰ " " "ملا جلا پروگرام"

۲۲ ر " $\frac{8}{15}$ " صبح نظم خوانی — پریمی

" " " " " " — شمس ناہید

بیرونی فن کاروں میں روشن آرا بیگم اور وتسلا مدھول کر۔ مقامی فن کاروں میں روح اللہ حسینی روشن علی، کنھیا لال، ذاکر علی، خواجہ محمود بیگ، محمد یعقوب، امبا پرشاد، راجمنی، شاطا دیوی اور بالو بائی قابل ذکر ہیں۔

جوہری توانائی

(نشری تقریر مولوی محمد عبدالرحمن خان صاحب سابق صدر کلیۂ جامعہ عثمانیہ)

طبیعیات و کیمیا کے ماہرین کو عرصۂ دراز سے جوہر کی اندرونی توانائی کا انکشاف ہوتا رہا ہے۔ علی الخصوص اس صدی کے اوائل سے جب کہ البرٹ آئنسٹائین نے اپنے مشہور نظریہ اضافیت کے ذریعہ ثابت کیا کہ مادّہ اور توانائی ایک دوسرے کی بدلی ہوئی صورتیں ہیں۔ مادہ کی مقدار کو رفتار نور کے مربع سے ضرب دیا جائے تو اس توانائی کی قیمت معلوم ہو جاتی ہے جو ایک بہت ہی بڑی مقدار ہے۔ آزاد اور ترقی یافتہ ممالک کے تجربہ خانوں میں کوشش کی جا رہی تھی کہ جوہر کی اس توانائی پر دسترس حاصل کیا جائے۔ اگرچہ اس کوشش میں بعض چوٹی کی تحقیقات جرمنی ہی کے سائنس دانوں نے کی۔ خوش قسمتی سے ان کے اکثر و بیشتر سائنس داں نازی حکومت کے نسلی امتیاز اور ظلم و تشدد سے تنگ آکر اپنے ساتھ اپنی معلومات کے ذخائر انگلستان اور امریکہ لے گئے۔ ممالک متحدہ امریکہ کا سررشتہ جنگ اس دوسری عالمگیر لڑائی میں اپنے قدیم طریقے چھوڑ کر نیوکلئر فزکس کے جدید اور ہنوز ناآزمودہ آلات حرب مثلاً جوہری بم وغیرہ کی تیاری پر بے شمار روپیہ صرف کرنے کے لئے آمادہ نہ تھا آخر آئنسٹائن، نیل بوہر اور اینری کو فرمی جیسے ذی اثر سائنس دانوں کے ہمت دلانے پر پریزیڈنٹ روزویلٹ نے حسب ضرورت روپیہ خرچ کرنے کی اجازت دی جوہر کی توانائی کا راز معلوم کرانے کے لئے اس وقت صرف اتنا کہدینا مناسب ہے کہ

عالیہ تصورات کے بموجب جو زیادہ تر لارڈ ردر فرڈ کی بیش قیمت تجربات کا نتیجہ ہیں۔ جوہر ایک مرکزہ پر مشتمل ہے جس کا قطر سنٹی میٹر کی دس لاکھویں کسر کی دس لاکھویں کسر ہے۔ اس کے گرد تقریباً خالی فضاء ہے جس کا قطر سنٹی میٹر کا دس کروڑ واں حصہ ہے۔ اس فضاء کے اندر مرکزہ کے گرد منفی برقی بار کے (ایلکٹرون گھومتے ہیں۔ مرکزہ مثبت برقی بار کے پروٹونوں اور انبرتا ے نیوٹرونوں سے بنا ہوتا ہے۔ پروٹونوں کی تعداد ایک صحیح عدد ہے۔ ہر ایک کا برقی بار بقدر ۱٫۶ مضروب دہ بقوت منفی ۱۹ کولومب ہے۔ منڈلیف کے جدول ادوار عناصر (پیریاڈک ٹیبل) میں عنصر کا جو نمبر یا مقام یعنی جوہری عدد (Z) ہوتا ہے مرکزہ میں اتنے ہی پروٹون ہوتے ہیں۔ اگر جوہر کا کمیتی عدد (A) ہو تو مرکزہ کے نیوٹرونوں کی تعداد (A) منفی (Z) ہوتی ہے۔ پروٹون کی کمیت ہیڈروجن کے مرکزہ کی کمیت ہے۔ نیوٹرون اس سے کچھ ہی زیادہ کمیت کا ہوتا ہے۔ ایلکٹرون اسی قدر منفی بار کا حامل ہوتا ہے جس قدر پروٹون مثبت بار کا۔ مرکزہ کے گرد گھومنے والے ایلکٹرونوں کی تعداد مرکزہ کے پروٹونوں کی تعداد کے ٹھیک مساوی ہے۔ اس لئے طبعی حالت میں جوہر انبرقایا ہوتا ہے۔ ایلکٹرون مرکزہ کے گرد مختلف خولوں میں معینہ ضوابط کے تحت مترتب ہوتے ہیں۔ جملہ مستقل عناصر کی تعداد اس وقت ۹۲ ہے۔ (ممکن ہے کہ کائنات کے ابتدائی دور میں اس سے زائد ہو) ان کے کمیتی اعداد ایک سے لے کر ۲۳۸ تک ہیں۔ مرکزہ کی کمیت ہمیشہ ایک اساسی اکائی کی تقریباً صحیح عددی صنعت ہوتی ہے۔ یہ اکائی ہیڈروجن کے مرکزہ یعنی پروٹون کی کمیت کے قریب قریب مساوی ہے۔ اسی صحیح عدد کو کمیتی عدد کہتے ہیں اور وہ باستثنا ، ہیڈروجن اور ہیلیم ایک بیشا ذونادر ہمچا (کمیتی عدد ۳ کے) ہمیشہ جوہری عدد کا کم از کم دوچند ہوتا ہے۔ چونکہ پروٹون کی کمیت ایلکٹرون کی

کی کمیت کا ۱۸۴۰ گنا ہوتی ہے۔ اس لئے جوہر کی کمیت تقریباً تمام کی تمام مرکزہ ہی پر مجتمع ہے۔
جوہر کے مرکزہ کی زدوکوب یوں تو عہ ذرات اور پروٹونوں کے ذریعہ مختلف تجربوں میں
کی گئی ہے لیکن چونکہ ان ذرات پر مثبت برق ہوتی ہے مرکزہ کے اندر ان کو داخل کرنے کے
لئے ان کو ابتداءً کئی ملین ایلکٹرون وولٹ توانائی کا حامل بنانا پڑتا ہے۔ بریں ہم وہ جدول
ادوار عناصر کے چھوٹے جوہری اور کمیتی اعداد ہی کے عنصروں کے جواہر کے اندر داخل کرنے کے
لئے نیوٹرون ذرات ۱۹۳۲ء میں مرکزی طبیعیات سے متعلق دو اور دور رس انکشافات ہوئے۔
ایک پوزٹرون ہے جو ایلکٹرون کے مساوی کمیت اور مساوی مثبت برقی بار رکھتا ہے۔ دوسرا
انکشاف بھاری ہیڈروجن کا وجود ہے جو فطری ہیڈروجن میں بقدر ۱/۵۰۰۰ موجود ہے۔
اس کا کمیتی عدد ۲ ہے یعنے ہیڈروجن کا دوچند۔ اس کی اہمیت کے مدنظر اس کو ایک خاص
نام ڈیوٹریم دیا گیا اور اس کا مرکزہ ڈیوٹرون کہلاتا ہے۔ جب ایک ڈیوٹیرون دوسرے
ڈیوٹیرون سے متوسط رفتار کے ساتھ ٹکراتا ہے تو ہیلیم کا ایک نادر ہمجا (کمیتی عدد ۳) اور ایک
نیوٹرون برآمد ہوتا ہے۔ اب ہم یورینیم کے مرکزہ کے پھٹنے کا حیرت انگیز انکشاف بیان
کریں گے۔ یہی جوہری توانائی کے عملی استعمال کا سنگ بنیاد ہے۔ اوائل جنوری ۱۹۳۹ء
میں مشہور جرمن کیمیا داں اوٹوہان اور اس کے شاگرد اسٹراسمان نے برلن میں ایک تجربہ
کیا جس میں یورینیم کی نیوٹرونوں کے ذریعہ بمباری کی گئی۔ معلوم ہوا بیریم کا ایک ہمجا جس کا
جوہری عدد ۵۶ ہے پیدا ہوتا ہے۔ پس دوسرے جزو کا جوہری عدد ۳۶ ہوگا جو کرپٹون گیس
ہے۔ ان محصلہ جواہر کے مرکزوں کی مجموعی کمیت ابتدائی یورینیم کی کمیت سے بقدر ۱/۱۰۰۰
کمتر پائی گئی چونکہ یورینیم کا کمیتی عدد ۲۳۸ ہے یہ ایک نسبتاً بڑی مقدار مادہ ہے جو
اچانک توانائی میں تبدیل ہوگئی ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایک گرام یورینیم کے

پھٹ جانے سے ۵ء۲ ٹن پتھر کا کوئلہ جلنے کی توانائی حاصل ہوتی ہے۔

اسی زمانہ میں نیل بور ڈنمارک سے امریکہ جا رہا تھا۔ اس انکشاف کی اس کو اطلاع ملی تو اس نے فرمی، وہیلر وغیرہ سے اس موضوع پر واشنگٹن کے نظری طبیعیات کی کانفرنس میں مشورہ کیا اور اس مسئلہ پر سربرآوردہ رسالوں میں تقریباً سو مضامین شائع ہوئے۔ بالآخر حکومت امریکہ نے جیسا ابتداءً ذکر کیا گیا یورینیم کے مرکزہ کو پھاڑ کر توانائی حاصل کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ کئی سائنٹیفک بورڈ قائم کئے گئے نیشنل ڈیفنس ریسرچ کمیٹی موسوم بنام (NDRC) زیر صدارت وانیوار بُش اور پھر آفس آف سائنٹیفک ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ (OSRD) قائم کئے گئے اور نہایت منظم طریقہ پر متعدد پروگرام کے تحت خاص خاص امور کی تحقیقات شروع کر دی گئی۔ سب سے بڑا سوال روپیہ کا تھا۔ امریکہ میں ڈالروں کی کیا کمی تھی۔ جنگ جلد جیتنے کا شوق روپیہ کو پانی کی طرح بہا دیا۔

نازی تشدد سے بھاگ کر ادوہان، لیزے مائٹنر، او۔ آر۔ فرش وغیرہ ماہران سائنس انگریزی اور پھر امریکی تجربہ خانوں میں جیسے کولمبیا، پرنسٹن کیلی فورنیا وغیرہ کی جامعات کے اور ٹکنیالوجی کے اداروں میں جوہری بم کی تیاری کے مختلف مسائل پر پورے انہماک کے ساتھ صیغہ راز میں کام کرنے لگے۔ اسی اثناء میں نیل بور بھی وہاں بھاگ کر آیا اور بڑی فراست سے معلوم کیا کہ یورینیم کا جو مرکزہ پھٹتا ہے اس کی جوہری کمیت ۲۳۵ ہے اور وہ معمولی یورینیم (جوہری کمیت ۲۳۸) کا ایک ہمجا ہے جو بشرح ایک فی ۱۴۰ کی مقدار میں اس کے ساتھ فطری طور پر پایا جاتا ہے۔ پہلے اس ہمجا کو خالص حالت میں علحدہ کرنے کی ضرورت داعی ہوئی۔ کیمیائی ذرائع سے تو ہمجا علحدہ نہیں کئے جا سکتے تھے۔ اسلئے طبعی ذرائع یعنے حراری نفوذ، گیسی نفوذ کے طریقوں اور مقناطیسی فیوج

اور برقی مقناطیسی آلات کی وساطت سے یہ عمل ممکن تھا۔ مختلف اشخاص نے ان کو آزماکر دیکھا۔ سب سے زیادہ کامیاب اور زود اثر طریقہ حراری نفوذ کا ثابت ہوا۔ جو کلوسیوس نامی ایک جرمن سائنس داں نے چند ہی دنوں قبل ایجاد کیا تھا۔ بریں ہم ابتداً صرف چند میکروگرام کی ہی مقدار میں یہ ہیجا دستیاب ہو سکا

پھر اس یورینیم ۲۳۵ کو لوث سے پاک حالت میں جمع کیا گیا اور کافی دیر تک نیوٹرونوں کا مسلسل تعامل جاری رکھنے کے لئے گریفائیٹ کے ساتھ ملاکر مناسب اعداد کا کندا بنایا گیا۔ اس طرز عمل سے یورینیم کے مرکزے اچھی طرح پھٹنے لگے۔ ان تحقیقات میں انگلستان کے سائنس دانوں نے بھی امریکی محققین کا ہاتھ بٹایا۔ کینڈا والوں کی شرکت گریٹ بر لیک وغیرہ کے علاقوں کے یورینیم آکسائیڈ کے معدنوں کی وجہ سے ناگزیر تھی۔ پھر یہ بھی معلوم کرنا تھا کہ جوہری بم کے ذریعہ دشمن کو انتہائی نقصان پہنچانے کے لئے اس کا چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا وزن کیا ہونا چاہئے۔ جب یہ تمام مرحلے طے ہو چکے تو کیلی فورنیا انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی کے پروفیسر نظری طبیعیات ڈاکٹر اوپن ہائمر کے زیر ہدایات نیو مکسیکو کے صحرا میں ایک بلند فولادی مینار پر روبٹ (یعنے انسان نماشین) کے ذریعہ بم کو پھٹنے دیا۔ اس سے جو سنسنی خیز نتائج رونما ہوئے دنیا کے تمام اخبارات میں ان کی تفصیل درج ہے۔ مینار بخاربن کر اڑ گیا۔ تمام صحرا روشن ہو گیا۔ یہ پہلا بم تھا دوسرے دو بم جاپان کے دو بڑے اور آباد شہروں (ہیروشیما اور ناگاساکی) پر فضاء کی بلندی سے گرائے گئے۔ جوہری بم کے پھٹنے سے بعینہ وہی آتش زدگی اور تباہی پیدا ہوتی ہے جو آفتاب کے مرکزی حصہ سے اچانک ایک بڑا ٹکڑا زمین پر گرنے سے پیدا ہو سکتی ہے اس لئے کہ حرارت کی تپش ۲۰ ملین درجہ مئی سے بھی متجاوز ہوتی ہے۔ اس تیز

آن میں ہر ایک چیز بخار بن کر اڑ جاتی ہے زمین کے کرۂ ہوائی کا کئی ملین گنا دباؤ آن کی آن میں محسوس ہوتا ہے جس کی وجہ سے بڑے سے بڑے شہر اور ان کے اطراف و اکناف کی تمام عمارتیں درخت وغیرہ بھوسہ کی طرح اڑ جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ وہاں کی زمین تابکار اشیاء سے زہر آلود ہو جاتی ہے۔ جو دھواں اوپر ہوا میں اٹھتا ہے بڑی سرعت کے ساتھ تھوڑی ہی دیر میں چالیس پچاس ہزار فٹ بلند ہو جاتا ہے۔ اس کے اندر عارضی مگر خطرناک تابکار گیسیں ہوتی ہیں جو تمام بالائی فضا میں پھیل جاتی ہیں۔ اگرچہ ان کا بیشتر اثر کچھ دنوں بعد زائل ہو جاتا ہے تاہم حیوانات و نباتات کے اندرونی نازک حصص خصوصاً تولیدی اور نشوونما کے نظام کو جو ضرر پہنچتا ہے اس کا ٹھیک پتہ چلانا اس وقت ناممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ پھر کسی آبادی کے مقام پر جوہری بم گرانے کا موقعہ پیدا نہ ہو۔

جوہری توانائی پر ابھی اتنا قابو حاصل نہیں ہوا ہے کہ اس کو بآسانی روزمرہ کے مفید صنعتی کاروبار میں استعمال کیا جا سکے۔ البتہ اس سے جو انتہا درجہ بڑی حرارت پیدا ہوتی ہے اس کو محفوظ طریقہ پر بتدریج کام میں لانا ممکن نظر آتا ہے۔ یورینیم کے مرکزہ کو جب واشنگٹن اور کولمبیا کے تجربہ خانوں میں پھاڑا جا رہا تھا تو اس سے خارج ہونے والی حرارت کو کولمبیا ندی میں منتشر کرنا پڑا۔ ندی کا پانی بھی خطرناک سرعت کے ساتھ گرم ہونے لگا۔ اس پر قابو حاصل کرنے کے لئے آب پاش کے بڑے سے بڑے تنصیبات استعمال کرنے پڑے۔

بعض تجربوں میں یورینیم کے مرکزہ کو پھاڑ کر یورینیم (۲۳۹) یعنے کمیت ۲۳۹ والا عنصر بھی بنایا جا سکا۔ اس سے ایک الکٹرون خارج ہونے پر جوہری عدد ۹۳

اور کمیتی عدد ۲۳۹ کا ایک بالکل جدید عنصر جو تاحال زمین پر موجود نہ تھا تیار ہوا۔
اس کا نام پنٹونیم رکھا گیا۔ اس سے مزید ایک الیکٹرون نکل جانے پر ایک دوسرا
نیا عنصر پلوٹونیم (جوہری عدد ۹۴ اور کمیتی عدد ۲۳۹ حاصل ہوتا ہے۔ یہ عنصر بھی جوہری
بم کی تیاری میں استعمال ہوا ہے۔

جوہری توانائی پر انسان کا تسلط اگرچہ دنیائے سائنس کے سر برآوردہ
محققین اور ماہران فن انجینیری وصنعت گری کے اشتراک عمل کی ایک بے نظیر مثال ہے۔
ساتھ ہی وہ ایک انتہا درجہ خطرناک مسئلہ بھی ہے۔ اگر متمدن اقوام ضبط و تحمل اور حقیقی
رواداری سے کام نہ لیں تو اندیشہ ہے کہ انسان کی نسل خود دنیا سے مٹ جائے گی۔
روئے زمین کے تمام سر برآوردہ ماہران سائنس اور ذمہ دار سیاس اس خطرہ سے بخوبی
واقف ہیں اور نہایت تردد و اضطراب کے ساتھ اس کے استعمال پر نگرانی رکھنے سے
متعلق قواعد وضوابط کی تیاری میں مصروف ہیں۔ یورینیم کے معدن بہت جگہ دریافت ہوئے
ہیں۔ جنگ سے پہلے اس کے آکسائڈ کی قیمت میں ڈالر فی پونڈ تھی اور پتھر کے کوئلے کی
بھی تین ڈالر فی ٹن تھی۔ تھوریم اور ایکٹینیم کے کچھ دھات بھی زمین پر جا بجا دستیاب ہوتے
ہیں۔ ان تابکار اشیاء سے بھی جوہری توانائی حاصل کرنا بعید از قیاس نہیں۔ کیا
عجب ہے کہ آگے چل کر سائنٹیفک تحقیق اس قدر ترقی کر جائے کہ ایسے تعاملات بھی دریافت
ہوں جن سے مادہ کی ایک چھوٹی کسر کے بجائے اس کا معتدبہ حصہ توانائی میں تبدیل ہو جائے۔

شنبہ ۱۶ر آبان مطابق ۲۱ر ستمبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ غلام محمد خان - عام پسند گانے

۸ - ۴۵ ریکارڈ

۹ - . روشن آرا بیگم - خیال

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ روشن آرا بیگم - ٹھمری - بھیرویں

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - . روشن آرا بیگم - خیال

۵ - ۱۵ خواجہ محمود بیگ - غزل -

نہ سنے درد دل میرا نہ سنے (امیرا)

غزل - گھونگٹ اس رخ سے گر جدا ہو جائے

۵ - ۳۰ روشن آرا بیگم - ٹھمری

۵ - ۴۵ خواجہ محمود بیگ - "سمجھا تھا میں"

اصغر اور خسرو کی غزلیں

۶ - . تلنگی نشریات

بانسری "جبری تعلیم" تقریر - بی - وی سباراؤ

فلمی گانے - اصلاحات (بات چیت)

۶ - ۳۰ "دادرے ہی دادرے"

۶ - ۴۵ غلام محمد خاں - سارنگی (سولو)

۷ - . "غلہ" بات چیت - نوشتہ ابن علی

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

ریڈیو کلب کی خبریں - کہانی - فاروق احمد -

"غالباں چھوڑو سخاوت" لڑکیوں کا کورس

"تعلیمی تفریح" محمد عظمت اللہ - ریکارڈ - معمہ سنو -

شب

۷ - ۴۵ ہارمونیم سولو - راجیندر راؤ

۸ - . روشن آرا بیگم - کلام شاہانہ

۸ - ۱۰ "اولمپک کھیل" تقریر - اعراج احمد خاں

۸ - ۲۵ شیشہ ترنگ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - . انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ روشن آرا بیگم - ایک راگ

۹ - ۴۰ شیخ داؤد - طبلہ سولو

۹ - ۵۰ روشن آرا بیگم - ٹھمری

پیا بن ناہیں آوت چین

۱۰ - . خواجہ محمود بیگ - غزل -

وہ دل میں ہیں مگر دل کی پریشانی نہیں جاتی

(شہزادہ والاشان حضرت شجیع)

غزل - ساری دنیا مجھے کہتی تیرا سودائی ہے

۱۰ - ۵ روشن آرا بیگم - بھیرویں

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

یکشنبہ ۷ ارآبان مطابق ۲۲ ستمبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ ریکارڈ

۸ - ۴۵ للتا بائی ۔اساوری۔ کاہا کرو موسے رار

۹ - ۰ روح اللہ حسینی "برہن کا گیت" (ضیا)

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ للتا بائی۔ غزل

یاد نے تیری کیا مجھ سے فراموش مجھے (بیدم)

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ روشن علی۔ دھناسری۔ بیگ بلاؤ

۵ - ۱۵ للتا بائی۔ ٹھمری مرلی والے شام

غزل۔ شال پر تو مئے طوف جام کرتے ہیں (اقبال)

۵ - ۳۰ ہارمونیم

۵ - ۴۵ للتا بائی۔ بھیم پلاس۔

پیا ملن ہم جائیں (بلمپت)

درشن کا پیاسی (درُت)

۶ - ۰ مرہٹی نشریات

اخباری تبصرہ۔ موسیقی۔ ہرسن کمار

تقریر۔ ڈرامہ کراؤ۔ اصلاحات (بات چیت)

۶ - ۳۰ روشن علی۔ ٹھمری۔

بلموا تورے نین جادو بھرے ری

۶ - ۴۵ للتا بائی۔ غزل۔

ہر گھڑی انقلاب میں گزری (فانی)

گیت۔ ہم نے بھاگ جگا یا (خمار اورنگ آبادی)

۷ - ۰ روح اللہ حسینی۔ فلمی گیت

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

خطوں کے جواب سنو

۷ - ۴۵ ریکارڈ

۸ - ۰ روح اللہ حسینی۔

خم۔ سبو۔ ساغر۔ صراحی۔ جام۔ پیمانہ مرا (کیفی)

۸ - ۱۰ اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

۸ - ۲۵ کانشرٹ ترنگ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ للتا بائی - داد اور ٹھمری

۹ - ۳۰ روح اللہ حسینی "بادہ حبیب" نظم (مخدوم محی الدین)

۹ - ۴۰ روشن علی اور للتا بائی "راگ سے گیت تک"

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

دوشنبہ ۱۸ آبان مطابق ۲۳ ستمبر

صبح پہلی نشر

۸ — ۳۰ ریکارڈ

۹ — ۱۵ خبریں

۹ — ۲۰ ریکارڈ

۹ — ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ — ۰ راجمنی ۔ فلمی گیت

۵ — ۱۵ کنھیا لال ۔ دادرا ۔ موہے چین نہیں دن رین

غزل ۔ دل شکن ثابت ہوا ہر آسرا میرے لئے (ناطق)

۵ — ۳۰ راجمنی بھجن اور گیت

۵ — ۴۵ طبلہ ۔ محمد خاں

۶ — ۰ فارسی نشریات

ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ حالات حاضرہ (بات چیت)

۶ — ۳۰ آرکسٹرا

۶ — ۴۵ لکشمن راؤ ۔ ٹھمری

کون بھرت جل جنا سکھی ری

غزل ۔ میری آہ رنگ دکھا گئی مرے نالے کام یہ کر گئے (صفیہ)

۷ — ۰ مرزا محمود بیگ ۔ دو گیت

۷ — ۱۵ بچوں کے لئے

"تارے اور ستارے" ننھوں کا پروگرام

۷ — ۴۵ حسن علی کریم ۔ غزلیں

۷ — ۵۵ جھلکیاں

۸ — ۰ ریکارڈ

۸ — ۱۰ "موجودہ مسائل" تقریر ۔ قاضی محمد عبدالغفار

۸ — ۲۵ ستار ۔ باگیسری

۸ — ۳۰ اردو میں خبریں

۸ — ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ — ۰ انگریزی میں خبریں

۹ — ۱۵ "پسند اپنی اپنی" (ریکارڈ)

۱۰ — ۳۰ ترانۂ دکن

سہ شنبہ ۱۹ آبان مطابق ۲۴ ستمبر

صبح — پہلی نشر

۸ - ۳۰ شریمد بھگوت گیتا کے اشلوک اور ترجمہ
پنڈت رام نواس شرما

۸ - ۴۰ بھجن - (ریکارڈ)

۸ - ۵۵ ونسلا دھولکر - عام پسند گانے

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ ونسلا دھولکر - عام پسند گانے

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ - ۰ ونسلا دھولکر - عام پسند گانے

۵ - ۱۵ روشن علی - استادی گانے

۵ - ۴۵ ذاکر علی - غزل - سادگی دل کی قیامت ہوگئی
(شہزادہ والاشان حضرت شجیع)
گیت - تو پریم نہ کر نادان

۶ - ۰ تلنگی نشریات
"محفل ساز" اعلان بعد میں کیا جائے گا۔
اصلاحات (بات چیت)

۶ - ۳۰ "گنگا جمنی" (مرد اور عورت کے ریکارڈ)

۶ - ۴۵ روشن علی - استادی گانے

۷ - ۰ ونسلا دھولکر - فلمی گیت

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
حیدرآباد کے وزیراعظم (سلسلہ کی تقریر)
کہانی - اقبال آمنہ - ریکارڈ - کہانی
شبیر حسین - گانا - غلام محی الدین

۷ - ۴۵ آرکسٹرا پر کافی کی دھن سنئے

شب

۸ - ۰ ونسلا دھولکر - عام پسند گانے

۸ - ۱۰ "سینماؤں کے اندر" تقریر بھاؤ چند کھنا

۸ - ۲۵ ساز

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ روشن علی - استادی اور عام پسند گانا

۹ - ۳۰ نظم خوانی - عذیر احمد
"میں برا تھا تو مجھے دوست بنایا کیوں تھا"
(مختار - اورنگ آبادی)

۹ - ۴۵ ونسلا دھولکر - عام پسند گانے

۱۰ - ۰ "نظارے" نشری خاکے - نوشتہ غلام ربانی

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

چہارشنبہ ۲۰ آبان مطابق ۲۵ ستمبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ ریکارڈ

۸ - ۴۵ محمد یعقوب - غزل -
تم ملے مجھ سے ملے بیشک ملے اکثر ملے (کیفی)
گیت - پیت نہ آئی راس سجنوا (خمار)
غزل - گرتے گرتے ان کا دامن تھام لے (میکش)

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ محمد یعقوب - ٹھمری - بھیرویں

۹ - ۳۰ ترانہ دکن

شام دوسری نشر

۵ - . محمد یعقوب - غزل -
ہم بھی پئیں تمہیں بھی پلائیں تمام رات (ریاض)
غزل - محبت میں ہم پر یہ کیا وقت آیا (ساغر)

۵ - ۱۵ سہ سازہ

۵ - ۳۰ لکشمن راؤ - دادرا - کاہے مارے نیناں بان
غزل عشق میں ہیچ وہ پائے ہیں کہ جی جانتا ہے (داغ)

۵ - ۴۵ ریکارڈ

۶ - . مرہٹی نشریات
ریکارڈ - اخباری تبصرہ - نظمیں - داجیشور راؤ
اصلاحات (بات چیت)

۶ - ۳۰ فلمی کہانی

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
"فیچر سنو"

۷ - ۴۵ محمد یعقوب "میکش اور فانی کی قسم"
(۱) اٹھا کے دیکھ قسم تجھ کو مسکرانے کی
(۲) مجھے قسم ہے ترے صبر آزمانے کی

شب

۸ - . ہارمونیم سولو

۸ - ۱۰ "اخباری دنیا" تقریر - محمد حبیب اللہ اوج

۸ - ۲۵ سارنگی

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - . انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ یوروپین موسیقی

۹ - ۴۵ "گھریلو صنعتیں" انگریزی تقریر - سید تقی ہاشمی

۱۰ - . یوروپین موسیقی

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

پنجشنبہ ۲۱ آبان مطابق ۲۶ ستمبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ امبا پرشاد - خیال - بھیروں
۸ - ۴۵ وتسلا دھولکر - عام پسند گانے
۹ - ۰ امبا پرشاد - ٹھمری
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ وتسلا دھولکر - عام پسند گانے
۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ وتسلا دھولکر - عام پسند گانے
۵ - ۱۵ منظور احمد - خمسہ -
زمیں سے عرش تک گونجا وہ افسانہ محمدؐ کا
غزل چشم کو اشک بار ہونا تھا
۵ - ۳۰ امبا پرشاد - خیال ملتانی
۵ - ۴۵ وتسلا دھولکر - فلمی گیت
۶ - ۰ کنٹری نشریات

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - اصلاحات -
تقریر - ریکارڈ
۶ - ۳۰ وتسلا دھولکر - ٹھمری اور بھجن

۶ - ۴۵ منظور احمد - فارسی غزل -
نمی دانم چہ منزل بود شب جائے کہ من بودم
غزل - ترے بغیر مکمل یہ زندگی نہ ہوئی (جگر)
۷ - ۰ وتسلا دھولکر - عام پسند گانے
۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
"دیوانی ہانڈی" آپا فہیم کا بنایا ہوا پروگرام
لڑکیوں کے لئے -
۷ - ۴۵ امبا پرشاد - ہارمونیم سولو

۸ - ۰ وتسلا دھولکر - بھاؤ گیت
۸ - ۱۰ "ریڈیو کی ڈاک" ندیم
۸ - ۲۵ بلبل ترنگ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ امبا پرشاد - بالکونس
۹ - ۳۰ وتسلا دھولکر - گیت
۹ - ۴۵ منظور احمد - غزلیں -
(ملا جلا پروگرام)
۱۰ - ۰ وتسلا دھولکر - منظور احمد - امبا پرشاد

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

جمعہ ۲۳ر آبان مطابق ۲۷ر ستمبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ قرأت کلام اللہ اور ترجمہ

قاری محمد عبدالباری

۸ - ۴۵ نعت - عامر

۸ - ۵۰ پریمی - نظم خوانی "زندگی" (زیبا)

۹ - - علی بخش اور ساتھی - قوالی

۹ - ۱۵ خبریں

۹ - ۲۰ علی بخش اور ساتھی - قوالی

۹ - ۳۵ "خیال سے گیت تک" (ریکارڈ)

۱۰ - - خواتین کے لئے

عالم نسواں - "خواتین کے مسائل" سعیدہ سلطانہ

۱۰ - ۲۰ بالو بائی بھیرویں

۱۰ - ۳۰ "خواتین کیونکر ترقی کر سکتی ہیں"

تقریر - جہاں بانو بیگم نقوی

۱۰ - ۴۰ ریکارڈ

۱۰ - ۴۵ فیچر

۱۱ - ۱۵ بالو بائی - ٹھمری یا دادرا

۱۱ - شمس ناہید - نظم خوانی "نغمہ حیات"

(نوشابہ خاتون)

۱۱ - ۴۰ ریکارڈ

۱۲ - - ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - - علی بخش اور ساتھی - قوالی

۵ - ۱۵ بالو بائی - خیال - ملتانی -

کون دیس گئے پیا

۵ - ۳۰ علی بخش اور ساتھی - قوالی

۵ - ۴۵ بالو بائی - خیال بھوپ

اے ری آج سکھی ری

۶ - ۰ عربی نشریات

ریکارڈ۔ تقریر۔ موسیقی۔ اخباری تبصرہ

حالات حاضرہ (بات چیت)

۶ - ۳۰ علی بخش اور ساتھی۔ قوالی

۶ - ۴۵ بالو بائی۔ ٹھمری۔

ندیا کنارے مورا گاؤں

۷ - ۰ ریکارڈ

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

تمہاری پسند کے ریکارڈ سنو

۷ - ۴۵ علی بخش اور ساتھی۔ قوالی

۷ - ۵۵ "جھلکیاں"

۸ - ۰ ریکارڈ

۸ - ۱۰ "نئی مقننہ" تقریر

۸ - ۲۵ اناؤنسمنٹ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ "ہمیر کی گت" آرکسٹرا

۹ - ۲۵ بالو بائی۔ خیال کیدارا

بن ٹھن کر کہاں چلے

۹ - ۴۵ علی بخش اور ساتھی۔ قوالی

۱۰ - ۰ بالو بائی۔ مالکونس۔ مکھ مور مور

۱۰ - ۱۵ علی بخش اور ساتھی۔ قوالی

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

شنبہ ۲۳ آبان مطابق ۲۷ ستمبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۳۰ ریکارڈ۔
۸ - ۴۵ شانتا دیوی۔ خیال اساوری۔ پیت نہ کیجیے
۹ - ۰ مادھوراؤ۔ دو بھجن
۹ - ۱۵ خبریں
۹ - ۲۰ شانتا دیوی۔ غزل۔
نقشِ وفا کا رنگ مٹایا نہ جائے گا۔
۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ شانتا دیوی۔ پوریا دھناسری
اب تو رت آئے (بلمپت)
بھوں بھوں بولے رت بھونرا (دُرت)
۵ - ۱۵ شنکرراؤ۔ ستار
۵ - ۳۰ شانتا دیوی۔ ٹھمری۔
ایسی سانورے سے سلونے موسے
غزل۔ سر میں چکر پاؤں زخمی بال و پر ٹوٹے ہوئے
(توفیق)
۵ - ۴۵ مادھوراؤ۔ پوروی۔ کاہے بجائے بین
۶ - ۰ تلنگی نشریات
فیچر پروگرام۔ (اصلاحات (بات چیت)
۶ - ۳۰ شانتا دیوی۔ دادرا۔ سیاں اتر گئے پار
غزل۔ ہم حسن کو بہ حد نظر دیکھتے ہیں
۶ - ۴۵ مادھوراؤ۔ ٹھمری۔ اب کے ساون گھر آجا

۷ - ۰ آرکسٹرا پر دو دھنیں
۷ - ۱۵ بچوں کے لئے
ریڈیو کلب کی خبریں۔ کہانیاں اور نظمیں
معمہ سنیو۔
۷ - ۴۵ شانتا دیوی۔ ٹھمری۔
صورتیاں دیکھے بنا نا ہیں چین
پد۔ دیوتا کا لکھا
۸ - ۰ شنکرراؤ۔ ستار
۸ - ۱۰ "دعوتیں" تقریر۔ حاجی بشیر احمد خاں
۸ - ۲۵ ریکارڈ
۸ - ۳۰ اردو میں خبریں
۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ - ۰ انگریزی میں خبریں
۹ - ۱۵ شانتا دیوی۔ خیال بھاگ۔
اے کون ڈھنگ تورا (بلمپت)
لٹ الجھی سلجھا جا رے بالم (دُرت)
۹ - ۳۰ سارنگی سولو
۹ - ۴۵ شانتا دیوی۔ خیال مین۔
گرو بن کیسے گن گاؤں
۱۰ - ۰ خواجہ محمود بیگ۔ "ساون" نظم خوانی
(بابر)
۱۰ - ۱۵ شانتا دیوی۔ ٹھمری۔
تم نے ہمری دردیا نہ جانی
غزل۔ خبر تحیر عشق سن نہ جنوں رہا نہ پری رہی
(سراج اورنگ آبادی)
۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

یکشنبہ ۲۴ آبان مطابق ۲۸ ستمبر

صبح — پہلی نشر

۸ — ۳۰ حفیظ احمد خاں - کانپور والے - غزل اور ٹھمری
۸ — ۴۵ ببو بائی - دادرا - چلی جا موری نیا کنارے
گیت - اے پریم تیری بلہاری ہو
۹ — ۰ ریکارڈ
۹ — ۱۵ خبریں
۹ — ۲۰ حفیظ احمد خاں - کانپور والے - عام پسند گانے
۹ — ۳۰ ترانۂ دکن

شام — دوسری نشر

۵ — ۰ حفیظ احمد خاں - کانپور والے - عام پسند گانے
۵ — ۱۵ ریکارڈ
۵ — ۳۰ ببو بائی - ٹھمری - پیلو
موہے مرلی کی ٹیر سنا جا
غزل - وہ دل میں ہے مگر دل کی پریشانی نہیں جاتی
(شہزادہ والا شان حضرت شجیع)
۵ — ۴۵ حفیظ احمد خاں - کانپور والے - عام پسند گانے
۶ — ۰ مرہٹی نشریات

ریکارڈ - اخباری تبصرہ - بچوں کا پروگرام
(چادر گھاٹ کالج) اصلاحات (بات چیت)
۶ — ۳۰ "غزلیں ہی غزلیں"
(حفیظ احمد خاں - ذاکر علی - ببو بائی)

۷ — ۰ "غلہ" خاکہ
۷ — ۱۵ بچوں کے لئے
خطوں کے جواب - سنو
۷ — ۴۵ حفیظ احمد خاں - عام پسند گانے
۸ — ۰ سارنگی سولو
۸ — ۱۰ "کائناتی شعاعیں"
تقریر - ڈاکٹر حاجی غلام محمد
۸ — ۲۵ ریکارڈ
۸ — ۳۰ اردو میں خبریں
۸ — ۵۰ تلنگی میں خبریں
۹ — ۰ انگریزی میں خبریں
۹ — ۱۵ "ایک ہی راگ دو فن کاروں سے"
۹ — ۴۵ ببو بائی - ٹھمری
بالم چھیڑے مت جا
غزل - گزر رہا ہے ادھر سے تو مسکراتا جا
۱۰ — ۰ حفیظ احمد خاں - ان کی اپنی پسند کے گانے
۱۰ — ۳۰ ترانۂ دکن

دوشنبہ ۲۵ آبان مطابق ۲۹ ستمبر

صبح پہلی نشر

۸ - ۰۰: ۳ ریکارڈ

۸ - ۴۵ کنھیالال ٹھمری ۔ جمنا کے تیر

غزل ۔ دکھا کر ہاتھ اپنا پوچھتے ہیں وہ یہ ہمسے

۹ - ۰ محی الدین رؤف ۔ غزلیں

۹ - ۲۵ خبریں

۹ - ۳۰ کنھیالال ۔ دو فلمی گیت (۱) ساون کے بادلو

(۲) نیناں بھر آئے نیر

۹ - ۳۰ ترانۂ دکن

شام دوسری نشر

۵ - ۰ عورتوں کے ریکارڈ

۵ - ۳۰ محی الدین رؤف ۔ غزلیں

۵ - ۴۵ آرکسٹرا

۶ - ۰ فارسی نشریات

ریکارڈ ۔ اخباری تبصرہ ۔ ریکارڈ ۔

حالات حاضرہ (بات چیت)

۶ - ۳۰ کنھیالال ۔ غزل ۔

کچھ تجھکو خبر ہے ہم کیا کیا اے گردش دوراں بھول گئے

(مجاز لکھنوی)

غزل سوز دل آہ دلِ بے تاب کہاں سے لاؤں (توفیق)

۶ - ۴۵ محی الدین رؤف ۔ عام پسند گانے

۷ - ۰ کنھیالال ۔ ٹھمری ۔

نہیں آئے گھر گھنشام

۷ - ۱۵ بچوں کے لئے

"دھوپ چھاؤں" چھوٹے بچوں کا پروگرام

۷ - ۴۵ پیانو ۔ وائلن ۔ طبلہ

۷ - ۵۵ "جھلکیاں"

۸ - ۰ کنھیالال ۔ دادرا ۔ چلے جیہو پپیا

۸ - ۱۰ "شہ..." تقریر ۔

۸ - ۲۵ کلارینیٹ

۸ - ۳۰ اردو میں خبریں

۸ - ۵۰ تلنگی میں خبریں

۹ - ۰ انگریزی میں خبریں

۹ - ۱۵ "ہفتہ کی ایک جھلک" (ملک کے مشاہیر کی تقریروں اور مشہور گانے والوں کے ریکارڈ تبصرہ کے ساتھ بجائے جائیں گے)

۱۰ - ۳۰ ترانۂ دکن

ریڈیو کلب کے ممبر (بہ سلسلہ گزشتہ)

۵۸۱ اقبال بانو
۵۸۲ رضاء الجبار
۵۸۳ سید عبدالغنی عرف سعید
۵۸۴ شہناز بانو
۵۸۵ نزہت جہاں
۵۸۶ شہر بانو
۵۸۷ اصغر علی
۵۸۸ محمد ہارون انصاری
۵۸۹ کے۔ ایم۔ منیر
۵۹۰ شمیم اختر
۵۹۱ رویندر ناتھ
۵۹۲ لکشمی دیوی راج
۵۹۳ فیاض محمد خاں
۵۹۴ سرور بیگم
۵۹۵ ممتاز بیگم
۵۹۶ ہاشم علی
۵۹۷ جگل کشور رام گوپال
۵۹۸ دھنیشور پرشاد
۵۹۹ نفیس آرار
۶۰۰ ریاض الحسن
۶۰۱ صبیحہ نورالدین
۶۰۲ قیصر
۶۰۳ رضیہ محمود
۶۰۴ شاہانہ
۶۰۵ مجتبیٰ سلطانہ
۶۰۶ محمد عبداللطیف خاں اکبر
۶۰۷ سید رحمان علی
۶۰۸ محمد احمداللہ
۶۰۹ نثار محمد خاں
۶۱۰ نعیم احمد زبیری تاج
۶۱۱ غلام قادر غلیق
۶۱۲ ڈی پرمود چند ربابو
۶۱۳ انیس
۶۱۴ ممتاز خطیب
۶۱۵ ولی الرحمن صدیقی
۶۱۶ محمد اقبال حسین صدیقی ماجد
۶۱۷ خواجہ معین الدین
۶۱۸ جگدیش موہن لال
۶۱۹ وشنو راج
۶۲۰ سجاد علی
۶۲۱ امتہ الحسن
۶۲۲ محمد حسن
۶۲۳ سید عبدالغنی
۶۲۴ سرندر کماری
۶۲۵ سید حامد حسین

۶۲۶ محبوب بیگم
۶۲۷ سید عبداللہ
۶۲۸ محمد عبداللطیف عثمانی عرف مختار میاں
۶۲۹ سید یعقوب
۶۳۰ پومان موہتی
۶۳۱ عبدالرشید صدیقی
۶۳۲ فاطمہ صبیحہ بیگم
۶۳۳ فاطمہ غوثیہ بیگم
۶۳۴ سراج النساء بیگم
۶۳۵ رشید النساء بیگم
۶۳۶ جے لکشما ریڈی
۶۳۷ بی رمیش چندری
۶۳۸ محمد اقبال
۶۳۹ شام راؤ
۶۴۰ نظام
۶۴۱ عابدہ صابر
۶۴۲ یندھو سودھنا
۶۴۳ منوہری
۶۴۴ ہادی علی مرزا

۶۴۵ ٹھاکر من موہن سنگھ سینگر
۶۴۶ صدیقیہ بلگرامی
۶۴۷ سید عبدالرب
۶۴۸ محمد محمود
۶۴۹ قاضی رشید احمد سحر
۶۵۰ محمد قمرالدین
۶۵۱ عبدالعزیز حاجی اسمٰعیل
۶۵۲ محمد عمر
۶۵۳ طیبہ رحمت اللہ
۶۵۴ مصطفےٰ علی
۶۵۵ محمد فاروق
۶۵۶ عباس علی خاں عرف عباس پاشاہ
۶۵۷ کمال الدین خاں
۶۵۸ یوسف النساء بیگم
۶۵۹ سکینہ بیگم
۶۶۰ علی یار خاں
۶۶۱ محمد اعظم علی شریف
۶۶۲ سید زین العابدین
۶۶۳ اصغری بیگم

۶۶۴ محبوب رکن الدین احمد
۶۶۵ سرمدی بیگم
۶۶۶ اشونی کمار
۶۶۷ ٹیپو خاں عرف ستید
۶۶۸ محمد عارف اقبال
۶۶۹ ارون کمار
۶۷۰ رضیہ سید ڈاکٹر ریاض علی
۶۷۱ سلیمہ بیگم
۶۷۲ مجتبیٰ سلطانہ
۶۷۳ شاہد علی
۶۷۴ سلیمہ غوث محی الدین
۶۷۵ جاوید کمال
۶۷۶ حامد سلطان
۶۷۷ ارجمند رحمت اللہ
۶۷۸ علی معین الدین
۶۷۹ خورشید
۶۸۰ خلیل الرحمٰن
۶۸۱ اوما دیوی
۶۸۲ مسعود سلطان

۶۸۳ عبدالجبار صدیقی عرف شیخ
۶۸۴ محمد زین العابدالدین
۶۸۵ شاہ محمد عزیز اللہ
۶۸۶ احمدی بیگم
۶۸۷ نجم النساء
۶۸۸ خواجہ بدرالدین عارف
۶۸۹ بلقیس جہاں
۶۹۰ مرزا حمید اللہ بیگ
۶۹۱ اسرار احمد
۶۹۲ یحییٰ بن محمد الموسلی
۶۹۳ محمد یونس سلیم
۶۹۴ سید صفی
۶۹۵ بی۔ایم۔کیشون
۶۹۶ ایس۔اے۔رحیم
۶۹۷ سید عبدالحی ید اللہ
۶۹۸ خواجہ غیاث الدین حامد
۶۹۹ اقبال معین
۷۰۰ کے۔ایم۔چٹنگوپیکر
۷۰۱ میر ہدایت حسین زیدی

۷۰۲ سید حسین
۷۰۳ محمد نظام علی خاں خسرو
۷۰۴ محمد آصف الدین
۷۰۵ زہرہ بانو
۷۰۶ سید نعیم
۷۰۷ طاہرہ ظہیرالدین احمد
۷۰۸ سید روشن منور
۷۰۹ سید شاہد حکیم
۷۱۰ بلقیس سلطانہ
۷۱۱ رائے اندر کمار
۷۱۲ بتول سلطان
۷۱۳ ترو چیندر چٹنگوپیکر
۷۱۴ سید فضل اللہ حسینی
۷۱۵ نیم گاؤکر ایس جی
۷۱۶ بی جی۔نیم گاؤکر
۷۱۷ سنجیدہ بیگم
۷۱۸ سلطانہ بیگم
۷۱۹ سید یحییٰ علی
۷۲۰ محمد صادق ظہیرالدین

۷۲۱ میر حسن علی عارف
۷۲۲ سید محمود وارثی انور
۷۲۳ کے۔نرسما گوڑہ
۷۲۴ ہاشم
۷۲۵ اسمٰعیل
۷۲۶ ڈی اشونی کمار
۷۲۷ وحید اللہ
۷۲۸ عزت سودہی
۷۲۹ میر مسعود علی
۷۳۰ امرا خانم حیدر حسین
۷۳۱ میمونہ بیگم
۷۳۲ محمد غلام محبوب علی
۷۳۳ رمضان علی
۷۳۴ محمد خلیل اللہ صدیقی
۷۳۵ سید عارف علی
۷۳۶ محمد نعیم الحق انور قدوسی
۷۳۷ عزیز الدین۔منصور انصاری
۷۳۸ محمد خاں خلیل
۷۳۹ حبیب پاشاہ

۷۴۰ بشیر فاطمہ
۷۴۱ سلیم اختر
۷۴۲ میر غلام علی
۷۴۳ شیخ حسین
۷۴۴ رقیہ سلطانہ
۷۴۵ سید کریم اللہ قادری
۷۴۶ سید اسد اللہ اسحاقی
۷۴۷ سید زین العابدین اسحاقی
۷۴۸ سید عبد الرشید کاظمی
۷۴۹ سید احمد اسحاقی
۷۵۰ رام کشن سنہا
۷۵۱ احمد سلطان
۷۵۲ سید شہاب الدین شطاری
۷۵۳ محمد احمد بیگ
۷۵۴ نجمہ جیلانی
۷۵۵ نثار احمد جیلانی
۷۵۶ محمد خلیل خاں عرف خالد
۷۵۷ نثار احمد
۷۵۸ گوہر علی
۷۵۹ محمد اقبال احمد خاں
۷۶۰ نور جہاں اسحاق
۷۶۱ عزیز زمانی
۷۶۲ پروین
۷۶۳ وحیدہ
۷۶۴ ایم۔ اے۔ کریم
۷۶۵ سلیم اطہر
۷۶۶ محمد لیاقت اللہ قریشی
۷۶۷ شاہ جہاں
۷۶۸ غلام حیدر
۷۶۹ مصباح الدین
۷۷۰ فضل الرحمٰن
۷۷۱ پرکاش چندر سائنی
۷۷۲ راجندر پرشاد واگرے
۷۷۳ ساوتری دیوی جھنڈری
۷۷۴ طاہر
۷۷۵ تلاوت النساء بیگم
۷۷۶ وجے کمار بھٹناگر
۷۷۷ محمد عبد الوہاب
۷۷۸ محمد رفعت جلیل
۷۷۹ نورتن لال جھنڈرا
۷۸۰ جینک رام پرشاد
۷۸۱ محمد انور الدین خاں
۷۸۲ علی مہدی حسین قائل
۷۸۳ سید مسعود علی
۷۸۴ سلمیٰ
۷۸۵ محمد جمال
۷۸۶ عبد الماجد خاں
۷۸۷ مدہر دہی
۷۸۸ تلجی کماری
۷۸۹ جانم دیوی
۷۹۰ پرکاش موہن لال
۷۹۱ اوشا دیوی
۷۹۲ پون کماری
۷۹۳ کرونا دیوی
۷۹۴ ادوے موہن لال
۷۹۵ سلطانہ محمد نور الحق
۷۹۶ جہانگیر عزیز الدین

۷۹۷ سوشیل رام پرشاد
۷۹۸ حبیبہ
۷۹۹ شاہجہاں بانو
۸۰۰ حمیدہ بانو
۸۰۱ فیروز حسین
۸۰۲ محمد رضوان الدین حامد
۸۰۳ عزیز النساء عرف ریحانہ بیگم
۸۰۴ محمد عبد المتین خاں اقبال
۸۰۵ غوثیہ بیگم
۸۰۶ رفیعہ سلطانہ
۸۰۷ قدیر
۸۰۸ محمد بشیر احمد خاں
۸۰۹ سنو لیش چندلیس
۸۱۰ قادر بن سعید
۸۱۱ میاں خاں
۸۱۲ حسن علی خاں
۸۱۳ اعجاز الدین حسن
۸۱۴ جعفر حسین
۸۱۵ جیوتی کمار

۸۱۶ پربھاوتی دیوی برمن
۸۱۷ بیتاوتی دیوی برمن
۸۱۸ مایا دیوی
۸۱۹ احمد خالد خاں
۸۲۰ محمد محمود خاں
۸۲۱ محمد رکن الدین
۸۲۲ امرت پرشاد
۸۲۳ بی۔ کشن راؤ یادو
۸۲۴ محمد حمید الدین
۸۲۵ سید سردار خوندمیری
۸۲۶ ملک رضواں
۸۲۷ سید رحیم الدین
۸۲۸ وجے چندر راؤ
۸۲۹ فیض
۸۳۰ وحید النساء
۸۳۱ شیخ عبد القادر
۸۳۲ نریندر پرشاد اشٹھانہ
۸۳۳ اوما دیوی اشٹھانہ
۸۳۴ پربھا دیوی اشٹھانہ

۸۳۵ انگلانی
۸۳۶ شاکرہ سلطانہ
۸۳۷ اروند کا سرگوڑ
۸۳۸ سید رحمت اللہ
۸۳۹ شنکر
۸۴۰ شمیم
۸۴۱ وسیم
۸۴۲ فریدہ
۸۴۳ ظفر علی
۸۴۴ حشمت علی
۸۴۵ محمد محی الدین
۸۴۶ سردار رنجیت سنگھ
۸۴۷ امجد حسین
۸۴۸ محمد امام الدین
۸۴۹ احمد النساء بیگم
۸۵۰ سید یوسف
۸۵۱ عبد علی
۸۵۲ غلام محمد خاں
۸۵۳ محی الدین علی رفیق

۸۵۴ مہ جبین
۸۵۵ سیدہ شاہ مصلح الدین حسین شکیل
۸۵۶ بی۔ یم۔ ناراین
۸۵۷ شاکر عبدالودود
۸۵۸ محمد حبیب الدین
۸۵۹ محمد جمیل احمد
۸۶۰ بی بی اختر عرف سلیم النساء
۸۶۱ نجمہ جیلانی
۸۶۲ یس۔ بی۔ یس سری نواس
۸۶۳ یس راماکشن
۸۶۴ قدسیہ امجد علی
۸۶۵ محمد عبدالسبحان خاں
۸۶۶ ہنسا ہیگل
۸۶۷ نرملا ہیگل
۸۶۸ محمد مجیب اللہ
۸۶۹ شیخ عبدالرحمٰن قریشی
۸۷۰ میمونہ بیگم
۸۷۱ نرملا دیوی
۸۷۲ ہرشچند لال شاہ
۸۷۳ سید دستگیر محمود وارثی
۸۷۴ سید محمود وارثی
۸۷۵ عالیہ بلگرامی
۸۷۶ شمع طاہرہ
۸۷۷ محمد نوراللہ
۸۷۸ محمد معین الحق صدیقی
۸۷۹ زینب سلطانہ
۸۸۰ جہانگیر خاں
۸۸۱ مسعود علی ریاض
۸۸۲ حبیب النساء بیگم
۸۸۳ محمد معظم علی
۸۸۴ محمد نور عالم صدیقی
۸۸۵ فرحت افزاء معظم
۸۸۶ علی
۸۸۷ سمینہ نسرین
۸۸۸ قمر النساء
۸۸۹ انور بیگم
۸۹۰ محمد قدرت اللہ خاں
۸۹۱ حلیم الحق
۸۹۲ ناہید بانو
۸۹۳ محمد مصطفیٰ محی الدین صدیقی
۸۹۴ غلام احمد
۸۹۵ سید مرتضیٰ علی قادری
۸۹۶ عبدالجبار صدیقی عرف شفیع
۸۹۷ محمد مظفر علی خاں لودھی
۸۹۸ عبدالرشید صدیقی
۸۹۹ ناہید رئیس
۹۰۰ مدن دتا تری
۹۰۱ محمد الطاف الرحیم قریشی
۹۰۲ عائشہ بیگم عرف ثریا
۹۰۳ اوشا رانی
۹۰۴ مرزا مظفر اللہ بیگ
۹۰۵ حسینی بیگم
۹۰۶ نفیس النساء احسان محمود
۹۰۷ میر محمد علی قادری
۹۰۸ لیکھ راج مہندرو
۹۰۹ طیبہ بیگم
۹۱۰ محمد ظفر الحسن سہیل کھنڈوی

۹۱۱ نورجہاں بیگم
۹۱۲ پانڈو رنگ راؤ
۹۱۳ محمد ممتاز علی خاں محمود لودھی
۹۱۴ حبیب الحق انصاری
۹۱۵ ستارہ جبین عرف اکبری
۹۱۶ ابوالفتح محمد عظیم الدین خاں
۹۱۷ عقیل احمد
۹۱۸ محمد عبدالحمید عرف خواجہ پاشاہ
۹۱۹ محمد شریف
۹۲۰ سید محمد بلگرامی
۹۲۱ محمد یوسف شریف
۹۲۲ عظمت اللہ
۹۲۳ رفیع الدین
۹۲۴ عاسیہ بیگم
۹۲۵ نعمت اللہ
۹۲۶ سلیمہ بیگم
۹۲۷ اے گوپال کشن راؤ
۹۲۸ محمد عمر
۹۲۹ غیاث الدین ضیائی

۹۳۰ بی جینت کمار یادو
۹۳۱ یوسف محمد عبور
۹۳۲ زاہد بانو
۹۳۳ پاپا
۹۳۴ سید اسحاق
۹۳۵ سید اکبر علی
۹۳۶ اسد علی خاں
۹۳۷ حبیب حسین
۹۳۸ عابدہ
۹۳۹ تمیز پاشاہ
۹۴۰ راجندر شرما
۹۴۱ یم لیاقت علی
۹۴۲ سدرشن ریڈی
۹۴۳ محمد علی قریشی اعظم
۹۴۴ اظہار الدین فاروقی
۹۴۵ سید خورشید عالم
۹۴۶ سعیدہ سلطانہ
۹۴۷ احمد قادری
۹۴۸ محمد اعجاز الدین قریشی

۹۴۹ غلام عباس
۹۵۰ اختر سمیع
۹۵۱ منصور الحسن ہاشمی
۹۵۲ عابدہ تاج قریشی
۹۵۳ کے۔ ڈی۔ موہن لال
۹۵۴ یشودا بائی
۹۵۵ بلقیس بیگم
۹۵۶ وزیر النساء
۹۵۷ محمد حیدر علی خاں سلیم لودھی
۹۵۸ محمد بشیر علی خاں مسعود لودھی
۹۵۹ محمد عبدالقیوم
۹۶۰ سید اشرف غنی
۹۶۱ سید عثمان غنی
۹۶۲ بھالی شنکر
۹۶۳ محی الدین عزیز
۹۶۴ بشن کمار ناتھر
۹۶۵ غلام احمد
۹۶۶ انجم جہاں رفیق بیگ
۹۶۷ بلقیس فاطمہ رضوی

۹۶۸ رقیہ خاتون
۹۶۹ راج سبنی رانی
۹۷۰ گیان وتی رانی
۹۷۱ بلقیس جہاں آرا
۹۷۲ سید یوسف
۹۷۳ مرزا شمیم الدین احمد
۹۷۴ مرزا اظہار الدین احمد
۹۷۵ جے گووند سورجی
۹۷۶ گوبند راؤ نیمونت
۹۷۷ رابعہ بانو
۹۷۸ بی بی اشرف لودھی
۹۷۹ ٹھاکر شام سندر سنگھ باغ
۹۸۰ ٹھاکر ہیرا سنگھ
۹۸۱ ٹھاکر دلیپ سنگھ
۹۸۲ محمد جلال الدین
۹۸۳ صالحہ بیگم فاروقی
۹۸۴ محمد عبد المجید فلک
۹۸۵ بلقیس بیگم فاروقی
۹۸۶ بادھوری مشران
۹۸۷ اندرا
۹۸۸ للتی
۹۸۹ محمد ظہور عالم عرف نور احمد
۱۰۰۰ شکیلہ سلطانہ
۱۰۰۱ قمر سلطانہ
۱۰۰۲ حسن مرزا
۱۰۰۳ نجمہ سلطانہ
۱۰۰۴ نسیمہ سلطانہ
۱۰۰۵ سید ابو الفضل
۱۰۰۶ اصغری بیگم
۱۰۰۷ محمد علی الدین حسین
۱۰۰۸ اے شیوا نندم
۱۰۰۹ اے رام ناتھم
۱۰۱۰ آر رام لنگم
۱۰۱۱ آر سوم لنگم
۱۰۱۲ مرزا رفعت بیگ عرف چھوٹے میاں
۱۰۱۳ گیانیشور پرشاد
۱۰۱۴ ین بیس گیانی لال ٹھاکر
۱۰۱۵ ہمسر ور
۱۰۱۶ حبیب لطیف فاروقی
۱۰۱۷ اقبال فرزانہ
۱۰۱۸ سید جعفر امیر
۱۰۱۹ نور الہدیٰ بیگم عرف چھوٹی بیگم
۱۰۲۰ محمد کاظم علی صدیقی
۱۰۲۱ مجیب الرحمٰن
۱۰۲۲ رفیعہ دردانہ
۱۰۲۳ رقیہ شہناز
۱۰۲۴ محمد خاں
۱۰۲۵ خورشید علی
۱۰۲۶ اختر جہاں بیگم (امرتسری)
۱۰۲۷ لیس راج کشن
۱۰۲۸ سید خواجہ فخر الدین عرف قیصر
۱۰۲۹ سید حیدر علی
۱۰۳۰ اکبر حسین خاں
۱۰۳۱ انجم آرا
۱۰۳۲ راحت جہاں عرف روحی
۱۰۳۳ امتہ العزیز حامدہ
۱۰۳۴ نور محمد

۱۰۳۵ محسن لطیف فاروقی عرف محمود پاشاہ
۱۰۳۶ احمدہ لطیف فاروقی عرف شہزادی
۱۰۳۷ صفیہ سلطانہ
۱۰۳۸ ہیرا چند راودکر
۱۰۳۹ ہیرا دیش پانڈے
۱۰۴۰ محمد عبد العظیم
۱۰۴۱ محمد عبد الجبار
۱۰۴۲ چھکن
۱۰۴۳ میر محمود حسن رضوی
۱۰۴۴ محمد منور علی خاں منو لودھی
۱۰۴۵ اقبال سلطانہ
۱۰۴۶ زمرد حسین ارسطو
۱۰۴۷ ملکہ بیگم
۱۰۴۸ نرسنگ راؤ
۱۰۴۹ زینب بیگم
۱۰۵۰ سکینہ بیگم
۱۰۵۱ شوکت صدیقی
۱۰۵۲ محمد مصباح الدین عرف خواجہ پاشاہ
۱۰۵۳ نعیم اکبر علی خاں

۱۰۵۴ محمود سلطان
۱۰۵۵ یوسف علی
۱۰۵۶ ملکہ شیریں
۱۰۵۷ شکور محمد ہاشم
۱۰۵۸ تیج سنگھ شام سکھ
۱۰۵۹ سید ممتاز الحسن
۱۰۶۰ گوپال دیش پانڈے
۱۰۶۱ عارفہ خاتون عرف شمیم
۱۰۶۲ ساجدہ خاتون عرف نسیم
۱۰۶۳ زرینہ بیگم
۱۰۶۴ سید زین العابدین
۱۰۶۵ اقبال حسین زبیری
۱۰۶۶ محمد ابراہیم خاں
۱۰۶۷ سعیدہ فاطمہ
۱۰۶۸ محمد عبد الرفیق
۱۰۶۹ معین الرحمن عباسی
۱۰۷۰ محمد فضل الدین صدیقی
۱۰۷۱ ابراہیم خاں
۱۰۷۲ ممتاز جہاں

۱۰۷۳ اکرم فہمی
۱۰۷۴ شکیلہ پروین
۱۰۷۵ حسینہ بیگم
۱۰۷۶ کے محمد کمال الدین
۱۰۷۷ عزیز النساء
۱۰۷۸ عبد الرؤف
۱۰۷۹ انجمن آرا بیگم
۱۰۸۰ نیاز النساء عرف اقبال پاشاہ
۱۰۸۱ محمد بشیر الدین خاں عرف دلگیر پاشاہ
۱۰۸۲ عبد الرحمن صدیقی عرف اقبال
۱۰۸۳ ذاکر حسین
۱۰۸۴ محمد عبد الباسط عرف ذہین بلالی
۱۰۸۵ شیخ امام
۱۰۸۶ ذوالفقار علی
۱۰۸۷ سالم
۱۰۸۸ لچھمی بائی
۱۰۸۹ تمکین نعیم خاں
۱۰۹۰ شمیم حسن احمد بیگ
۱۰۹۱ مہندر سنگھ بیدی سحر

۱۰۹۲ مصطفیٰ احمد نجم
۱۰۹۳ سید نور العنایۃ اللہ عنایت
۱۰۹۴ نفیس انور
۱۰۹۵ ضیاء الدین احمد انصاری
۱۰۹۶ محمد نذیر الدین احمد
۱۰۹۷ بی۔ ین۔ اچاریہ
۱۰۹۸ درن کمار
۱۰۹۹ حنید احمد فاروقی
۱۱۰۰ شنکر راؤ کلکرنی
۱۱۰۱ اسیہ یگانہ تاج
۱۱۰۲ مشتاق حسین
۱۱۰۳ سوھرم راج
۱۱۰۴ اکرم خاں
۱۱۰۵ سرفراز
۱۱۰۶ فاطمہ یزدانی
۱۱۰۷ ڈالی ڈاؤ
۱۱۰۸ بلقیس بیگم
۱۱۰۹ معین عثمان
۱۱۱۰ اختر عثمان

۱۱۱۱ کملا کیلاؤ سینی
۱۱۱۲ ونود کمار
۱۱۱۳ بی وی گوری شنکر بابو
۱۱۱۴ قطب الدین احمد غازی
۱۱۱۵ امتہ النور
۱۱۱۶ نیزیہ بدر فلک
۱۱۱۷ نجم النساء بیگم
۱۱۱۸ فنعت بنی محسن
۱۱۱۹ اختر احمد
۱۱۲۰ سید علی العیدروس
۱۱۲۱ حسینہ بدر الدین
۱۱۲۲ محمد جعفر علی
۱۱۲۳ ثریا جبیں
۱۱۲۴ شیو کمار
۱۱۲۵ بسید احمد
۱۱۲۶ کالی ماں عرف پاپا
۱۱۲۷ محمد عبد الباسط
۱۱۲۸ محمد عبد السلام
۱۱۲۹ خورشید النساء

۱۱۳۰ سلیمان علی
۱۱۳۱ ابراہیم بن محمد
۱۱۳۲ زینب بیگم
۱۱۳۳ بشیر فاطمہ رعنا
۱۱۳۴ ہرلیش چیندر سنگھی
۱۱۳۵ رفیعہ اے اے
۱۱۳۶ نسرین محمود
۱۱۳۷ رحمت اللہ سید علی
۱۱۳۸ کمال حسین
۱۱۳۹ شمسہ
۱۱۴۰ سرور جہاں
۱۱۴۱ فرلیبہ
۱۱۴۲ نسیم جہاں
۱۱۴۳ عفت
۱۱۴۴ ریحانہ آمنہ سلطانہ
۱۱۴۵ سید علی بلگرامی
۱۱۴۶ عالیہ بلگرامی
۱۱۴۷ رؤف احمد غوری اختر
۱۱۴۸ عماد الدین خاں

بکار سرکار ON H.E.H. THE NIZAM'S SERVICE.

To The Editor, "Jamia"
Maktaba Jamia - DELHI

FROM

OFFICE OF THE STATION DIRECTOR
HYDERABAD BROADCASTING STATION.